# کلیاتِ امدادیہ

یعنی دس کتابوں کا مجموعہ

جو تصوف وسلوک، تزکیۂ نفس اور اصلاح اخلاق میں
بے نظیر اور اس فن کی بنیادی اور مشہور کتابیں ہیں

سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ

دار الاشاعت
اُردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 2631861

Marfat.com

وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط

# کلیاتِ امدادیہ

یعنی دس کتابوں کا مجموعہ

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ ضیاء القلوب | ۲۔ فیصلہ ہفت مسئلہ | ۳۔ نالۂ امداد غریب |
| ۴۔ ارشادِ مرشد | ۵۔ جہادِ اکبر | ۶۔ مثنوی تحفۃ العشاق |
| ۷۔ غذائے روح | ۸۔ دردِ غمناک | ۹۔ گلزارِ معرفت |
| | ۱۰۔ وحدۃ الوجود | |

جو تصوّف وسلوک، تذکیۂ نفس اور اصلاح اخلاق میں
بے نظیر اور اس فن کی بنیادی اور مشہور کتابیں ہیں

مصنفہ:
سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ

دارالاشاعت
اردو بازار، ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

Marfat.com

# کتاب اور اس کے مصنف کا مختصر تعارف

از بندہ محمد رضی عثمانی

ہندو پاک کے مرشد کامل اور سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ ان عظیم ہستیوں میں سے ہیں جنہوں نے برصغیر ہندو پاک میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جس کی مثال مشکل ہے۔ اور آج برصغیر میں جو کچھ مسلمانوں میں اسلام باقی ہے۔ وہ انہی کا مرہون منت ہے۔ آپنے ایک طرف تو دین و مذہب اور شریعت و طریقت کی شمع روشن فرمائی اور دوسری طرف جہاد بالسیف کے لیئے عملاً میدان جہاد میں شریک ہوئے۔ اور ۱۲۷۴ھ کی جنگ آزادی میں انگریزوں کے خلاف شاملی ضلع مظفر نگر کے محاذ پر جہاد کر کے اسلام کا علم بلند فرمایا۔۱؎

آپ کی ولادت ۲۲ صفر ۱۲۳۳ھ بروز دوشنبہ بمقام قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور یوپی میں ہوئی۔ لیکن آپ کا آبائی وطن تھانہ بھون ضلع مظفر نگر ہے۔

آپ کے والد نے امداد حسین اور تاریخی نام ظفر احمد رکھا۔ اور شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلویؒ نواسہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلویؒ نے آپکو امداد اللہ کا لقب عطا فرمایا۔

آپ تعلیم کے لیئے سولہ سال کی عمر میں مولانا مملوک العلی صاحب کے ہمراہ دہلی تشریف لے گئے۔ اور وہاں فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل فرمائی۔ اگرچہ حاجی صاحبؒ کا ظاہری علم بہت زیادہ نہ تھا لیکن باطنی علوم کی وجہ سے کیونکہ آپکو علم لدنی سے نوازا گیا تھا۔ بڑے بڑے اور عظیم الشان مسائل حل فرما دیا کرتے تھے۔ آپکا روحانی مقام اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ ہندوستان کے تقریباً سب بڑے بڑے علماء اور صلحاء آپ کے مرید اور خلفاء ہوئے مثلاً حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ حضرت مولانا یعقوب صاحب نانوتویؒ مولانا ذوالفقار علی صاحب۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ وغیرہ جن لوگوں نے بعد میں اپنے اپنے طرز پر اسلام کی وہ عظیم الشان خدمات انجام دیں جن کی مثال دنیا پیش نہیں کر سکتی۔ جنگ آزادی کے بعد جب ہندوستان میں مسلمان خصوصاً کا رہنا مشکل ہو گیا تو آپ نے مکہ معظمہ کی ہجرت منظور فرمائی اور ۱۲۷۶ھ میں مکہ معظمہ ہجرت فرما گئے۔ اور وہیں چوراسی سال کی عمر میں وفات پائی ۱۲ یا ۱۳ جمادی الآخر ۱۳۱۷ھ بروز بدھ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے آپکا مزار جنت المعلی میں حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ سے کچھ فاصلے پر مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کے پہلو میں ہے آپکی تصانیف میں سے سب سے عظیم کارنامہ تو مثنوی مولانا روم پر فارسی زبان میں حواشی لکھنے کا ہے۔ جسکی خوبیوں سے سب اہل علم واقف ہیں ان کے علاوہ آپکی دس تصانیف کا مجموعہ بنام کلیات امدادیہ عوام و خواص میں مقبول و مشہور ہو چکی ہے۔ اب تک شائع شدہ نسخوں میں غلطیاں بہت تھیں اور طباعت بھی بہت ناقص تھی اور عرصہ سے یہ کتاب نایاب ہو گئی تھی اسلئے بنام خدا لئے تعالیٰ دار الاشاعت کراچی سے اسکا جدید عکسی ایڈیشن تصحیح و صلاح کے بعد شائع کیا جا رہا ہے۔ اور ابتداء کتاب میں تمام تصانیف کی یکجائی اور مکمل فہرست مضامین کا اضافہ بھی کر دیا گیا ہے جسکی وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ کتاب سابقہ سے مفید تر ہو جائیگی۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائیں۔ اور اس کو ذخیرہ آخرت بنائیں آمین۔ فقط۔

بندہ محمد رضی عثمانی

۴ محرم ۱۳۹۷ھ — ۲۵ دسمبر ۱۹۷۶ء

۱؎ یہ حالات امداد المشتاق صفحہ نمبر ۴ از مولانا اشرف علی تھانویؒ اور حیات امداد از پروفیسر محمد انوار الحسن سے لے گئے ہیں۔ جو حضرات تفصیلی حالات دیکھنا چاہیں ان کتب کے علاوہ شمائم امدادیہ وغیرہ بھی ملاحظہ فرمائیں ۔ (فقط محمد رضی عثمانی ناشر)

Marfat.com

# مکمل فہرست مضامین

## کلیاتِ امدادیہ


| عنوان | صفحہ نمبر |
| --- | --- |
| کتاب اوراس کے مصنف کا مختصر تعارف | ۲ |
| ضیاء القلوب | |
| ابتدائیہ از مصنف | ۸ |
| مقدمہ | ۹ |
| پہلا طریقہ صلحاء واخیار کا ہے | ۱۰ |
| دوسرا طریقہ مجاہدات وریاضات کا ہے | ۱۰ |
| تیسرا طریقہ اصحاب اشطاریہ کا ہے | ۱۰ |
| فصل اول: طریقہ بیعت میں | ۱۰ |
| باب اول: حضرات چشتیہ کے اذکار واشغال اور مراقبات کے تفصیلی حالات | |
| پہلی فصل | ۱۲ |
| توجہ کا طریقہ | ۱۲ |
| دوسرا طریقہ | ۱۲ |
| ذکر کا بیان | ۱۳ |
| مراتب ذکر کے بیان میں | ۱۴ |
| نفی واثبات کا دوسرا طریقہ | ۱۵ |
| اثبات مجرد کے ذکر کا طریقہ | ۱۶ |
| اسم ذات کے ذکر کا طریقہ | ۱۶ |
| نفی واثبات کا اس ذکر کے علاوہ دوسرا طریقہ | ۱۷ |
| پاس انفاس کا طریقہ | ۱۸ |
| پاس انفاس کا دوسرا طریقہ | ۱۹ |
| مرید غبی کا دوسرا طریقہ | ۱۹ |
| اسم ذات کے زبانی ذکر کا بیان | ۲۰ |
| اسم ذات مع الضرب کا طریقہ | ۲۰ |
| دوسرا طریقہ | ۲۰ |
| چہار ضربی کا دوسرا طریقہ | ۲۱ |
| اسم ذات قلندری کا طریقہ | ۲۱ |
| ذکر جاروب کا طریقہ | ۲۱ |
| ذکر حدادی کا طریقہ | ۲۱ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
| --- | --- |
| ذکر ارّہ کا طریقہ | ۲۲ |
| ذکر ارّہ کا دوسرا طریقہ | ۲۲ |
| دوسری فصل اشغال ذکر کے بیان میں | ۲۳ |
| خطراتِ سدہ کا انسداد جس ذکر سے ہوجاتا ہے اس کا بیان | ۲۳ |
| جبس نفی واثبات کا طریقہ | ۲۴ |
| نفی واثبات کے جبس کا دوسرا طریقہ | ۲۴ |
| شغل سہ پایہ دورہ چشتیہ کا طریقہ | ۲۵ |
| شغل سلطانا نصیرا کا طریقہ | ۲۶ |
| شغل سلطانا محمودا کا طریقہ | ۲۶ |
| شغل سلطان الاذکار کا طریقہ | ۲۷ |
| شغل سرمدی کا طریقہ | ۲۷ |
| شغل بساط کا طریقہ | ۲۸ |
| تیسری فصل: ان انوار اور مراقبات کے بیان میں جو ذکر اور مراقبہ کی حالت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ | ۲۹ |
| مراقبہ کا طریقہ | ۲۹ |
| دوسرا طریقہ | ۳۰ |
| مراقبۂ رؤیت | ۳۰ |
| مراقبۂ اقربیت | ۳۰ |
| دیگر مراقبات بہت ہیں | ۳۱ |
| دوسرا مراقبہ | ۳۱ |
| فنا کے مراتب کا بیان | ۳۴ |
| اچھے اور برے انوار وآثار کی کیفیت | ۳۶ |
| دوسرا باب، حضرات قادریہ جیلانیہ کے اذکار واشغال کے بیان میں | ۳۶ |
| جبس نفی واثبات کا طریقہ | ۴۰ |
| پاس انفاس کا طریقہ | ۴۰ |
| اسم ذات باضربات کا طریقہ | ۴۰ |
| دوسری فصل: اشغال قادریہ کے بیان میں اسم ذات | |


Marfat.com

| عنوان | صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|
| خفیہ کا طریقہ | ۴۰ | آئندہ واقعات کی واقفیت کا طریقہ | ۵۵ |
| برزخ برکا شغل | ۴۱ | بلا کے دفعہ کرنے کا طریقہ | ۵۶ |
| اسم ذات کا شغل | ۴۱ | چوتھا باب: قرآن پاک پڑھنے اور نماز ادا کرنے اور | |
| شغل دورہٴ قادریہ کا طریقہ | ۴۱ | دیگر اعمال کی کیفیت | ۵۶ |
| تیسری فصل: مراقبات قادریہ کے بیان میں | ۴۲ | اول قرآن شریف کی تلاوت کا طریقہ | ۵۷ |
| دوسرا مراقبہ | ۴۲ | نماز پڑھنے کا طریقہ | ۵۸ |
| آیت کا مراقبہ | ۴۲ | نماز ادا کرنے کا دوسرا طریقہ | ۶۰ |
| اول مراقبہ توحید افعالی | ۴۳ | نماز کا ایک اور طریقہ | ۶۰ |
| دوسرا مراقبہ توحید صفاتی کا ہے | ۴۳ | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا طریقہ | ۶۱ |
| تیسرا مراقبہ | ۴۴ | نماز کن فیکون کا طریقہ | ۶۱ |
| ذکر برائے شفائے مریض | ۴۴ | نماز استخارہ کا طریقہ | ۶۲ |
| ارواح اور ملائکہ کے کشف کا طریقہ | ۴۴ | استخارہ کا دوسرا طریقہ | ۶۳ |
| آئندہ کے حالات سے باخبر کردینے والا ذکر | ۴۴ | ایک اور طریقہ | ۶۳ |
| بیماری کی شفا کے لئے ذکر | ۴۴ | صبح و شام کے مختلف اعمال کا بیان | ۶۳ |
| مشکل چیزوں کے حصول اور آئندہ کے متعلق واقفیت | | ختم خواجگان چشت کا طریقہ | ۶۵ |
| حاصل کرنے کا ذکر | ۴۵ | ختم خواجگان قادریہ کا طریقہ | ۶۵ |
| کشف قبور کے واسطے ذکر | ۴۵ | سلوک کے راستوں کے موانع کا بیان اور ان کے | |
| آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کے کشف | | دفعیہ کا بیان | ۶۵ |
| کا ذکر | ۴۵ | تفرقوں کی کیفیت اور ان کا علاج | ۶۶ |
| حاجت براری کا ذکر | ۴۵ | چلہ کا طریقہ | ۶۷ |
| تیسرا باب: حضرات نقشبندیہ کے اذکار و اشغال میں | | خلوت کی شرطیں | ۶۸ |
| استخارہ کا طریقہ | ۴۶ | نصیحت اور وصیت آمیز کلمے | ۶۹ |
| لطائف ستہ کا بیان اور ان کے ذکر کا طریقہ | ۴۶ | مشائخ طریقت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے | |
| لطائف ستہ کے شغل کا بیان | ۴۸ | سلسلوں کی کیفیت | ۷۳ |
| ذکر جاروب کا طریقہ | ۴۸ | سلسلہ حضرات چشتیہ صابریہ قدوسیہ کا بیان | ۷۴ |
| سلطان الاذکار کا طریقہ | ۴۹ | سلسلہ چشتیہ نظامیہ قدوسیہ | ۷۴ |
| نفی و اثبات کا طریقہ | ۴۹ | سلسلہ عالیہ قادریہ قدوسیہ کا بیان | ۷۴ |
| شغل نفی و اثبات کا طریقہ | ۴۹ | سلسلہ عالیہ قدوسیہ نقشبندیہ | ۷۵ |
| توحید افعالی کا طریقہ | ۵۰ | سلسلہ سہروردیہ قدوسیہ | ۷۶ |
| مراقبہ نایافت | ۵۱ | سلسلہ کبریہ قدوسیہ | ۷۶ |
| مشائخ کے تصرفات اور توجہ کا طریقہ | ۵۴ | ۲ فیصلہ ہفت مسئلہ | |
| مرض کے سلب کر لینے کا یہ طریقہ ہے | ۵۴ | ابتدائیہ | ۷۷ |
| زندہ اور مردہ اہل اللہ کی نسبت دریافت کرنے کا | | پہلا مسئلہ مولود شریف کا | ۷۸ |
| طریقہ خطرہ معلوم کرنے کا طریقہ | ۵۵ | دوسرا مسئلہ فاتحہ مروجہ کا | ۸۱ |


Marfat.com

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| تیسرا مسئلہ عرس وسماع کا | ۸۲ |
| چوتھا مسئلہ ندائے غیر اللہ کا | ۸۳ |
| پانچواں مسئلہ جماعت ثانیہ کا | ۸۴ |
| چھٹا وساتواں مسئلہ امکان نظیر وامکان کذب کا | ۸۵ |
| وصیت | ۸۶ |
| اشعار مثنوی معنوی در تمثیل اختلاف از حقیقت شناسی | ۸۶ |
| ۳ نالہ امداد غریب (نظم) | ۸۷ |
| خمسہ بر مناجات حضرت ابو بکرؓ | ۸۸ |
| غزل در شوق زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم | ۹۰ |
| مناجات | ۹۰ |
| مناجات حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم | ۹۱ |
| مناجات دیگر | ۹۱ |
| ۴ ارشاد مرشد | |
| وظائف صبح | ۹۲ |
| وظیفہ بعد ہر نماز | ۹۳ |
| بیان اذکار واشغال اور مراقبات کا | ۹۴ |
| طریقہ اثبات مجرد | ۹۵ |
| طریق اسم ذات | ۹۵ |
| طریق ذکر پاس انفاس | ۹۵ |
| پاس انفاس کا دوسرا طریقہ | ۹۶ |
| بیان ذکر اسم ذات ربانی | ۹۶ |
| طریق ذکر نفی اثبات | ۹۶ |
| طریق شغل اسم ذات کا | ۹۶ |
| طریق شغل نفی اثبات کا | ۹۶ |
| مراقبہ کا ایک اور طریقہ | ۹۷ |
| مراقبہ کا دوسرا طریقہ | ۹۷ |
| طریق ذکر اسم ذات کا | ۹۷ |
| اول لطیفہ قلبی | ۹۷ |
| دوسرا لطیفہ روحی | ۹۷ |
| تیسرا لطیفہ نفسی | ۹۷ |
| چوتھا لطیفہ سری | ۹۷ |
| پانچواں لطیفہ خفی | ۹۷ |
| چھٹا لطیفہ اخفی | ۹۷ |
| شجرات وسلاسل، شجرۂ چشتیہ | ۹۸ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| شجرہ قادریہ | ۹۸ |
| شجرہ نقشبندیہ | ۹۹ |
| شجرۂ سہروردیہ | ۹۹ |
| شجرہ پیران چشت اہل بہشت (منظوم) | ۱۰۰ |
| نصائح متفرقہ | ۱۰۵ |
| ۵ جہاد اکبر (نظم) | |
| حمد | ۱۰۶ |
| مناجات بجناب قاضی الحاجات | ۱۰۶ |
| نعت شریف | ۱۰۸ |
| مثنوی افسوس اور ندامت غفلت پر اور تنبیہ کرنا نفس سرکش کو اور اللہ کی طرف رجوع کرنا | ۱۰۸ |
| تنبیہ کرنا اور ڈانٹنا نفس مردود کو، جواب دینا نفس کا | ۱۰۹ |
| نفس سے عاجز ہو کر بادشاہ روح سے مدد چاہنی | ۱۱۱ |
| جاسوس وسواس کو باخبر کرنا کہ نفس کو تن میں رہنا ہے | ۱۱۲ |
| خبر ہونی وزیر عقل کو اور بھیجنا امیر قناعت کو بمقابلہ حرص سنگھ کے اور حلم کو غصہ کے اور ان کی فتح ہونا | ۱۱۳ |
| آنا شہوت سنگھ کا مقابلہ وزیر عقل کے | ۱۱۴ |
| بھیجنا وزیر عقل کی امیر تقوی کو مع افواج شرم وحیا بمقابلہ شہوت سنگھ کے اور فاتح ہونا امیر تقوی کا | ۱۱۴ |
| غصہ کرنا نفس کا شیطان وزیر پر اور سوار ہونا لڑنے کے لئے شیطان روح سے | ۱۱۵ |
| آگاہ ہونا سلطان روح کا اور بھیجنا وزیر عقل کو مع لشکر دین وتقوی اور برابر رہنا دونوں لشکروں کا | ۱۱۵ |
| سلطان روح کا دیوان کل کو طلب کرنا کہ وہ پیر روشن ضمیر ہے اور شامل کرنا صلاح جنگ میں | ۱۱۶ |
| آگاہ کرنا جاسوس نفس کا شیطان وزیر کو اور بھیجنا طول امل سنگھ کو عقل اور پیر کے قتل کے لئے زہر ہے اور اس کا نام امید ہونا۔ | ۱۱۷ |
| مطلع کرنا جاسوس دین کا کہ جو مفتیاں یقین کے ہیں سلطان روح کو اس امر سے۔ | ۱۱۷ |
| پیر اور عقل کی نگہبانی روح کے طول امل کے شہر سے | ۱۱۸ |
| ناامید ہونا طول امل سنگھ اور بھیجنا نفس کا حد سنگھ اور بخل سنگھ اور ریا سنگھ اور عجب سنگھ کو لڑائی کے لئے وزیر عقل اور دیوان پیر کے۔ | ۱۱۸ |


Marfat.com

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| وزیر عقل کا اس واقعہ سے آگاہ ہو کر امیر سخاوت کو بخل کے مقابلہ میں بھیجنا۔ | ۱۱۹ |
| اور فتح ہونا صدق و اخلاص کو حسد پر خوف ورجا کو ریا پر۔ | ۱۱۹ |
| خبر ہونا نفس کو اس شکست کی اور بھیجنا ہر اول طمع کو اور حب جاہ اور حب دنیا اور فضول کلام کو لڑنے وزیر عقل سے۔ | ۱۲۰ |
| بھیجنا وزیر عقل کا امیر توکل کو مقابلہ طمع کے اور خضوع کے غرور کے لئے اور زہد و تقویٰ کو حب دنیا کے لئے اور فنا کو جاہ کے لئے اور خاموشی کو فضول کلام کے لئے۔ | ۱۲۱ |
| بھیجنا نفس کا بخشی تکبر کو جنگ کے لئے اور مقابل بہ آنا تواضع کا تکبر سے اور فتح پانی اسلام کی اور بھاگنا شیطان کا اور پکڑا جانا نفس کا۔ | ۱۲۲ |
| حکم کرنا روح کا نفس کے قتل کا اور چھڑانا وزیر عقل کا قتل سے اور قید کر دینا اس کو۔ | ۱۲۳ |
| خاتمۃ الرسالہ | ۱۲۷ |
| ۶ مثنوی تحفۃ العشاق (نظم) | ۱۲۸ |
| مناجات بجناب الٰہی تعالیٰ شانہٗ | ۱۲۹ |
| مناجات دیگر | ۱۳۰ |
| نعت شریف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۳۰ |
| در مدح چار یار کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین | ۱۳۰ |
| در مدح اہل بیت | ۱۳۱ |
| تصنیف مثنوی کی وجہ | ۱۳۱ |
| رجوع بقصہ | ۱۳۳ |
| در بیان محرومی و ندامت بر حال خود حسرت مفارقت بزرگان و یاران | ۱۳۴ |
| شروع داستان حضرت بی بی تحفہ مغنیہ | ۱۳۴ |
| تمیز عشق حقیقی و عشق مجازی و ذم عشق مجازی | ۱۳۵ |
| داستان و بیان حال حضرت سری سقطیؒ | ۱۳۵ |
| کیفیت بیمارخانہ مقولہ سری سقطیؒ | ۱۳۸ |
| ملاقات سری سقطیؒ از بی بی تحفہ و بیان حال عشق | ۱۳۸ |
| بیان چرواہہ موسیٰ علیہ السلام (تمثیلاً) | ۱۳۹ |
| موسیٰ علیہ السلام کا عذر کرنا شبان چرواہہ سے | ۱۴۱ |
| بی بی تحفہ مغنیہ کا ذکر اور ان کا ذکر زور و شور عشق | ۱۴۱ |
| حکایات بطریق تمثیل | ۱۴۳ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| بیان کرنا تحفہ بی بی کا کہ میرا محبوب و معشوق قادر مطلق ہے یعنی اللہ ہے۔ | ۱۴۵ |
| رجوع بقصہ | ۱۴۶ |
| حکایت حضرت شیخ منصور | ۱۴۷ |
| ملاقات ہونا شیخ سری سقطیؒ کی تحفہ کے مالک سے | ۱۴۷ |
| تاجر کا حال بیان کرنا بی تحفہ کا | ۱۴۸ |
| ظاہر ہونا تحفہ کے عشق کا | ۱۴۸ |
| تحفہ کو بیمارستان میں مقید کرنا اور اس کا غلبہ عشق الٰہی | ۱۴۹ |
| شیخ سری سقطی کا تحفہ سے اس کا حال پوچھنا | ۱۵۰ |
| ذکر عطائے انتہائے الٰہی در عبادات | ۱۵۰ |
| سری سقطیؒ کا تحفہ کو خریدنا اور تاجر کا منظور نہ کرنا اور تحفہ کو آزاد کر دینا | ۱۵۱ |
| مناجات شیخ سری سقطیؒ در طلب قیمت تحفہ کاملوں کی صحبت کی تائید اور ان کی فرصت کی حرص | ۱۵۲ |
| تحفہ کا آزاد ہو کر مخلوق سے بھاگنا | ۱۵۴ |
| شیخ اور تاجر اور امیر بن مثنیٰ کا بیت اللہ کو جانا اور امیر کا راستہ میں انتقال ہونا تحفہ کا اور ملاقات ہونا شیخ کی تحفہ سے اور انتقال ہونا تحفہ کا اور تاجر کا۔ | ۱۵۵ |
| نظم از جناب مولانا اشرف علی تھانویؒ | ۱۵۶ |
| ۷ غذائے روح (نظم) | |
| حمد | ۱۵۷ |
| نعت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۵۷ |
| مدح مبارک ہر چہار خلفاءؓ و دیگر اصحابؓ | ۱۵۷ |
| مدح حضرت میاں جیو نور محمد جھنجھانویؒ | ۱۵۷ |
| مناجات بجناب باری تعالیٰ | ۱۵۹ |
| بیان لطف و احسان حضرت مولانا و مرشدنا قطب میاں و مولوی نور محمد صاحب قدس سرہٗ جو ہمارے شیخ ہیں۔ | ۱۶۰ |
| ذوق و شوق محبت الٰہی کا بیان | ۱۶۱ |
| کتاب نان و حلوہ مصنفہ بہاؤ الدین عالی جو ہمارے حسب حال ہے | ۱۶۲ |
| داستان ندامت کہ عمر بیکار خرچ کی اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جھوٹا مومن کا شفا ہے | ۱۶۲ |
| قطع علائق اور گوشہ نشینی | ۱۶۴ |
| ایک جاہل عابد کی حکایت جو غار میں رہتا تھا اور ایک | |


Marfat.com

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| جوان دنیا دار کی | ۱۶۴ |
| ان علماء کی مذمت جو امراء سے مشابہت رکھتے ہیں اور فقراء سے دور رہتے ہیں | ۱۶۸ |
| متفرق چیزوں کا بیان اور اشارہ قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَۃً | ۱۶۹ |
| آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول حب الوطن من الایمان کی کیا غرض ہے۔ | ۱۷۰ |
| ایک حکایت بطور مثال | ۱۷۱ |
| عشق کی راہ کی مصیبتیں جو اگرچہ بھاری ہیں لیکن عشاق کے لئے باعث تسکین و راحت ہیں | ۱۷۲ |
| دنیا کو ترک کر کے پہاڑ کے غار میں رہنے والا عابد اور خدا کی طرف سے اس کی آزمائش اور نصیحت یعنی ایک کتے سے۔ | ۱۷۳ |
| ریاکاروں اور مکاروں کی مذمت جو بڑا لشکر شیطان کا ہے | ۱۷۴ |
| حکایت بطور مثال | ۱۷۵ |
| ان مدرسوں کی مذمت کہ جن کا مقصد اپنا فضل اور بزرگی ظاہر کرنا اور مخلوق کو دھوکہ دینا ہے | ۱۷۵ |
| ان لوگوں کی مذمت جو ہمیشہ اسباب دنیا جمع کرتے ہیں لیکن عقبیٰ سے غافل ہیں | ۱۷۶ |
| آخرت کے کاموں کی انجام دہی دنیا کے کاموں سے بہتر ہے | ۱۷۷ |
| ایک زاہد کا اسیر دنیادار کو تنبیہ | ۱۷۸ |
| جو شخص دنیا سے بھاگتا ہے دنیا اس کے پاؤں پڑتی ہے اور جو دنیا کی طرف دوڑتا ہے دنیا اس سے بھاگتی ہے | ۱۷۸ |
| ایک صوفی کا ارشاد اپنے مریدوں کی دل جمعی و تسکین کے لئے اور طائروں کا اپنا حال بیان کرنا | ۱۷۹ |
| حکایت بطور مثال | ۱۷۹ |
| ان لوگوں کی مذمت جو بادشاہوں سے مصاحبت رکھتے ہیں اور اہل سلوک ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ یہ محال ہے۔ | ۱۸۰ |
| ایک مرد عارف کے سامنے دنیا کا عورت نازنین کی شکل میں آنا | ۱۸۱ |
| قصہ دوہنا ایک چرواہے کا آزمائش اور بد اعتقادی سے۔ | ۱۸۲ |
| ان کی مذمت جو دنیا کی بےلذت چیزوں میں غرق ہیں۔ | ۱۸۶ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| کسی کے برا بھلا کہنے کا خیال نہ کرے بلکہ خدا اور اس کے رسول کے احکام کے مطابق عمل کرے | ۱۸۷ |
| ایک بے وقوف مرد کی حکایت | ۱۸۸ |
| خاموشی جو انسان کی تمام عادتوں سے بہتر ہے | ۱۸۹ |
| ایک حکایت بطور مثال | ۱۸۹ |
| ان لوگوں کی مذمت جو بظاہر فقراء سے مشابہت رکھتے ہیں لیکن اصل میں وہ شقی ہیں | ۱۹۰ |
| حضرت بایزید بسطامی کی حکایت | ۱۹۰ |
| خدا کی عبادت صرف خدا ہی کے لئے ہونی چاہئے نہ طمع جنت یا خوف دوزخ کے لئے | ۱۹۱ |
| محمود غزنوی اور ایاز غلام کی حکایت | ۱۹۱ |
| ماسوا کو ترک کر کے محبت الٰہی کی طرف رغبت | ۱۹۲ |
| ہر چیز اسم ذات اللہ کا مظہر ہے اور ہر چیز سے اللہ تعالیٰ کا نام نکالنے کا حسابی طریقہ | ۱۹۴ |
| تاریخ وفات شاہ عبدالغنی صاحب دہلویؒ | ۱۹۴ |
| ۸۔ رسالۂ درد غمناک (نظم) | ۱۹۵ |
| ۹۔ گلزار معرفت | |
| التماس جامع اوراق | ۲۰۳ |
| مناجات بدرگاہ الٰہی | ۲۰۳ |
| چار نعتیہ غزلیں | ۲۰۵ |
| عشقیہ و نعتیہ غزلیں | ۲۰۷ |
| غزلیات فارسی | ۲۱۵ |
| جواب خط سید علی احمد تخلص صلی علی احمد انبھٹوی | ۲۱۵ |
| غزل شوقیہ ارکان حج | ۲۱۶ |
| عرضی عبداللہ مسکین در مدح شریف عبداللہ | ۲۱۶ |
| شجرۂ قادریہ قیصیہ منظومہ | ۲۱۶ |
| رباعی، اور عیدی | ۲۱۷ |
| ۱۰۔ رسالہ وحدۃ الوجود | |
| آغاز و جواب | ۲۱۸ |
| فقرہ دور بطریق انتخاب از مضامین مکتوب | ۲۲۰ |
| مختصر حال وصال حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ | ۲۲۳ |


Marfat.com

# ابتدائیہ از مصنف رح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعریف کے تمام مرتبے اس یکتا کیواسطے مخصوص ہیں جس کو تمام موجودات پوجتے ہیں اور جو اپنے وجود میں قیدوں سے آزاد ہے اور بڑے مرتبہ والا ہے اور ہر شان کی نعمت ان محترم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ہے جو دنیا کے وجود کا سبب اور خدا کے سچے قائمقام ہیں خدا ان پر اور ان کے متعلقین اور دوستوں پر باران رحمت کی بارش کرے۔ یہ مذہبی فرض ادا کرنے کے بعد جناب تقدس مآب مجمع الفضائل والمناقب صاحب الشریعۃ والطریقۃ مولانا و مرشدنا و ہادینا میاں جیو نور محمد جھنجھانوی چشتی قدس سرہٗ کا ایک ادنیٰ خادم اور ان کی درگاہِ اقدس کا ایک کمترین خاکروب امداد اللہ فاروقی چشتی باادب عرض کرتا ہے۔ کہ میرے بعض مخلصین و یاران طریقت علی الخصوص میرے عزیز حافظ محمد یوسف نے جو امام العاشقین عارف باللہ کامل اکمل حضرت حافظ محمد ضامن[1] شہید فاروقی چشتی کے لختِ جگر ہیں۔ باصرار کہا اور تحریک کی کہ خاندانِ چشتیہ صابریہ قدوسیہ جن اشغال میں مشغول ہوئے تھے۔ اور جو اذکار و مراقبات ان کے معمول بہا تھے ان کو ایک کتاب کی صورت میں جمع کر دیجئے۔ جس پر عمل کیا جائے۔ اور آئندہ کام آئے کیونکہ آپ کے حرم محترم کی جاروب کشی کی وجہ سے ہمارے اور آپ کے درمیان جدائی کی ایک بہت وسیع خلیج ہوگئی ہے۔ کجا آپ کہ حرمین شریفین کی خدمت کر رہے ہیں اور کجا ہم کہ ہندوستان میں پڑے ہوئے ہیں اور ظاہر ہے کہ اس حالت میں تعلیم و تعلم بغیر کتابی صورت کے نہیں ہو سکتی ہے۔ اگرچہ اس کمترین اور نالائق کی کم لیاقتی اس ارشاد کے پورا کرنے سے مانع ہوتی تھی لیکن ان حضرات کے غیر معمولی اصرار سے روتابی کا کوئی موقع نہیں دیکھا اور درگاہِ احدیت سے اعانت کا خواستگار ہوا۔ اور بحکم الٰہی اس کی کتابت پر مامور کیا۔ (کیونکہ عادت الٰہی یونہی ہے کہ جس شخص سے لوگوں کو عقیدت ہوتی ہے اس کے زبان و قلم سے لوگوں کو فائدہ ضرور پہنچتا ہے)۔ اسوجہ سے مجھ کو اپنے خاندان کے اکابرین اور پیر و مرشد سے جو کچھ سلسلہ چشتیہ قادریہ نقشبندیہ کے اذکار و اشغال کے متعلق واقفیتیں حاصل ہوئی ہیں۔ ان کو ایک کتاب کی صورت میں جمع کرتا ہوں شاید میری یہ کوشش بار آور ہو اور جن حضرات کے اصرار نے مجھ کو مجبور کیا ہے ان کو معتد بہ فائدہ اور جو مقصود اس اصرار کا تھا حاصل ہو واللہ یھدی من یشاء[2] الیٰ صراطِ مستقیم۔ اب معلوم کرنا چاہیئے کہ چونکہ قادریہ حضرات و مشائخ چشتیہ میں بہت بڑا نسبتی اتحاد ہے اسوجہ سے ان دونوں کے اشغال و اذکار تقریباً ایک دوسرے سے مخلوط ہوگئے ہیں اور امتیازی فرق فنا ہو گیا یہاں تک کہ ایک دوسرے کے مخصوص اشغال و اذکار میں مشغول ہوتا ہے اور چونکہ مقصود دونوں مریدوں کی متحد ہے اسی واسطے میں ان دونوں سلسلوں کے اذکار مخلوط لکھتا ہوں اور بمجرد پر فرق اور امتیاز خود ظاہر ہو جائیگا۔ اور اس کا نام ضیاء القلوب[3] رکھا واللہ ولی التوفیق

---

۱ خلیفہ خاص حضرت مرشدؒ۔ ۲ اور اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے ۱۲ ۳ نام تاریخی مرغوب دل

# مقدمہ

جان تو (خدا تیری طریقہ سلوک میں مدد کرے) اگر کبھی سالک کو خدا کی راہ پر چلنے اور اس کے صراط مستقیم پر گامزنی کی توفیق دی جاتی ہے تو اس کا قلب انوار ہدایت سے منور کر دیا جاتا ہے۔ اور ضلالت اور گمراہی سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ یھدی اللّٰہ لنورہ من یشاء اس نور کا یہ اثر ہوتا ہے کہ اس کے دل میں دنیا کی طرف سے نفرت اور آخرت کی طرف رغبت پیدا ہو جاتی ہے اور اپنے معاصی کو یاد کر کے عنان استغفار ہاتھ میں لے کر غفور رحیم و قبلہ حاجات کی طرف رجوع کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ اس وقت کامیابی اور فوز مرام بغیر کسی مرشد کامل کی درگاہ کے جبہ سائی کے حاصل نہیں ہو سکتا ہے تو اسکو بھی چاہئے کہ کسی جامع شریعت و طریقت کی غلامی کا فخر حاصل کرے تا شیطانی وساوس و ہوائے نفسانی سے اسکے التفات اور توجہ سے محفوظ رہ سکے اور اپنے امراض باطنی کے لئے اسی حکیم صادق کے بتائے ہوئے نسخے کو استعمال کرے کیونکہ جب تک کہ اندرونی امراض (حسد، بخل، غرور، کینہ ریا وغیرہ) کا انسداد نہ ہو جائے گا۔ اور ان کی جگہ اوصاف حمیدہ (علم، حلم، سخاوت، خاکساری، تحقیر نفس، کم خوری، کم آرام طلبی، کم گفتگو وغیرہ) نہ پیدا ہونگے اس وقت تک وصول الی اللہ نہیں ہو سکتا۔ انھیں ضرورتوں کو مدِ نظر رکھ کر کسی مرشد کے سامنے زانوئے ادب تہ کرنا ضروری کر دیا گیا ہے۔ جناب باری نے ایک جگہ فرمایا ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ[۱] دوسری جگہ فرماتا ہے وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ[۲] ان دونوں آیتوں میں صیغہ امر مستعمل ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم وجوبی حکم ہے نیز بیعت کرنا اور کسی مرشدِ کامل کی غاشیہ برداری ایک ایسا فعل ہے جو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف بھی منسوب ہے کلام اللہ میں ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ[۳] ایضاً اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ[۴] جناب رسالت مآب نے فرمایا ہے اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ[۵] الحدیث و نیز پیشوایان اسلام کا ارشاد کہ جو شخص رب العلمین کی ہمنشینی کرنا چاہتا ہے اس کو حضرات متصوفین کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیئے۔ اور چونکہ شیوخ قوم نائبین رسول ہیں اس لئے اُن کی

---

[۱] اے مسلمانو خدا سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو ۱۲ ؛ [۲] جس کا میلان میری طرف ہو اس کی اتباع کرو ۱۲ ؛ [۳] اے محمدؐ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ دراصل خدا کی بیعت کرتے ہیں [۴] جب درخت کے نیچے تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتے تھے ۱۲ شہید [۵] شیخ قبیلہ اپنی قوم میں ایسا ہی ہے جیسا کہ نبی اپنی امت میں ۱۲ شہید۔

Marfat.com

خدمت ضروری ہے۔
بنابریں جو شخص اپنے تمام وقت کو خدمت میں شیخ کامل کے صرف کردیگا اور اپنے نفس کا اختیار کلی اس کو دیدیگا اس کے متعلق امید قوی ہے کہ ضرور مقصود حاصل ہو جائے تبلیہ اس وقت ہم طریق سلوک مجمل اور مختصر تحریر کرتے ہیں چونکہ ہر مرض کا علاج جداگانہ ہے اسی وجہ سے امراض قلبی میں طبیب حاذق یعنی شیخ وقت ہر مریض کو علیحدہ علیحدہ دوا تعلیم فرماتا ہے۔
بنابریں سلوک کے طریقے لاتعداد ہو گئے ہیں ان سب میں تین راستے بہت قریب کے ہیں۔

## پہلا طریقہ صلحاء و اخیار کا ہے

جس میں تمام شرعی فرائض روزہ، نماز، تلاوت قرآن مجید، جہاد، حج کو پورا کرنا پڑتا ہے اس طریقہ میں منزل مقصود تک پہنچنے میں دیر ہوتی ہے

## دوسرا طریقہ مجاہدات و ریاضت کرنیوالوں کا ہے

اس میں تمام اخلاقی غلطیوں کو اچھائیوں سے اور تمام کجرویوں کو اخلاق حمیدہ سے بدل دیتے ہیں۔
اس راہ میں اکثر فائز المرام ہوتے ہیں۔

## تیسرا طریقہ اصحاب شطاریہ کا ہے

یہ تمام علائق دنیا سے قطع تعلق کر لیتے ہیں اور انسانی صحبتوں سے جدا رہتے ہیں ان کا مطمع نظر سوائے درد و اشتیاق ذکر و شکر کے کچھ نہیں ہے ان کے نقطہ نظر سے کشف و کرامات مستحسن نہیں ہیں اور اپنے وقت کو موتو قبل ان تموتو[۵] کی استقامت میں صرف کرتے ہیں یہ طریقہ پہلے دو طریقوں سے زائد جلد مقصد تک پہنچا دیتا ہے اس طریقہ میں کامیابی کے ذرائع دس[۱۰] ہیں

۱ اول توبہ یعنی کوئی مطلوب سوائے خدا کے نہ ہو جیسا کہ موت کیوقت ہو جاتا ہے۔ دوسرے زہد یعنی دنیا و مافیہا سے کچھ تعلق نہ رکھے جیسا کہ موت کیوقت ہو جاتا ہے۔ تیسرے توکل یعنی اسباب ظاہری کو ترک کردے جیسا کہ موت کیوقت کرتا ہے چوتھے قناعت یعنی جیسا کہ موت کیوقت نفسانی اور شہوانی خواہشوں کو ترک کر دیتا ہے پانچویں عزلت یعنی لوگوں سے کنارہ کشی اور انقطاع کرے جیسا کہ موت کیوقت کرتا ہے چھٹے توجہ یعنی جسطرح موت کیوقت خدا ہی کیطرف توجہ اور اسکے اغراض متعلق ہوتے ہیں کرے ساتویں صبر یعنی تمام نفسانی لذات کو چھوڑ دے جیسا کہ موت کیوقت ہوتا ہے ۲ آٹھویں رضا یعنی اپنے نفس کی رضامندی چھوڑ دے اور اللہ کی رضامندی پر رضامند رہے اور اس کے احکام کا پابند ہو جائے جیسا کہ موت کیوقت ہو جاتا ہے نویں ذکر یعنی اللہ کے ذکر کے سوا تمام اذکار کو ترک کردے جیسا کہ موت کیوقت ہوتا ہے دسویں[۱۰]

---

عـ۵ مرنے کے قبل اپنے کو مرا ہوا سمجھو ۱۲

Marfat.com

مراقبہ یعنی اپنی تمام قوت و اختیار کو چھوڑ دے جیسا کہ موت کے وقت ہوتا ہے پس ہر طالب کو چاہئے کہ پہلے اتباع شیخ سے تمام بداخلاقیوں سے کہ لوازم مادیت سے ہیں اپنے کو محفوظ رکھے اور اپنے کو کمالات و محاسن کا جامع بنائے اور دل میں سوائے خدا کے کسی کے خیال کو جگہ نہ دے۔

# فصل طریقہ بیعت میں

پیر کو چاہئے کہ جس وقت بیعت لینے لگے اپنے سامنے مرید کو باادب بٹھائے اور خطبہ ذیل پڑھنا شروع کرے الحمد للّٰہ[1] نحمدہٗ سے انما یبایعون اللّٰہ تک پڑھکر اپنا ہاتھ مرید کے ہاتھ پر رکھدے اور پھر خود یداللّٰہ فوق ایدیھم[2] سے بارک اللّٰہ لنا و لکم تک پڑھے اگر مرید ہونیوالی عورت ہو تو بجائے طریقہ مذکورہ کے رومال یا چادر یا پگڑی کا ایک گوشہ اسکے ہاتھ میں دیدے اور ہر مرید سے یہ کہلانا چاہئے کہ میں تمام ان دینوں سے جو شرک و کفر کے حامل ہیں اظہار بیزاری کرتا ہوں اور اللّٰہ اور اسکے سچے رسول پر ایمان لاتا ہوں اور دین اسلام کو اپنا دستور العمل بناتا ہوں اور اپنے گناہوں پر اظہار شرمندگی کرتا ہوں اور اپنے پیر سے عہد کرتا ہوں اور محض خدا کی رضامندی کیلئے دنیا اور اسکے لذات کو ترک کرتا ہوں اسکے بعد پڑھے رضیت باللّٰہ الخ[3] اسکے بعد کلمہ شہادت پڑھے اور کہے کہ میں نے فلاں ابن فلاں پیر کے ہاتھ پر فلاں سلسلہ میں بیعت کی اور دعا کرے بار الٰہا اس سلسلہ کے مقدس حضرات سے مجھ کو برکت اور فیض حاصل کرنے دے اور قیامت کیدن مجھ کو انہیں کیساتھ اٹھا اسکے بعد پیر کو مرید کی حیثیت دیکھ کر طریقہ ذکر تعلیم کرنا چاہئے اور پیر کو چاہئے کہ سالک طریقت کے آداب اسکو تعلیم کرے اور اس پر نظر التفات رکھے اور اسکے گوش گزار کردے کہ اپنے مقصد میں کامیابی بغیر پابندی شرع کے نہیں ہو سکتی اسواسطے احکام شرعی کی پابندی ضروری ہے اور اس کے عقائد کی اصلاح کرے اور بتادے جو مکاشفہ خلاف شرع ظاہر ہو وہ قابل اعتبار نہیں ہے اور محرمات سے اجتناب اور کبائر سے پرہیز کی تاکید کرے اور بتادے کہ تمام اشغال پر احکام شرعی مقدم ہیں۔

---

[1] سب تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں ہم اس سے مدد مانگتے ہیں اور گناہوں سے توبہ کرتے ہیں ہم خدا کیواسطے پناہ مانگتے اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اپنے گناہوں کی برائیوں سے کیوں کہ جس کو خدا ہدایت دیتا ہے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو خدا گمراہ کرتا ہے اس کا کوئی رہبر نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ فرد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے نیز اس کی گواہی دیتے ہیں کہ محمد خدا کے رسول اور اس کے بندے ہیں اے مسلمانو! ایمان لاؤ اور خدا تک رسائی کے وسائل بہم پہنچاؤ اور جہاد کرو خدا کی راہ میں یقیناً تم فلاح پاؤ گے اے محمد جو تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں ۱۲ [2] خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے جو شخص بیعت توڑیگا اس کا نقصان اس کو خود برداشت کرنا پڑے گا۔ اور جو خدا کے وعدے کو پورا کریگا اسکو بڑا اجر دیا جائیگا۔ اللہ ہم سبکو نفع دے اور بیعت مبارک کرے ۱۲ [3] خدا کو اس کے پروردگار ہونے اور اسلام کو دین ہونے اور محمد کو رسول ہونے کی وجہ سے پسند کرتا ہوں ۱۲

[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ۔

[2] یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا وَنَفَعَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ۔

[3] رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

Marfat.com

## باب ۱ حضرات چشتیہ کے اذکار و اشغال و مراقبات کے تفصیلی حالات

### پہلی فصل

ذکر تلقین میں پیر کو چاہیئے کہ اوراد مشائخ کے فاتحہ اور ادائے ختم کے بعد متواتر تین روزوں کا حکم دے اور کہے کہ ان ایام میں کلمہ طیبہ اور استغفار درود شریف کی کثرت کرو اور تیسرے دن آخر شب یا نماز فجر یا نماز عصر کے بعد میرے پاس آؤ اور جب وہ حاضر ہو جائے تو اس کو خلوت میں لیجائے جس میں اس کے مرید کے سوا کوئی نہ ہو اور اسکو دو زانو مؤدب بٹھائے اور پہلے اس کی طرف توجہ کرے تاکہ اس کا ذہن بآسانی اذکار و اشغال کو قبول کر سکے۔

**اور توجہ کا طریقہ یہ ہے۔** کہ مرشد پہلے خود تمام خیالات سے خالی ہو جائے اور پھر اپنے دل کو اس کے دل کے مقابل کرے اور تمداً کے اسم ذات کی ضرب اس کے دل پر لگائے اور یہ خیال کرے کہ موجودہ ذکر کی کیفیت میری وجہ سے اس کو حاصل ہو رہی ہے اور یہ ذکر اس کے دل میں سرایت کر رہا ہے اور یہ ضربیں ایک سو ایکبار ہونا چاہیئے تاکہ شوق اور ذکر کی حرارت اس کے قلب پر اثر کرے اور اس کا قلب ذکر سے حرکت کرنے لگے بعد ازیں جو ذکر اس کی حیثیت کے مطابق ہو اس کو دینا چاہیئے اور مرید کو مرشد کے بتائے ہوئے اشغال میں مشغول ہونا اور باطنی اسرار کو چھپانا چاہیئے تاکہ انوار و اسرار اس کو حاصل ہو جائیں۔

### دوسرا طریقہ یہ ہے۔

کہ دعاؤں اور اذکار کو ایکبار مرشد پڑھ جائے اور مرید سنتا رہے یہ عمل تین بار ہونا چاہئے اس کے بعد مرشد کہے کہ جو کچھ مجھ کو اپنے شیوخ سے حاصل ہوا ہے تجھ کو دے دیا اور مرید کہے کہ میں نے قبول کیا اس کے بعد کسی ایسے تنگ و تاریک حجرے میں رہنے کی تعلیم دے جسکی وسعت صرف لیٹنے اور کھڑے ہونیکو کافی ہو اور شور و غل کی اس میں آواز نہ آتی ہو۔ مرید کو چاہئے کہ اس حجرے میں پاک و صاف ہو کر داخل ہو اور چار زانو اس طرح بیٹھے کہ اس کی بیٹھ میں کوئی کجی نہ ہو اور آنکھیں بند کرے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھے اور انگلیاں کھلی رکھے تاکہ اللہ کے نام کا نقش پیدا ہو جائے اور داہنے پاؤں کے انگوٹھے سے رگِ کیماس (ایک رگ ہے جو بائیں گھٹنے کے اندر ہے اور قلب سے تعلق رکھتی ہے اسکی تحریک و حرارت قلب پر اثر کرتی ہے) اکو دبائے اس کے بعد خشوع و خضوع و حضورِ قلب سے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ الخ پڑھے اس کے بعد محاسبہ اور مجاہدہ کے طریقے سے ذکر میں تکرار اور ملاحظہ اور واسطہ کے ساتھ بہت توجہ اور قوت و شدت جہر یہ یا خفیہ سے جس سے اس کو ذوق و انبساط پیدا ہوا ہو اور لذت ذکر سے بے خودی ہو مشغول

عہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہ

Marfat.com

ہونا چاہیے۔ اور اگر کبھی غیر خدا کا خیال آئے تو دیدار شیخ سے اس کا انسداد کرے اور بدستور شغل میں مشغول ہو جائے تاکہ خطرات اور وساوس جو انسانیت کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں دفع ہو جائیں اور قلب کی صفائی اور تزکیہ نفس حاصل ہو جائے تاکہ اس ذکر کا اثر اس کے تمام اعضاء اور رگوں میں ظاہر ہو جائے اور مکاشفات انوار غیبی کا مظہر بنے اور حقائق اشیا اس پر منکشف ہو جائیں اور عالم ارواح سے ملاقات اور ذکر حقیقی و شہود حق حاصل ہو جائے۔

**فائدہ** جب ذکر کرنے والا ذکر میں ایسا کمال حاصل کرے کہ اس کی قلبی حرکت کا احساس اس کے دل کی زبان سے ہو سکے تو وہ حرکت قلبی تمام جسم میں پھیل جاتی ہے اور اس کی ابتدا یوں ہوتی ہے کہ پہلے[1] کوئی عضو ایسی حرکت کرنے لگتا ہے کہ جو قلب کے لئے مخصوص ہے اور اس کے بعد کبھی کبھی ہاتھ اور کبھی پاؤں کبھی سر بلا تحریک حرکت کرنے لگتے ہیں یہاں تک کہ دنیا اسکو متحرک نظر آنے لگتی ہے ذکر کا نور جب حرکت کرتا ہے۔ تو تمام جسم میں پھیل جاتا ہے اور تھوڑی مدت میں تمام جسم کو گھیر لیتا ہے اور اس ذکر کی وجہ سے اس پر مختلف انکشافات ہوتے ہیں اور عجیب عجیب قسم کے واقعات رونما ہوتے ہیں وہ کبھی روتا ہے کبھی ہنستا ہے اور کبھی متحیر و پریشان ہو جاتا ہے مرید کو چاہیئے ایسی حالت میں کسی طرف متوجہ نہ ہو بلکہ ذکر ذکر میں مشغول رہے اور اگر خدا کی مدد شامل ہوئی تو کبھی اپنے تمام جسم کو ذاکر پائے گا۔ اور تمام اعضاء قلب کے ہم سر ہو جائیں گے اس ذکر میں ذاکر تمام اعضاء کا ذکر سنتا ہے۔ ایک فرقہ کا خیال ہے کہ ذکر کی کثرت کی صورت میں ذاکر خود اور دوسرے لوگ بھی ذکر کی آواز سنتے ہیں۔ بالکل بے بنیاد اور لا اصل ہے کیونکہ ہر ذاکر بھی ذکر کی آواز کو نہیں سن سکتا ہے بلکہ اسی ذاکر میں سننے کی طاقت ہے جو سالک ہو اس ذکر کو اصطلاح صوفیہ میں سلطان الاذکار کہتے ہیں۔

## ذکر کا بیان

ابتدائے کتاب سے اس وقت تک متعدد مرتبہ لفظ ذکر استعمال کیا جا چکا ہے لیکن ابتک یہ نہیں بتایا گیا کہ ذکر کیا ہے۔ ذکر اصطلاح صوفیہ میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان خدا کی یاد میں تمام غیر خدا کو بھول جائے اور حضور قلب سے خدا کی نزدیکی اور معیت حاصل کرے جیسا کہ ارشاد ہوا ہے۔ [2] انا مع عبدی[3] الخ

---

[1] ذاکر کو چاہیے کہ اس غیر اختیاری حرکت پر متوجہ نہ ہو بلکہ اپنے التفات کو قلب ہی کی طرف رکھے ۱۲

[2] جب میرا بندہ مجھ کو یاد کرتا ہے اور میرے نام سے اس کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں میں اس کیساتھ ہو جاتا ہوں اور جو مجھ کو یاد کرتا ہے میں اس کا ہمنشین اور جلیس ہوں ۱۲

[3] اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ وَتَحَرَّکَتْ بِیْ شَفَتَاہُ وَ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ۔

اور بحکم سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا[۱] پوری توجہ سے یادِ الٰہی میں اس طرح منہمک ہو جائے کہ اپنے نفس سے بالکل بےخبر ہو جائے اور اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ[۲] الخ کے زمرہ میں داخل ہو جائے اور ذکر اسکی زندگی ہو جائے جاننا چاہئے کہ ذکر کی بہت سی قسمیں ہیں لیکن مقصود ذکر سے مطلوب کا حاصل ہو جانا ہے تو جس عمل سے یہ فائدہ حاصل ہو جائے وہی ذکر کہا جا سکتا ہے خواہ وہ نماز روزہ ہو یا درود شریف اور دعائیں ہوں لیکن یہ مقصد اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ ذاکر اپنے کو مٹا نہ دے طالبِ خدا اس کے ذکر میں اس طرح منہمک ہو جائے کہ اپنے کو اور تمام غیر اللہ کو بھول جائے۔ جب طالب اس درجہ تک پہنچ جائے گا۔ تو اخلاقِ حسنہ یعنی زہد، توکل، گوشہ نشینی، قناعت، صبر، تسلیم و رضا خود بخود حاصل ہو جائیں گے، اور اس پر انوارِ الٰہیہ کی اس قدر تجلیاں ہوں گی کہ اس کے حواس خمسہ مغلوب اور مستور ہو جائیں گے۔ اور ذکر و ذاکر دونوں فنا ہو جائیں گے اور صرف مذکور یعنی اللہ ہی رہ جائیگا شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ[۳] چونکہ حدیث میں اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ[۴] آیا ہے اس واسطے اکثر مشائخ بھی اسی ذکر کی تعلیم دیتے ہیں اب ہم ذکر کے چند مراتب لکھتے ہیں

## مراتب ذکر کے بیان میں

ذکر کی چار قسمیں ہیں اوّل ناسوتی جیسے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دوسرے ملکوتی جیسے اِلَّا اللّٰهُ تیسرے جبروتی جیسے اَللّٰهُ چوتھے لاہوتی جیسے ھُو ھُو اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ زبان کے ذکر کو ناسوتی اور دل کے ذکر کو ملکوتی اور روح کے ذکر کو جبروتی اور ذکر سر کو لاہوتی اور ذکر زبان کو جسمی اور فکر کے ذکر کو نفسی اور مراقبہ کو ذکر دلی اور مشاہدے کو ذکر روحی اور معائنہ کو ذکر سری کہتے ہیں۔

**فائدہ**۔ ذاکر چاہئے کہ اس ذکر میں لَآ اِلٰهَ کہتے وقت تمام چیزوں کی نفی کر دے اور اِلَّا اللّٰهُ کہتے وقت تمام اعضائے جسم کو قائم کر دے۔

**فصل** ذکر جہر نفی و اثبات اور اسم ذات کے بیان میں مع ان بارہ تسبیحوں کے جو حضرات چشتیہ کی معمول ہیں ان بارہ تسبیحوں کے ذکر کا یہ طریقہ ہے کہ تہجد کی بارہ رکعتیں چھ سلاموں سے پڑھی جائیں اور ہر رکعت میں تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور نہایت خشوع و خضوع سے تین یا پانچ یا سات بار

---

[۱] خدا کی صبح و شام تسبیح کرو [۲] جو خدا کو اٹھتے بیٹھتے یاد کرتے ہیں [۳] خدا نے گواہی دی ہے کہ معبود سوائے اس کے کوئی نہیں [۴] چونکہ حدیث میں ہے افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ (سب ذکروں میں لا الٰہ الا اللہ کا ذکر افضل ہے)

[۵] اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ

Marfat.com

ہاتھ اٹھا کر اللّٰھمّ طھّر قلبی[۱] الخ پڑھے اور توبہ و استغفار کے بعد استغفر اللہ[۲] الخ اکیس بار پڑھکر درود الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ[۳] الخ تین بار عروج و نزول کے طریقے پر پڑھے اور چار زانو بیٹھ جائے اور داہنے پاؤں کے انگوٹھے اور اس کے پاس والی انگلی سے رگ کیماس[۴] کو مضبوط پکڑ لے اور اپنے دونوں ہاتھ زانو پر رکھدے اور قبلہ رو ہو جائے اور الا اللہ کہتے وقت کلمہ شہادت کی انگلی اٹھا دے اور الا اللہ کہتے وقت انگلی رکھدے اور اپنے کو ساکن و مطمئن رکھے اور خلوص نیت اور خوش الحانی سے اعوذ اور بسم اللہ کہکر لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ[۵] تین بار اور کلمہ شہادت ایک بار پڑھے اور اس کے بعد سر کو اتنا جھکائے کہ پیشانی بائیں گھٹنے سے بالکل قریب ہو جائے اور وہاں پہنچنے کے بعد لا الٰہ کہتا ہوا سر کو داہنے گھٹنے کے قریب لائے اور تین ضربیں ایک ہی سانس میں لگائے اور سر کو پیٹھ کی طرف یہ خیال کر کے جھکائے کہ میں نے ماسوائے اللہ کو پس پشت ڈال دیا اور سانس توڑ کر الا اللہ کی ضرب پوری طاقت سے دل پر لگائے اور خیال کرے کہ میرا دل خدا کے عشق و محبت سے لبریز ہو گیا اور موقع نفی میں آنکھیں کھلی اور موقع اثبات میں بند رکھنا چاہئیں اسی طرح دو سو بار کہے اور اسکو چہار ضربی کہتے ہیں اور ہر دس کے بعد محمد الرسول اللہ کہے لیکن مبتدی کو الا اللہ کہتے وقت لا معبود اور متوسط کو لا مقصود یا لا مطلوب اور کامل کو لا موجود اور ہمہ اوست کا تصور کرنا چاہئے اسکے بعد تھوڑی دیر مراقب خیال کرے کہ فیوضات الٰہیہ مومن کے قلب میں ہر وقت حاصل ہوتے رہتے ہیں جاننا چاہئے کہ بائیں گھٹنے میں شیطانی خطرہ اور داہنے میں نفسانی خطرہ اور داہنے شانے میں ملکی خطرہ اور دل میں رحمانی خطرہ ہے پس بائیں گھٹنے پر الا اللہ سے خطرہ رحمانی کا اثبات کرے اور مرید کے غیر عربی ہونے کی صورت میں اس کو اذکار و ادعیہ اس زبان میں تعلیم دینا چاہئے جسکو وہ سمجھ سکتا ہو۔

## نفی و اثبات کا دوسرا طریقہ

ہر خطرہ اور ہر خیال کے علیحدہ علیحدہ نفی کرنے سے ایک گونہ باطنی تفرقہ پیدا ہو جاتا ہے اس واسطے

---

[۱] اے اللہ اپنے غیر سے میرا دل پاک کر دے اور اپنی معرفت کے نور سے میرا قلب روشن کر دے ۱۲ [۲] اپنے گناہوں کی بخشش اس خدا سے چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ ثابت اور زندہ ہے ۱۲ [۳] صلوٰۃ و سلام ہو آپ پر اے خدا کے رسول خدا کے دوست اور اس کے نبی [۴] جو گھٹنے کے اندر کی طرف ہے [۵] کوئی معبود سوا خدا کے نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم خدا کے رسول ہیں ۱۲۔

[۱] اللّٰھمّ طھّر قلبی عن غیرک ونوّر قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ یا اللہ [۲] استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ [۳] الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ۔

Marfat.com

مرشد کو نفی کلی تعلیم دینا چاہئے تاکہ خطرات کی بالکلیہ نفی ہو جائے چنانچہ متاخرین اسی پر عمل پیرا ہیں کہ لَاۤ اِلٰہ میں لا کو پوری طاقت سے کھینچکر اور لفظ اِلٰہ کو داہنے بازو تک لیجا کر سر کو پیٹھ کی طرف تھوڑا سا جھکا کر یہ خیال کرکے کہ میں نے غیر سے اپنے دل کو پاک کرکے اس کو پس پشت ڈالدیا اور پھر اِلَّا اللّٰہ کی ضرب بہت زور سے دل پر لگائے اور جو ملاحظات ذکر نفی و اثبات میں پہلے بیان کیے گئے ہیں وہی یہاں بھی ملحوظ رکھے اور ذکر خداوندی کے سوا اور تمام ذکروں (ذکر جلس یا بغیر جلس ذکر جاروب ذکر ارّہ) میں چار زانو بیٹھنے میں اور ان ذکروں کے علاوہ اور ذکروں میں دو زانو بیٹھنا اولیٰ ہے۔

## اثبات مجرّد کے ذکر کا طریقہ

ذاکر کو چاہئے اپنی کمر سیدھی کرکے اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر دو زانو بیٹھے اور اپنے سر کو داہنے شانے کی طرف لے جاکر اِلَّا اللّٰہ کی ضرب دل پر لگائے اور لَآ اِلٰہَ کہتے وقت لَا مَوْجُوْدَ[1] لَیْسَ مَعَہٗ غَیْرِیْ کا تصور کرے اسی طرح چار سو بار متواتر ضربیں لگائے پھر مثل سابق ایک بار کلمہ شہادت اور تین بار کلمہ طیبہ پڑھ کر تھوڑی دیر مراقبہ کرے اس ضرب کا اصطلاح صوفیہ میں ایک ضربی کہتے ہیں،

## اسم ذات کے ذکر کا طریقہ

اس کے بعد قُلِ[2] اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ کے مطابق اس طرح ذکر کرے کہ پہلے حرف لفظ اَللّٰہُ کی (ہ) کو پیش اور اس کے بعد لفظ اللّٰہ کی (ہ) کو جزم دے پھر دونوں آنکھیں بند کرکے سر داہنے شانے کی طرف لے جاکر اسمائے صفات اثبات کا یقین کرے اور پہلے لفظ اللّٰہ کی ضرب لطیفہ روح[3] پر لگائے دوسری لفظ اللہ کی ضرب فضائے دل پر لگائے اور اس ذکر کو جسے اصطلاح میں ذکر اسم ذات دو ضربی کہتے ہیں چھ سو بار رٹے مگر نو دفعہ اللّٰہ اللّٰہ ور دسویں مرتبہ اَللّٰہُ[4] حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ میں سے کوئی اللہ کہے مگر اس طرح کہ پہلے دن کے بعد اللّٰہ حَاضِرِیْ اور دوسری میں اللّٰہ نَاظِرِیْ اور تیسری کے بعد اللّٰہ مَعِیْ اور پھر ہر دس کے بعد اللّٰہ حَاضِرِیْ الخ عروج و

[1] میرے سوا خدا کے پاس کوئی نہیں ہے [2] اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم ہے [3] جو داہنے پستان کے نیچے ہے ۱۲
[4] اللہ میرے پاس ہے اللہ مجھ کو دیکھتا ہے اللہ میرے ساتھ ہے ۱۲ شہید [5] اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیَ

Marfat.com

نزول کے طریقہ پر پڑھے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس ذکر کے معنی سمجھنا جائے تاکہ ذکر کا شوق اور اس میں لطف حاصل ہو۔ اور سستی اور غفلت نہ پیدا ہونے پائے اس کے بعد پھر طریقہ بالا پر کلمہ طیبہ تین بار اور کلمہ شہادت ایک بار پڑھے پھر سر کو داہنے شانے کی طرف جھکا کر لفظ اللہ کی ضرب متواتر قلب پر لگائے اور تین بار کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور ایک ایک دفعہ کلمہ شہادت اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھکر درود استغفار گیارہ گیارہ بار پڑھے اور مشائخ سلسلہ کی ارواح پر حضور قلب سے ایصال[1] ثواب کرے اس کے بعد جتنی دیر چاہے مراقبہ[2] کرے اور جس ذکر[3] میں اس کو لطف آئے صبح تک مشغول رہے اور اگر ہو سکے تو نماز فجر کے بعد مرشد کی خدمت میں حاضر ہو ورنہ ذکر و شغل و مراقبہ میں مشغول ہو جائے یا اپنے پیر بھائیوں کے ساتھ ذکر جہر یا مراقبہ میں حلقہ کر کے شریک ہو لیکن یہ ضروری ہے کہ اِلَّا اللّٰہ میں لفظ اللّٰہ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ میں اِلَّا اللّٰہ کا اعادہ بڑی تعداد میں کرے اور ذکر کرنیکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحضرات طریقت کی ارواح مقدسہ کو ایصال ثواب کرے اور فاتحہ پڑھے اور نذر دے۔

## نفی واثبات کا اس ذکر کے علاوہ دوسرا طریقہ

بفحوائے اِنَّ فِیْ جَسَدِ اٰدَمَ[عہ] الخ چونکہ دل کو سات لطیف چیزوں سے مناسبت ہے اس وجہ سے نفی واثبات کے ذکر کے بھی سات مرتبے تجویز کیئے گئے اور ہر درجہ میں نفی واثبات ہے پس ذکر زبانی (جو اجسام سے متعلق ہے) میں مرید کو اس طرح مشغول ہو جانا چاہیئے کہ سوائے ذکر کے اور کچھ نہ رہے اور کوئی سانس بغیر ذکر کے نہ نکلے جب سالک یہ حیثیت پیدا کر لیتا ہے تو عالم مادیت سے تجاوز کر کے مرتبہ لطیف پر پہنچ جاتا ہے مرید کو چاہیئے کہ اس ذکر یعنی لَآ اِلٰہَ کے ذکر و فکر میں اس درجہ منہمک ہو جائے کہ بجز اِلَّا اللّٰہ کے اثبات کے تمام چیزوں کی نفی ہو جائے اگر سالک کو یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے تو وہ مرتبہ نفس سے خارج ہو کر دل کے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے اور چونکہ دل کا ذکر اِلَّا اللّٰہ ہے اسواسطے اسکو

[1] کیونکہ ایصال ثواب ایک ایسا عمل ہے جس سے میت کی روح خوش ہوتی ہے اس سے تعلق اور محبت پیدا ہو جاتی ہے اس ایصال سے اس کا قلب فیوضات شیوخ کا مہبط ہو جائیگا جس سے اپنے مقصود میں کامیابی کی زائد توقع ہے ۱۲ شہید [2] مراقبہ اصطلاح صوفیہ میں اپنے قلب کو غیر خدا سے صاف و پاک رکھنے اور کسی غیر خدا کا دل میں خیال نہ لانے کو کہتے ہیں اور لغتاً محض گردن جھکا کر بیٹھنے کو کہتے ہیں ۱۲ [3] اگر ذاکر ذکر جہری سے گھبرا جائے تو ذکر خفی کرے اور اس میں بھی لطف نہ آئے تو اور ذکر میں مشغول ہو اگر اس سے بھی دل کو لطف نہ آئے تو مراقبہ کرے ۱۲ شہید

عہ اللّٰہُ حَاضِرِیْ اللّٰہُ نَاظِرِیْ اللّٰہُ مَعِیَ عہ اِنَّ فِیْ جَسَدِ اٰدَمَ مُضْغَۃً وَفِی الْمُضْغَۃِ قَلْبٌ وَفِی الْقَلْبِ فُؤَادٌ وَفِی الْفُؤَادِ رُوْحٌ وَفِی الرُّوْحِ سِرٌّ وَفِی السِّرِّ نُوْرٌ وَفِی النُّوْرِ اَنَا۔

Marfat.com

اِلّا اللّٰہ کا تصور حضور قلب سے کرنا چاہیے اور اپنی ذات و صفات کو جناب باری کی ذات صفات کے ساتھ اس طرح مربوط کر دے کہ اِلّا اللّٰہ سے استثنار کی نفی ہو جائے جب سالک یہ مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ تو مرتبہ دل سے متجاوز ہو کر مرتبہ روح پر پہنچ جاتا ہے اور چونکہ روح کا ذکر اسم کا ذکر ہے اس واسطے سالک کو چاہیئے کہ اسم ذات کے ذکر میں اسطرح متوجہ ہو جائے کہ الف لام جو اللّٰہ پر داخل ہے باقی نہ رہے اور صرف لفظ ہو رہ جائے اس مرتبہ پر پہنچنے پر سالک سراپا ذکر ہو جائے گا اور مرتبہ روح سے ترقی کر کے مرتبہ سر پر پہنچ جائے گا۔ اور اس کے بعد اس کو ہو ہو کے ذکر میں اسقدر منہمک ہو جانا چاہیئے کہ خود مذکور یعنی (اللّٰہ) ہو جائے اور فنا در فنا کے یہی معنی ہیں اس حالت کے حاصل ہو جانے پر وہ سراپا نور ہو جائے گا۔ اور مرتبہ بی یسمع و بی یبصر یعنی اس کو خدا کے ساتھ ایسا تعلق خاص ہو جاتا ہے کہ وہ خدا ہی کی آنکھ سے دیکھتا اور خدا ہی کے کان سے سنتا ہے حاصل ہو جائے گا۔ پھر وہ مرتبہ جس میں عبدیت و معبودیت کی حقیقت بے نقابانہ آشکارا ہو جاتی ہے یعنی مرتبہ عبدیت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ بخوبی ظاہر ہو جائے گا۔ اس کے بعد عبادت میں اس کو کما حقہ مشغول ہونا چاہیے اور حفظ مراتب اور احکام شریعت کی بجا آوری کرے اور مسند ارشاد پر جلوہ گر ہو کر طالبانِ حق کے لئے راہنما ہو اور ایسی حالت پر اس کی ولایت[1] اور مشیخت[2] مسلم ہو جائے گی۔

**فائدہ:۔** وصال محبوب ہوتے میں جس قدر دیر ہوتی ہے اسی قدر آتش شوق میں التہاب اور خواہش وصل میں زیادتی ہوتی جاتی ہے اور جو شخص استقلال و مردانگی سے جد و جہد کرے گا اس کے متعلق خدا کے فضل و کرم سے ظفر مندی و کامیابی کی امید ہے۔

## پاس[3] انفاس کا طریقہ

انسان کو ہر سانس پر ہوشیار اور بیدار رہنا چاہیے اور بغیر پاسِ انفاس کی مدد کے انسان کا قلب کدورتوں اور تاریکیوں سے ہرگز صاف نہیں ہو سکتا ہے اور پاس انفاس اصطلاح صوفیہ اس کو کہتے ہیں کہ سانس لیتے اور

---

[1] ولایت خدا ہی میں فنا ہونے اور اپنی بقا کو خدا کی بقا سے اور اپنے ظہور کو خدا کے ظہور سے حاصل کرنے کو کہتے ہیں ۱۲ [2] عالم ملک اور عالم ملکوت میں خدا کے حکم سے تصرف کرنے اور اختیار پا جانے کو مشیخت کہتے ہیں اور مرتبہ مشیخت مرتبہ ولایت سے بالا ہے ۱۲ شہید [3] پاس انفاس بہت سے طریقوں سے ہوتا ہے بعض لوگ ہر سانس میں اللّٰہ اور بعض ہو الظاہر ہو الباطن یا حی یا قیوم اور بعض حق حق اور بعض یا ہو اور بعض ہو ہو کہتے ہیں لیکن مقصد یعنی وصول سب سے حاصل ہوتا ہے ۱۲ شہید عفی عنہ یعنی نفی کا تصور اس کے ذہن سے جاتا رہے اور صرف اللّٰہ ہی اللّٰہ رہ جائے اور اسی خیال پر ہر وقت قائم رہے ۱۲ شہید

اور سانس باہر کرتے وقت جہراً یا سراً (چپکے سے یا بلند آواز سے) ذکر کرے اور سانس لیتے وقت اِلّا اللّٰہ کہے صرف سانس سے اور سانس باہر آتے وقت لَآ اِلٰہَ کہے لیکن ذکر سری میں صرف سانس سے ذکر کرے اور سانس لیتے اور باہر کرتے وقت ناف کو دیکھے اور منہ بالکل بند رکھے اور زبان کو ادنیٰ حرکت بھی نہ دے اور اس قدر پابندی اور استقلال چاہئے کہ سانس خود بخود بلا ارادہ ذکر کرنے لگے۔

**دوسرا طریقہ** سانس باہر کرتے وقت لفظ اللہ کو سانس میں لائے اور سانس لیتے وقت ھو کو اندر لائے اور تصور کرے کہ ظاہر و باطن ہر جگہ اللہ ہی کا ظہور ہے اور ذکر کی اسقدر غیر معمولی زیادتی کرے کہ سانس ذکر کی عادی ہو جائے اور حالت بیداری و غفلت میں ذاکر رہے اور پاس انفاس سے بہرہ ور ہو اور ماسوائے اللہ سے قلب بالکل صاف ہو جائے چونکہ یہ ذکر قلب کو بالکل صاف اور کدورتوں سے پاک کر کے انوار الٰہی کا مہبط بنا دیتا ہے اسوجہ سے اسکو اصطلاح صوفیہ میں جاروب قلب کہتے ہیں۔

**فائدہ:۔** اگر ذاکر بالکل خالی الذہن اور سادہ دل ہو اور لذت ذکر سے بالکل ناآشنا ہو تو مرشد کو چاہئے کہ اس کو اپنے سامنے مؤدب اور دو زانو بٹھا کر آنکھیں بند کرنے اور سر جھکا کر کمر ٹیڑھی کرنے اور سینہ کو مقابل کرنے کو کہے اس کے بعد مرید کی سانس کے ساتھ سانس لے اور جب وہ سانس باہر نکالے تو یہ بھی نکالے اس عمل سے تھوڑی دیر کے بعد خود بخود مرید لرزنے لگے گا۔ یا بیتابانہ نعرہ لگائے گا اور جو ذکر کہ مرشد کے ذہن میں ہوگا بے اختیاری سے کرنے لگے گا۔

## مرید غبی کا دوسرا علاج

اگر مرید غبی ہو اور اس کا قلب کسی ذکر سے متاثر نہ ہوتا ہو تو مرشد کو چاہئے کہ اس کو اس کے اسم مربی کے ذکر کی تعلیم دے اور اس کے اسم مربی کے دریافت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ خلوت میں اس کو اپنے سامنے بٹھائے اور خدا کے ناموں میں سے کسی نام کو اپنے ذہن میں لے اور اس کی ضرب مرید کے قلب پر چند بار لگائے اگر یہ اسم اثر نہ کرے تو اسی طرح دوسرے اسم کی ضرب لگائے اور جب تک اسم اثر نہ کرے اسم برابر بدلتا رہے۔ اور جو اسم ؎ اثر کرے اسی کو اس کا اسم مربی تصور کرنا چاہئے اور اسکا اسم اعظم بھی یہی ہے اور مرشد کو چاہئے کہ اسم کے ذکر کو سہ ضربی یا چہار ضربی کے طریقہ پر تعلیم کرے تاکہ وہ اس کی پابندی

؎ تاثیر کی صورت یہ ہے کہ اس کے قلب میں سر در یا لرزہ پیدا ہو جائے یا تمام جسم میں لرزہ پیدا ہو جائے اور اس قدر غلبہ کرے کہ اس سے ضبط نہ ہو سکے ۱۲ شہید

کر سکے انشاء اللہ تعالیٰ یہ ذکر اسکو فائدہ بخش ثابت ہوگا اور وہ نورِ الٰہی سے منور ہو جائے گا

## اسم ذات کے زبانی ذکر کا بیان

ہر طالب کو چاہیئے کہ پاس انفاس کے باوجود اسم ذات کا ورد ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ روز کر لیا کرے (یہ مرتبہ انتہائی مرتبہ ہے) اگر اس پر قدرت نہو تو چوبیس ہزار بار ورد کرے اس میں حکمت یہ ہے کہ آدمی دن میں چوبیس ہزار سانس لیتا ہے ہر سانس میں ایک ذکر ہو جائے گا۔ والذاکرین اللہ کثیراً والذاکرات (وہ مرد اور عورتیں جو خدا کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں) کے زمرے میں داخل ہو جائے گا اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم سے کم بارہ[1] ہزار بار ضرور پڑھ لیا کرے (کہ یہ ادنیٰ مرتبہ ہے) اس ذکر میں ذکر زبانی یقیناً ذکر قلبی کا وسیلہ ثابت ہو جائے گا۔

اور جب زبان و قلب دونوں ذکر کرنے لگیں گے تو ذکر کی ترکیب کامل ہوگی یہ ترتیب تمام سلسلوں میں ہے لیکن سلسلہ نقشبندیہ میں صرف ذکر قلبی پر انحصار کرتے ہیں اور مبتدیوں کو اسی ذکر سے شروع کراتے ہیں۔

## اسم ذات مع الضرب کا طریقہ

اسم ذات کے ذکر کی چار صورتیں ہیں ایک ضربی، دو ضربی، سہ ضربی، چہار ضربی، یک ضربی کا طریقہ آنکھیں بند کرکے داہنے شانے کی طرف سر کو لیجا کر پوری قوت سے لفظ اللہ کی دل پر ضرب لگانا دو ضربی یہ ہے کہ پہلی ضرب روح پر لگائے اور دوسری دل پر اور سہ ضربی یہ ہے کہ پہلی ضرب داہنے گھٹنے پر لگائے۔ دوسری بائیں گھٹنے پر تیسری دل پر چہار ضربی یہ ہے۔ کہ پہلی ضرب داہنے گھٹنے پر لگائے اور دوسری بائیں گھٹنے پر اور تیسری روح پر چوتھی دل پر۔

## دوسرا طریقہ

خواہ بیٹھ کر خواہ رو بہ قبلہ ہو کر یک ضربی سے ہفت ضربی تک کریں یک ضربی اور دو ضربی تو طریقہ بالا پر لیکن سہ ضربی اس طرح کہ اول ضرب بائیں طرف دوسری داہنی طرف اور تیسری دل پر لگائے اور چہار ضربی میں داہنے بائیں اور سامنے دل پر بالترتیب لگائے اور پنج ضربی میں داہنے بائیں آگے پیچھے اور دل پر لگائے اور شش ضربی میں داہنے بائیں آگے پیچھے اور اوپر آسمان کی طرف اور دل پر

[1] بعضوں کے نزدیک مرید کو کم از کم چھ ہزار بار اسم کا ورد کر لینا چاہیئے ۱۲ شہید

باالترتیب لگائے اور ہفت ضربی میں داہنے بائیں آگے پیچھے نیچے اوپر اور دل پر باالترتیب لگائے۔ اور ضرب میں فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ جدھر منہ پھیرو ادھر ہی خدا ہے۔ کا تصور کرے اور مستغرق ہو جائے اس ذکر سے ذاکر ہی خوب لذت آشنا ہے احاطہ تحریر میں نہیں آسکتا اگر آیت مذکورہ کے تصور کے ساتھ یہ ذکر پوری توجہ اور مکمل طریقہ سے کیا جائے تو استغراق اور محویت کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور ہر شے سے ذکر کی آواز سنائی دینے لگتی ہے اور ان من شیئ الا یسبح بحمدہ - کوئی چیز دنیا میں ایسی نہیں جو خدا کی حمد کی تسبیح نہ کرتی ہو، کی کامل تصدیق ہو جاتی ہے۔

## چہار ضربی کا دوسرا طریقہ

قرآن شریف یا کسی بزرگ کی قبر کو سامنے کر کے رو بہ قبلہ بیٹھے اور پہلے داہنی طرف اور پھر بائیں طرف اور پھر قرآن شریف یا قبر پر اور پھر قلب پر ضرب لگائے اس ذکر سے معانی قرآنیہ کا انکشاف[1] اور کشف القبور حاصل ہو جائے گا۔

## اسم ذات قلندری کا طریقہ

اگر سالک مقام ہویت پر پہنچنا چاہتا ہے تو اس ذکر کی ہمیشگی کرے اور گوشہ نشینی اختیار کرے اور چار زانو بیٹھ کر دونوں گھٹنوں کے بیچ میں سر کر کے ناف پر اللہ کی ضرب لگا کر سر کو بلند کرے اور گھٹنوں کو مستحکم پکڑے اور دل پر ہو کی ضرب لگائے اور اگر اسی طرح ذکر میں مشغول رہے گا تو خدا کے بہتر اوصاف اس میں پیدا ہو جائیں گے یہ ذکر اکثر مشائخ کا دستور العمل رہا ہے۔

## ذکر جاروب کا طریقہ

بائیں گھٹنے سے لا الٰہ شروع کرے اور سر کو داہنے گھٹنے پر لا کر داہنے شانے کی طرف لیجائے اور تھوڑا سا کمر کی طرف جھکا کر الا اللہ کی ضرب بہت زور سے دل پر لگائے اس ذکر میں دو زانو بیٹھنا چاہئے۔

## ذکر حدادی کا طریقہ

طریقہ بالا پر سانس کو زور سے کھینچکر لا الٰہ کا دور داہنے شانے تک پہنچا کر دونوں گھٹنوں سے

[1] اس انکشاف سے اس پر قرآن کے معانی بالکل ظاہر ہو جائیں گے جس سے اس کے ایمان میں اور زائد تقویت حاصل ہو جائے گی ۱۲ شہید

Marfat.com

کھڑا ہو جائے اور ہاتھ بلند کرکے پوری قوت سے لا الٰہ الا اللہ کی ضرب دل پر لگائے اور بیٹھ جائے اور جس طرح لوہار[1] کے ہاتھوں کی حرکت ہتھوڑا اٹھاتے وقت ہوتی ہے اس طرح ہاتھوں کو حرکت دے۔ تاکہ لطف حاصل ہو شیخ جلال تھانیسری کے متعلق امام ابوالحفص سے مذکور ہے کہ وہ فرماتے تھے میرے شیخ نے پسند یہ ذکر مجھ کو تعلیم فرمایا ہے دیکھا گیا ہے کہ یہ ذکر انسانی طاقت سے باہر ہے لیکن خدا کے فضل سے یہ آسان ہو جاتا ہے۔

## ذکر ارّہ کا طریقہ

سانس کو الٹا کرکے پوری طاقت سے لا الٰہ کا ورد داہنے کاندھے تک پہنچائے اور سر کو پیٹھ کی طرف تھوڑا جھکا کر دل پر الا اللہ کی ضرب لگائے۔

## ذکر آرّہ کا دوسرا طریقہ

پہلے آنکھیں بند کرے اور زبان کو تالو سے ملا کر الٹی سانس میں پوری طاقت سے لفظ اللہ کو ناف سے کھینچکر داہنے شانے تک پہنچائے اور ہو کی ضرب دل پر اس طرح لگائے جس طرح بڑھئی لکڑی پر آرہ[2] کھینچتا ہے۔ اور برابر سانس کو زور سے جاری رکھے اور صفات[3] سے اجہات کا تصور کرے اور خیال کرے کہ میں دل پر آرہ کھینچ رہا ہوں۔ اور خیال کرے کہ جسطرح لکڑی کاٹتے وقت اس سے برادہ نکلتا ہے اس طرح میرے قلب سے نور کے ذرات نکل رہے ہیں اور بدن میں پھیل رہے ہیں اور جسم سے نکل کر تمام عالم کو گھیر کر میرے اور تمام عالم کے وجود کو مستور کر رہے ہیں۔ اس ذکر میں اتنا مشغول ہونا چاہئے کہ محویت کل اور مشاہدہ تمام حاصل ہو جائے اور ذاکر ہی اس ذکر کے لطف سے خوب واقف ہے احاطہ تحریر میں نہیں آسکتا ہے

**فائدہ:**۔ اذکار جہریہ میں غذا کو اسقدر کم نہ کرنا چاہئے کہ ضعف اور لاغری لاحق ہو جائے بلکہ صرف چوتھائی معدہ کو خالی رکھنا چاہئے اور کھانے میں روغنیات اور مغزیات کا استعمال کرنا چاہئے تاکہ دماغ کو خشکی اور یبوست کی تکلیف نہ ہو اور راہ سلوک میں سب سے زائد مقدم اور ضروری یہ ہے کہ شیخ سے محبت و اعتقاد کے ساتھ ربط قلبی رکھے ان سب ذکروں سے ذکر دوامی مراد ہے یعنی مرید اپنے کو ہمیشہ ذاکر رکھے

[1] غالباً اسی مناسبت سے یہ ذکر ذکر حدادی کہلاتا ہے ۱۲ شہید [2] غالباً اسی مناسبت سے اس ذکر کو حضرات صوفیہ ذکر ارہ کہتے ہیں ۱۲ شہید [3] باری تعالیٰ کی صفات و جہات علم قدرت حیات سمع بصر ارادہ تکوین کلام ہیں۔ ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید ؒ

Marfat.com

اور دنیا کے کاروبار سے قطع تعلق رکھے اور اظہار اور دکھاوے سے نفرت رکھے تاکہ یہ ذکر اس کی روح اور دل کو تازگی بخشے اور اس کا مونس رہے۔

**شعر** کارکن کار بگذر از گفتار ؛ کاندریں رہ کار دارد کار

## دوسری فصل اشغال ذکر کے بیان میں

دل میں دو سوراخ ہیں ایک نیچے کی طرف جس کا تعلق روح سے ہے دوسرا بالائی جو جسم سے متصل ہے جب ذکر جہر میں ذاکر آمد و شد تحت و فوق سے مشغول ہو جاتا ہے تو بالائی دروزہ کھل جاتا ہے۔ لیکن نیچے کا دروازہ صرف ذکر خفی (یعنی حبس دم) ہی سے کھلتا ہے اور راز کار کا اصل الاصول حبس دم ہے۔ حضرات چشتیہ و قادریہ نے اس کو از کار میں شرط کیا ہے، حضرات نقشبندیہ اس کو شرط تو نہیں کرتے ہیں۔ لیکن اس کی اولویت سے ان کو بھی انکار نہیں ہے منجملہ اس کے فوائد کثیرہ کے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ باطنی حرارت پیدا ہو جاتی ہے اور اندرونی چربی اور رطوبت فاضلہ کی تحلیل ہو جاتی ہے اور وہ رگیں جو قلب سے متعلق ہیں بہت چربی دار ہیں اور چربی ہی کے ذریعہ سے شیطان دل میں وسوسہ ڈالتا ہے جس وقت دم رک جاتا ہے تو اس کی حرارت سے جب چربی پگھلتی ہے تو دل صاف ہو جاتا ہے اور شیطان کی کوششیں ناکام ہو جاتی ہیں۔

## خطرات فاسدہ کا انسداد حبس ذکر سے ہو جاتا ہو اس ذکر کا بیان

شیطان کی صورت بالکل اژدہے کی ہے اور اس کا پھن بہت سخت زہریلا اور خاردار ہے جس وقت مرید کوئی گناہ کرتا ہے یا کوئی حرام چیز کھاتا ہے تو اس کی قوت اور زائد ہو جاتی ہے اور پھن کو اپنے دل کے اطراف میں گھماتا ہے جس سے اس کا زہر قلب میں اتر کر جاتا ہے اور تاریکی اور سیاہی پیدا ہو جاتی ہے اور جب مرید گناہوں سے توبہ کرکے پاس انفاس میں مشغول ہو جاتا ہے تو شیطان ضعیف ہو جاتا ہے اور قلب میں نورانیت اور صفائی پیدا ہو جاتی ہے۔

**فائدہ:** جب کوئی برا خیال دل میں راسخ ہو جائے اور کسی طرح دفع نہ ہوتا ہو تو اس کے دور کرنے کی یہ صورت ہے کہ دم کو ناف سے کھینچ کر قلب میں روکے اور کلمہ لَا اِلٰہ کو دل سے نکالے اور خیال کرے کہ شیطان جو دل پر اژدہے کی طرح بیٹھا ہے لَا اِلٰہ کی قلیچی سے میں نے اس کی دم پکڑلی اور داہنے شانے تک لائے پھر اِلَّا اللّٰہ کی قلب پر ضرب لگائے اور خیال کرے کہ یہ ضرب شیطان کے سر پر پڑی

Marfat.com

اور اس کا سر پاش پاش ہوگیا۔ اور وہ دل سے باہر ہوگیا اسی طرح متواتر ضربیں لگائے اگر خدا نے چاہا۔ تو بہت جلد یہ خیالات فاسدہ دفع ہو جائیں گے اور شیطان ہلاک ہوگا۔ اور دل نور ذکر سے منور ہو جائے گا۔ اس ذکر میں ملاحظہ اور حبس دم ضروری ہے اور بے حبس دم کیئے بھی یہ ذکر مفید ہوگا مگر کرنا شرط ہے

## حبس نفی و اثبات کا طریقہ

اس ذکر کو بعض لوگ شغل نفی و اثبات کہتے ہیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ آنکھیں بند کر کے زبان کو تالو سے لگا کر دم کو ناف سے کھینچے اور دل میں ٹھہرا دے اور کلمہ لَآ[۱] اِلٰہَ کو بائیں زانو سے شروع کرے داہنے زانو پر لا کر شانے تک دورہ کو ختم کر کے اِلَّا اللّٰہُ کی پوری طاقت سے دل پر ضرب لگائے پہلے دن میں دس سانسیں کھینچے اور ہر سانس میں بہ تین مرتبہ کرے اس کے بعد روز بروز درجہ ایک ایک دم زائد کرتا رہے اور (اللّٰہُ وِترٌ وَیُحِبُّ الْوِتْرَ اللہ طاق ہے اور طاق کو دوست رکھتا ہے) کا لحاظ رکھے تاکہ اندرونی حرارت پیدا ہو اور چربی پگھلے اور خطرات شیطانی دفع ہوں اور اس کو شکست ہو۔ اور جب دم کشی کی عادت ہو جائے گی تو دل پر محویت کی کیفیت ظاہر ہونے لگے گی اور تمام جسم میں حرارت جاری ہو جائے گی اور ہر عضو خود بخود ذاکر ہو جائے گا۔ اور عشق الٰہی کی آگ دل میں روشن ہو جائے گی مگر خطرہ کی مدافعت اور کشش دم کے واسطے یہ ضروری ہے کہ معدہ غذا سے خالی ہو۔ اور ابتدا میں اس کی بہت ضرورت ہے۔

فائدہ :۔ حبس دم میں ٹھنڈی چیزوں کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیئے مثلاً ٹھنڈی ہوا ٹھنڈے پانی وغیرہ سے بچنا چاہیئے کیونکہ خوف ہے کہ یہ ٹھنڈک دل کی گرمی کو ٹھنڈا نہ کردے اور مرض اور بیماری کے خوف سے گرم چیزوں سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے اور نہ اس قدر سیر ہو کر کھائے کہ مضمحل ہو جائے اور نہ اس قدر کم کھائے کہ ضعیف ہو جائے۔

## نفی و اثبات کے حبس کا دوسرا طریقہ

چاہیئے کہ تنہائی میں چار زانو بیٹھ کر آنکھیں بند کرلے اور داہنے پاؤں کے انگوٹھے اور اس کے

[۱] اس میں بھید یہ ہے کہ ناف جو انسان کے وسط میں ہے اسی طرح نفس کا مقام ہے جس طرح مضغہ صنوبری دل کا پس جب وہاں یہ نفی شروع کی جائے گی اور دماغ تک پہنچائی جائے گی تو جو چیزیں بیچ میں واقع ہوں گی متاثر ہوں گی اور حجاب ان سے اٹھ جائے گا ۱۲ تشحیذ

Marfat.com

پاس کی انگلی سے رگ کیماس کو مضبوط پکڑے اور ہاتھوں کو زانوؤں پر رکھے پھر دم کو ناف سے کھینچ کر دل کی طرف لا کر ام الدماغ[1] میں ٹھیرائے اور بغیر زبان کو حرکت دئیے ہوئے غور و فکر کے ساتھ لفظ لَا کو ناف سے کھینچ کر روح کی طرف لا کر لفظ اِلٰہَ کو دماغ تک پہنچا کر باہر لائے اور دل پر اِلَّا اللّٰہُ کی ضرب لگائے اسی طرح ایک سانس میں پانچ یا سات مرتبہ کہے پھر آہستہ سے سانس باہر کرے اور ہر بار باہر کرتے وقت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (محمدؐ خدا کے رسول ہیں خدا ان پر صلوٰۃ وسلام بھیجے) کا تصور کرے اور آنکھیں کھول کر لَا مَحْبُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ (کوئی سوا خدا کے پیارا نہیں ہے) کا تصور کرے اور سانس لیتے وقت آنکھیں بند کر لے اور لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ (کوئی موجود حقیقی سوائے خدا کے نہیں ہے) کا تصور کرے اور آہستگی سے سانس روکے اور اسی طرح ہر دن دس سانسیں لے اور ہر روز ایک ایک بار زائد کرتا چلا جائے۔ یہاں تک کہ ایک سانس سے ایک سو اکیس مرتبہ ذکر کر سکے اس وقت دروازہ قلب کا کھل جائے گا۔ اور نور مشاہدہ سے قلب منور ہو جائے گا۔

## شغل سہ پایہ دورہ چشتیہ کا طریقہ

شغل سہ پایہ یہ ہے۔ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ (خدا دانا اور بینا اور سننے والا ہے) کا ذکر کرے اس ذکر کو اکثر حضرات مشائخ نے کیا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ چار زانو بیٹھ جائے اور سُلْطَانًا نَّصِیْرًا (مددگار اور محمود شہنشاہ) کا تصور کرے۔ اور سانس کو روک کر اور ناف سے لیکر ام الدماغ تک پہنچائے جب سانس ام الدماغ میں پہنچے تو اَللّٰہُ سَمِیْعٌ (اللہ سنتا ہے) کہے اور بی یسمع (میرے ہی ذریعہ۔ سنتا ہے) کا تصور کرے پھر ناف پر اَللّٰہُ عَلِیْمٌ (خدا دانا ہے) کہے اور بی ینطق (میرے ہی ذریعہ سے بولتا ہے) کا تصور کرے پھر سے شروع کرے اور ام الدماغ میں اَللّٰہُ عَلِیْمٌ اور ناف پر اَللّٰہُ سَمِیْعٌ عروج و نزول کے طریقہ پر کہے یہاں تک کہ ایک سانس میں ایک سو ایک بار شغل سہ پایہ کرنے لگے تو جمال الٰہی سے فیضیاب ہو جائے گا اور چونکہ اس شغل میں آٹھ چیزوں کا تصور شرط ہے اس واسطے اصحاب شطاریہ اس کو ہشت رکنی بھی کہتے ہیں۔

شعر

برزخ وذات وصفات[2] وشند و مدو تحت و فوق
می نماید طالبان و کل نفس ذوق و شوق

اس شغل میں جو احوال منکشف ہوتے ہیں ان کو بیان کرنا بے ادبی ہے لیکن اس میں تین احوال

---

[2] صفات سے مراد صفات اثبات ہیں جن کو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اور برزخ سے واسطہ مرشد اور ذات سے اسم ذات مراد ہے ۱۲ شہید

Marfat.com

ذاتی ہیں۔ اوّل قرب نوافل، دوسرے قرب فرائض، تیسرے نہ قرب نوافل اور نہ قرب فرائض بلکہ سالک کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا تعین عین ذاتِ باری کا تعین ہے۔

**فائدہ:۔** قرب کی دو قسمیں ہیں قرب نوافل اور قرب فرائض۔ قرب نوافل اس کو کہتے ہیں کہ سالک سے انسانی صفتیں زائل ہو جائیں اور خدائی اوصاف حاصل ہو جائیں جیسے قم باذن اللہ کہہ کر کسی مردے کو زندہ کر دینا اور پھر اس کو ہلاک کر ڈالنا اور بہت دور کی بات سن لینا یا دور کی چیز کا معائنہ کر لینا اور قرب فرائض اس کو کہتے ہیں کہ انسان تمام موجودہ چیزوں کے ادراک سے فنا ہو جائے اور اس کی نظر میں سوائے وجود الٰہی کے کچھ باقی نہ رہے اور فنا فی اللہ کا یہی مطلب ہے اور یہ قرب فرائض کا ثمرہ ہے۔

## شغل سلطاناً نصیراً کا طریقہ

خواجہ معین الدینؒ سے روایت ہے کہ اس شغل کے فوائد بہت ہیں خصوصاً خطرات کے انسداد میں عجیب و غریب تاثیر رکھتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ صبح شام کو رو بہ قبلہ دو زانو بیٹھے اور اطمینان خاطر سے دونوں آنکھیں یا ایک آنکھ بند کر کے دوسری آنکھ سے ناک کے نتھنے پر نظر ڈالے اور بغیر پلک جھپکائے جس طرح چراغ یا ستارہ کی روشنی کو دیکھتا ہے غیر معین نور کا تصور کرے اور استغراق اس پائے کا کہ وہ محو ہو جائے ابتدا میں تو آنکھوں میں ضرور تکلیف ہو گی اور پانی بہے گا۔ لیکن چند دن کے بعد جب عادت پڑ جائے گی تو یہ تکلیف جاتی رہے گی اور اس کو اپنی صورت جس طرح آئینہ میں نظر آتی ہے نظر آنے لگے گی اور نور الٰہی سے منور ہو جائے گی۔ اور لطف و مذاق اس کی حیثیت کے مطابق ہو جائے گا۔

## شغل سلطاناً محموداً کا طریقہ

جس طرح سلطاناً نصیراً کے ذکر میں نتھنوں پر نظر رکھتے ہیں اسی طرح اس شغل میں دونوں بھوؤں کے بیچ میں نظر رکھتے ہیں اس شغل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ذاکر کو اپنا سر نظر آنے لگتا ہے اور جب سر نظر آنے لگتا ہے تو عالم بالا کے حالات سے مطلع ہو جاتا ہے

## شغل سلطان الاذکار کا طریقہ

سالک کو چاہیئے کہ تنگ و تاریک حجرے میں جس میں شور و غل کی آواز نہ آتی ہو داخل ہو کر درود

Marfat.com

استغفار اور اعوذ و بسم اللہ پڑھ کے اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا[عہ] (الٰہی مجھ کو نور دے اور میرے واسطے نور کر دے اور میرا نور بڑھا دے اور خود مجھ کو نور کر دے) تین بار حضور قلب اور تصور سے کہے اس کے بعد لیٹ کر یا بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر اپنے بدن کو ہلکا کرے اور مردہ تصور کرے اور از سر تا پا متوجہ اور باہمت ہو جائے اور جب سانس لے تو اللہ کا اور جب سانس باہر نکالے تو لفظ ہو کر تصور کرے اور خیال کرے کہ سانس لیتے اور باہر کرتے وقت ہر ہر بال سے لفظ ہو نکل رہا ہے اور اس ذکر میں اس طرح منہمک ہونا چاہئے کہ اپنا خیال بھی جاتا رہے اور ہو الحی القیوم (خدا زندہ اور قائم ہے) کا ہر وقت تصور قائم کرے اس کا نتیجہ چند روز کے بعد یہ ہوگا کہ جسم کا ہر ہر رواں اور ہر ہر بال ذاکر ہو جائے گا اور انوارِ تجلّی سے منور ہو جائے گا۔

## ذکرِ سلطان الاذکار کا طریقہ

حواسِ خمسہ[سلہ] کو روئی یا انگلی سے بند کر کے دم کو ناف کے نیچے سے کھینچ کر ام الدماغ میں روکے اور وہاں سے دلِ مدوّر میں لیجا کر اسمِ ذات کے ذکر قلبی کے ساتھ قلب صنوبری سے آوازِ حدیث کے سننے کے ضمن میں اس نقطہ درخشندہ کے خیال میں جو دل مدور میں ام الدماغ میں واقع ہے بعضے اس کو لطیفۂ اخفیٰ کہتے ہیں شغل رکھے یہاں تک کہ یہ نقطہ اس قدر وسیع اور چوڑا ہو جائے کہ تمام جسم منور ہو جائے اور اس کے بعد عرش سے زمین تک مخفی نور ہی نور دکھائی دے اور اس نور میں حق اور ملائکہ کی صورتیں دکھائی دینے لگیں۔ جب سالک اس طریقہ کو حاصل کر لیتا ہے تو اپنی حقیقت کو وجود عالم میں متصرف خود دیکھنے لگتا ہے اس مقام میں سالک کو اپنی صفات کو صفات باری سمجھنا چاہئے وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ (خدا جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے)

## شغلِ سرمدی[سلہ] کا طریقہ

طریقہ بالا پر آنکھوں اور کانوں کو انگلیوں سے بند کرلے اور حواسِ خمسہ[سلہ] کو جمع کر کے خیال کرے کہ دماغ کے اوپر سے پانی گرنے کی آواز آرہی ہے اور اس کے سننے میں پوری ہمت سے مشغول ہو کسی نے کہا ہے۔

---

سلہ بلکہ بہتر بتا ہے کہ ذاکر کسی حوض میں غوطہ لگا کر اس عمل پر عامل ہو ۱۲ شہید

سلہ بعض لوگ اس ذکر کو بحد و سلطان الاذکار بھی کہتے ہیں ۱۲ شہید۔ سلہ حواس خمسہ دیکھنے سننے سونگھنے چکھنے اور چھونے کی قوت کو کہتے ہیں ۱۲

عہ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا۔

Marfat.com

شعر در راہ عشق وسوسہ اہرمن بسے است ٭ ہشدار و گوش دل بہ پیام سروش دار

اور کسی وقت اس سے غفلت نہ کرے چند دن میں اس آواز کو اس قدر قوت حاصل ہو جائے گی کہ بغیر کان بند کئے یہ آواز سنائی دے گی اور کوئی شور و شغل نہ مانع ہو سکے گا اور جب یہ ذکر تمام بدن میں سرایت کر جاتا ہے تو تمام جسم سے گنبد کی ایسی آواز آنے لگتی ہے اس آواز کو اصطلاح صوفیہ میں صوت حسن و ہمس کہتے ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں ہے وخشعت الاصوات (عہ) لا یۃ (خدا کے لئے آوازیں پست ہو گئیں تو تم سوائے پست آواز کے کچھ نہیں سنتے ہو) بعض لوگ کہتے ہیں یہی آواز تھی جو موسیٰ (علیٰ نبینا وعلیہ السلام) نے درخت سے اپنے تمام جسم میں سنی تھی اور یہ آواز ان پر وحی کے نزول کی دلیل تھی۔ اور اولیائے کرام بھی اس آواز سے الہام کا فخر حاصل کرتے ہیں اور عارفوں نے بھی کبھی آواز سے وصال حق حاصل کیا ہے۔ یہ آواز پابندی سے غالب ہو جاتی ہے اور کبھی گھنٹے کی ایسی آواز آنے لگتی ہے حضرت حافظ فرماتے ہیں بیت

کس ندانست (لہ) کہ منزل گہ آں یار کجاست

ایں قدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

اور کبھی دوسرے (۲) قسم کی آواز سنائی دیتی ہے یہ ذکر مکمل حاصل ہو جانے کے بعد سلطان ذکر ہو جاتا ہے۔ اور کڑک اور گرج کی آواز ظاہر ہوتی ہے اور تمام جسم کانپنے لگتا ہے اور بے خودی اور محویت کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کبھی چاند سورج اور بجلی کی روشنی کی طرح روشنی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن سالک کو ان انوار کی طرف متوجہ نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ نور ذات (۳) کی طرف خیال رکھنا چاہئے۔

## شغل لساط کا طریقہ

ام الدماغ میں آفتاب کی طرح ایک منور نقطہ ہے جس کو دل مدور اور حضرات صوفیہ اس کو اخفیٰ کہتے ہیں۔ مشہور ہے کہ یہ شغل حضرت معین الدین چشتیؒ کو آں حضرت صلعم سے بلاواسطہ پہنچا ہے اور اسی

لہ کسی کو نہیں معلوم کہ اس شوخ کے رہنے کی جگہ کہاں ہے بعض وقت حرف گھنٹے کی آواز آتی ہے ۱۲ شہید (۲) کبھی جھڑی کی اور کبھی طائر کی اور کبھی ڈھول کی طنبورے کی یا اور کبھی دیگچی کے ابلنے کی آواز اور اسی طرح کی مختلف آوازیں گوش زد ہوتی ہیں ۱۲ شہید (۳) اس مقام کو اصطلاح صوفیہ میں کشاکش کہتے ہیں جب سالک اس مقام سے ترقی کر جاتا ہے تو کشاکش دنیا سے گویا نجات پا جاتا ہے۔ شیخ عبد القدوسؒ تحریر کرتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادیؒ کو یہ تین سال میں حاصل ہوا تھا اور یہ چار برس سے کم میں حاصل نہیں ہو سکتا

عہ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا ھَمْسًا۔

تشغل کی برکت سے معین الدین چشتیؒ کو باطنی معراج حاصل ہوئی تھی اسی بنا پر کہا جاتا ہے العلم نقطۃ (علم ایک نقطہ ہے) اس تشغل کا طریقہ یہ ہے کہ آنکھیں بند کرکے اور زبان کو تالو سے لگا کر ام الدماغ میں روک کر گردہ ہو ہو کو سرمئی سرخی مائل آفتاب کی طرح خیال کرے کہ یہ تمام جسم کو پھیلا کر حاوی ہو گیا ہے۔ گویا اس کا جسم فنا ہو گیا ہے اور اس کی جگہ پر گردہ ہو کہ بے جہت اور بے کیف ذات کا عین ذات ہے) قائم ہو گیا اور اس مرتبہ فنا کا نام رویت تجلی ذات اور لاہوت محمدی ہے۔ اس شغل میں اگر زرد نور دکھائی دے تو نور نفس و ناسوت اگر سرخ دکھائی دے تو نور ملکوت اور اگر سبز نظر آوے تو نور جبروت اور اگر سیاہ نظر آئے تو نور لاہوت ہے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہ خدا کی عنایت ہے جس پر چاہتا ہے کرتا ہے۔

## تیسری فصل ان انوار و مراقبات کے بیان میں جو ذکر اور مراقبہ کی حالت میں ظاہر ہوتے ہیں

مراقبہ کا طریقہ۔ جب انوار جہریہ و سریہ سے سالک منور ہو جاتا ہے۔ اور اس کی رگ و پے میں ذکر سرایت کر جاتا ہے اور ایک محویت اور بے خودی پیدا ہو جاتی ہے تب اس کو مراقبات کی تعلیم دی جاتی ہے اور مراقبہ کی چند قسمیں ہیں جن سے طالب کو فائدہ ہو اور جو اسے منزل مقصود تک پہنچائے اس پر عمل کرے اس میں سے چند ہم بیان کرتے ہیں۔

## مراقبہ کا طریقہ

دو زانو جس طرح نماز میں نشست ہوتی ہے بیٹھ کر سر کو گھٹنے پر رکھ کر قلب کو غیر اللہ سے بالکل خالی کرکے خدا کی درگاہ میں حاضر کرے اور تعوذ یعنی (اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم) اور تسمیہ یعنی (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) کے بعد اللہ حاضری، اللہ ناظری، اللہ معی۔ کہہ کر مراقب ہو کر اس کے معنی کا تصور کرے اور خیال کرے کہ خدا حاضر و ناظر ہے اور ہمیشہ میرے ساتھ ہے اس خیال میں اس قدر منہمک ہو جائے کہ غیر خدا کا یہاں تک کہ اپنا بھی خیال دل سے نکل جائے اور اگر یہ خیال تھوڑی دیر میں زائل ہو جائے تو یقین کرنا چاہئے کہ مراقبہ نہیں ہے ابتدا میں مراقبہ میں زحمت ہوتی ہے لیکن عادت ہو جانے پر کوئی تکلیف نہیں ہوتی بلکہ اس سے رجوع مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن اس

۱؎ جو چیز مطلوب حقیقی تک پہنچانے والی ہو اس کے خیال رکھنے کو مراقبہ کہتے ہیں تو مراقبہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے مدنظر رکھنے کو کہتے ہیں اور مراقبہ خاص یہ ہے کہ خدا کی ذات میں اس قدر فکر کرے کہ اپنے سے بے فکر اور بے خبر ہو جائے ۱۲ شمیمہ

Marfat.com

مرتبہ تک رسائی تدریجاً ہوتی ہے اس وجہ سے ابتدا میں عاجز ہو کر چھوڑ نہ دینا چاہیے۔

شعر ہمہ کارے[1] کہ ہمت بستہ گردد ؛ اگر خارے بود گلدستہ گردد

## دوسرا مراقبہ

جو امراض قلبی کی وجہ سے دل غیر خدا کی طرف متوجہ رہتا ہے ان کے اسباب تین ہیں ایک حدیث نفس یعنی بقصد اپنے دل سے جلوت اور خلوت میں باتیں کرنا۔ دوسرے خطرہ جو بلا قصد دل میں پیدا ہو جاتا ہے، تیسرے نظر بغیر یعنی کثیر التعداد چیزوں کی واقفیت ان امراض کا اصلی علاج شغل باطنی ہے۔ لیکن اس کی چند صورتیں ہیں حدیث نفس کی صورت میں اسم ذات اور خطرہ میں اسمائے صفات اجہات کا دل میں تصور کرے اور دل کی توجہ مرشد کی طرف رکھے۔

## مراقبۂ رویت

خدا کی رویت کا تصور کرے اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی (کیا نہیں جانتا ہے کہ خدا دیکھتا ہے) پر غور کرے اور اس پر یہاں تک مواظبت کرے کہ اس صورت کے دیکھنے کا ملکہ پیدا ہو جائے۔

مراقبہ معیت وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ۔ (جہاں کہیں تم ہو خدا تمہارے ساتھ ہے) معنی کے ساتھ تصور کرے اور یقین کرے کہ خلوت و جلوت بیماری صحت غرض ہر حالت میں خدا میرے ساتھ ہے اور اسی خیال میں مستغرق ہو جائے

## مراقبہ اقربیت

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد (ہم انسان کے رگ گلو سے بھی نزدیک تر قریب ہیں) پر تصور معنی کے ساتھ غور کرے اور اس خیال میں محو ہو جائے کہ خدا مجھ سے قریب ہے۔

مراقبہ وحدت ہمہ اوست اور ھوالاول ھوالاخر (اس کا وجود ہر جگہ جلوہ فرما ہے اور ابتدا اور انتہا میں وہی ہے) زبان سے کہے اور تصور کرے کہ اس کے سوا کوئی نہیں ہے اور اسی خیال میں مستغرق ہو جائے۔

مراقبہ فنا کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ الآیۃ[2]۔ (دنیا کی تمام چیزیں فانی ہیں اور بزرگ خدا باقی رہے گا۔) کے معنی کے تصور

[1] جو کام ہمت کے ساتھ کیا جائے اس میں اگر کانٹے ہوں گے تو گلدستے ہو جائیں گے ۱۲ شہید

[2] کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط

Marfat.com

کے ساتھ خیال کرے کہ تمام چیزیں فنا ہو جائیں گی اور ذات باری جو بے عیب ہے ہمیشہ رہیں گی اور چشم دل سے دیکھے اور اس خیال میں محو ہو جائے تاکہ اس کے معنی اور بھی منکشف ہو جائیں اور اس کے وجود کو فنا اور علم و عقل کو اضمحلال حاصل ہو۔

## دیگر مراقبات بہت ہیں

جیسے اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ۔ (جدھر منہ پھیرو ادھر ہی خدا ہے) اور کَانَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا (خدا تمہاری حالتوں کا معائنہ فرماتا ہے) اور وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ (خدا ہر چیز کو احاطہ کیے ہوئے ہے) اور فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (خدا تم میں ہے کیا تم نہیں دیکھتے ہو۔

## دوسرا مراقبہ

بعض لوگ آنکھ کھول کر آسمان کی طرف یا اپنے سامنے دیکھتے ہیں اور پلک نہ بند ہونے کی کوشش کرتے ہیں اس شغل میں انوار الٰہیہ متجلی ہوتے ہیں اور ایک پلک سے آگ نکل کر تمام جسم کو گھیر لیتی ہے اور عشق خدا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہ مراقبہ ہُوا[1] کہلاتا ہے۔ بعض حضرات نظر ہوا پر کر کے مدتوں عالم تحیر میں رہتے ہیں

**مراقبہ**۔ تنگ و تاریک حجرے میں بیٹھ کر آنکھ کھول کر ہوا میں ایک جگہ دیکھے اس سے انوار الٰہی ظاہر ہوں گے اور وصال حق نصیب ہوگا۔

**مراقبہ**۔ بعض لوگ خاموش رہتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ میں موجود نہیں ہوں بلکہ اسی کا وجود ہے اگر پوری توجہ سے اس پر غور کرے گا تو جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ[2] کے مطابق خودی کا خیال دل سے نکل جائے گا۔ اور یہ راستہ بہت قریب کا ہے۔

**مراقبہ**۔ بعض لوگ ذات باری کو صاف اور روشن پانی کا دریا تصور کرتے ہیں اور اپنے کو اس دریا کا قطرہ خیال کرتے ہیں اور اس میں مستغرق ہو جاتے ہیں

**مراقبہ**۔ بعض اس نور مطلق کو نور غیر متناہی کا دریا فرض کرتے ہیں اور اپنے کو اس دریا کا ایک قطرہ مستہلک خیال کرتے ہیں۔

---

[1] ہُوا میں سر عظیم یہ ہے کہ مستقیم اور مستدیم ہے اور قول اللہ کا فی خلق الرحمٰن من تفاوت اسی کلام کا ہمسر ہے اور ہُوا عالم خدا اور عالم صفات ہے کون و مکان و کوان یعنی ہژدہ ہزار عالم اسی ہُوا میں ہیں اور ہوا سے گذر کر سبحان و لامکان ہے جس کا۔ الرحمٰن علی العرش استوٰی اور تو ہُوا کہتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ ہُوا کیا چیز ہے ۱۲ ارشاد الطالبین [2] حق آگیا اور باطل فنا ہو گیا ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید۔

**مراقبہ** بعض اس کو ظلمت محض اور اپنے کو تاریکی میں زائل ہو جانے والا سایہ تصور کرتے ہیں غرض یہ مثالیں اس وجہ سے فرض کی جاتی ہیں تاکہ مادی اور کوتاہ عقلیں اس کو تصور کر سکیں ورنہ ذات مطلق جو بے کیف و بے چوں اور تمام دنیاوی لوازم سے خالی ہے اور اس سے کوئی نسبت بھی نہیں رکھتی ہے۔ ان تمثیلات سے پاک اور بری ہے تعالیٰ[1] اللہ عن ذالک علواً کبیراً اور ان تمام حیلوں اور طریقوں سے غرض اپنے موہوم ہستی کو فنا کرنا ہے کیونکہ یہ وجود عین حقیقت کے مشاہدہ سے سالک کو روکتا ہے جس قدر سالک استغراق اور محویت کی زیادتی کی وجہ سے اپنی ذات سے فنا ہو جاتا ہے اسی قدر وصال حق نصیب ہوتا ہے۔ غرض سالک کو اپنے افعال و صفات اور وجود کو جناب باری کے صفات افعال اور وجود سمجھنا چاہئے اور اسی میں مستغرق رہے تاکہ اس کی حقیقت اس پر منکشف ہو جائے اور منزل مقصود تک پہونچ جائے۔

**فائدہ**۔ جب مذکورہ بالا اذکار جہریہ اور سریہ سے مرید ترقی کر جاتا ہے اور درجہ کمال کو پہونچ جاتا ہے تو اس پر معنوی و حقیقی (جس کو ذکر روحی اور سری اور ذکر مشاہدہ و معائنہ کہتے ہیں) منکشف ہو جائے تو وہ اس مقام میں غلبۂ نور اور خدا کی عظمت سے بیہوش[2] ہو جائے[3] گا۔ ہوش میں آنے پر سالک کو اپنے کو عاجز اور کم حیثیت سمجھنا چاہئے اور ترقی کا آرزومند ہونا چاہئے اس کے بعد نور جمالی ظہور فرمائے گا اس نور کا غلبہ اس کے حواس خمسہ کو بیکار اور مضمحل کر دے گا۔ اور باطنی آنکھ کے غلبہ کی وجہ سے اس نور کو ظاہری آنکھ سے دیکھے گا۔ اگر یہ اس کے دل میں ٹھہر جائے گا۔ اور قرار پکڑ لے گا۔ تو اس کا ارادہ اور کام خدا کا ارادہ اور کام ہو جائے گا۔[4] وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ[5] دیکھنا سننا غرض اس کے تمام افعال خدا ہی سے ہوں گے اور تمام چیزوں میں خدا کے وجود کو پائے گا۔

---

[1] خدا ان تمام چیزوں سے بالاتر اور پاک ہے ۱۲ شہید [2] بے ہوشی کی دو حیثیتیں ہیں ایک تو بے حس و ادراک ہو جانا اور دوسرے نیند یا نشہ کی کیفیت کا پیدا ہو جانا ۱۲ شہید [3] جب حضرت موسیٰ کے ایسے جلیل القدر رسول ایک ارنی انجلی میں بے ہوش ہو کر پہاڑ پر گر پڑے تو یہ بیچارہ کس طرح متحمل ہو سکتا ہے اس کا تو بے ہوش ہو جاتا اور ہوش و حواس کا زائل ہو جانا یقینی ہے مولانا محمد صبغت اللہ صاحب شہید لکھنوی فرنگی محلی ۱۲ [4] تمام موجودات کو خدا گھیرے ہوئے ہے یعنی دنیا اسی کے قبضہ اقتدار میں ہے اور اس کے علم سے کوئی شے باہر نہیں ہے اور تم جہاں کہیں اور جس حالت میں ہو خدا تمہارے ساتھ ہے ۱۲ شہید

[5] اس مقصد کو شیخ المتصوفین حضرت سعدی علیہ الرحمۃ نے اپنے شعر میں یوں ادا کیا ہے۔
برگِ درختانِ سبز در نظر ہوشیار :×: ہر ورقے دفتر است معرفت کردگار۔ یعنی سبز درختوں کے چھوٹے چھوٹے پتے عقلمند اور سالک کی نظر میں خدا کی جاننے کے ایک ایک دفتر ہیں وہ انہیں پتوں میں خدا کو دیکھتا ہے یہی ہمہ اوست کے معنی ہیں ۱۲ شہید

Marfat.com

اور اس کی توجہ خدا ہی کی طرف ہو گی یہ مرتبہ قرب نوافل و مقام مشاہدہ کا ہے اور اس کی کوئی حد نہیں ہے اس میں سالک بنی ہوئی چیزوں سے بنانے والے یعنی خدا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے جب سالک اس مرتبہ پر پہونچ جاتا ہے۔ اور اس میں کمال حاصل کر لیتا ہے اس کو مجذوب کہنے لگتے ہیں۔ اور بی یسمع و بی یبصر و بی ینطق و بی یبطش و بی یمشی و بی یعقل ما رأیت شیئا الا و رأیت اللہ فیہ

شعر۔ علم حق در علم صوفی گم شود ؛ این سخن کے باور مردم شود

اس مرتبہ میں انوار تجلی کبھی اجسام کی طرح سالک پر ظاہر ہوتے ہیں تو اس کو چاہئے کہ ان انوار کو انوار الٰہی خیال کرے اگر اس حالت پر سالک ٹھہر جاتا ہے تو وہ اس سے بلند مرتبے میں پہونچ جاتا ہے اور تجلی ذاتی اس کے قلب کو حاصل ہوتی ہے اس تجلی میں اس نور کو بے نظیر و بے مثال دیکھے گا اور خدا کے وجود کو جانے گا۔ اور جناب باری کو بے حجاب دیکھے گا۔ اور اس سے یا اور دوسروں سے جو افعال و اوصاف صادر ہوں گے ان کو جناب باری کے اوصاف و افعال خیال کرے گا۔ جو عالم سے ظاہر ہوتے ہیں یہ مقام قرب فرائض کا ہے اس مرتبہ میں کمال حاصل کر لینے کے بعد سالک مجذوب سالک کہلاتا ہے یعنی صفات باری اور اس کی ہستی کو دنیا کی ہر چیز میں مشاہدہ کرتا ہے ما رأیت شیئا الا و رأیت اللہ فیہ اس مشاہدہ کی کوئی حد نہیں ہے اگر اس مرتبہ سے مزید ترقی حاصل ہو اور تجلی ذات یا تجلی صفات خدا کے فضل سے اس پر ہوں تو اس کو ان تجلیات میں مستغرق ہو جانا چاہئے اس تیسری مرتبہ میں سالک ہمہ تن صانع ہو جائے گا اور کوئی صنعت نہ رہے گی اور الا انہ بکل شیئ محیط کا اس سے ظہور ہو گا اور من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کا اسرار اس پر منکشف ہو جائے گا۔ اور خدا کی ہستی کے سوا اس میں کچھ نہ رہے گا۔ اور فنا ہو جائے گا اور کل شیئ ھالک الا وجہہ کا اس پر ظہور ہو گا۔ اور حق محض باقی رہ جائے گا۔ اگر اس جگہ الآن کما کان کا تصور کرے گا نور روح کو جو خدا کا نور ذاتی ہے۔ بے نقاب دیکھے گا اور رأیت ربی بربی ؛

ے حاشیہ صفحہ گزشتہ پر دیکھئے۔ لے یعنی میرے ہی ذریعہ سے سنتا ہے دیکھتا ہے بولتا ہے پکڑتا ہے چلتا ہے اور ادراک کرتا ہے میں کوئی چیز نہیں دیکھتا جس میں خدا کا جلوہ دکھائی نہ دے ۱۲ شہید ہے خدا کا علم اس کے علم میں غائب ہو جاتا ہے یعنی دونوں علم مخلوط ہو جاتے ہیں لیکن اس کہنے کو ہر شخص یقین نہیں کر سکتا ۱۲ شہید سے میں نے کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی جس میں خدا کا جلوہ نہ دکھائی دے ۱۲ شہید ہے آگاہ ہو جاؤ کہ خدا تمام چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے سب چیزیں اس کے قبضہ اقتدار میں ہیں ۱۲ شہید ہے جس نے اپنے کو پہچان لیا اس نے اپنے پروردگار کو جان لیا خود انسان خدا کی صنعت اور خدا کی قدرت کا ایک کامل نمونہ ہے اس وجہ سے اگر اپنی حالت پر غور کرے گا تو اس پر قدرت ربانی باقی صفحہ ۴۶

اس پر شاہد ہے سالکِ خدا کو اس کے نور ذات کے ذریعہ سے دیکھتا ہے اور اپنے کو درمیان میں نہیں پاتا اور اسی کو فنا کہتے ہیں۔

## فنا کے مراتب کا بیان

فنا کے چند درجے ہیں اور ہر ایک درجہ کی ایک معیّن حد ہے (جس طرح ذکر جسم، ذکر نفس ذکر دل ذکر روح، ذکر سر، ذکر کے پانچ درجے ہیں جن کی تفصیل اوپر گذر چکی ہے)۔ اسی طرح پر فنا کے بھی پانچ درجے ہیں۔ اول مرتبہ غلبۂ ذکر ربانی (جس کو ذکر جسمی کہتے ہیں اس کے غلبہ کی وجہ سے بُرے اخلاق (جو نفس امارہ کی صفتیں ہیں) صفات حمیدہ (جن کا شرع نے حکم دیا ہے) میں فنا ہو جاتے ہیں دوسرے یہ کہ ذکر فکر ہی کے غلبہ سے (جس کو ذکر نفسی کہتے ہیں) نفسانی خواہشیں[۱] اور جو نفس لوّامہ کی صفتیں ہیں۔ وہ امکانی خواہش میں فنا ہو جاتی ہیں تاکہ وہ احکام شرع کی مضبوطی سے پابندی کر سکے اور مکاشفہ اور الہام کا طریقہ (جو نفس ملہم کا مقام ہے منکشف ہو جاوے، تیسرے ذکر قلبی کے غلبہ کی وجہ سے موجودات کے اوصاف وافعال موجود مطلق (یعنی اللہ) کے اوصاف وافعال میں فنا ہوں تاکہ ہر شئے میں افعال حق کا جلوہ نظر آئے اور اطمینان قلبی (کہ نفس مطمئنہ کا مقام ہے) حاصل ہو جاوے، چوتھے ذکر روح کے غلبہ میں (جس کو مشاہدہ کہتے ہیں) کثرت خدا کی یکتائی میں فنا ہو جائے۔ یہاں تک کہ سالک کے مشاہدے میں ذات مطلق کے مشاہدہ کے سوا کچھ نہ ہو یہ مرتبہ مشاہدہ کا ہے۔ پانچویں ذکر سری کی زیادتی میں جو لذت اذکار اور معائنہ اور خلق سے نفرت کرنے کو کہتے ہیں۔ خود سالک ذات مطلق میں فنا ہو جائے یہ معائنہ ہے اور رضائے سالک یہی ہے کہ اپنے وجود کو کسی سبب سے اپنے میں نہ پائے پھر کیونکہ اگر پائے گا تو فنا فنائیت بھی فنا ہو جائے گی اور فناء الفناء کا مصداق بنے گا اس مقام میں علم سالک اور اس کی ذات وغیرہ کچھ باقی نہیں رہتی لِی مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ وقت کی طرف اشارہ ہے۔

(بقیہ ۳۴) کے اسرار منکشف ہو جائیں گے اور وہ اپنے صانع کو دریافت کر لے گا ۱۲ شہید ۵؎ تمام موجودہ چیزیں مٹ جائیں گی لیکن خدا موجود بھی فنا نہ ہوگا ۱۲ شہید ۶؎ اس وقت بھی ویسا ہی ہے جب پہلے تھا اور پہلی حالت میں کوئی تغیر نہیں ہوا ۱۲ شہید ۷؎ میں نے اپنے پروردگار کو اپنے پروردگار سے دیکھا ۱۲ شہید

[۱] یعنی نفس جس کے اثر سے انسان بُرے کاموں میں مشغول ہو جاتے اور اپنے پروردگار کو بھول جاتا ہے تو مر جاتا ہے اور انسان کوئی ایسی خواہش نہیں کرتا جو ناجائز اور مذموم ہو بلکہ اس کی خواہشیں وہی ہوتی ہیں جو خدا کی خواہشیں ہیں ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید

Marfat.com

اور مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ[1] کا ظہور ہوتا ہے۔

**شعر** تو دریں گم شو کہ توحید ایں بود[2] گم شدن گم کن کہ تفرید ایں بود

سالک اس مرتبہ میں سیر الی اللہ جو اس کا مقصد ہے اور سیر فی اللہ جس کا اس کو تصور ہے تمام کرکے مقصد اصلی حاصل کرکے تمام موجودات کی علت اپنے ظہور کو جانتا ہے یعنی وجود سالک بالکل فنا ہو جاتا ہے حضرت بایزید بسطامیؒ اسی مقام پر فرماتے ہیں کہ میں جبتک غائب تھا اسے ڈھونڈتا تھا اور اپنے کو پاتا تھا اس وقت تیس سال سے جب اپنی تلاش کرتا ہوں تو خدا کو پاتا ہوں اس مرتبے کی تجلی اگر سالک پر ایک بار بھی پڑجائے تو ولی کامل ہو جائے مگر یہ مرتبہ بہت کم ظاہر ہوتا ہے بعض حضرات کے نزدیک ایک ہفتہ میں یا دو لمحہ یا ایک دن میں ایک دو لمحہ ظاہر ہوتا ہے تین دن یا کم زیادہ اور یہ عارف کی حالت پر مبنی ہے جیسی حالت ہوگی ویسی ہی فنائیت ہوگی ہر شخص اس کو نہیں سمجھ سکتا ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ جب سالک کو خدا اس مرتبہ فنا سے بقا دینا چاہتا ہے تو اپنے نور سے باقی رکھتا اس مرتبہ کو جمع الجمع کہتے ہیں اور یہ مقام بڑی حیرت کا ہے اور اسے آخری مقام کہتے ہیں۔

**فائدہ**۔ بقا باللہ رجوع الی البدایت کا نام ہے یعنی بدایت میں مبتدی کی نظر مظاہر پر سطحی پڑتی ہے اور یہ مقام باعث بہت بڑی غلطی کا ہوتا ہے اور اپنی بیخودی اور تعینات کے فنا ہو جانے کے بعد پھر تعینات کی طرف رجوع کرتا ہے اس وقت سب سے پہلے ذات مطلق پر نظر پڑتی ہے اس کے بعد ذات مطلق کے نور سے تعینات مظاہر کو دیکھتا ہے اگرچہ تعین کے اعتبار سے دونوں مرتبے ایک ہی ہیں لیکن فرق ظاہر ہے تو عارف ہر حالت اور ہر وقت میں خدا کے وجود کا تصور کرتا ہے اور کوئی چیز اس کو خدا کے دیکھنے سے اور خدا کا دیکھنا اور دوسری چیزوں میں دیکھنے سے نہیں روکتا ہے کیونکہ عارف حقیقت انسانی تک جو کہ الوہیت ہے" پہونچ گیا جس طرح الوہیت کے واسطے وجوب و امکان برابر ہیں اسی طرح عارف کے لئے حق خلقت حق سے کوئی حاجب نہیں۔ وَمَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ اور اس کو خلق معدوم محض اور خدا موجود مطلق معلوم ہوتا ہے اور خدا کے علم کے ذریعہ سے اپنے کو مطلق قید میں آیا ہوا تصور کرتا ہے اور قیود کی وجہ سے اپنے کو بندہ سمجھتا ہے۔ اور کہہ اٹھتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اس مرتبہ میں خدا کا خلیفہ

---

[1] جس نے مجھ کو دیکھا اس نے یقیناً خدا کو دیکھ لیا ہے ۱۲ شہید

[2] تم اپنے وجود کو خدا کے وجود میں فنا کردو کیونکہ توحید کے معنی یہی ہیں پھر فنا کو فنا کردو کیونکہ تفرید یہی ہے ۱۲ شہید

Marfat.com

ہو کر لوگوں کو اس تک پہونچاتا ہے اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے اس مقام کو برزخ البرازخ کہتے ہیں اور اس میں وجوب و امکان مساوی ہیں کسی کو کسی پر غلبہ نہیں مرج[1] البحرین یلتقیان بینهما برزخ لایبغیان[2] اس مرتبہ پر پہونچ کر عارف عالم پر متصرف ہو جاتا ہے۔ اور سخر[2] لکم ما فی السموٰات وما فی الارض کا انکشاف ہوتا ہے اور وہ ذی اختیار ہو جاتا ہے اور خدا کی جس تجلی کو چاہتا ہے اپنے اوپر کرتا ہے اور جس صفت کے ساتھ چاہتا ہے متصف ہو کر اس کا اثر ظاہر کر سکتا ہے چونکہ اس میں خدا کے اوصاف پائے جاتے ہیں اور خدا کے اخلاق سے وہ مزین ہے اور اس نے جمال اسبغ[3] علیکم نعمه ظاهرة وباطنة کو دیکھا ہے اور نور علی نور ہو گیا اس وجہ سے حال اس کے تابع ہو گیا ہے۔

## قطعہ

ہیچ[4] کس ایں درد را درماں نیافت　　　ہیچ کس ایں راہ را پایاں نیافت

اے برادر بے نہایت درگہے ست　　　ہرچہ بروی می رسی بروی ماست

**فائدہ**۔ سالک کو ذکر زبانی و دلی میں تنہائی اور مجمع میں باآواز اور بلا آواز رات دن مشغول رہنا چاہیے تاکہ اپنے کو اور اپنے ذکر کو بالکل بھول جائے اور محو کر دے انشاء اللہ ذاکر کے دل پر لاتعداد انوار و اسرار الٰہی جلوہ فرما ہوں گے اور ان انوار کی روشنی میں جمال کا لطف اور تجلی حق حاصل ہو گی اور اپنے مقصد میں کامیابی ہو گی۔

**فائدہ**۔ مگر اس جگہ ہوشیار رہنا چاہیے اور مراقبہ کرنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس نور کی طرف متوجہ ہو جائے جو مطلوب نہیں ہے اور لطف اٹھا کر خسارہ اٹھائے اور رشک معشوقیت سے جل جائے اگرچہ خدا کے انوار صرف جلالی نہیں ہیں جمالی بھی ہیں مگر حفظ مراتب ضروری ہے اور اچھے برے میں امتیاز کرنا چاہیے ورنہ کفر اور زندیقیت کا ڈر ہے لہذا اچھے برے انوار کے علامات اور آثار جاننا چاہئیں۔

## اچھے اور برے انوار آثار کی کیفیت

جب سالک کا دل خدا کا ذکر کرنے لگتا ہے اور ذکر تمام اعضاء میں سرایت کر جاتا ہے

[1] جو دو دریا ایک دوسرے سے ملتے ہیں انکو ملا دیا ان کے بیچ میں ایک پردہ یعنی حد ہے جس سے تجاوز نہیں کر سکتے ہیں ۱۲ شہید [2] جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے اس کو تمہارے قبضہ اور تمہارے اختیار میں کر دیا ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید [3] خدا نے اپنی ظاہری اور پوشیدہ نعمتیں تم کو عنایت فرمائیں ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید [4] اس مرض کی کوئی دوا نہیں ہے اس راستہ کی کوئی انتہا نہیں ہے اس درگاہ کی کوئی نہایت نہیں جس پر تم پہنچو اس پر رک نہ جاؤ یعنی خدا کے عشق کا کوئی علاج سوائے (باقی صفحہ ۳۷ پر)

Marfat.com

اور غیر خدا سے دل بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے اور روحانیت سے تعلق خاص پیدا ہو جاتا ہے تو انوار الٰہی ظاہر ہونے لگتے ہیں کبھی وہ انوار خود اپنے میں دکھائی دیتے ہیں اور کبھی اپنے باہر تو اچھے انوار وہی ہیں جن کو وہ دل۔ سینہ یا سر یا دونوں طرف اور کبھی تمام بدن میں پائے اور جو انوار کبھی داہنے بائیں کبھی سامنے سر کے پاس ظاہر ہوتے ہیں وہ بھی اچھے ہیں مگر ان کی طرف توجہ نہ کرنا چاہئے کسی رنگ کا نور اگر داہنے شانے کے برابر ظاہر ہو تو وہ فرشتوں کا نور ہے اور اگر سفید رنگ کا ظاہر ہو تو کراماً[1] کاتبین کا ہے اور اگر سبز پوش خوبصورت آدمی یا کوئی اور اچھی صورت ظاہر ہو، تو وہ فرشتہ ہے جو ذاکر کی حفاظت کے لئے آیا ہے اور اگر داہنے شانے سے کچھ ہٹا ہوا یا آنکھ کے برابر ہے تو وہ مرشد کا نور ہے جو راستہ کا رفیق ہے اور اگر سامنے ہے تو وہ نور محمدی ہے جو سیدھے راستے کی تعلیم فرماتا ہے۔

اور اگر بائیں شانے کے متصل ظاہر ہو تو وہ فرشتوں کا نب سینہ کا ہے اور اگر بائیں شانے سے دور ظاہر ہو خواہ کسی رنگ کا ہو شیطان کا نور ہے اور بعض کہتے ہیں کہ دنیا کا نور ہے اسی طرح جو صورت یا آواز پیچھے سے یا بائیں طرف سے ہو وہ شیطان کا دھوکہ ہے لاحول سے دفع کرے اور اعوذ باللہ الخ پڑھے اور توجہ نہ کرے اور اگر نور اوپر سے یا پیچھے سے آئے تو وہ ان فرشتوں کا ہے جو حفاظت کے واسطے مقرر ہیں اور اگر بلا کسی جہت کے ظاہر ہو اور دل میں خوف پیدا کرے۔ اور اس کے دفع ہو جانے کے بعد باطنی حضور نہ رہے تو وہ نور شیطان کا ہے۔ لاحول پڑھنا چاہئے اور اگر اسی طرح بلا جہت ظاہر ہو اور اس کے زوال کے بعد حضور باطنی کی لذت نہ جائے۔ اور اشتیاق و طلب اسی طرح غالب رہے تو وہی نور مطلوب ہے رَزَقَنَا اللّٰہُ وَ اِیَّاکُمْ۔ اور اگر دھوئیں یا آگ کے رنگ کا نور سینہ یا ناف کے اوپر سے ظاہر ہو تو خناس کا نور ہے۔ اعوذ باللہ الخ پڑھنا چاہئے اور اگر سینے کے اندر یا دل پر ظاہر ہو تو وہ صفائے دل کا ہے اور اگر سرخ یا سفید زردی مائل نور دل سے ظاہر ہو تو دل کا ہے اور اگر خالص سفید ہے تو روح کا ہے جس نے طالب کے دل میں تجلّی کر کے اپنی ہستی کو ظاہر کیا ہے اور اگر سر کی جانب سے ہے تو وہ نور بھی

(بقیہ صفحہ ۳۷) وصل کے نہیں ہے اور سالک جس انتہائی مرتبہ پر پہونچ جائے اور خیال کرلے کہ یہیں وصال حق نصیب ہوگا وہ دراصل انتہائی مرتبہ نہیں بلکہ خدا اس سے بھی بالا تر ہے ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید فرنگی محلی ؒ

[1] کراماً کاتبین لسان شرع میں دو فرشتے ہیں جو انسان کی اچھائیوں اور برائیوں کے لکھنے کے واسطے انسان کے دونوں شانوں پر متعین فرمائے گئے ہیں ۱۲ شہید

Marfat.com

روح کا ہے اور آفتاب کے رنگ کا نور بھی روح کا ہے اور بعض اس کو نور ذات ٹھہراتے ہیں تو اگر یہ اوپر سے ہے تو ذات کا ہے اور اگر سامنے ہے تو روح کا ہے اور اگر چاند ایسا ہو تو دل کا ہے اور بعضوں کے نزدیک سامنے کا نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور جو سلطانا نصیرا و سلطانا محمودا کی طرف سے ظاہر ہو وہ بھی نور ذات ہے مگر سالک کو چاہیے کہ انوار میں سوائے مطلوب کے کسی طرف نہ متوجہ ہو اور سرور اور لطف نہ حاصل کرے بلکہ صرف نور الٰہی میں ترقی کرے کیونکہ خدا کی تجلیوں کی کوئی انتہا ہی نہیں ہے۔ اور اگر کاجل کی سیاہی کی ایسی تاریکی اور اس کے گرداگرد باریک اور مکدّر نورانی خطوط ہوں تو وہ نور نفی کا ہے اگر اس طرف توجہ کریگا تو نفی حاصل ہوگی اور ماسوائے اللہ سے قلب کا صاف ہو جانا اور ہر آثاری افعالی و صفاتی تجلی (جس کا رنگ سفید اور سبز اور سرخ ہے) میں محویت اور فنا کا حاصل ہونا مقصد اصلی ہے جس ہوش میں آئے گا تو درد اور شوق اور بیقراری عشق ترقی کرے گی اور ہر تجلی سے ترقی کر کے دوسری تجلّی سے لطف حاصل کرے گا۔ اس کی کیفیت کا بیان غیر ممکن ہے اور عروجی سیر کے پورا ہونے کے بعد تجلّی ذات کا جلوہ دکھاتی ہے اور تجلّی ذاتی کا آنکھ کی سیاہی کے مانند رنگ ہے اور اس میں عارف کی فناء الفنا ہے۔ معلوم کرنا چاہیئے کہاں تجلیات کی ابتدا میں (عالم ناسوتی کے انوار و اوصاف کے مناسب) سالک کے قلب پر انوار مختلف حیثیتوں سے ظاہر ہوتے ہیں اور سالک ان انوار کی طرح مجسم نور بن کر عالم انوار کی سیر کرتا ہے تو سالک کو ان سے لذت نہ حاصل کرنا چاہیئے اور نہ ان میں مشغول ہو اور اس کو خدا کی قدرت سمجھ کر صانع کی طرف متوجہ ہو پھر انشاء اللہ مرشد کی مدد سے سالک آسمان پر پہنچے گا۔ اور آسمان کی عجیب و غریب چیزوں کا معائنہ کرے گا اور انبیاء اولیاء اور فرشتوں کی روحوں سے نیاز حاصل کرے گا۔ اور فرشتوں کو مختلف صورتوں میں دیکھے گا اور انھیں کی طرح ان کے ساتھ آسمانوں پر صعود کر کے عجیب عجیب چیزوں کا نظارہ کرے گا۔ تو مرید کو ان سے لطف نہ اٹھانا چاہیئے اور درد عشق اور شوق کے ساتھ ترقی کرے پھر ارشاد الٰہی اور مرشد کی توجہ سے عرش و کرسی پر پہنچے گا۔ اور کرسی کو نور عرش سے منوّر اور آفتاب کی مانند روشن پائے گا سالک کو اس[1] سے لذت نہ اٹھانا چاہیئے اور سب کو نفی کے تحت میں رکھنا چاہیئے اس مرتبہ میں مرید عنصریت سے

---

[1] انسان کے متعلق تسلیم کر لیا گیا ہے کہ وہ چار عنصر آگ، ہوا، پانی، مٹی سے بنایا گیا ہے اور اسی سبب سے عنصری مادی کہلاتا ہے تو مصنف رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اس مرتبہ کے حاصل کر لینے پر وہ عنصری نہ رہے گا۔ بلکہ اطلاق اور تجرد مادہ کی حالت پیدا کرے گا۔ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ ۱۲ شہید

Marfat.com

ترقی کر کے اطلاق کی حالت پیدا کر لے گا مگر اس حالت پر بھی اس کو مطمئن نہ ہونا چاہئے اور خدا کے مختلف اوصاف کا نظارہ کر کے اس کے دل میں عشق الٰہی کی آگ اور تیز ہو جائے گی اور اس کے ہوش و عقل کو بالکل جلا دے گی ہوش میں آنے پر شوق و محبت کی وجہ سے بیباکی سے گفتگو کرے گا لیکن اس کو خود اس کا احساس نہ ہوگا، نیز اسمالت کی وجہ سے وہ تمام چیزوں سے سوائے خدا کے قطع تعلق کر دے گا از روئے وصل اور درد عشق اور زائد ہو جائے گا۔ اگر خدا نے فضل کیا تو وہ ان تجلیات کیفی سے ترقی کر جائے گا اور اس پر تجلّی حقیقی بے کیفی ہوگی اور ان میں محو ہو جائے گا۔ اور ان تمام چیزوں سے بیخبر ہو جائے گا۔ اور سوائے خدا کے کسی کو بھی نہ دیکھے گا اور وجود خدا کا اس کو یقینی ثبوت پہنچ جائے گا۔ پھر ہوش میں آنے پر اپنی فنا کی وجہ سے وصال حق کے اشتیاق کی ایک خاص کیفیت محسوس کرے گا اور خدا کو اپنے وجود میں پا کر منصور[1] کے ایسے کلمے کہنے لگے گا اور خود نہ جانے گا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ یہ تو تجلیات افعالی اور صفاتی تھے مگر اس کے بعد خدا کے فضل اور مرشد کی توجہ سے عشق بیقراری کے باوجود مطلوب حقیقی کی تجلّی ذاتی اس پر ہوگی اس مرتبہ میں وہ اپنے وجود سے اس قدر بے خبر ہو جائے گا۔ کہ اپنے فنا کا احساس بھی نہ کرے گا اور فناء الفنا حاصل ہوگی۔ اس کے بعد اس کو فنائے حقیقی حاصل ہوگی اور حفظِ مراتب کا پاس کریگا اور خدا کی خلافت پائے گا۔

## دوسرا باب حضرات قادریہ جیلانیہ کے اذکار واشغال کے بیان میں

اس خاندان میں کلمہ طیب معمولی آواز سے اس طرح تعلیم فرمایا جاتا ہے کہ لا اِلٰہ کو پوری طاقت سے بدن کے اندر سے کھینچ کر اِلا اللّٰہ کی دل پر ضرب لگائے اسی طرح خلوت میں روز وشب مشق کرتے اور جس قدر ہو سکے اس کی تکرار کرے اور ہر سَو کے بعد ایک بار مُحمّد رسول اللّٰہ کہے اور ایک نشست میں ایک ہزار ایک سو گیارہ بار پڑھنا بہتر ہے اس میں مزاولت کے بعد اسے ایک خاص قسم کی محویت اور لطف حاصل ہوگا اس کے بعد نفی واثبات کا طریقہ اس طرح تعلیم کرتے ہیں کہ رو بہ قبلہ دو زانو با ادب بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے پوری قوت سے لا کو ناف کے نیچے سے کھینچ کر باہر لائے اور داہنے شانے تک پہنچا کر الٰہ کو ام الدماغ سے نکالے اور اِلا اللّٰہ کی بہت

[1] حضرت منصور رحمۃ اللہ انا الحق یعنی میں خدا ہوں فرمایا کرتے تھے اسی رتبہ کے حاصل ہونے پر جب خدا کے وجود کو اپنے میں پائے گا تو بے اختیاری سے ایسے دعوے کرنے لگے گا۔ مولانا صبغت اللہ شہید فرنگی محلی ۱۲۔

Marfat.com

زور سے قلب پر ضرب لگائے اور الا اللہ کہتے وقت خیال کرے کہ سوائے خدا کے نہ کوئی موجود ہے نہ کوئی مقصود ہے اور نہ کوئی معبود ہے تاکہ غیر کی ہستی کا خیال جاتا رہے اور الا اللہ سے وجود مطلق کے اثبات کا خیال کرے۔

## حبس نفی و اثبات کا طریقہ

سانس کو ناف کے نیچے روکے اور غیر خدا کی نفی کا تصور کر کے لا کو داہنے پستان کے متصل لیجا کر لفظ الٰہ کو دماغ سے نکال کر دل پر الا اللہ کی ضرب لگائے اور سانس باہر نکالتے وقت چپکے سے محمد رسول اللہ کہے اور سینہ کی طرف اشارہ کرے پہلے دن یہ عمل تین دفعہ کرے پھر ہر روز ایک ایک زائد کرتا جائے یہاں تک کر دو سو یا اس سے زائد ہو جائے اس کا فائدہ اوپر گذر چکا ہے۔

## پاس انفاس کا طریقہ

سانس باہر کرتے وقت لا الٰہ اور لیتے وقت الا اللہ دل سے کہے

## اسم ذات با ضربات کا طریقہ

اس کے بعد اسم ذات کو ضربات کے ساتھ کہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ یک ضربی میں لفظ اللہ کی پوری طاقت اور زور سے دل پر ضرب لگائے پھر ٹھہر جائے تاکہ سانس ٹھہر جائے پھر ضرب لگائے اسی طرح مشق کرے اور دو ضربی میں پہلی ضرب داہنے گھٹنے پر اور دوسری قلب پر لگائے۔ اور سہ ضربی میں پہلے داہنے گھٹنے پر اور دوسری بائیں پر اور تیسری ضرب دل پر لگائے اور چار ضربی میں پہلی دوسری دائیں بائیں گھٹنے پر اور تیسری سامنے اور چوتھی ضرب دل پر لگائے۔ لیکن یک ضربی دو ضربی اور سہ ضربی میں تو دو زانو اور چہار ضربی میں چوزانو بیٹھنا چاہئے۔

## دوسری فصل اشغال قادریہ کے بیان میں اسم ذات خفیہ کا طریقہ

ان اذکار کے بعد اسم ذات خفیہ تعلیم فرماتے ہیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ زبان کو تالو سے ملائے اور جس قدر ہو سکے قلب سے اللہ اللہ کہے اور رات دن یہی تصور رکھے تاکہ پختہ خیالی حاصل ہو اور ذکر میں کوئی زحمت نہ ہو اور اگر اسم ذات سے پاس انفاس کرے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ناف

Marfat.com

پر اسم ذات کا تصور کرکے لفظ ہو کو خیالی طریقہ سے دراز کرکے آسمان پر لے جائے اسی طرح ہر سانس میں کرے اور اس خاندان کے ذکر آرہ کا مخصوص طریقہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

## برزخ اکبر کا شغل

اس کے چند طریقے ہیں اوّل یہ کہ حبس دم کرکے دونوں ابروؤں کے بیچ میں نظر رکھے دوسری نظر ہوا میں رکھے تیسرے داہنی آنکھ کھلی اور بائیں بند رکھے اور ناک کے داہنے نتھنے پر وجود مطلق (خدا) کے نور کا (جو تمام قیدوں سے پاک ہے) تصور کرے تاکہ وہ نور ظاہر ہو اور فنائے حقیقی حاصل ہو مگر اس عمل میں پلک نہ جھپکنا شرط ہے اور یقین کرے کہ میں جو دیکھتا ہوں اور جس کو پاتا ہوں وہی میرا مقصود ہے انشاء اللہ مقصود جلد حاصل ہوگا۔

## اسم ذات کا شغل

اسم ذات کے شغل کا طریقہ یہ ہے کہ کاغذ پر قلب[1] صنوبری کی سرخ یا نیلی تصویر کھینچکر اس میں اللہ سونے یا چاندی کے پانی سے لکھ کر اس پر نظر رکھے یہاں تک کہ یہ نام دل پر منقوش ہو جائے یا لفظ اللہ کی صورت دل پر لکھے اور اس کی طرف متوجہ رہے تاکہ اس کے حواس سے غیب ظاہر ہو۔

## شغل دورہ قادریہ کا طریقہ

سالک کو چاہئے ادب سے دو زانو قبلہ رو بیٹھے اور آنکھیں بند کرے زبان کو تالو سے لگا کر اللہ سمیع کا حضور قلب سے تصور کرے اور خط نورانی ناف سے نکال کر وسط سینہ تک (جو لطیفہ سر کا مقام ہے) پہنچائے اور اللہ بصیر کو سینہ سے نکال کر دماغ تک پہنچائے اور اللہ علیم کو ام الدماغ سے نکال کر عرش تک پھر عرش سے دماغ تک اور اللہ بصیرٌ کو دماغ سے سینہ تک اور اللہ سمیع کو سینہ سے ناف تک لائے اس دورہ کے بعد پھر ناف سے شروع کرکے ندر یجاً عروج ونزول کے طریقہ سے مشغول رہے بعضے اس شغل میں اللہ قدیرٌ کو شامل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ قدیرٌ کو چوتھے آسمان تک اور اللہ علیمٌ کو عرش تک پہنچائے اور وہاں ٹھہر جائے اس شغل کی کیفیتیں بہت مشغول ہونے سے معلوم ہوتی ہیں۔ اس شغل کے فوائد و ثمرات حاصل

[1] اس کی شکل یہ ہے (اللہ)

ہونے کے بعد مراقبہ تلقین فرماتے ہیں۔

# تیسری فصل مراقبات قادریہ کے بیان میں

مراقبہ رقیب سے مشتق ہے اور عربی میں رقیب نگہبان اور محافظ کو کہتے ہیں تو ماسوائے اللہ کی یاد اور غیر حق سے دل کو محفوظ رکھے اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس آیت یا کلمہ کا مراقبہ منظور ہو اس کو زبان سے کہے اور اپنے کو ذلیل و کمترین سمجھ کر باادب قبلہ رو دو زانو بیٹھے اور غیر خدا سے دل کو صاف کر کے اس کے معنی کے تصور میں منہمک ہو جائے حدیث شریف میں معنی کے متعلق ہے [1] الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک اور قرآن مجید کی آیت [2] کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذی الجلال والاکرام گویا تمام مراقبوں کی اصل ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے کو بالکل مردہ اور بوسیدہ اور خاک خیال کرے اور آسمان کو شگاف دار اور تمام دنیا کو درہم برہم جیسا کہ قیامت کے دن ہو جائے گی تصور کرے اور خدا کی ذات کو موجود و باقی خیال کرے جس وقت تک محویت اور بے خودی نہ پیدا ہو جائے اسی شغل میں مشغول رہے اور اس کے حاصل ہونے کے بعد دوسرے مراقبوں میں مشغول ہو۔

## دوسرا مراقبہ

اَللّٰہُ [3] نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خیال کرے کہ جس طرح خدا کا وجود ہر جگہ ہے اس طرح اس کا نور تمام عالم میں ہے اور مستغرق ہو جائے اور ایسا ہی اس اِنَّ الْمَوْتَ [4] الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلٰقِیْکُمْ

## آیت کا مراقبہ

اور [5] اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ کا مراقبہ کرے اس کے علاوہ اور دیگر کلمات مذکورہ بالا کا مراقبہ کرے جب ان مراقبات سے فائدہ حاصل ہونے لگتا ہے اور انوار

[1] بہتر ائی اور اچھائی یہ ہے کہ تم اس طرح عبادت کرو گویا خدا کو تم دیکھتے ہو اگر اس خیال پر قدرت نہ ہو تو یہ خیال کرو کہ خدا تم کو دیکھتا ہے ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید [2] دنیا میں جو کوئی ہے وہ ضرور فنا ہوگا اور بزرگی اور بڑائی والا خدا باقی رہے گا۔ ۱۲ شہید [3] خدا زمین اور آسمان کا نور ہے ۱۲ [4] موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تم کو ضرور پالے گی ۱۲ [5] تم جہاں کہیں ہوگے تم کو ضرور پالے گی خواہ مستحکم گھرے ہوئے برجوں میں ہو ۱۲ شہید۔

وکیفیات ظاہر ہونے ہوں تو مراقبہ توحید تعلیم کیا جاتا ہے اور اس کی چند قسمیں ہیں۔

## اوّل مراقبۂ توحید افعالی

اس کا طریقہ یہ ہے کہ تمام دنیا کے حرکات وسکنات کو خدا کے حرکات وسکنات جانے اور ظاہری کام کرنے والوں کو آلہ اور خدا کو فاعلِ حقیقی خیال کرے اس پر پورے طریقہ سے پابندی کرنے پر عجیب ثمرہ اور بہتر اخلاق ظاہر ہوں گے اور اچھائی برائی میں کوئی فرق ظاہر نہ ہوگا۔ رباعی

مردانِ[1] نفس ہوا شکستند　　　از نیک وبد زمانہ رستند
در بحر فنا چو غوطہ خوردند　　　جز حق ہمہ را وداع کردند

## دوسرا مراقبہ توحید صفاتی کا ہے

اور وہ یہ ہے کہ اپنے اور تمام دنیا کے وجود کو خدا کے صفات کا عکس سمجھے اور اسی خیال میں مستغرق ہو جائے اس کے فوائد بھی کل کے کل نہیں قلمبند کئے جا سکتے مختصراً یوں سمجھنا چاہیے کہ یہ مراقبہ کرنے والا اپنے کو کثرت فی العالم کا متبع سمجھتا ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ اپنے جسم کو وسیع اور چوڑا پاتا ہے اور اس مرتبہ زمین سے عرش تک تمام چیزوں کو گھیرے ہوئے ہوتا ہے اور تمام عالم کا وجود اپنے میں پاتا ہے اور ہر چیز کی حقیقت اس پر منکشف ہو جاتی ہے اور یہ کشف غلط نہیں ہوتا بلکہ واقعی ہوتا ہے لیکن اس میں نہ ٹھیرے اور ان انوار کا قصد کرے جو ذات کے حجاب ہیں اور بعض وقت جو مختلف قسم کے نور ظاہر ہوتے ہیں وہ بھی وجود مطلق کے حجاب ہیں۔
دربارِ الٰہی میں عجز وانکساری سے دعا کرکے خیالی طریقہ سے اس سے گذر جائے اور ان پردوں کے بعد ایک جمالی پردہ ہے (جو لطیف اور بے رنگ ہے) کبھی اس پر توقف ہو جاتا ہے۔ اور بعضے اس کو غرض اصلی سمجھ کر ٹھیر جاتے ہیں مگر خدا کی مدد شامل ہے تو یہ پردے باآسانی طے ہو جائیں گے اور ذات مطلق کی معرفت کا فخر حاصل ہوگا اور اس جگہ عجیب وغریب حالات پیش آئیں گے اس کو اصطلاح میں سیر فی اللہ کہتے ہیں اور اس کی کوئی انتہا نہیں اور یہ مقام سلوک ومعرفت کا منتہا خیال کیا جاتا ہے۔

[1] جو لوگ دنیاوی لوازمات سے بری ہو جاتے ہیں ان کو اچھائی برائی کا امتیاز نہیں رہتا اور جب دریائے فنا میں غوطہ لگاتے ہیں تو سوائے خدا کے دنیا کی تمام چیزوں سے جدا ہو جاتے ہیں۔ ۱۲ شبیر۔

Marfat.com

## تیسرا مراقبہ

توحید ذاتی کے مراقبہ سے محققین نے منع کیا ہے اور توحید ذاتی یہ ہے کہ تمام چیزوں کو خدا جانے اور غیر خدا کو معدوم سمجھے اور وجہ اس کی یہ ہے یہ سمجھنا بغیر وجدان کامل کے نہیں ہو سکتا ہے مجملاً یوں سمجھنا چاہئے کہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے انشاء اللہ تدریجاً پورے طور پر کشف ہونے لگے گا۔ اور ابتدا میں تحقیق اور تلاش نہ کرنا چاہئے۔

## ذکر برائے شفائے مریض

در راست یَا اَحَدُ چپ یَا صَمَدُ و طرف آسمان یَا وِتْرُ در دل یَا فَرْدُ ہزار بار بگوید۔

**فائدہ** مراقبہ میں پابندی اور مشق کرنی چاہئے تاکہ یہ حالت ہو جائے کہ دل مراقبہ سے بمشکل ہٹے اور مراقبہ سے دل پھیرنا ناممکن ہو اور اس سے حضوریت اور محویت حاصل ہو اور اپنے اور تمام عالم کا عدم بعد وجود حق ثابت ہو جائے اور اس کے ایک لمحہ بھی موقوف ہو جانے میں جان کی ہلاکت کا ڈر ہے

## ارواح اور ملائکہ کے کشف کا طریقہ

سالک داہنے سُبُّوحٌ اور بائیں قُدُّوْسٌ اور آسمان کی طرف رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ اور قلب پر وَالرُّوْحِ کی ہزار بار ضرب لگائے اور مقصود کی طرف متوجہ ہو جائے تو جس روح سے ملاقات کرنی مقصود ہوگی وہ بیداری یا خواب میں ملاقات کرے گی دو ہزار ضربیں لگانے سے مقصود جلد حاصل ہوگا۔

## آئندہ کے حالات سے باخبر کر دینے والا ذکر

داہنے یَا اَحَدُ اور بائیں یَا صَمَدُ اور سر شانے کی طرف پھیر کر یَا حَیُّ اور دل میں قیوم کی ایک ہزار ضربیں لگائے اور بلاؤں کے دور کرنے کے لئے اسی طرح ایک ہزار ضربیں لگانا مجرب ہے۔

## بیمار کی شفا کے لئے ذکر

داہنے یَا اَحَدُ اور بائیں یَا صَمَدُ اور آسمان کی طرف یَا وِتْرُ دل میں یَا فَرْدُ ایک ہزار بار کہے

Marfat.com

## مشکل چیزوں کے حاصل کرنے اور آیندہ کے متعلق واقفیت حاصل کرنیکا ذکر

نماز تہجد کے بعد ہزار بار داہنی طرف یا حی بائیں طرف یا قیوم اور آسمان کی طرف یا دھاب اور دل میں یا اللہ کی ضرب لگائے اور دعا کرے۔

## کشف قبور کے واسطے ذکر

پہلے اکیس بار یا رب کہے اور آسمان کی طرف یا روح اور قبر پر یا روح اور دل پر یا روح الروح کی ضرب لگائے۔ انشاء اللہ خواب یا بیداری میں میت کا حال معلوم ہو جائے گا۔
دوسرا طریقہ۔ پہلے قبر کے پاس بیٹھ کر میت پر فاتحہ پڑھے اور پھر آسمان کی طرف اکشف لی یا نور اور دل پر اکشف لی یا نور اور قبر پر عن حالہٖ کی ضرب لگائے اور قلب کی طرف متوجہ ہو۔

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کے کشف کا ذکر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مثالیہ کا تصور کر کے درود شریف پڑھے اور داہنی طرف یا احمدُ اور بائیں طرف یا محمدُ اور یا رسول اللہ ایک ہزار بار پڑھے انشاء اللہ بیداری یا خواب میں زیارت ہوگی۔

## حاجت براری کا ذکر

جو کوئی مشکل یا ضرورت پیش آئے اس کے موافق اسمائے حسنیٰ میں سے کوئی نام لے کر سہ ضربی یا چہار ضربی میں مشغول ہو جائے مثلاً کشایش رزق کے واسطے یا رزاق اور مریض کی شفا کیواسطے یا شافی اور موذی جانوروں سے بچنے کے واسطے یا حفیظُ اور فاتحہ کے لئے یا صمدُ اور دشمن کے دفع کرنے کے لئے یا مذلُ اور بلا کے دفع کرنے اور دل کی تفریح کے لئے یا حیُّ یا قیوم وعلیٰ ہذا القیاس۔

## باب ۳ حضرات نقشبندیہ رحمہم اللہ کے اذکار و اشغال

جب سچا طالب خدا کی عنایت سے اس سلسلہ کے بزرگوں میں سے کسی کو اپنا وسیلہ کرتا ہے پہلے

Marfat.com

استخارہ فرماتے ہیں پس اجازت ملے گی یا نہ ملے گی اجازت مل جانے پر اس میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اور ممانعت کی صورت میں جواب دیتے ہیں کیونکہ اس کی قیمت دوسری جگہ متعلق ہے اور مرشد کی توبہ بھی استخارہ کی قائم مقام ہوتی ہے۔

## استخارہ کا طریقہ

عشا کی نماز کے بعد تازہ وضو کر کے صدق دل سے [1] استغفر اللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ ایک سو ایک بار پڑھے اور اپنے تمام اندرونی اور ظاہری گناہ سے توبہ کرے اور خیال کرے کہ میں پھر مسلمان ہوا اس کے بعد دو رکعتیں نماز استخارہ کی اس نیت سے پڑھے کہ میں خدا سے آرزو کرتا ہوں کہ مرشد کے وسیلہ سے مجھ کو شریعت محمدی کا پابند کر دے اور پہلی رکعت میں الحمد کے بعد آیتہ الکرسی اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون خشوع و خضوع سے پڑھے۔ اور بارگاہ الٰہی میں روئے اور سلام پھیر کے ایک سو ایک بار کلمہ تمجید پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے اور جب نیند کا غلبہ ہو تو وہیں زمین پر سو رہے اور اگر کوئی عذر ہو تو جہاں چاہے سو رہے اور سوتے میں جو کچھ خواب دیکھے مرشد سے بیان کرے اور حالت استخارہ میں اپنے دل کی حالت پر غور کرے اگر قلب میں اعتقاد کی وہی مضبوطی ہے۔ تو یہی بشارت ہے پس مرشد کو چاہیئے کہ مرید کر کے اسم ذات بواسطہ لطائف ستہ کی اس طرح تعلیم دے کہ زبان کو تالو سے ملا کر آنکھیں بند کر کے خیالی زبان سے قلب صنوبری سے اس طرح کہے کہ خدا کے اسم کو اس کی ذات کا غیر نہ تصور کرے اور اٹھتے بیٹھتے حتی الوسع یہ خیال قائم رکھے۔

## لطائف ستہ کا بیان اور ان کے ذکر کا طریقہ

انسان کے جسم میں چھ [۶] جگہیں انوار اور برکتوں سے پر ہیں اور یہی لطائف [2] کہلاتے ہیں۔ اول لطیفہ قلبی اس کی جگہ بائیں پستان سے دو انگل نیچے ہے اور اس کا نور سرخ ہے دوسرے لطیفہ روحی اس کی جگہ داہنے پستان سے دو انگل نیچے ہے اور اس کا نور سفید ہے۔ تیسرے لطیفہ نفس اس کی جگہ

---

[1] میں اس خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جو زندہ اور قائم ہے اور میں اسکی درگاہ میں توبہ کرتا ہوں ۱۲ شہید

[2] مختلف کشفوں کی وجہ سے لطائف کا بھی رنگ بدل جاتا ہے مصنف نے ذکر کیا ہے کہ لطیفہ قلبی کا نور سرخ ہے لیکن بعضوں کے نزدیک زرد بھی ہوتا ہے اس وجہ سے تحقیق یہی ہے کہ انوار کا پابند نہ ہونا چاہئے بلکہ مقصود اصلی کی طرف متوجہ ہونا چاہئے ۱۲ شہید۔

Marfat.com

ناف کے نیچے ہے اوراس کا نور زرد ہے۔ چوتھے لطیفۂ سری اس کی جگہ سینہ کے درمیان ہے۔ اور اس کا نور سبز ہے۔ پانچویں لطیفۂ خفی اس کی جگہ ابرو کے اوپر ہے۔ اور اس کا نور نیلگوں ہے۔ چھٹے لطیفہ اخفی اس کا مقام ام الدماغ اوراس کا نور سیاہ ہے آنکھ کی سیاہی کے مانند۔

**فائدہ۔** سالک کو ان چھ لطیفوں کا یہاںتک ذاکر ہونا چاہئیے کہ خود ان کے ذکر سے واقف ہوجائے اور مرشد اس ذکر کو لطیفۂ مریدین میں ڈالنے کی طرف توجہ کرے۔ اور بارگاہ الٰہی میں دعا کرے اور مرید سے زبان کو تالو میں چمٹا کے بغیر زبان ملائے قلب سے اسم ذات اداکرنے کو کہے اور خود ہمت سے توجہ کرے یعنی اپنے قلب کے منہ کو مرید کے قلب پر تصور کرے اور غیر خدا کے خیال کو اس کے دل میں آنے سے روک کراس کے قلب کو اپنی طرف جذبۂ قلبی سے مائل کرے۔ تاکہ اس توجہ کے اثر سے اس کے لطیفہ میں حرکت پیدا ہو اور ذکر جاری ہوجائے اسی طرح ایک گھنٹہ سے کم وبیش مرید کی طرف متوجہ رہے اور خیال کرے کہ یہ تصرف جو مجھ کو حاصل ہوا ہے بزرگان سلسلہ کی اعانت اور توجہ سے ہے۔

**فائدہ:۔** قلب صنوبری قلب حقیقی (جو عالم امر سے ہے) کا نشیمن ہے اوراس کو حقیقت جامع بھی کہتے ہیں اور خدا کی عادت جاری ہے کہ جب مرید اپنے قلب کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو مبدء فیض سے قلب حقیقی کے واسطے سے اس کو فیض پہنچتا ہے۔

جب لطیفہ قلبی کی مشق کامل ہوجائے اور فنائے قلبی حاصل ہوجائے تو باقی لطائف کی الگ الگ مشق کرنی چاہیۓ اور فنائے لطائف یہی ہے کہ لطیفہ میں مستغرق ہوجائے اور اس میں تکلیف کی ضرورت نہ ہو۔

اور کبھی مرید پر لطیفہ میں انوار اور تجلیاں ظاہر ہوتی ہیں ایسی حالت میں اس کو ان میں محو نہ ہونا چاہئیے بلکہ خدا کے منزہ اور پاک ہونے کا خیال کرنا چاہیۓ اور لطیفہ قلبی میں نفی واثبات صغیر بھی تعلیم کیا جاتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ آنکھیں اور ہونٹ بند کرکے سانس ناف کے نیچے سے نکال کر قلب میں روکے اور لا کو ناف سے نکال کر گلے تک پہنچا کر الٰہ کو گلے سے لطیفہ روحی تک لاکر الا اللہ کی دل پر اس طرح ضرب لگائے کہ اس کا اثر تمام لطیفوں پر پہونچے اور غیر اللہ کی نفی اور خدا کی ذات کے اثبات کا تصور کرے پہلے ایک سانس میں ایک دفعہ کرے اور تدریجاً ترقی دیتا جائے یہاں تک کہ اکیس مرتبہ تک پہنچائے لیکن طاق عدد کا اور مدّ و شد کا خیال رکھے تاکہ اثر

Marfat.com

ظاہر ہو اور اگر اثر نہ ہو تو یہ بے حاصلی کی دلیل ہے پھر از سر نو شروع کرنا چاہئے اور ذکر کا اثر یہ ہے کہ نفی کے وقت وجود انسانی کی بالکل نفی ہو جائے اور حالت اثبات میں جذبات الٰہی کا ظہور رہو اس ذکر میں ایسا منہمک ہونا چاہئے کہ مذکور یعنی خدا کا ذکر انسان کے دل پر غائب ہو جائے وہ معشوق کا نام بھول کر جلوۂ معشوق میں محو ہو جائے۔

## لطائف ستہ کے شغل کا بیان

ناف کے نیچے سے سانس کھینچ کر جس لطیفہ کا شغل منظور ہو اس پر ٹھہرائے اور جس قدر ممکن ہو اسم ذات میں اس کے معنی اور اس جگہ کے نور اور واسطہ کے ساتھ منہمک ہو جائے اور اسم کو ذات کا غیر نہ سمجھے بعض لوگ ان مقامات کا ذکر بغیر حبس دم کے کرتے ہیں اور ذکر وہی اسم ذات ہے۔

## ذکر جاروب کا طریقہ

ان لطائف میں ان کا طریقہ یہ ہے کہ اسم ذات کے تصور کے ساتھ سانس کو پوری قوت سے (بغیر سانس روکے ہوئے) جس لطیفہ کی جاروب مقصود ہو اس سے کھینچ کر ہو کی ضرب اسی لطیفہ پر لگائے مثلاً اگر لطیفۂ قلبی کی جاروب کرتا ہے تو اسم ذات کے تصور کے سانس کو قلب سے کھینچ کر موضوع روح تک لا کر ہو کی ضرب قلب پر لگائے یہی ہر لطیفہ کی جاروب میں ہونا چاہئے اور ذکر ارہ کا طریقہ ان لطائف میں یہ ہے کہ اسم ذات کے تصور کے ساتھ سانس کو جو لطیفہ مقصود ہے اس سے الٹا کھینچ کر اسی لطیفہ پر ہو کی ضرب لگائے چنانچہ جاروب لطیفہ قلب کے بیان میں ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن جب چھوں لطیفوں کی مشق سے فارغ ہو جائے اور ان میں کمال حاصل ہو جائے تو مرشد کو تمام لطائف کی طرف یکبارگی توجہ کرنے کو فرمانا چاہئے اور خود بھی، توجہ کرنا چاہئے تاکہ تمام لطیفے بآسانی جاری ہو جائیں اگر لطائف کی سیر کی کچھ تجلیاں ظاہر ہوں تو ان میں مشغول ہو کر بے پروا نہ ہو جائے بلکہ ترقی کی خواہش کرنا چاہئے۔

### فائدہ

اصطلاح صوفیہ میں اس سیر کو سیر لطائف کہتے ہیں اور اس کے تمام ہونے پر اس کو سلطان الذکر کہتے ہیں۔

Marfat.com

## سلطان الاذکار کا طریقہ

مرید کو سر سے پیر تک اپنے جسم کے ہر ہر بال کی طرف متوجہ ہو کر اسم ذات کا تصور کرنا چاہئے اور مرشد کو بھی ہر ہر جز کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور شغل میں اس قدر منہمک ہو جائے کہ جسم کا ہر ہر بال ذکر کرنے لگے یہاں تک کہ اگر اس کی طرف سے توجہ ہٹانا چاہے تو قدرت نہ رکھے یہاں تک تو وہی اذکار بیان کئے گئے ہیں جو لطائف ستہ کے ضمن میں ہیں کیونکہ اس سلسلہ کے مشائخ عظام کے نزدیک اس راستہ میں منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے سات قدموں کی ضرورت ہے ان میں سے پانچ قلب، روح، سر، خفی، اخفی عالم امر سے ہیں اور نفس اور قلب دو عالم خلق سے ہیں۔ اور قالب چار عنصر سے مرکب ہے اب اس صورت میں دس لطیفے ہوئے سالک کو قلب سے جو عالم امر سے ہے شروع کراتے ہیں نصف دائرہ اس وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہے کہ بہت قریب ہے اور لطائف قالب یعنی عناصر اربعہ کو نفس کے ضمن میں سلوک فرماتے ہیں اس کے بعد نفی و اثبات کا ذکر تعلیم فرماتے ہیں

## نفی و اثبات کا طریقہ

ہمیشہ سے کمالات اور ولایت اور اس طریقہ کی بنا اسی ذکر پر ہے اور لطائف ستہ میں اسم ذات کا ذکر قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی کی تجویز سے ہے

## شغل نفی و اثبات کا طریقہ

آنکھیں بند کر کے زبان کو تالو سے اچھی طرح ملا کر سانس کو ناف کے نیچے سے کھینچ کر دماغ میں لائے اور لا کو ناف سے کھینچ کر ام الدماغ تک لے جائے اور وہاں سے الٰہ کو لطیفہ روحی کی طرف لا کر الا اللہ کی ضرب دل پر لگائے اور لا الٰہ سے غیر کی نفی کا خیال کرے اور الا اللہ سے ذات باری (جو بے کیف ہے) کے ثابت کرنے کا خیال کرے اور مبتدی لا معبود الا اللہ اور متوسط لا مقصود الا اللہ اور منتہی لا موجود الا اللہ کا تصور کرے اور ایک سانس میں زائد سے زائد اکیس بار کہے اگر اس ذکر کا اثر (یعنی غیر اللہ سے بے تعلقی) دل میں پیدا ہو جائے تو خدا کا شکر ادا کرے۔ ورنہ پھر شروع سے ابتدا کرے تاکہ اس کا اثر پیدا ہو تکرار اسمی کے افکار کا طریقہ ختم ہوا اور اکثر مشائخ نقشبندیہ کا یہ سلوک

Marfat.com

یہیں تک ہے اس کے بعد مراقبات اور اذکار ہیں جو اب بیان ہوتے ہیں پہلے مرید کو فنائے افعال (جس کو توحید افعالی کا مراقبہ کہتے ہیں) تعلیم فرماتے ہیں۔

## توحید افعالی کا مراقبہ

اس کا طریقہ یہ ہے کہ مرید اپنے افعال اور تمام موجودات کو خدا کے افعال کا مظہر سمجھے اور تمام چیزوں کا فاعل حقیقی سمجھے تو غیر کی فاعلیت کا خیال جاتا رہے گا۔ اور اس کے فنائے صفات کا مراقبہ (جس کو توحید صفاتی کا مراقبہ بھی کہتے ہیں) تعلیم کرے یعنی اپنے اور تمام موجودات کے صفات کو خدا کی صفات میں مستہلک سمجھے یہاں تک کہ حدیث كُنْتُ لَهُ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ[1] کا مصداق ہو جائے اس کے بعد فنائے ذاتی کا مراقبہ (جس کو توحید ذاتی کا مراقبہ کہتے ہیں) تعلیم فرماتے ہیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ قلب حقیقی جو سراسر نور ہے کو دیکھ کر اپنے کو تمام موجودات کو خدا کی ذات کا مظہر خیال کرے اور اس کے سوا کسی نہ دیکھے اس توجہ سے کبھی غافل نہ ہو جائے۔ تو اس مقصد کی طرف پھر متوجہ ہو جائے یہاں تک کہ اس کے مشاہدے کے نور میں مستغرق ہو جائے اور سوائے ذات خدا کے اپنے اور اپنے غیر کو معدوم سمجھے۔

معلوم کرنا چاہئے کہ اس نسبت کو مکمل کرنے کے لئے بعضے ذکر فوار بر تعلیم فرماتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ حقیقت جامع کو آفتاب کے مانند اور تمام موجودات کو شیشہ کے مانند خیال کرے اور تصور کرے کہ یہ شیشے ہیں آفتاب کے مقابلے اور اس کے نور کی وجہ سے روشن ہیں اور ان میں اس نور کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اس مراقبہ میں کامل ہونے پر وہ تمام موجودات میں وجود مطلق کو ساری دیکھ کر کسی دوسرے کو موجود مطلق نہ سمجھے گا۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ[2] اسی حالت کی خبر دیتا ہے اور غلبۂ شہود اور حق معیت کی وجہ سے تمام چیزوں کو حق پائے گا اس کو صوفیہ کی اصطلاح میں توحید وجودی کہتے ہیں۔ ولایت لطیفہ قلبی (جو عالم امر سے ہے) سے متعلق ہے یعنی یہ ولایت اس سے شروع ہوتی ہے اور تمام چیزوں سے بے خبر اور غافل ہونے پر خدا کے جمال کا مشاہدہ ہو تو اس نسبت کو توحید شہودی کہتے ہیں۔ اور یہ ولایت

---

[1] حدیث شریف میں ہے جو بندہ میرا ہو جاتا ہے اور مجھ سے قربت حاصل کرتا ہے میں اس کے کان اور آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا اور دیکھتا ہے ۱۲ شہید [2] جس نے اپنی ذات کی واقفیت حاصل کر لی اس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا ۱۲ شہید

Marfat.com

لطیفہ روح اعظم (جو محض نور ہے) سے متعلق ہے اور یہ دونوں ولایت کے رتبے اولیا کے ساتھ مخصوص ہیں اس مرتبہ میں علم لدنی و مرتبۂ قطبیت و ابدالیت حاصل ہوتے ہیں وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ جب یہ نسبت مکمل ہو جائے تو مرید کو ان تجلیوں اور مشاہدوں سے لطف حاصل کر کے سکون نہ لینا چاہیے بلکہ ترقی کا آرزو مند رہنا چاہیے اگرچہ یہ بھی ولایت کا کمال ہے لیکن اس میں ایک گونہ شرک متصور ہوتا ہے تاکہ مطلوب حقیقی کا حصول بغیر کسی چیز کے میل کے ہو اس کے بعد مرید کو چاہیے کہ مرشد کی توجہ سے اپنے کو ان تجلیوں اور مشاہدات اور ارادات (اگرچہ یہ سب لطیف ہوں) کے غلبہ اور تمام خیالات اور ذہنی باتوں سے خواہ حق ہوں خواہ ناحق ہوں خالی اور پاک کرنے اور مرشد کی تلقین سے مراقبۂ نایافت و دراء الوراء میں منہمک ہو جائے۔

## مراقبہ نایافت

کا طریقہ یہ ہے کہ لطیفہ سرّی کو مذکورۂ بالا ارادات سے خالی کر کے اس پر باطنی نظر رکھے اور خدا کو تمام باتوں سے پاک تصور کرے اور جو کچھ اس کے ذہن میں ہو اس کو سب سے پاک اور بے جہت اور بے کیف سے مانگے تاکہ اس کی نظر میں مطلوب کے سوا کچھ نہ رہے یہاں تک کہ نور یقین کے سوا سب چیزوں سے بے خبر ہو جائے اسی طرح پاکی اور صفائی کو درجہ کمال تک پہنچائے اور کہیں سکون نہ لے۔ شعر

اے[1] برادر بے نہایت درگہیست ہر چہ بروے میرسی بروے مایست

اور جب نفی کی حاجت باقی نہ رہے اور آئینہ سرّی تصورات اور توجہ سے صاف اور روشن ہو جائے تو رتبہ نایافت اور دراء الوراء اور ولایت اخص (جو ملائکہ اور مقربین کی ولایت ہے) حاصل ہو جاتا ہے اور یہ ولایت لطیفہ سرّی سے متعلق ہے۔ واللہ اعلم :۔ شعر

ہر[2] کہ را از فضل حق باشد مدد ؛ ایں ہمہ نعمائے حق اورا سد

جب مرید لطیفہ سرّی کو تجلیات (خواہ مشاہدہ ہی کیوں نہ ہوں) خالی کر لیتا ہے تو دائرہ حقیقی میں داخل ہو جاتا ہے لیکن چونکہ حقیقت سے ناواقف ہے اس وجہ سے جاہل ہے پس اگر امداد الٰہی اور امداد معنوی اس کی دستگیر ہے تو تمام عنصری اور نوری مرتبہ طے کر جائے گا اور نایافت اور

---

[1] اے بھائی اس درگاہ کی کوئی انتہا نہیں ہے جس مرتبے کو تم سمجھتے ہو کہ یہاں مطلوب ہے وہاں مطلوب نہیں ہے بلکہ اس سے بالاتر ہے ۱۲ شہید
[2] خدا کا فضل اور اس کی عنایت جس کی مدد کرتی ہے اس کو یہ سب نعمتیں حاصل ہو جاتی ہیں ۱۲ شہید۔

Marfat.com

وراء الوراء کے بعد حقیقت نایافت کہ مرتبۂ ولایت اخص الخواص جو ولایت انبیا علیہم السلام کی ہے منکشف ہوگی تو اس نسبت کا حاصل ہونا اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ذہن کو خدا کے وصل اور غیر وصل سے خالی بنایا جائے مختصر یہ ہے کہ یہ ولایت خاص اگرچہ ولایت ہے لیکن اس میں غیر کی ہستی پر نظر ہوتی ہے یعنی مظاہر اور ظاہر میں تمیز باقی رہتی ہے تو اس میں اور بلند ترین مرتبوں کی بہ نسبت کچھ نہ کچھ شرک کی بو ضرور ہے اور ولایت اخص میں اگرچہ پاکی ہے یعنی اپنے مراتب اور صفات اور کمالات کو باری تعالیٰ کے کمالات اور صفات کا مظہر سمجھتا ہے اور بجز خدا کی مظہریت کے کچھ نہیں پاتا اور اس کی پاکی کرتا ہے۔ مگر تمام انسانوں کی تنزیہ انبیاء علیہم السلام کے مرتبہ کے آگے تشبیہہ کی شان رکھتی ہے تو دل عینیت کے تصور سے (جو ان کے نزدیک غیر حق ہے) اور خدا کی تنزیہ کے تصور سے بھی پاک ہو (تعالی اللّٰہ عن ذالک علواً کبیرا) (خدا ان سے بالا اور پاک ہے) اور خالی کرے اور ترقی کا آرزومند ہو۔ تاکہ بے کیف اور بے جہت تجلی اس کے دل پر ہو اور انوار قدم کی تجلیاں منور ہوں اور جس قدر خلو زیادہ ہوگا اسی قدر دائرہ ولایت میں دخل زائد ہوگا۔ اس کے بعد انبیاء علیہم السلام کے کمالات ہیں اس مرتبہ کی حقیقت اور ماہیت بیان نہیں کی جا سکتی ہے۔ محققین فرماتے ہیں کہ انبیاء ولایت اور ان کی ثبوت اگرچہ اصالت کے دائرے میں ہیں اور دونوں ظلی کلی ہونے سے مبرا ہیں لیکن صرف فرق اتنا ہے کہ ولایت سے باری تعالیٰ کے صفات کی حقیقت معلوم ہوتی ہے اور نبوت میں حسب حیثیت ذات مطلق کی حقیقت معلوم ہوتی ہے چنانچہ ارشاد ہوا ہے۔ تلک[1] الرسل فضلنا بعضھم علی بعض جب اس نسبت میں کمال حاصل ہو جائے گا تو ملاحظہ اور تصور درمیان سے دفع ہو جائے گا اور حضور در حضور و نور علی نور (جو بقا باللہ کا مرتبہ ہے) کے مرتبہ پر رسائی ہوگی یہاں تو طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے اذکار و اشغال کے مراتب اجمالاً بیان کئے گئے ہیں اگر تفصیل سے دیکھنا ہے تو متبرک کتاب انوار محمدی جو حضرت مولانا استاذ نا شیخ محمد فاروقی رح تھانوی سلمہ اللہ خلیفہ خاص حضرت مرشد و ہادیم قطب الاقطاب مولانا میانجیو نور محمد شاہ جھنجھانوی قدس اللہ سرہٗ کی تصنیف ہے دیکھنا چاہیئے۔

مگر طریقہ احمدیہ کے اشغال کے بیان میں شیخ عبد الاحد صاحب کے چند رسائل ہیں اور ان میں ایک رسالہ کحل الجواہر بہت اچھا ہے اور طریقہ احمدیہ کے مراتب سلوک کے حاصل کرنے کے طریقے

[1] یہ رسول ہیں جن میں سے بعض کو ہم نے بعض پر فوقیت اور فضیلت دی ہے ۱۲ شہید۔

Marfat.com

انہار اربعہ مولفہ حضرت شاہ احمد سعید دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (جو پسندیدہ کتاب ہے) میں عمدہ طریقہ سے مفصل تحریر ہیں۔

اب چند اصطلاحات جن پر حضرات نقشبندیہ کے طریقہ کی بنا ہے لکھے جاتے ہیں یاد رکھنا چاہئے اور ان کو اپنا مطمع نظر سمجھنا چاہیے اور وہ ہوش دردم، نظر برقدم، سفر در وطن، خلوت در انجمن، یاد کرد، بازگشت، نگہداشت، یادداشت، وقوف زمانی، وقوف عددی، وقف قلبی گیارہ ہیں۔ ہوش وروم اس کو کہتے ہیں جو ہمیشہ اپنے سے باخبر اور ہوشیار رہے تاکہ غفلت سے سانس نہ آئے اور یہ تفرقہ نفسی کو دفع کرتا ہے۔ نظر بر قدم یہ ہے کہ ہر جگہ آمد و رفت میں پاؤں پر نظر رکھے تاکہ نظر پراگندہ نہ ہو جائے اور جمعیت خاطر حاصل ہو ابتدا میں دل نظر کے تابع ہوتا ہے اور نظر کی پراگندگی دل پر اثر کرتی ہے اور نظر بر قدم سے شاید سفر ہستی کی مسافت اور خود پرستی کی وادیاں طے کرنے میں جلدی کرنے کی طرف اشارہ ہے یعنی جہاں کہیں اس کی نظر ختم ہو اس وقت وہیں قدم رکھے۔

سفر در وطن یہ ہے کہ سالک انسانی طبیعت میں سفر کرے یعنی صفات کو اچھے اخلاق سے بدل دے اور یہی تخلقوا باخلاق اللہ[1] کے معنی ہیں اور خلوت در انجمن یہ ہے کہ ظاہر میں خلقت کے ساتھ اور باطن میں اللہ کے ساتھ ہو یعنی ہر حال میں خدا کی طرف متوجہ رہے۔ یاد کرد سے ذکر زبانی قلبی مراد ہے یعنی خدا کی یاد میں غفلت کو دور کرنا بازگشت یہ ہے کہ جب بار کلمۂ طیبہ زبان سے ادا کرے اتنی ہی بار دل سے دعا کرے کہ بار الہا تو اور تیری رضا جوئی میرا مقصد ہے اور میں نے تیرے ہی لئے دنیا اور آخرت کو چھوڑ دیا تو مجھے نعمتیں اور اپنی بارگاہ کی رسائی عنایت فرما۔ اور ذکر میں اس سے غفلت نہ کرنا چاہیے بہت بڑی شرط ہے۔

اور نگاہداشت، مراقبہ، قلب کو کہتے ہیں یعنی دل کو غیر خدا کے خیال سے خالی رکھے مثلاً اگر ایک سانس میں سو بار کلمہ طیبہ کہے تو غیر کی طرف دل نہ متوجہ ہو بلکہ اسماء و صفات باری تعالیٰ سے بھی غافل ہو جائے اور وحدت مطلق اور وراء الوراء کو مد نظر رکھے یادداشت ہر حالت میں اور اور ہر وقت خدا کی طرف متوجہ رہنا بعضے حضور قلب کو یادداشت کہتے ہیں اور اہل تحقیق

---

[1] خدا کے اخلاق سے متصف یعنی خدا کے اوصاف اپنے میں پیدا کرو ۱۲ شبیر [2] اسی مقصد کو ایک شاعر نے یوں ادا کیا ہے۔

شعر: ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل ∴ مثال اس برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدد کا ۱۲ شبیر

Marfat.com

کے نزدیک محبت ذاتی (جو یاد داشت کے حاصل ہونے سے کنایہ ہے) کے واسطے سے خدا کا شہود
اور اس کا اس کا وجود دل پر غالب ہوتا ہے اور اس کو مشاہدہ کہتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ مقام مذکور
(کہ خدا کی طرف پوری توجہ ہے) پوری فنا اور بقائے کامل کے بغیر نہیں حاصل ہوتا ہے وقوف زمانی یہ
ہے کہ انسان ہر حالت میں اپنے سے باخبر رہے خدا کی اطاعت کرتا ہے تو شکر کرے اور اگر گناہ
میں ہے تو عذر اور توبہ کرے یا پاس انفاس کا خیال رکھے کہ حضور میں گذرتا ہے یا غفلت میں
اور اسی طرح قبض و بسط میں شکر اور استغفار کرنا چاہئے اور اسی کو محاسبہ کہتے ہیں وقوف عددی
نفی و اثبات طاق عدد کے خیال رکھنے کو کہتے ہیں جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے اور ذکر قلبی میں عدد کی
رعایت کرنے سے پریشانی خاطر دفع ہوتی ہے وقوف قلبی یہ ہے کہ ذکر کرنے والا خدا سے باخبر اور واقف ہے
یا خدا کے حضور میں دل کے اس طرح حاضر رکھنے کو کہتے ہیں کہ غیر خدا سے کوئی تعلق نہ رہے، اور
بعض حضرات نے کہا ہے کہ ذکر کے وقت ارتباط اور تنبیہ شرط ہے۔ کیونکہ محققین نے فرمایا ہے
اگر طالب میں ذکر قلبی قرار نہ کرے اور اثر نہ کرے تو اس کو ذکر سے روک کر وقوف قلبی کا مرشد حکم
فرمائے تا کہ ذکر جلد اثر کرے۔

## مشائخ کے تصرفات اور توجہ کا طریقہ

شیخ تمام باتوں سے خالی ہو اپنے نفس ناطقہ کی طرف اس نسبت میں جس کا القا مرید پر منظور ہو متوجہ
ہو اور توجہ قلبی مرید کی طرف مائل کرے کہ میری کیفیت جذب مرید میں اثر کر رہی ہے خیال کرے انشاء اللہ
حسب استعداد نور برکتیں حاصل ہوں گی اور لطیفہ قلب کے جاری کرنے کے بعد ہر لطیفہ پر تدریجاً توجہ کرے
اور اسی طرح انوار مراقبات و لطائف کے القا میں توجہ کرے اور اگر مرید موجود نہ ہو تو اس کی صورت کا تصور کر
کے غائبانہ توجہ کرے اور اسے فائدہ پہنچائے۔

## مرض کے سلب کر لینے کا یہ طریقہ ہے

کہ دل کو تمام خیالات سے صاف کرے اور اپنے کو اسی مرض میں مبتلا سمجھے جو مرید کو ہے۔ تو وہ مرض
اس کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ اور یہ انسان میں خدا کی عجیب صفتوں میں سے ہے اور دوسرا
طریقہ مرض کے دور کرنے اور توبہ بخشی کا یہ ہے کہ صاحب نسبت وضو کر کے دو نفلیں پڑھے

Marfat.com

اور درود واستغفار پڑھ کر نہایت ہی خشوع وخضوع سے درگاہ الٰہی میں ملتجی ہو کے مریض اور گناہگار سے مرض اور گناہ دور ہو جائے اس کے بعد مریض یا گناہ گار کے سامنے بیٹھے اور پوری ہمت سے سانس لیتے وقت خیال کرے کہ مریض یا گناہ گار کے قلب سے مرض یا گناہ دور ہوتا ہے ایک لمبی سانس لے اور سانس نکالتے وقت تصور کرے کہ اس کے قلب سے مرض یا گناہ دفع کر کے زمین پر گرا رہا ہے خدا کی مدد سے مریض شفا پائے گا اور گناہ گار توبہ کرے گا۔

## زندہ اور مردہ اہل اللہ کی نسبت دریافت کرنے کا طریقہ

اس کا طریقہ یہ ہے کہ زندہ ہے تو اس کے سامنے بیٹھے اور اگر مردہ ہے تو اس کی قبر کے سامنے بیٹھے اور اپنے کو ہر نسبت سے خالی کرے اور علام الغیوب کی بارگاہ میں دعا کرے کہ اے علیم اے خبیر اے مبین مجھ کو آگاہ کر اور اس کی باطنی کیفیت بتا۔ اور متوجہ ہو اس کی روح کی طرف اور تھوڑی دیر اپنی روح کو اس کی روح سے ملا دے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد اپنی طرف متوجہ ہو تو اگر اپنے میں کچھ کیفیتیں پائے تو سمجھے کہ نسبت اسی شخص کی ہے اور خطروں کے پہچاننے کا بھی یہی طریقہ ہے۔

## خطرہ معلوم کرنے کا طریقہ

اپنے قلب کو خطرہ اور خیال اور حدیث نفس سے خالی کر کے اس کی طرف متوجہ ہو پھر جو کچھ اچھا برا خیال دل میں آئے اسی کی طرف سے خیال کرے۔

## آیندہ واقعات کی واقفیت کا طریقہ

مقررہ طریقہ پر اپنے دل کو تمام خیالات سے صاف کر کے بارگاہ الٰہی میں دعا کرے کہ اے اللہ اے علیم اے خبیر اے مبین مجھ کو اس واقعہ کی واقفیت دے تو اگر تمام خیالات دفع ہو جائیں اور اس واقعہ کے کشف کا انتظار جس طرح پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے، حاصل ہو جائے تو پوری ہمت اور توجہ سے اپنی روح کو لمحہ بلمحہ ملاء اعلیٰ یا ملاء اسفل کی طرف حسب حیثیت متوجہ کرے تو وہ واقعہ آواز غیبی یا خود مشاہدہ سے یا خواب میں معلوم ہو جائے گا۔

Marfat.com

## بلا کے دفع کرنے کا طریقہ

مقررہ طریقہ پر اس بلا کی صورت مثالیہ کا تصور کر کے ہمت اور توجہ سے اس بلا کے دفع کرنے کی طرف مائل ہو خدا کی مدد سے دور ہو جائے گی اور یہ باتیں اکثر متوسط درجہ کے سالکوں سے واقع ہوتی ہیں اور چونکہ منتہی لوگ دنیا کی چیزوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہیں اس واسطے ان سے کم واقع ہوتی ہیں اور یہ بھی معلوم کرنا چاہئے کہ عارف کے تمام مکشوفات کا صحیح اور واقعہ کے مطابق ہونا ضروری نہیں ہے اس لئے کہ واقعات کا کشف ظنی چیزوں سے ہے غلطی کا بھی احتمال ہے اور کبھی بالکل خلاف واقع بھی ہوتے ہیں۔ اس لیے ایسی باتوں کو ہر شخص کے سامنے ظاہر نہ کرنا چاہئے

## باب ۴ قرآن شریف پڑھنے اور نماز ادا کرنے اور دیگر اعمال کی کیفیت

سلوک الی اللہ کے تین طریقے تعلیم ہوئے ہیں اوّل کلمہ طیبؔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ[1] کا ذکر اور دوسرے قرآن شریف کی تلاوت تیسرے نماز پڑھنا اور باقی تمام ذکر ان میں شامل ہیں اور ان اذکار کی خوبیاں قرآن شریف واحادیث اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہیں یہ مختصر رسالہ اس قابل نہیں ہے کہ اس میں اس کی خوبیاں بیان کی جائیں اور اس کے لاانتہا فضائل اور برکتیں انسان سے نہیں بیان ہو سکتیں اس واسطے سچے طالب کو کلمہ طیبؔ کی فضیلت بھی سمجھ لینا چاہئے کہ ایک قدم لَآ اِلٰہَ سے غیر خدا کی نفی پر رکھے اور دوسرا اِلَّا اللّٰہُ سے جناب الٰہی میں رکھ کر خدا سے مل جائے اور قرآن شریف کی خوبیوں سے بھی جان لینا کافی ہے کہ اس کے پڑھنے سے خدا کی درگاہ کی حضوری اور اس سے ہم کلامی حاصل ہوتی ہے اور نماز میں یہ دونوں اور تمام دعائیں اور عبادتیں اور تسبیحیں موجود ہیں اور اس کے مراتب بھی لاتعداد ہیں ان کو بھی انسان نہیں بیان کر سکتا اور جو سالک استغراق اور جذبہ کی زیادتی میں نماز نہیں پڑھتے ہیں بہت سے مرتبوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ان کو مقصد اصلی بھی حاصل نہیں ہوتا۔ اور نماز بندہ اور پروردگار کے درمیان ایک سیر ہے کہ مسلمان اس میں مشغول ہونے سے غیر خدا سے جدا اور خدا سے قریب ہو جاتا ہے وہ سلوک کا

[1] کوئی معبود اور قابل پرستش خدا کے سوا نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اور اس کے رسول ہیں ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید

Marfat.com

طریقہ جو کلمہ طیبہ کے ذریعہ سے تھا بیان کیا جا چکا اب کچھ طریقے اور کیفیت قرآن شریف کی تلاوت اور نماز پڑھنے کے طالبان حق کے طریقہ پر بیان کئے جاتے ہیں۔

## اوّل قرآن شریف کی تلاوت کا طریقہ

قرآن شریف پڑھنا ایک بہت بڑی عبادت ہے اور خدا کی قربت کے لئے سوا فرض کے ادا کرنے کے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں تو اس کے آداب اور اس کا استحباب یہ ہے کہ پوری طہارت سے نہایت اخلاص کے ساتھ کعبہ کی طرف منہ کر کے اعوذ اور بسم اللہ کے بعد خشوع اور خضوع سے ترتیل[1] کے ساتھ پڑھے اور خیال کرے کہ میں خدا کی باتیں کر رہا ہوں اور اس کو دیکھ رہا ہوں اور اگر اس پر قدرت نہ ہو تو یہ جانے کہ وہ مجھ کو دیکھتا ہے اور امر و نواہی کا حکم دیتا ہے اور بشارت کی آیت پر مسرور ہو اور وعید کی آیت پر ڈرے اور روئے اور بلند آواز سے خوش آوازی (جس سے طبیعت کو لطف آتا ہے اور غفلت دور ہوتی ہے) سے پڑھے یہ عام طریقہ ہے اور خاص طریقہ یہ ہے کہ پہلے شرائط کو مدنظر رکھے خلوت (جس میں کوئی شخص مخل نہ ہو) میں دو نفلیں ادب سے پڑھ کر حضور قلب سے بیٹھے۔ اور قرآن شریف سامنے رکھ کر خدا کے کلام کی بڑائی اور اپنی ذلت کا تصور کرے اور دل کو تمام خیالات سے صاف کر لے قرآن کی حقیقت (جو خدا کے کلام نفسی کی صفت ہے) کی طرف متوجہ ہو اور اس مراقبہ میں تھوڑی دیر ٹھیرے تاکہ اطمینان حاصل ہو اور حضور حق (جیسے شاگرد کو استاد کے سامنے ہوتا ہے) حقیقی طریقے سے حاصل ہو جائے اور اعوذ اور بسم اللہ کے بعد ترتیل اور تجوید کے ساتھ (جس طرح استاد کے سامنے پڑھتے ہیں) اور قرارت کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھے اور خیال کرے کہ منہ کی زبان اور دل صنوبری کی زبان برابر پڑھ رہی ہے اور اس خیال سے غافل نہ ہو اور اگر غفلت ہو جائے فوراً اعوذ باللہ پڑھ کر قلب کو حاضر کرے جب اس مشق سے اطمینان خاطر اور حضوری حق حاصل ہو جائے تو خیال کرے کہ ہر ہر رونگٹا جسم کا قرآن شریف پڑھ رہا ہے اور جسم کے ہر حصہ سے الفاظ نکل رہے ہیں اور تمام جسم موسوی درخت کا حکم رکھتا ہے عین پڑھنے کی حالت میں اس

[1] ترتیل اس کو کہتے ہیں کہ قرآن شریف اس طرح پڑھا جائے کہ ہر ہر لفظ آسانی سے سمجھ میں آجائے اور ایک ایک حرف علیحدہ علیحدہ رہے مخلوط نہ ہو۔ اور حرف اپنے مخرج سے نکالا جائے اور اگر خوش آوازی سے پڑھا جائے تو بہتر ہے۔ ۱۲ شہید

میں مستغرق ہو جب اس میں ل کر پیدا ہو جائے تو خیال کرے کہ خدا میری زبان سے پڑھ رہا ہے اور سن رہا ہے اور خیال کرے کہ سالک پڑھتا ہے اور خدا سالک کے کانوں سے سنتا ہے اور جب اس میں ملکہ پیدا ہو جائے تو اپنے پڑھنے میں خیال کرے کہ خود خدا پڑھتا ہے اور خود ہی سنتا ہے اور نہ سالک کا وجود ہے اور نہ دنیا کے دیگر موجودات کا بلکہ ایک آواز ہے جو ہر طرف سے آتی ہے اور سالک اس میں محو ہے اور جب اس مرتبہ میں بھی کمال ہو جائے گا تو خدا کے فضل سے امید ہے کہ حقیقی معنی اور قرآن شریف کے بھید اس پر ظاہر ہو جائیں اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو۔

## نماز پڑھنے کا طریقہ

سالک کو چاہئے کہ ہر عمل میں اور خصوصاً نماز میں ان کی روح اور مغز (جس سے مراد محبت قلبی اور خلوص نیت اور درگاہ الٰہی میں قبولیت اور خدا کے سامنے محویت ہے) کی حفاظت کرے لیکن اگرچہ حقیقت نماز اہل حقیقت کی نماز ہے اور اسے ادا کرنا اور وہاں تک پہنچنا مشکل اور اس میں بہت دقت ہے لیکن ہمت اور کوشش کرنا چاہئے شاید خدا آسانی پیدا کر دے والذین[۱] جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اس کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے نماز کی ایک صورت خیال کہ نماز کا دل خالص نیت اور اس کی روح حضور قلب اور اس کا جسم رکوع وسجود وغیرہ اور اس کے اعضائے رئیسہ ارکان اور حواس ٹھہر ٹھہر کے پڑھنا اور قرارت کی درستی ہیں جبتک کہ ان میں سے ایک بھی نہ ہوگا اہل اللہ کے نزدیک نماز نہ ہوگی اور نماز کے لئے پوری پاکی کی بھی شرط ہے کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور وہ پاکی دل کو غیر خدا سے صاف کرنا ہے کیونکہ خدا کی نظر عنایت اور قبولیت دل پر ہے۔

ان[۲] اللہ لا ینظر الی صورکم واعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم ونیاتکم نجس قلب ناپاک ہے تو جسم

---

۱ جو ہمارے راستہ میں کوشش کرتے ہیں ہم خود ان کو اپنا راستہ دکھا دیتے ہیں اور ان کو مطلوب تک پہنچا دیتے ہیں ۱۲ شہید :

۲ خدا تمہاری صورتوں اور کارگذاریوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے اس حدیث شریف سے ظاہر ہے کہ دنیا میں بہت سے ایسے مکار ہیں جو جامۂ سالوس زیب جسم کرتے ہیں لیکن ان کے قلب حد درجہ تاریک اور ان کے اندرونی افعال بہت ذلیل ہوتے ہیں تو خدا چونکہ علام الغیوب ہے اسواسطے وہ اندرونی حالتوں اور خلوص کو دیکھتا ہے کوئی وہ نماز جو رات بھر پڑھی جائے اور اس میں خلوص نیت نہ ہو ہرگز قبول نہ کی جائیگی اور صرف ایک ہی کلمہ جو خلوص نیت اور صرف دو ہی رکعتیں جو حضور قلب سے خدا ہی کے لئے پڑھی جاویں ضرور قبول کی جائینگی ۱۲ شہید :

کس طرح پاک ہو سکتا ہے کیونکہ جسم قلب کے تابع ہے تو ایسا کرنا چاہیئے کہ دل غیر خدا سے پاک ہو جائے اور کسی کو بزرگی اور تعظیم کے قابل سوا خدا کے نہ سمجھے تاکہ اللہ اکبر کہنا درست ہو اور جب تکبیر کے واسطے ہاتھ اٹھائے تو خیال کرے کہ میں دونوں جہان سے دست بردار ہو گیا۔ اور وجہت وجہی کہتے وقت قلب کا منہ ہمت سے خدا کی طرف کرے اور الحمد للہ کہتے وقت خیال کرے کہ کوئی تعریف کے قابل عالم میں نہیں ہے اور تمام تعریفیں خدا ہی کی طرف رجوع کرتی ہیں اور رب العالمین میں خیال کرے کہ خدا کے سوا کوئی پروردگار نہیں ہے اور الرحمٰن الرحیم میں اس کی عنایت اور رحم کی امید کرے اور اس کو راسخ کرے اور مالک یوم الدین میں ڈر اور قیامت کے دن کا خیال کرے اور الامر یومئذ للہ (قیامت کے دن صرف خدا کا حکم ہوگا) کا یقین کرے ایاک نعبد کہے تو لا موجود الا اللہ کا یقین کرے اور ایاک نستعین کہتے وقت لا فاعل الا اللہ کا تصور کرے اور اھدنا الصراط المستقیم سے وہ راستہ جو خدا تک پہنچا دے اور صراط الذین انعمت علیھم سے وہ راستہ انبیاء اور اولیاء کا طلب کرے اور غیر المغضوب علیھم ولا الضالین سے خدا کے غصہ اور اپنی گمراہی سے پناہ مانگے اور کھڑے ہونے میں شریعت و طریقت پر استقامت کی آرزو کرے اور رکوع میں بڑائی اور اپنی حقارت کا اور سجدہ میں اپنی فنا اور خدا کے ثبات اور بقا کا اور تشہد میں اپنی محویت کا خیال کرے۔

اور اس بات کی کوشش کرو کہ جو نماز میں پڑھوں اسکو اپنے اوپر صادق کروں ورنہ فمن اظلم ممن کذب علی اللہ وکذب بالصدق[1] کے مصداق بن جاؤ گے۔

اور حضور اور خلوص میں کوشش کرو اور جو نماز پڑھو اس میں مراقبہ کرو اور اگر اس میں حضور قلب نہ ہو اور کوئی کمی ہو تو پھر لوٹاؤ جب چند بار ایسا کرو گے تو یقین ہے من طلب شیئا وجد وجد[2] کے مطابق یہ دولت حاصل ہو جائے گی لیکن اسی پر صبر نہ کرو بلکہ ہمیشہ اس کی ایجابی صفت کے متمنی رہو تاکہ صلوٰۃ حقیقی حاصل ہو اور خدا کو یاد۔ شعر

دست از طلب ندارم تا کار من برآید | یا من رسم بہ جانان یا جان زتن برآید[3]

پر عمل کرو انشاء اللہ خدا کے فضل سے کامیابی حاصل ہو گی۔

---

[1] کیا اس سے بھی زائد کوئی شخص حد سے زائد تجاوز کرنے والا ہے جو خدا پر اتہام لگاتا ہے اور صدق دل کو جھٹلاتا ہے [2] جو شخص کسی چیز کی تلاش کرتا ہے اور اسی میں کوشش کرتا ہے یقیناً وہ اس کو پاتا ہے ۱۲ شہید [3] جب تک میرا مقصود نہ حاصل ہو جائے گا میں کوشش سے دست بردار نہ ہوں گا۔ یا تو میں اس تک پہنچ جاؤں گا یا میری جان نکل جائے گی ۱۲ شہید

Marfat.com

## نماز ادا کرنے کا دوسرا طریقہ

نماز پڑھتے وقت قلب کے منہ کو حقیقت کعبہ (جو موجودیت خدا کی صفت ہے) کی طرف اور نماز کے نور حقیقت کا (جو خدا کے الوہیت کی صفت ہے) تصور کرے اور اپنی حقیقت (جو عبدیت کا مرتبہ ہے) کا تصور پوری عاجزی سے کرے اور غلامی کی خدمت کی خالص نیت کرے اور تکبیر کے واسطے ہاتھ اٹھائے اور خیال کرے کہ میں دونوں جہان سے دست بردار ہو کر خدا کی طرف پھرا اور اللہ اکبر کہکر خیال کرے کہ میں نے اپنے نفس کو تکبیر سے ذبح کر کے فنا کر دیا اور تسبیح (یعنی سبحانک اللھم الخ) اور تحمید (الحمد پڑھنا) کے بعد قرأت شروع کرے اور قرأت میں خدا کی قبولیت کا تصور کرے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جسوقت بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب الرحمن الرحیم کہتا ہے تو فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے نے بزرگی اور بڑائی کی اور جب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے تو فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور جو کچھ اس نے مانگا خاص اسی کے واسطے ہے اور جب اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہتا ہے تو فرماتا ہے کہ یہ میرے بندہ کے واسطے ہے اور جو کچھ اس نے مانگا وہ سب اس کے لئے ہے تو جواب کے تصور میں مستغرق ہو جائے اور رکوع میں پاؤں کی پیٹھ پر نظر رکھے اور خدا کی کبریائی اور بڑائی اور اپنی ذات کا تصور کرے اور سجدہ میں ناک کے نتھنے پر نظر رکھے اور اس کی بلندی اور اپنی حقارت اور خاکساری کا تصور کرے اور بیٹھنے میں سینہ پر نظر رکھے اور التحیات کے معنی کا خیال کرے اور اس حالت میں خیال کرے کہ خدا کے سامنے انبیاء کی مجلس میں داخل ہو گیا نیز ہر نماز میں ان تعبد اللہ کانک تراہ کا تصور کرے اور اگر کوئی خیال ذہن میں آئے تو لا صلوٰۃ الا بحضور القلب کے تصور سے دور کرے اور اس قدر آواز بلند کرے کہ خود سن سکے بلکہ پاس والا بھی سن لے مگر اتنا پکار کر نہ پڑھے کہ آواز حلق سے باہر نکلے لیکن جہری نماز میں بیشک بلند آواز سے پڑھے۔

## نماز کا دوسرا طریقہ

مقررہ شرطوں کے ساتھ حالت نماز میں حقیقت کے نور پر (جو ستارے کی مانند چمکتا ہے

---

۱؎ الحمد کا ترجمہ: سب تعریف اس خدا کے لئے ہے جو دونوں عالم کا پروردگار ہے جو بہت رحمت کرنے والا ہے قیامت کے دن کا مالک ہے ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اے خدا ہم کو سیدھا راستہ دکھلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تم نے انعام کئے نہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے غصہ کیا اور جو گمراہ ہیں ۱۲ اشتیہید

کھڑے ہونے کی صورت میں سجدہ گاہ رکوع میں پیشانی پر اور سجدہ میں نتھنے پر اور بیٹھنے میں سینہ پر نظر رکھے اور مستغرق ہو جائے تو جب نماز میں اس طرح مشق کرے گا تو خدا کی مدد سے نماز حقیقی حاصل ہو جائے گی اور مختلف قسم کی حقیقتیں اور معرفتیں ظاہر ہوں گی الصلوٰۃ معراج المومنین کا یہی مرتبہ ہے مقصد اصلی دنیا و مافیہا کو چھوڑ دینا اور خدا سے ملجانا ہے واللّٰہ یرزق من یّشاء اے خدا ہم کو اور تمام دوستوں کو اور تمام طالبان حق کو اس دولت سے مشرف فرما اور اسی میں موت دے اور اٹھا بمنہ و کرمہ بحق النبی و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین آمین آمین آمین۔

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا طریقہ

عشا کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہنکر خوشبو لگا کر ادب سے مدینہ منورہ کیطرف منھ کرکے بیٹھے اور خدا کی درگاہ میں جمال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حاصل ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللّٰہ کی داہنے اور الصلوٰۃ والسلام یانبی اللّٰہ کی بائیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یاحبیب اللّٰہ کی ضرب دل پر لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے اس کے بعد طاق عدد میں جس قدر ہو سکے اللھم صلی علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ اللھم صلی علی محمد کما ھو اھلہ اللھم صلی علی محمد کما تحبُّ وترضٰی[1] اور سوتے وقت اکیس[۲۱] بار سورہ نصر پڑھ کر آپ کے جمال مبارک کا تصور کرے اور درود شریف پڑھتے وقت سر قلب کی طرف اور منھ قبلہ کی طرف داہنی کروٹ سے سوئے اور الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللّٰہ پڑھ کر داہنی ہتھیلی پر دم کرے اور سر کے نیچے رکھ کر سوئے۔ یہ عمل شب جمعہ یا دوشنبہ کی رات کو کرے اگر چند بار کرے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ مقصد حاصل ہوگا۔

## نماز کن فیکون کا طریقہ

مشکلوں کے دفع کرنے میں یہ سریع الاثر ہے جس شخص کو کوئی حاجت یا دشواری پیش آئے شب

---

[1] اے خدا صلوٰۃ بھیج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح تو نے ہم کو حکم دیا کہ ہم ان پر درود بھیجیں اے خدا آنحضرتؐ پر ایسا درود بھیج جس کے وہ قابل ہیں اور ان پر ایسا درود بھیج جیسا تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو رضامند ہوتا ہے ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید فرنگی محلی

Marfat.com

چہارشنبہ اور پنجشنبہ کو پوری طہارت اور پورے خلوص سے دو رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں الحمد ایک بار اور قل سو اسو بار اور دوسری رکعت میں الحمد سو بار اور قل ہو اللہ ایک بار پڑھے اور سو بار کہے اے دشواریوں کے آسان کرنے والے اور اے تاریکیوں کے روشن کرنے والے اور سو بار استغفار اور سو بار درود شریف پڑھے اور حضور دل سے خدا کی درگاہ میں دعا کرے اور تیسری رات میں نماز وغیرہ پڑھ کر برہنہ سر ہو کر داہنی آستین نکال کر گردن میں ڈالے اور گریہ و زاری سے درگاہ الٰہی میں، پچاس بار دعا کرے انشاء اللہ تعالے اس کی دعا ضرور قبول ہو گی اور خاندان چشتیہ میں یہ عمل بہت مؤثر اور مجرب ہے اسی سبب سے اس کا نام صلوٰۃ کن فیکون ہے کہ مقصد پورا کرنے میں بہت جلد تاثیر کرتی ہے۔

## نماز استخارہ کا طریقہ

جس کام کو شروع کرنا ہو پہلے اس میں استخارہ دیکھ لے مسنون استخارہ میں خواب وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے صرف قلبی اطمینان کافی ہے اگر وقت نہ ہو تو صرف دعا کرے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعتیں استخارہ کی نیت سے پڑھے پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قل یا الاٰیۃ عہ اور دوسری میں قل ہو اللہ الاٰیۃ پڑھے سلام پھیرنے کے بعد اَللّٰھُمَّ[لہ] اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ

---

لہ اے خدا میں تیرے علم سے اچھائی طلب کرتا ہوں اور قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت سے اور تیری بڑی عنایت سے مانگتا ہوں اس لئے کہ تجھ کو قدرت ہے مجھ کو نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں اور تو غیب کا بڑا جاننے والا ہے اے خدا اگر تو یہ جانتا ہو کہ یہ کام میرے دین اور معاشرت اور میری آخرت اور جلد پہنچنے والی بات اور دیر میں آنیوالی بات میں اچھا ہے تو مجھ کو اس کی قدرت دے اور میرے واسطے کر دے پھر اس میں مجھ کو برکت دے اور اگر تو یہ جانتا ہے ان سب چیزوں میں یہ کام میرے واسطے برا ہے تو اسے مجھ سے دور رکھ مجھ کو اس سے علیحدہ کر دے، اور جہاں کہیں اچھائی ہو اس پر قدرت دے پھر مجھ کو اس سے راضی کر دے

۱۲ عہ یعنی آخر صورت تک ۱۲ عبدہٗ۔

Marfat.com

## استخارہ کا دوسرا طریقہ

مشائخ چشتیہ نے کہا ہے کہ عشا کی نماز کے بعد استخارہ کی نیت سے دو رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد قل ہو اللہ تین بار پڑھے سلام کے بعد اوّل و آخر تین تین بار درود شریف پڑھ کر یا سلام سلمنی تین سو ساٹھ ۳۶۰ بار پڑھے اس کے بعد یا علیم علمنی[1] یا بشیر بشرنی یا خبیر خبرنی یا مبین بین لی چار چار سو بار پڑھے اس کے بعد منہ قبلہ کی طرف کرکے اور سر قطب کی طرف اور پیر دکھن کی طرف کرکے زمین پر سو رہے اگر معذور ہے تو اس کو اختیار ہے لیکن کسی سے گفتگو نہ کرے اور درود شریف پڑھتا ہوا سو جائے اور اس عمل کو دوشنبہ یا جمعرات کی رات کو کرے اگر ایک شب میں نہ معلوم ہو تو تین یا سات رات تک کرے انشاء اللہ جو کچھ مقصد ہوگا حاصل ہو جائے گا۔

## دوسرا طریقہ

سورۂ فاتحہ ایکبار سورۂ ناس تین بار سورۂ فلق تین بار سورۂ اخلاص تین بار سورۂ کافرون تین بار (چاروں قل اور الحمد) سورۂ اذا جاء نصر اللہ پچیس بار اس کے بعد جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے یہاں تک کہ درود شریف پڑھتے پڑھتے سو جائے اور سوتے وقت داہنے ہاتھ پر پھونک کر اور ہاتھ گلے کے نیچے رکھ کر سوئے۔

## صبح و شام کے مختلف اعمال کا بیان

قلبی اشغال میں مشغول ہونیوالے کو واجبات فرائض اور سنتوں کے علاوہ بعض عبادتیں اور اد و وظائف زبانی بھی (جو قلب کی صفائی میں مددگار اور معاون ہوں) ضروری کرنا چاہئے چنانچہ تہجد کی بارہ رکعتیں اور چھ یا دو اشراق کی رکعتیں اور چاشت کی رکعتیں اور صلوٰۃ الزوال کی چار رکعتیں اور صلوٰۃ الاوابین کی چھ رکعتیں (اور بعض لوگ بیس بھی کہتے ہیں) اور چار سنتیں نماز عصر سے پہلے اور چار سنتیں عشاء سے پہلے اور فرصت ہونے کی صورت میں جمعہ کے دن صلوٰۃ التسبیح اور ایام بیض کے تین روزے اور جمعرات اور دوشنبہ کے دو روزے اور شوال کے چھ روزے

[1] اے جاننے والے مجھ کو بتا دے اے خوشخبری دینے والے مجھ کو خوشخبری دے اے خبر رکھنے والے مجھ کو خبر دے اے بیان کرنیوالے مجھ سے بیان کر دے ۱۲ اشہید عفی اے سلامتی والے مجھ کو محفوظ رکھ ۱۲ اشہید

Marfat.com

اور ابتدائے ذالحجہ کے نو روزے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو عرفہ کا روزہ ضرور رکھے اور عاشورے
کا روزہ اور اوائل رجب و شعبان کے آٹھ روزے رکھے اور قرآن شریف اسقدر پڑھے کہ چالیس
روز میں ختم ہو جائے اور نماز صبح کی فرض اور سنت کے درمیان بسم اللہ کے ساتھ الحمد اکتالیس
بار پڑھے اور نماز صبح کے بعد سورۂ یٰسین اور دس بار کلمہ چہارم اور سو بار سبحان اللہ وبحمدہ سبحان
اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ اکتالیس بار اور اللھم صلی علی سیدنا محمد الخ جس قدر ہو سکے
پڑھے اور ظہر کی نماز کے بعد انا فتحنا اور اگر ہو سکے ایک منزل دلائل الخیرات پڑھے، اور عصر کی نماز
کے بعد سورۂ عم یتساءلون اور سو بار آیۂ کریمہ اور مغرب کی نماز کے بعد سورۂ واقعہ اور عشاء کی نماز کے
بعد سورۂ ملک یا سورۂ سجدہ اور ایک سو بار یاحی یاقیوم برحمتک استغیث اور اول و آخر درود شریف
معنی کے خیال اور حضور قلب سے پڑھے اور صبح و شام سید الاستغفار ایک بار اور خدا کے ننانوے
نام ایک بار اور اللھم انت السلام ومنک السلام وعلیک یرجع السلام حینا ربنا با
السلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یاذا الجلال والاکرام اور
آیۃ الکرسی اور آمن الرسول آخر سورۃ تک ایک ایک بار اور اعوذ بکلمات اللہ التامات کلھا
من شر ما خلق تین بار اور سورۂ حشر کی آخر آیتیں ایک بار اور بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ
شیٔ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم تین بار اور رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا
وبمحمد نبیا صلے اللہ علیہ وسلم تین بار اور حزب البحر ایک بار اگر ہو سکے ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی
ایک بار اور سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر تینتیس ۳۳ تینتیس ۳۳ بار اور چوتھا کلمہ یعنی لا[1] الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیٔ
قدیر پڑھے اور کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم بارک لنا فیہ اور کھانے
کے بعد الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین پڑھے اور سوتے وقت الحمد اور آیۃ
الکرسی ایک ایک بار اور معوذتین تین تین بار اور سورۂ کہف کی آخر کی آیتیں پڑھے اور سو کے اٹھے
تو کلمہ چہارم پڑھے اور پائخانے جاتے وقت اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث
اور نکل کر غفرانک اور ہر وقت اٹھتے بیٹھتے بسم اللہ واللہ اکبر و اللھم انی اسئلک رضاک

[1] کوئی پروردگار سوائے خدا کے نہیں ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی ملک اور اسی کے واسطے تعریف ہے وہ مارتا ہے اور وہ
زندہ کرتا ہے اور وہ زندہ ہے اور نہ فنا ہوگا اس کے قبضہ میں اچھائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۱۲ شہید

Marfat.com

گننے کی عادت ڈالے اور بھی نماز فجر و عصر کے مسبعات عشر[1] پڑھے اور بہت سے اوراد ہیں اگر کرنا چاہے تو دوسری کتابوں میں جیسے حصن حصین میں دیکھے باقی ہر حالت میں اشغال قلبی میں مشغول رہے اور بعض بزرگ سکون طبیعت اور اطمینان کے واسطے نماز ظہر یا نماز چاشت کے بعد ختم خواجگان بھی پڑھتے ہیں۔

اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سات بار الحمد اس کے بعد سورۂ الم نشرح اناسی بار درود شریف سو بار پڑھے اور اس کے بعد ایک ہزار بار سورۂ اخلاص اس کے بعد سات بار الحمد اور سو بار درود شریف اور سو بار یا قاضی الحاجات و یا کافی المہمات یا دافع البلیات یا حل المشکلات یا رافع الدرجات یا شافی الامراض یا مجیب الدعوات یا ارحم الراحمین پڑھے۔

## ختم خواجگان چشت کا طریقہ

• ہر مشکل اور مہم کے واسطے وضو کر کے قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے پہلے دس بار درود شریف اس کے بعد تین سو ساٹھ بار لا ملجأ ولا منجأ من اللہ الا الیہ پڑھ کر الم نشرح تین سو ساٹھ بار پڑھے اور پھر دعائے مذکور تین سو ساٹھ بار درود شریف پڑھ کر ختم کرے اپنی مراد خدا سے مانگے۔

## ختم خواجگان قادریہ کا طریقہ

کسی بڑی بات کے حاصل ہو جانیکے لئے پہلے دو نفلیں پڑھے اس کے بعد ایک سو گیارہ بار سورۂ الم نشرح بعد کلمہ تمجید ایک سو گیارہ بار اور سورۂ یٰسین ایک بار پڑھے اور اگر بڑا ختم کرنا ہے تو سورۂ الم نشرح ایک ہزار گیارہ مرتبہ پڑھے اور چھوٹے ختم کی صورت میں ایک سو اکتالیس بار لیکن ہر صورت میں اس کے بعد ایک سو گیارہ بار درود شریف پڑھے اور خدا سے اپنی مراد مانگے۔

## سلوک کے راستوں کے موانع کا بیان اور ان کے دفعیہ کا بیان

حدیث نفس اور بیکار خیالات اور لغو فکریں اور تشویشیں ہر طالب کی راہ سلوک میں مانع ہوتی

[1] یعنی وہ دس چیزیں جو سات سات بار پڑھی جاتی ہیں سورۂ فاتحہ سورۂ ناس سورۂ فلق سورۂ اخلاص سورۂ کافرون آیۃ الکرسی کلمہ تمجید درود شریف اور اللھم اغفرلنا الاحیاء منھم والاموات اور اللھم یارب افعل لی ولھم عاجلا وآجلا فی الدین والدنیا والآخرۃ ما انت اھل ولا تفعل بنا یا مولینا ما نحن لہ اھل انک غفور حلیم جواد کریم ملک بر رؤف رحیم ۱۲ شہید

ہیں اور یہ بہت سخت مرض ہے بزرگوں نے اس کے علاج تجویز کئے ہیں اگر برے خیالات کی وجہ سے اشتغال اور نسبت قلبی میں کوئی خلل واقع ہو تو نہائے اور نئے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور خلوت (جس میں شور وغل کی آواز نہ آسکے) میں بیٹھے اور معوذتین اور قل ہو اللہ تین تین بار پڑھے اور استغفر اللہ من جمیع الخ تین بار پڑھے اور تین مرتبہ اعوذ پڑھ کر بائیں شانے کی طرف پھونک کر اور کھڑے ہو کر دوگانہ پڑھے اور جتنی بار ہو سکے اللھم طھر قلبی عن غیرک ونور قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ یا اللہ اس کے بعد بائیں طرف یا نور اور داہنی طرف یا نور اور دل میں یا نور کی ضرب لگائے اور تکرار کرے اور اگر پھر طبیعت میں گھبراہٹ ہو تو فوراً وضو کرکے اسی ذکر میں مشغول ہو جائے اور اگر پھر تشویش ہو تو پھر ایسا کرے انشاء اللہ دو تین دفعہ میں قلب کو تسکین ہو جائے گی پھر نفی اثبات کے ذکر میں لا فاعل الا اللہ ولا موجود الا اللہ کے تصور کے ساتھ مشغول ہو جائے اور مرشد اور خوش آوازی کا خیال رکھے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ مقررہ طریقہ پر یا اللہ یا فتاح یا باسط (یا فعال) میں سے کوئی نام لیکر سہ ضربی یا چہار ضربی میں مشغول ہو جائے اگر پھر بھی خیالات نہ دور ہوں اور طبیعت پریشان رہے چند بار مذکور تصور کے ساتھ نفی واثبات کی مشق کرے کہ یہ خیالات خواہ اچھے ہوں یا برے خدا ہی کے ساتھ قائم ہیں بلکہ عین خدا ہیں کیونکہ بعضوں کے نزدیک برائی بھی خدا کے ظہور سے ہے اور ھو الاول ھو الاخر ھو الظاھر ھو الباطن وھو بکل شیئ علیم پڑھے یقیناً اس سے شوق واشتیاق زائد ہو جائے گا۔ اور تمام خیالات دور ہو جائیں گے۔

## تفرقوں کی کیفیت اور ان کا علاج

تفرقہ اور پریشانی طبیعت کے چند اسباب ہیں کبھی زیادتی شوق کے فساد سے اس کی یہ صورت ہے کہ عاشق خدا کے وصل کے آرزو مند ہیں اور وہ بغیر طالب کے ذات خدا میں فنا ہوئے حاصل نہیں ہو سکتا ہے اور فنا موقوف ہے مستی اور طبیعت کے سکون پر جب بعض طالب شوق کی زیادتی میں بڑی بڑی ریاضتوں کا بار اپنے سر لیتے ہیں اور اپنے نفس کو یک لخت اس کی لذتوں اور خواہشوں سے روک دیتے ہیں اور بے انتہا بھوک اور پیاس اور آرام ترک کرنا اختیار کر لیتے ہیں تو یہ باتیں طبیعت میں انقباض پیدا کر دیتی اور حواس کے فتور کی وجہ سے فرحت و انبساط پریشانی اور غم سے بدل جاتے ہیں اس کا علاج یہ ہے کہ نفس کو اس کے مباح چیزوں کی خواہش میں خود مختار کر دے اور اس وقت رہبانیت چھوڑ دے۔

Marfat.com

جب تک کہ شوق اور انشراح طبیعت اور مستی پھر پیدا ہو جائے اور کبھی اس کا سبب نامردی اور کمزوری ہوتی ہے یعنی نفس اپنی خواہشوں کے چھوڑنے کی جرات نہیں کرتا اور تفرقہ اور پریشانی پیدا ہو جاتی ہے اس کا علاج نصیحت ہے کیونکہ مسلمان اور طالب حق کی ہمت ریاضت اور اطاعت ہے اور خدا کے دشمن اور منافق کی ہمت کھانا پینا اور اپنے نفس کی خواہشوں اور لذتوں میں مشغول ہونا ہے اور حق کے طالب اپنی جان اور دل خدا کے دین پر فدا کر دیتے ہیں اور منافق اپنے دین ایمان کو مال و زر پر فدا کر دیتے ہیں۔ نعوذ باللہ منہا[۱]۔

یا تفرقہ کا باعث وہ فکر ہے جو شیطان اس میں پیدا کر دیتا ہے جس سے دل ناامیدی اور کم ہمتی کی طرف مائل ہو جاتا ہے یا مرشد کی باتوں پر اعتراض کرنا شروع کرتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ ہمت جمع کرے اور لا تقنطوا من رحمۃ اللہ[۲] پڑھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ واقعہ جو حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ پیش آیا تھا یاد کرے یا تفرقہ کا سبب نفس کی رگ کا باقی رہتا ہے جس کی تاریکی طالب حق میں باقی رہتی ہے اور اس کے سبب سے پریشانی اور رنج و ناامیدی پیدا ہو جاتی ہے اس کا علاج کسر نفسی اور وہ ذلت برداشت کرنا ہے جو نفس پر شاق ہو یا ہمیشہ ذکر اور خلوت کرنا ہے یا اس کا سبب رنج اور ارادہ کی پریشانی ہے کہ جس قدر وہ قلب کی صفائی اور روح کے جلا کرنے میں مشغول ہونا چاہتا ہے اسی قدر اس کا نفس نافرمانی کرتا ہے تو اس کا سبب مزاج کا مختل ہونا ہے کہ سوداوی اخلاط دل پر غلبہ کر لیتے ہیں اس کا علاج فصد اور قے کر کے صفائی اور مزاج کا معتدل کرنا ہے یا اس کا سبب بے وضو ہونا اور ناپاکی ہے اس کا علاج یہ ہے کہ اپنے کو خوب پاک اور طاہر رکھے یا اس کا سبب غربا پر ظلم کرنا اور اہل حق کا حق غصب کرنا ہے اسکا علاج اس خلل کا دور کر دینا ہے یا تفرقہ کا سبب حرام اور مشکوک غذاؤں کا کھا لینا ہوتا ہے اسکا یہ علاج ہے کہ ان کو چھوڑ دے اور توبہ کرے اور کبھی تفرقہ جادو اور دیوانگی سے جو شیطان سے ہوتی ہے اکی وجہ سے ہوتا ہے اس کا علاج معوذتین پڑھنا اور جسقدر ہو سکے یا اللہ یا اللہ کا ذکر کرنا اور کبھی مشائخ طریقت سے بے ادبی کرنے سے پیدا ہو جاتا ہے اسکا علاج اس سبب کا دور کر دینا ہے علاوہ اس کے تفرقہ اور تشویش کے دور کرنیکے واسطے بدن اور کپڑوں کی پاکی کے ساتھ نفی و اثبات کرنا چاہیئے۔

## چلہ کا طریقہ

مقصد حاصل ہونیکے لئے حضرات اہل طریقت نے چلّے مقرر کئے ہیں اور اس کے فائدے اور سند میں

---

[۱] اللہ ہم کو اس سے بچائے ۱۲ تمہید [۲] اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو ۱۲ شہید

سلوک کی کتابوں میں موجود ہیں اس مختصر رسالہ میں نہیں بیان کئے جا سکتے۔ طریقہ یہ ہے کہ پہلے نیت خالص کرے یعنی صرف خدا کی رضامندی کا سنت کی اتباع میں قصد کرے اور غیر خدا سے بغرض عبادت فراغ حاصل کرے اور خدا کے ذکر کا قصد کرے اور خلوت کیواسطے جامع مسجد بہتر ہے تاکہ جمعہ اور جماعت کی فضیلت سے محروم نہ رہ سکے تو نہائے اور نئے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے پھر شعبان کی بیسویں تاریخ عصر کی نماز کے پہلے جو نوافل کے پڑھنے کا وقت ہے اعوذ بسم اللہ اور معوذتین اور کلمۂ تمجید پڑھ کر مرشد کے واسطہ سے مشائخ طریقت کی مقدس روحوں سے مدد مانگ کر خلوت میں آجائے اور خلوت میں داخل ہوتے وقت بسم اللّٰہ والحمد للّٰہ والصلوٰۃ علیٰ رسول اللّٰہ اور داہنا قدم رکھے اسکے بعد اللھم افتح لی ابواب رحمتک کہہ کر داخل خلوت ہو اور دو نفلیں ماسوی اللّٰہ سے جدا ہونے اور خدا کی طرف لوٹنے کی نیت سے پڑھے اور اگر عصر کی نماز کے بعد خلوت میں داخل ہو تو نفل نہ پڑھے[۱] اور قبلہ کی طرف منھ کر کے بیٹھے اور ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اطہر پر فاتحہ پڑھے اور حضور کی روحانیت سے استقامت حاصل ہونے میں مدد مانگے اس کے بعد ذکر وشغل اور مراقبہ جو کچھ اس کو مرشد سے پہنچا ہے اس میں مشغول ہو جائے۔

اور خلوت کی شرطیں یہ ہیں ہمیشہ روزہ رکھنا، کم سونا، لوگوں سے کم ملنا اور طہارت اور عبادت پر ہمیشگی کرنا، اور درود شریف پڑھنا، اور ہمیشہ ذکر کرنا ان تمام شرطوں اور ارکان خلوت کا خیال رکھنا چاہئے اور ان میں سے کسی سے غفلت نہ کرے تاکہ خلوت کے مفید نتائج مرتب ہوں اور رمضان کے آخر دس دن کی طاق راتوں یعنی اکیس، تیئس، پچیس، ستائیس، انتیس میں تمام رات جاگا کرے تاکہ لیلۃ القدر کی برکت سے فائدہ اٹھا سکے۔

اس کے سوا اور راتوں میں رات کے تہائی حصّہ تک جاگے اور ذکر کرتا ہوا سو جائے۔ جب آخر کی تہائی رات آئے اٹھ کر جلدی استنجا اور وضو کرے پھر تہجد کی نماز پڑھے اور ذکر وشغل اور مراقبہ میں صبح تک مشغول رہے جب عید کا چاند دکھائی دے مغرب کی نماز کے بعد دوگانہ پڑھ کر خلوت سے باہر آئے۔

## خلوت کی شرطیں

مجتہد طریقت حضرت جنید بغدادی قدس سرّہ نے خلوت کی چند شرطیں بیان کی ہیں

[۱] کیونکہ حدیث ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال وآفتاب نکلتے وقت اور عصر کی نماز کے بعد قبل غروب آفتاب کے نماز پڑھنے کو منع فرمایا ہے ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید فرنگی محلی۔

Marfat.com

پہلے ہمیشہ باوضو رہے اور جس وقت ٹوٹ جائے فوراً کرے کیونکہ اس سے انشراح طبیعت اور قلب کی نورانیت بڑھتی ہے۔

دوسرے ہمیشہ روزہ رکھنا اور نماز مغرب[1] کے پہلے افطار کرے اور عشاء کی نماز کے بعد کھانا کھانا اگر اس سے پریشان ہوجاتا ہو تو مغرب اور عشاء کے درمیان میں بھی کھا سکتا ہے۔

تیسرے کھانا کم کردینا کہ معدہ کا تہائی خالی رہے اور اگر قدرت ہو تو اس سے بھی کم کردے اور اسقدر کم نہ کرے کہ ضعف کیوجہ سے انشراح اور خوشی تشریف لے جائے اور عبادت کا لطف جاتا رہے غرض کھانا کم کھانے سے قلب کی رقت اور دل کی صفائی اور قوت ملکیہ زائد ہوتی ہے جیسا کہ کہا گیا ہے بھوک اللہ کا کھانا ہے چوتھے سوائے خدا کے ذکر کے زبان سے کچھ نہ نکالے تو سالک کو خلوت میں کسی سے گفتگو نہ کرنی چاہئے ہاں اگر کوئی شرعی ضرورت پیش آئے تو بقدر ضرورت ملازم سے گفتگو کرے بلکہ سوائے ملازم کے کسی کو خلوت میں آنے بھی نہ دے کیونکہ خاموشی سے حکمت حاصل ہوتی ہے اور بیکار گفتگو کرنے سے ذکر کرنے کا نور ضائع ہوجاتا ہے۔

پانچویں ہمیشہ ذکر اور مراقبہ کرنا اور انا جلیس من ذکرنی کا تصور کرنا ہے اس طرح کہ غفلت نہ آنے پائے اور خلوت کی اصلی غرض بھی یہی ہے۔

چھٹے خطرات کا دور کرنا اور حدیث نفس کو دفع کرنا ہے تو غیر خدا کے خواہ اچھا ہو یا برا خیال کے روکنے کی کوشش کرے کیونکہ حدیث نفس کا آجانا ذکر سے روکتا اور قلب کو تاریک اور خلوت کے فائدہ کو ضائع کر دیتا ہے ساتویں دل کا شیخ سے ربط رکھنا اس خیال سے کہ اس سے مدد حاصل کرے اور اس اعتقاد سے کہ شیخ خدا کا مظہر ہے خدا نے فیض پہنچانیکے لئے میرے اوپر اسکو متعین کیا ہے اور شیخ ہی کے ذریعہ سے خدا تک رسائی ہوسکتی ہے تو ہمیشہ محبت اور انقیاد سے شیخ کی طرف متوجہ رہے یہاں تک کہ فیض کا دروازہ اس پر کھل جائے اور اپنے دل میں شیخ کی نسبت کوئی اعتراض نہ لائے کیونکہ اس سے خدا تک رسائی رکجاتی ہے نعوذ باللہ من الحور بعد الکور

## نصیحت اور وصیت آمیز کلمے

حق کے طالب کو پہلے فرقہ ناجیہ کے عقائد کی تصحیح کے لئے ضروری مسائل سیکھنا چاہئے کتاب اور سنت اور آثارِ صحابہ کی پیروی کرنا چاہئے اس کے بعد نفس کی پاکی اور اس کے غیر خدا سے خالی کرنے کی طرف متوجہ

[1] لیکن اگر ابر ہو تو مغرب کی نماز کے بعد احتیاطاً روزہ کھولنا افضل ہے ۱۲ شہید

Marfat.com

ہونا چاہئے چنانچہ ایک بزرگ فرماتے ہیں۔ رباعی

خواہی[1] کہ شود دل تو چوں آئینہ ∴ دہ چیز بروں کن از درون سینہ
حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت ∴ بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ

اس کے بعد قلب کو صاف کرنا اور جلا دینا (جس سے مراد اچھی عادتیں اختیار کرنا ہے) چاہئے چنانچہ اس دوسری رباعی میں اس طرف اشارہ ہے۔ رباعی

خواہی[2] کہ شوی بمنزل قرب مقیم ∴ نہ چیز بہ نفس خویش فرما تعلیم
صبر و شکر و قناعت و علم و یقین ∴ تفویض و توکل و رضا و تسلیم

**فائدہ** سالک کو چاہئے کہ شرع کے احکام کا مضبوطی سے پابند ہو اور اس کے ممنوعات سے پرہیز کرے اور پرہیزگاری اور خوف خدا اپنا طریقہ کرے اور تمام حالتوں میں سنتوں کا خیال کرے اور ان چیزوں سے جن کو خدا نے منع کیا ہے اور مشتبہ چیزوں سے بچے اور اگر کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کرے اور استغفار اور اچھی باتوں سے اس کا تدارک کرے اور دوسرے وقت پر نہ اٹھا رکھے اور باجماعت مسجد میں نماز پڑھے اور جو وقت فرائض اور واجبات اور سنتوں کے پورا کرنے سے بچے اسے باطنی اشغال میں صرف کرے اور اوراد و نوافل کے زیادہ کرنے کی طرف متوجہ نہ ہو بلکہ باطنی اشغال کو اپنے اوپر فرض سمجھے اور کبھی غافل نہ ہو جب ان میں لطف اور مزا پائے خدا کا شکر ادا کرے اور تھوڑے لطف کو زائد سمجھے اور ہر کام خدا کی رضامندی کے لئے کشف و کرامات میں لطف نہ حاصل کرے بلکہ اس سے بیزار ہو اور بسط کی حالت میں شکر ادا کرے اور شرع کی حدوں کا خیال رکھے اور جب انقباض ہو مایوس اور پریشان نہ ہو جائے اپنے کام میں مصروف رہے اور اپنی غلطی تسلیم کرے اور تمام عبادتوں میں اپنے کو قاصر خیال کرے اور باطنی حالتوں کو کسی جاہل کے سامنے نہ بیان کرے اور غیر محرم سے بھی نہ کہے۔ اور محرم سے بھی تنہائی اور علیحدگی میں کہے اور اوقات کی پابندی کرے اور غیر مستقل مزاجی سے علیحدہ رہے اور دل سے دنیا اور تمام دنیا کی چیزوں کی محبت چھوڑ دے ورنہ ایک ہزار برس تک بھی عبادت کرنا فائدہ نہ دے گا۔

---

[1] اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا قلب آئینہ کی طرح صاف اور روشن ہو جائے تو یہ دس خبیث عادتیں اپنے سینہ سے نکال ڈالو[1] لالچ[2] آرزو[3] غضب[4] جھوٹ[5] غیبت[6] کرنا[7] کنجوسی[8] حسد[9] ریا[10] کبر[11] کینہ ۱۲ شبیر[2] اگر تم چاہتے ہو کہ خدا کی قربت حاصل کرو۔۔۔ تو اپنے نفس کو نو چیزوں کی تعلیم دو صبر کرنے شکر کرنے قناعت کرنے اور خدا پر یقین کرنے اور اپنے کو اس کے سپرد کر دینے اور حوالہ اختیار کر دینے اور اسکی رضامندی پر راضی ہونے اور اس پر بھروسہ کرنے کی ۱۲ شبیر۔

Marfat.com

دل ایک آئینہ ہے اس میں غیر اللہ کو نہ دیکھے اور مرتبہ اور غیرت کی خواہش کرنا اپنے کو گمراہ کرنا ہے اس سے پناہ مانگے اور وقت کو غنیمت سمجھے اور غفلت اور بیکاری میں ضائع نہ کرے کیونکہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں اور مردانہ وار کامزنی کرے اور خوشی وغم کو بالائے طاق رکھے اس واسطے کہ یہ ایک حجاب ہے اور جو شخص سنت رسولؐ کا پابند اور ہم جنس نہ ہو اس کی صحبت میں شریک نہ ہو اگرچہ اس شخص سے کرامتیں اور خرق عادات ظاہر ہوں اور وہ آسمان پر بھی اڑے اور لوگوں سے بقدر ضرورت ملے اور اچھے بُرے سے خوش اخلاقی سے پیش آئے اور لوگوں سے عاجزی اور انکساری کا برتاؤ کرے اور خاکساری اور نیستی کو اپنا طریقہ بناوے اور کسی پر اعتراض نہ کرے اور گفتگو نرمی سے کرے اور خاموشی اور خلوت پسند ہو اور اطمینان سے اپنے کاموں میں مشغول رہے اور پریشان نہ ہو اور جو باتیں پیش آئیں ان کو خدا کی طرف سے سمجھے اور ہمیشہ دل کی حفاظت کرے تاکہ غیر خدا کا خیال نہ آنے پائے اور دینی باتوں میں لوگوں کو فائدہ پہنچائے اور ہر کام کو خالص نیت سے سر انجام دے اور کھانے پینے میں اعتدال مدنظر رکھے نہ اس قدر کھائے کہ کاہل ہو جائے اور نہ اتنا کم کہ ضعف کی وجہ سے عبادت نہ کر سکے اسیطرح ہر کام میں افراط و تفریط سے پرہیز کرے اور اگر نفس کی خواہش پوری کرے تو اس سے کام بھی لے اور بہتر تو کما کر کھانا ہے اور اگر توکل کرے تو یہ بھی اچھا ہے لیکن کسی سے طمع نہ کرے اور دل کو غیر خدا کے تعلق سے علیحدہ رکھے اور کسی سے امید خوف نہ رکھے اور غیر خدا سے محبت نہ کرے اور حق کی جستجو میں پریشان اور بے آرام رہے اور ہر جگہ خدا کے ساتھ رہے اور تھوڑی اور زائد نعمت کا شکر ادا کرے اور تنگدستی اور فاقہ اور روپیہ کی کمی سے پریشان نہ ہو جائے بلکہ اس میں اپنی عزت اور فخر خیال کرے اور خدا کا شکر ادا کرے کہ اس نے اولیاء اور انبیاء[۱] کا مرتبہ مجھ کو عنایت فرمایا اور اپنے متعلقین سے مہربانی اور نرمی سے پیش آئے اور ان کی غلطیوں سے درگذر کرے اور ان کے عذر قبول کرے اور لوگوں کی غیبت[۲] سے بچے اور لوگوں کا عیب چھپائے اور اپنے عیبوں پر غور کرے اور سب مسلمانوں کو اپنے سے بہتر سمجھے اور کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے اگرچہ حق بجانب ہو اور مسافر پروری اور مہمان نوازی اپنی عادت کرے اور غریب اور مسکین لوگوں کی صحبت پسند کرے اور علماء[۳] اور صلحاء کی خدمت میں اپنی عزت اور فخر خیال کرے اور جو کچھ اپنے پاس ہو اس کو

---

[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے الفقر فخری یعنی فقیری پر مجھ کو فخر ہے ۱۲ اشہید [۲] قرآن شریف میں اس کی سخت ممانعت ہے اور فرمایا گیا ہے ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا غیبت کرنا، اور اپنے مردہ بھائی کا کچا گوشت کھانا برابر ہے ۱۲ اشہید [۳] حدیث میں ہے تم پر علماء کی صحبت میں بیٹھنا ضروری ہے کیونکہ جس طرح مردہ زمین پانی سے سیراب و شاداب ہو جاتی ہے اسیطرح مردہ دل حکمت کے نور سے زندہ ہو جاتے ہیں ۱۲ اشہید

Marfat.com

اچھے مصرف میں خرچ کرے تاکہ وہ روپیہ نقصان نہ پہونچا سکے اور کسی چیز سے قلبی تعلق نہ رکھے اور ہستی نیستی کو برابر سمجھے اور فقیروں کے کپڑوں کو پسند کرے اور جس قدر کپڑا اور کھانا میسر ہو اس پر قناعت کرے اور ایثار کی عادت ڈالے اور پیاس اور بھوک (جو خدا کا کھانا ہے) کو دوست رکھے اور ہنسے کم اور روئے زائد۔ اور خدا کے عذاب اور اس کی بے نیازی سے ڈرتا ہے اور موت کو جو غیر خدا کی فنا کرنے والی ہے ہمیشہ مدنظر رکھے اور جدائی کی جگہ یعنی جہنم سے پناہ مانگے اور وصل کی جگہ یعنی جنت کی آرزو کرے اور دن کا حساب مغرب کے بعد اور رات کا حساب[1] فجر کی نماز کے بعد کرے۔

اور اچھائیوں پر خدا کا شکر ادا کرے اور برائیوں پر صدق دل سے توبہ کرے اور استغفار کرے اور سچ بولنا اور حلال چیز کھانا اپنے اوپر لازم کرے اور بیہودہ اور کھیل کود کی مجلس میں نہ شریک ہو اور جہالت کی رسموں سے بچے اور دوستی اور دشمنی اور خوشی اور غصہ محض خدا کے لئے کرے۔

بخیل اور لالچی نہ ہو اور شرم کرنیوالا اور کم بولنے والا اور بے رنج اور صلح جو ہو اور خدا کی اطاعت کرنے والا اور نیکوکار اور باوقار اور یہی خوش خلقی اور نیکی کی دلیل ہے اور چاہیئے کہ غرور نہ کرے اور اپنے کو اچھا نہ سمجھے اور اولیا اور مشائخ کی قبروں[2] کی زیارت سے مشرف ہوا کرے اور فرصت کے وقت ان کی قبروں پر آکر روحانیت سے ان کی طرف متوجہ ہو اور ان کی حقیقت کو مرشد کی صورت میں خیال کر کے فیض حاصل کرے اور کبھی کبھی عام مسلمانوں کی قبروں پر جاکر اپنی موت کو یاد کیا کرے اور ان پر ایصال ثواب کرے اور مرشد کے حکم اور ادب کو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور ادب کی جگہ سمجھے کیونکہ مرشدین خدا اور رسول کے نائب ہیں۔

نیز جو شخص مجھ سے محبت و عقیدت رکھے وہ مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اور مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ کو (جو کمالات ظاہر و باطنی کے جامع ہیں) میری جگہ بلکہ مجھ سے بلند مرتبہ سمجھے۔ اگرچہ ظاہر میں معاملہ برعکس ہے کہ میں ان کی جگہ پر اور وہ میری جگہ پر ہیں۔ اور ان کی صحبت کو غنیمت سمجھے کہ ان کے ایسے لوگ اس زمانے میں نہیں پائے جاتے ہیں اور ان کی بابرکت خدمت سے فیض حاصل کرے اور سلوک کے طریقے (جو اس کتاب میں ہیں) ان کے سامنے حاصل کرے انشاء اللہ بے بہرہ نہ رہے گا۔ خدا ان کی عمر میں برکت دے۔ اور معرفت کی تمام نعمتوں

[1] گناہوں کا حساب ۱۲ شہید [2] کیونکہ حدیث میں ہے کہ پہلے میں نے تم کو قبروں پر جانے سے روکا لیکن اب اجازت دیتا ہوں کیونکہ قبروں پر جانے سے آخرت اور موت یاد آتی ہے۔ ۱۲

اور اپنی قربت کے کمالات سے مشرف فرمائے اور بلند رتبوں تک پہنچائے اور ان کے نور ہدایت سے دنیا کو روشن کرے اور حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں قیامت تک اُن کا فیض جاری رکھے۔

اللھم[1] اغفر لنا و لوالدینا و لاستاذنا و المشائخنا و لاحبابنا و لجمیع المؤمنین و المؤمنات الاحیاء منھم و الاموات برحمتک یا ارحم الراحمین آمین آمین آمین یا رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

# مشائخ طریقت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سلسلوں کی کیفیت

## سلسلہ حضرات چشتیہ صابریہ قدوسیہ کا بیان

جاننا چاہیئے کہ حقیر فقیر ننگ خاندان بزرگان طریقت کا نام بدنام کرنے والا رو سیاہ امداد اللہ عفا اللہ عنہ کو حضور فیض گنجور قطب دوراں پیشوائے عارفاں نور الاسلام حضرت مولانا و مرشدنا و ہادینا میاں جیو شاہ نور محمد صاحب جھنجانوی قدس اللہ سرہٗ سے نسبت بیعت اور تعلق صحبت و اجازت اور خرقہ حاصل ہے اور ان کو شیخ المشائخ حاجی شاہ عبد الرحیم شہید ولایتی سے اور ان کو حضرت عبد الباری اور ان کو شاہ عبد الہادی امروہی اور ان کو شاہ عضد الدین اور ان کو شاہ محمد مکی اور ان کو شاہ محمدی اور ان کو شاہ محب اللہ الہ آبادی اور ان کو شیخ ابو سعید گنگوہی اور ان کو شیخ نظام الدین بلخی اور ان کو شیخ جلال الدین تھانیسری اور ان کو قطب العالم عبد القدوس گنگوہی اور ان کو شیخ محمد عارف ردولوی اور ان کو شیخ جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی اور ان کو شیخ شرف الدین ترک پانی پتی اور ان کو مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابرؒ اور ان کو شیخ فرید الدین گنج شکر مسعود اجودھنی اور ان کو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اور ان کو خواجہ معین الدین حسن سنجری اور ان کو خواجہ عثمان ہارونی اور ان کو خواجہ حاجی شریف زندنی اور ان کو خواجہ مودود چشتی اور ان کو خواجہ ابو یوسف چشتی اور ان کو خواجہ ابی احمد ابدال چشتی اور ان کو خواجہ ابو اسحاق شامی اور ان کو خواجہ ممشاد علو دینوری اور ان کو خواجہ امین الدین ابو ہبیرہ بصری اور ان کو خواجہ حذیفہ

[1] اے خدا بخشدے ہم کو اور ہمارے والدین کو استادوں کو مشائخ دوستوں اور تمام زندہ اور مردہ مسلمانوں مردوں اور عورتوں کو اپنی رحمت سے اے سب رحم کرنے والوں میں زائد رحم کرنے والے ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید انصاری:

Marfat.com

مرعشی اور ان کو خواجہ ابراہیم ادھم بلخی اور ان کو خواجہ اجمال الدین فضیل بن عیاض اور ان کو خواجہ عبدالواحد بن زید اور ان کو امام العارفین خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہم سے اور ان کو امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے اور ان کو سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین سے۔

## سلسلۂ چشتیہ نظامیہ قدوسیہ

طریقہ نظامیہ کی اجازت حضرت عبدالقدوس گنگوہی کو اپنے مرشد شیخ درویش ابن محمد قاسم ادھی سے حاصل ہے اور ان کو سید بڈھن بہڑائچی اور ان کو سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیان جہاں گشت سے اور ان کو خواجہ نصیر الدین روشن چراغ دہلی اور ان کو سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیا ابن احمد بدایونی اور ان کو خواجہ فریدالدین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک۔

## سلسلۂ عالیہ قادریہ قدوسیہ

حضرت قطب العالم القدوس گنگوہیؒ کو طریقہ قادریہ کی اجازت اور خرقہ اپنے مرشد درویش بن محمد قاسم ادھی سے اور ان کو سید بڈھن بہڑائچی اور ان کو مخدوم جہانیاں جہاں گشت سید جلال الدین بخاری سے ان کو شیخ عبید بن علیسی سے ان کو شیخ عبید بن ابوالقاسم سے ان کو شیخ ابوالمکارم فاضل سے ان کو شیخ قطب الدین ابوالغیث سے ان کو شیخ شمس الدین حداد سے ان کو امام الاولیا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی سے ان کو شیخ ابوسعید مخزومی سے ان کو شیخ ابو الحسن قرشی علی الھنکاری سے ان کو شیخ جنید بغدادی سے ان کو شیخ سری سقطی سے ان کو شیخ معروف کرخی سے ان کو شیخ داؤد طائی سے ان کو شیخ حبیب عجمی سے ان کو امام حسن بصری سے ان کو امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ان کو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ایضاً نیز فقیر کو اس سلسلہ قادریہ میں اپنے مرشد حضرت مولانا میانجیو نور محمد جھنجھانویؒ سے ان کو سید عبدالحی سے ان کو سید محمد غوث سے ان کو سید ابو محمد سے ان کو سید شاہ محمد سے ان کو سید قمیص العالمؒ سے ان کو سید الیاس مغربیؒ سے ان کو سید عبدالحق مغربیؒ سے ان کو مولانا مغربیؒ سے ان کو سید احمد قدسیؒ سے ان کو سید عبدالقادر رواسیؒ سے ان کو سید عبدالوہاب سے ان کو

سیّد یحییٰ زاہد سے ان کو سیّد زین الدین سے ان کو سیّد عبد الرزاق سے ان کو غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رح سے اور باقی سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک وہی ہے۔

## سلسلۂ عالیہ قدوسیہ نقشبندیہ

حضرت میران اجمل بہرائچی کو اپنے پیر شاہ عبد الحق سے اور ان کو خواجہ عبید اللہ سے ان کو خواجہ مولنا یعقوب چرخی سے ان کو خواجہ علاء الدین عطار سے ان کو خواجہ امیر کلال سے ان کو خواجہ محمد باباسماسی سے ان کو خواجہ عزیزان علی رامتینی سے ان کو خواجہ محمود الوالخیر فغنوی سے ان کو خواجہ محمد عارف ریوگری سے ان کو خواجہ عبد الخالق غجدوانی سے ان کو خواجہ یوسف ہمدانی سے ان کو خواجہ ابو علی فارمدی[1] سے ان کو خواجہ امام ابو القاسم قشیری سے ان کو خواجہ ابو علی دقاق سے ان کو خواجہ ابو القاسم نصیر آبادی سے ان کو خواجہ ابو بکر شبلی سے ان کو سید الطائفہ جنید بغدادی سے ان کو شیخ سری سقطی سے ان کو شیخ معروف کرخی سے ان کو شیخ داؤد طائی سے ان کو خواجہ حبیب عجمی سے ان کو امام الاولیاء حسن بصری رح سے ان کو حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے ان کو سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

**نیز** اس سلسلہ میں فقیر کو اجازت اور خرقہ اپنے پیر میانجیو نور محمد شاہ سے حاصل ہے اور ان کو حضرت سیّد احمد شہید رح سے ان کو شاہ عبد العزیز رح سے ان کو شاہ ولی اللہ سے ان کو شاہ عبد الرحیم رح سے ان کو شاہ عبد اللہ رح سے ان کو سید آدم بنوری سے ان کو امام ربانی شیخ احمد مجدد الف ثانی رح سے ان کو خواجہ باقی باللہ رح سے ان کو خواجہ ملنگی رح سے ان کو مولانا درویش رح سے ان کو مولانا زاہد رح سے ان کو خواجہ عبید اللہ رح احرار سے حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک۔

**نیز** فقیر کو بیعت اور اس قسم کی اجازت اپنے پہلے مرشد حضرت مولنا دہا دینا حضرت مجاہدین نصیر الدین دہلوی رح سے حاصل ہے اور ان کو شاہ محمد آفاق رح دہلوی سے ان کو خواجہ ضیاء اللہ رح سے ان کو خواجہ محمد زبیر رح سے ان کو خواجہ حجت اللہ محمد نقش بند ثانی رح سے ان کو خواجہ محمد معصوم رح سے ان کو حضرت مجدد رح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہے۔

---

[1] نیز ابو علی فارمدی کو بیعت اور اجازت خواجہ ابو الحسن خرقانی اور ان کو بایزید بسطامی سے ان کو امام جعفر صادق رض سے ان کو حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر سے ان کو سلیمان فارسی رض سے انکو امیر المومنین حضرت ابوبکر الصدیق سے انکو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کما قال المجتبیٰ ۱۲ شبید

Marfat.com

## سلسلۂ سہروردیہٗ قدوسیہ

نیز قطب العالم عبد القدوس گنگوہیؒ کو اپنے مرشد مرشد مرشد سید اجمل بہرائچی سے اجازت حاصل ہے اور ان کو اپنے والد شیخ جلال الدین بخاریؒ سے ان کو شیخ رکن الدین ابوالفتح سے ان کو اپنے والد صدر الدین سے ان کو اپنے والد شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی سے ان کو امام الطریقہ شیخ شہاب الدین سہروردی سے ان کو شیخ ابو النجیب سہروردی سے ان کو شیخ وجیہہ الدین عبد القاہر سہروردی سے ان کو شیخ ابو محمد بن عبد اللہ سے ان کو شیخ احمد دینوری سے ان کو ممشاد علو دینوری سے ان کو حضرت جنید بغدادی سے ان کو معروف سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک۔

## سلسلہ کبرویہٗ قدوسیہ

نیز جلال الدین بخاریؒ کو اس طریقہ کی اجازت شیخ حمید الدین سمرقندی سے ان کو شمس الدین بن امام محمد بن محمود بن ابراہیم بن ادھم سے ان کو شیخ عطایائے خالدی سے ان کو شیخ احمد بابا کمال نجندی سے ان کو شیخ نجم الدین کبریٰ سے ان کو عمار یاسر سے ان کو ابوالنجیب سہروردی سے ان کو شیخ احمد غزالیؒ سے ان کو ابو بکر نساجؒ سے ان کو ابوالقاسم گرگانی سے ان کو خواجہ ابو عثمان مغربیؒ سے ان کو ابو علی کاتبؒ سے ان کو شیخ علی رودباریؒ سے ان کو سید الطائفہ جنید بغدادیؒ سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک۔

؎ نیز حضرت مجددؒ کو اجازت بیعت تمام طریقہ چشتیہ۔ قادریہ۔ سہروردیہ۔ کبرویہ۔ مداریہ۔ قلندریہ کی اپنے پیر و مرشد شیخ عبد الاحد سے ان کو اپنے مرشد شیخ رکن الدین گنگوہی سے ان کو عبد القدوسؒ گنگوہی قدس سرہم سے حضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک کما قال بعض الفضلاءؒ ۱۲۔ مولانا صبغت اللہ شہید انصاری فرنگی محلی۔

تمت بالخیر

# فیصلہ ہفت مسئلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## ابتدائیہ

الحمد للہ نحمدہٗ و نستعینہٗ و نستغفرہٗ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیآت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہٗ و من یضللہ فلا ھادی لہ و نشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و نشھد اَنَّ سیدنا و مولانا محمد اعبدہٗ و رسولہٗ۔

اما بعد فقیر امداد اللہ الحنفی الچشتی عموماً سب مسلمانوں کی خدمت ہیں اور خصوصاً جو اس فقیر سے ربط و تعلق رکھتے ہیں۔ عرض رسا ہے کہ یہ امر مسلمات سے ہے کہ باہمی اتفاق باعثِ برکاتِ دینوی و دینی اور نا اتفاقی موجب مضرت دینوی و دینی ہے۔ اور آج کل بعض مسائل فرعیہ میں ایسا اختلاف واقع ہوا ہے۔ جس سے طرح طرح کے شر اور فتنیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور خواص کا وقت اور عوام کا دین ضائع ہو رہا ہے۔ حالانکہ اکثر امور میں محض نزاع لفظی ہے اور مقصود متحد چونکہ عموماً مسلمانوں کی خصوصاً اپنے متعلق والوں کی یہ حالت دیکھ کر بہت صدمہ ہوتا ہے اس لئے فقیر کے دل میں آیا کہ مسائل مذکورہ کے متعلق مختصر سا مضمون قلم بند کر کے شائع کر دیا جائے امید قوی ہے کہ یہ نزاع وجدال رفع ہو جائے۔ ہر چند کہ اس وقت میں اختلافات اور مختلفین کثرت سے ہیں۔ مگر فقیر نے انہیں مسائل کو لیا جن میں اپنی جماعت کے لوگ مختلف تھے دو وجہ سے اوّل تو کثرت اختلافات اس درجہ پہنچی ہے کہ اس کا احاطہ مشکل ہے۔ دوسرے ہر شخص سے امید قبول نہیں اور اپنی جماعت میں جو اختلافات ہیں۔ اوّلاً وہ معدود۔ دوسرے امید قبول غالب پس ایسے مسائل جن میں ان صاحبوں میں زیادہ قیل و قال ہے سات ہیں۔ پانچ عملی دو علمی ترتیب بیان میں اس کا لحاظ رکھا ہے کہ جن میں سب سے زیادہ گفتگو ہے ان کو مقدم جس میں اس سے کم ہے اس کے بعد علیٰ ہذا القیاس اور اپنا مشرب اور ایسے مسائل پر جو عمل درآمد مناسب ہے لکھدیا۔

حق تعالےٰ سے امید ہے کہ یہ تحریر باعث رفع فساد باہمی ہو جاوے اور حضرات بھی اگر اس کو قبول فرما کر منتفع ہوں تو دعا سے یاد فرمادیں اور کوئی صاحب اس تحریر کے جواب کی فکر نہ کریں کہ مقصود میرا مناظرہ کرنا نہیں۔

واللہ ولی التوفیق

Marfat.com

# پہلا مسئلہ مولود شریف کا

اس میں تو کسی کو کلام ہی نہیں کہ نفس ذکر ولادت شریف حضرت فخر آدم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم موجب خیرات وبرکات دنیوی واخروی ہے صرف کلام بعض تعینات وتخصیصات وتقلیدات میں ہے جن میں بڑا امر قیام ہے بعض علماء ان امور کو منع کرتے ہیں بقولہ علیہ السلام کل بدعۃ ضلالۃ اور اکثر علماء اجازت دیتے ہیں لاطلاق دلائل فضیلۃ الذکر اور انصاف یہ ہے کہ بدعت اس کو کہتے ہیں کہ غیر دین کو دین میں داخل کر لیا جاوے کما یظہر من التامل فی قولہ علیہ السلام من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد الحدیث پس ان تخصیصات کو اگر کوئی شخص عبادت مقصود نہیں سمجھتا بلکہ فی نفسہ مباح جانتا ہے مگر ان کے اسباب کو عبادت جانتا ہے اور ہیئت مسبب کو مصلحت سمجھتا ہے تو بدعت نہیں مثلاً قیام کو لذاتہا عبادت نہیں اعتقاد کرتا مگر تعظیم ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبادت جانتا ہے اور کسی مصلحت سے اس کی یہ ہیئت معین کر لی اور مثلاً تعظیم ذکر کو ہر وقت مستحسن سمجھتا ہے مگر کسی مصلحت سے خاص ذکر ولادت کا وقت مقرر کر لیا مثلاً ذکر ولادت کو ہر وقت مستحسن سمجھتا ہے مگر بہ مصلحت سہولت دوام یا اور کسی مصلحت سے بارہ ربیع الاول مقرر کر لی اور کلام تفصیل مصالح میں از بس طویل ہے ہر محل میں جدا مصلحت ہے رسائل موالید میں بعض مصالح مذکور بھی ہیں اگر تفصیلاً کوئی مطلع نہ ہو تو مصلحت اندیشاں پیشین کا اقتدا ہے اس کے نزدیک یہ مصلحت کافی ہے۔ ایسی حالت میں تخصیص مذموم نہیں تخصیصات اشغال ومراقبات وتعینات رسوم ومدارس وخانقاہ جات اسی قبیل سے ہیں اور ان تخصیصات کو قربت مقصود جانتا ہے مثل نماز روزہ کے تو بے شک اس وقت یہ امور بدعت ہیں مثلاً یوں اعتقاد کرتا ہے کہ اگر تاریخ معین پر مولود نہ پڑھا گیا یا قیام نہ ہوا یا بخور وشیرینی کا انتظام نہ ہوا تو ثواب ہی نہ ملا تو بیشک یہ اعتقاد مذموم ہے کیونکہ حدود شرعیہ سے تجاوز ہے جیسے عمل مباح کو حرام اور ضلالت سمجھنا بھی مذموم ہے غرض دونوں صورتوں میں تعدی حدود ہے اور اگر ان امور کو ضروری بمعنی واجب شرعی نہیں سمجھتا بلکہ ضروری بمعنی موقوف علیہ لبعض البرکات جانتا ہے جیسے بعض اعمال میں تخصیص ہوا کرتی ہے کہ ان کی رعایت نہ کرنے سے وہ اثر خاص مرتب نہیں ہوتا مثلاً بعض عمل کھڑے ہو کر پڑھے جاتے ہیں اگر بیٹھ کر پڑھیں تو اثر خاص نہ ہوگا۔ اس اعتبار سے اس قیام کو ضروری سمجھتا ہے اور دلیل اس توقف کی موجدان اعمال کا تجربہ یا کشف والہام ہے اسی طرح کوئی عمل مولد کو بہیئت کذائیہ موجب بعض برکات یا آثار کا اپنے تجربہ سے یا کسی صاحب بصیرت کے وثوق پر سمجھے اور اس معنی کر قیام کو ضروری سمجھے کہ یہ اثر خاص بدون قیام نہ ہوگا اس کے بدعت کہنے کی کوئی وجہ نہیں کہ یہ

Marfat.com

اعتقاد ایک امر باطن ہے اسکا حال بدون دریافت کئے ہوئے یقیناً معلوم نہیں ہو سکتا محض قرائن تخمینہ سے کسی پر بدگمانی اچھی نہیں مثلاً بعض لوگ تارکین قیام پر ملامت کرتے ہیں تو ہر چند کہ یہ ملامت بیجا ہے کیونکہ قیام شرعاً واجب نہیں پھر ملامت کیوں بلکہ اس ملامت سے شبہہ اصرار کا پیدا ہوتا ہے جسکی نسبت فقہانے فرمایا ہے کہ اصرار سے مستحب بھی معصیت ہوتا ہے مگر ہر ملامت سے یہ قیاس کر لینا کہ یہ شخص معتقد وجوب قیام کا ہے درست نہیں کیونکہ ملامت کی بہت سی وجہیں ہوتی ہیں کبھی اعتقاد وجوب ہوتا ہے کبھی محض مخالفت رسم و علوت خواہ عادت دنیوی ہو یا مبنی کسی سبب دینی پر ہو کبھی وجہ ملامت یہ ہوتی ہے کہ وہ فعل اس لائم کے زعم میں خواہ زعم صحیح ہو یا فاسد کسی قوم بدعقیدہ کا شعار ٹھہر گیا ہے اس فعل سے وہ استدلال کرتا ہے کہ یہ بھی ان ہی لوگوں میں ہے اسلئے ملامت کرتا ہے مثلاً کوئی بزرگ مجلس میں تشریف لاویں اور سب لوگ تعظیم کو کھڑے ہو جاویں ایک شخص بیٹھا رہے تو اس پر ملامت اسوجہ سے کوئی نہیں کرتا کہ تو نے واجب شرعی ترک کیا بلکہ اسوجہ سے کہ وضع مجلس کی مخالفت کی یا مثلاً ہندوستان میں عموماً عادت ہے کہ تراویح میں جو قرآن مجید ختم کرتے ہیں شیرینی تقسیم کرتے ہیں اگر کوئی شیرینی تقسیم نہ کرے تو ملامت کرینگے مگر صرف اسی وجہ سے کہ ایک رسم صالح کو ترک کیا یا مثلاً بحق کہنا کسی زمانے میں مخصوص معتزلہ کے ساتھ تھا کوئی ناواقف کسی شخص کو بحق کہتا ہوا سنکر اس خیال سے ملامت کرتا کہ یہ شخص بھی اسی قسم کا اور اس سے اس کے دوسرے عقائد پر استدلال کر کے مخالفت کرتا بہر حال صرف ملامت کو دلیل اعتقاد وجوب ٹھہرانا مشکل ہے اور فرضاً کسی عامی کا یہی عقیدہ ہو کہ قیام فرض و واجب ہے تو اس سے صرف اس کے حق میں بدعت ہو جائیگا۔ جن لوگوں کا یہ اعتقاد نہیں ان کے حق میں مباح و مستحسن رہے گا مثلاً متشددین رجعت قہقری کو ضروری سمجھتے ہیں تو کیا یہ رجعت سب کے حق میں بدعت ہو جاویگی اور بعض اہل علم صرف جاہلوں کی بعض زیادتیاں دیکھ کر جیسے موضوع روایات پڑھنا گانا وغیرہ وغیرہ جیساکہ مجالس جہلا میں واقع ہوتا ہے عموماً سب موالید پر ایک حکم لگا دیتے ہیں یہ بھی انصاف کے خلاف ہے مثلاً بعض، مواعظین موضوع روایات بیان کرتے ہیں یا ان کے وعظ میں بوجہ اختلاط مردوں و عورتوں کے کوئی فتنہ ہو جاتا ہے تو کیا تمام مجالس وعظ ممنوع ہو جاویں گی ع بہر کیکے تو گلیم رامسوز۔ رہا اعتقاد کہ مجلس مولد میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوتے ہیں اس اعتقاد کو کفر و شرک کہنا حد سے بڑھنا ہے کیونکہ یہ امر ممکن ہے عقلاً و نقلاً بلکہ بعض مقامات پر اس کا وقوع بھی ہوتا ہے رہا یہ شبہہ کہ آپ کو کیسے علم ہوا یا کئی جگہ کیسے ایک وقت میں تشریف فرما ہوئے یہ ضعیف شبہہ ہے آپ کے علم و روحانیت کی وسعت جو دلائل نقلیہ و کشفیہ سے ثابت ہے اس کے آگے یہ ایک ادنی سی بات ہے علاوہ اس کے اللہ کی قدرت تو محل کلام نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اپنی جگہ تشریف رکھیں اور درمیانی حجاب اٹھ جاویں بہر حال ہر طرح یہ امر ممکن ہے اور اس سے آپ کی نسبت

Marfat.com

اعتقاد علم غیب لازم نہیں آتا جو کہ خصائص ذات حق سے ہے کیونکہ علم غیب وہ ہے جو مقتضائے ذات کا ہے اور جو باعلام خداوندی ہے وہ ذاتی نہیں بالسبب ہے وہ مخلوق کے حق میں ہے ممکن بلکہ واقع ہے اور امر ممکن کا اعتقاد شرک وکفر کیونکہ ہو سکتا ہے البتہ ہر ممکن کے لیئے وقوع ضروری نہیں ایسا اعتقاد کرنا محتاج دلیل ہے اگر کسی کو دلیل ملجاوئے مثلاً خود کشف ہو جاوے یا کوئی صاحب کشف خبر کر دے تو اعتقاد جائز ہے ورنہ بے دلیل ایک غلط خیال ہے غلطی سے رجوع کرنا اس کو ضرور ہے مگر شرک وکفر کسی طرح نہیں ہو سکتا پس تحقیق مختصر اس مسئلہ میں یہ ہے جو مذکور ہوئی اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں رہا عملدرآمد جو اس مسئلے میں رکھنا چاہئیے وہ یہ ہے کہ ہر گاہ یہ مسئلہ اختلافی اور ہر فریق کے پاس دلائل شرعی بھی ہیں گو قوت وضعف کا فرق ہو جیسا کہ اکثر مسائل اختلافیہ فرعیہ میں ہوا کرتا ہے پس خاص کو تو یہ چاہیئے کہ جو ان کو تحقیق ہوا ہو اس پر عمل رکھیں اور دوسرے فریق کے ساتھ بغض وکینہ نہ رکھیں نہ نفرت وتحقیر کی نگاہ سے اس کو دیکھیں نہ تفسیق وتضلیل کریں بلکہ اس اختلاف کو مثل اختلاف حنفی وشافعی کے سمجھیں اور باہم ملاقات ومکاتبت وسلام وموافقت ومحبت کی رسوم جاری رکھیں اور تردید ومباحثہ سے بخصوصاً بازاریوں کے بدزبانات سے کہ منصب اہل علم کے خلاف ہے پرہیز رکھیں بلکہ ایسے مسائل میں نہ فتویٰ لکھیں نہ مہر دستخط کریں کہ فضول ہے اور ایک دوسرے کی رعایت رکھے مثلاً اگر مانع قیام عامل قیام کی محفل میں شریک ہو جائے تو بہتر ہو کہ اس محفل میں قیام نہ کریں بشرطیکہ کسی فتنے کا برپا ہو۔ محتمل نہ ہو اور جو قیام ہو تو مانع قیام بھی اس وقت قیام میں شریک ہو جائے اور عوام نے جو غلو اور زیادتیاں کرلی ہیں ان کو نرمی سے منع کریں اور یہ منع کرنا ان کا زیادہ مفید ہوگا اور جو خود مولد اور قیام میں شریک ہوتے ہیں اور جو مانع اصل کے ہیں ان کو سکوت مناسب ہے ایسے امور میں مخاطبت ہی نہ کریں اور جہاں ان امور کی عادت ہو وہاں مخالفت نہ کریں جہاں عادت نہ ہو وہاں ایجاد نہ کریں غرض فتنے سے بچیں قصہ حطیم اس کی دلیل کافی ہے اور مجوزین مانعین کے تبلیغ کی تاویل کر لیا کریں کہ یا تو ان کو یہی تحقیق ہوا ہوگا یا انتظاماً منع کرتے ہونگے کہ بعض موقع پر اصل عمل سے منع کرتے ہیں تب ان سے بچتے ہیں اگرچہ اس وقت بھی اکثر یہ تدبیر غیر مفید ہوتی ہے اور جو مانع ہیں وہ مجوزین کی تاویل کرلیا کریں کہ یا ان کو تحقیق یہی ہوا ہے یا غلبۂ محبت سے یہ عمل کرتے ہیں اور حسن ظن اور بالمسلمین کیوجہ سے لوگوں کو بھی اجازت دیتے ہیں اور عوام کو چاہئیے کہ جس عالم کو متدین ومحقق سمجھیں اس کی تحقیق پر عمل کریں در فریق کے لوگو سے تعرض نہ کریں خصوصاً دوسرے فریق کے علماء کی شان میں گستاخی کرنا چھوٹا منہ اور بڑی بات کا مصداق ہے غیبت اور حسد نے اعمال حسنہ ضائع ہوتے ہیں ان امور سے پرہیز کریں اور تعصب اور عداوت سے بچیں اور ایسے مضامین کی کتابیں اور رسالے مطالعہ نہ کیا کریں گو یا کام علماء کا ہے

Marfat.com

عوام کو علما پر بدگمانی اور مسائل میں شبہہ ہوتا ہے اور اس مسئلہ میں جو تحقیق اور عملدرآمد کیا گیا ہے کچھ اس مسئلہ ہی کیساتھ مخصوص نہیں نہایت مفید اور کارآمد مضمون ہے جو اکثر مسائل اختلافیہ خصوصاً جنکا یہاں ذکر ہے اور جو اسکے امثال ہیں مثل مصافحہ یا معانقہ عیدین یا مصافحہ بعد وعظ و بعد نماز فجر و عصر یا نماز ہائے پنجگانہ و تکرار تہلیل بعد نماز پنجگانہ و دست بوسی و پابوسی اور انکے سوا بہت امور میں جنہیں شور و شر پھیل رہا ہے ان سب امور میں اس مضمون کا لحاظ رکھنا مفید ہوگا سب اسی قاعدے پر مبنی ہیں۔ فاحفظہ متنفع انشاء اللہ

## دوسرا مسئلہ فاتحہ مروجہ کا

اسمیں وہی گفتگو ہے جو مسئلہ مولود میں مذکور ہوئی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ نفس ایصال ثواب ارواح اموات میں کسی کو کلام نہیں اسمیں بھی تخصیص و تعیین کو موقوف علیہ ثواب کا سمجھے یا واجب و فرض اعتقاد کرے تو ممنوع ہے اور اگر یہ اعتقاد نہیں بلکہ کوئی مصلحت باعث تقید سلیئت کذائیہ ہے تو کچھ حرج نہیں جیسا بمصلحت نماز میں سورۂ خاص معین کرنیکو فقہائے محققین نے جائز رکھا ہے اور تہجد میں اکثر مشائخ کا معمول ہے اور تامل سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ سلف میں تو یہ عادت تھی کہ مثلاً کھانا پکا کر مسکین کو کھلادیا اور دل سے ایصال ثواب کی نیت کرلی متاخرین میں کسی کو خیال ہوا کہ جیسے نماز میں نیت ہر چند دل سے کافی ہے مگر موافقت قلب و لسان کیلئے عوام کو زبان سے کہنا بھی مستحسن ہے اسیطرح اگر یہاں زبان سے کہہ لیا جائے کہ یا اللہ اس کھانے کا ثواب فلاں شخص کو پہونچ جائے تو بہتر ہے پھر کسی کو خیال ہوا کہ لفظ اسکا مشارٌ الیہ اگر روبرو موجود ہو تو زیادہ استحضار قلب ہو کھانا روبرو لانے لگے کسی کو یہ خیال ہوا کہ یہ ایک دعا ہے اس کے ساتھ اگر کچھ کلام الٰہی بھی پڑھا جاوئے تو قبولیت دعا کی بھی امید ہے اور اس کلام کا ثواب بھی پہنچ جاویگا کہ جمع بین العبادتین ہے ع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار قرآن شریف کی بعض سورتیں بھی جو لفظوں میں مختصر اور ثواب میں بہت زیادہ ہیں پڑھی جانے لگیں کسی نے خیال کیا دعا کیلئے رفع یدین سنت ہے ہاتھ بھی اٹھانے لگے کسی نے خیال کیا کھانا جو مسکین کو دیا جاویگا اسکے ساتھ پانی دینا بھی مستحسن ہے پانی پلانا بڑا ثواب ہے اس پانی کو بھی کھانے کیساتھ رکھ لیا پس یہ ہیئت کذائیہ حاصل ہوگئی رہا تعیین تاریخ یہ بات تجربہ سے معلوم ہوتی ہے کہ جو امر کسی خاص وقت میں معمول ہو اسوقت وہ یاد آجاتا ہے اور ضرور ہو رہتا ہے اور نہیں تو سالہا سال گزر جاتے ہیں کبھی خیال بھی نہیں ہوتا اسی قسم کی مصلحتیں ہر امر میں ہیں جنکی تفصیل طویل ہے محض بطور نمونہ تھوڑا سا بیان کیا گیا ذہین آدمی غور کرکے سمجھ سکتا ہے اور قطع نظر مصالح مذکورہ کے انمیں بعض اسرار بھی ہیں پس اگر یہی مصالح بتائے تخصیص ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں رہا عوام کا غلو اولاً اسکی اصلاح کرنی چاہئے اس عمل سے کیوں منع کیا جائے ثانیاً انکا غلو اہل فہم آپ کے فعل میں موثر نہیں ہو سکتا لنا اعمالنا ولکم اعمالکم یا

Marfat.com

شبہہ تشبیہ کا اسمیں بحث از بس طویل ہے مختصر اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ تشبہہ اسوقت تک رہتا ہے جبتک وہ عادات اس قوم کیساتھ ایسی مخصوص ہوں کہ جو شخص وہ فعل کرے اُسی قوم سے سمجھا جاوے یا اسپر حیرت ہو اور جب دوسری قوموں پر پھیل کر عام ہو جاوئے تو وہ تشبہہ جاتا رہتا ہے ورنہ اکثر امور متعلق عادات و ریاضات جو غیر قوموں سے ماخوذ ہیں مسلمانوں میں کثرت سے پھیل گئے کہ کسی عالم درویش کا گھر بھی اس سے خالی نہیں یہ امور مذموم نہیں ہو سکتے قصہ تطہیر اہل قبا اسمیں کافی حجت ہے البتہ جو ہیئت عام نہیں ہوئی وہ موجب تشبہ ہے اور ممنوع پس یہ ہیئت مروجہ ایصال کسی قوم کیساتھ مخصوص نہیں اور گیارھویں حضرت غوث پاک قدس سرہ کی دسویں بیسویں چہلم ششماہی سالانہ وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ احمد عبد الحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ اور سہ منی حضرت شاہ بو علی قلندر کی رحمۃ اللہ علیہ و حلوائے شب برأت اور دیگر طریق ایصال ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں اور مشرب فقیر کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ فقیر پابند اس ہیئت کا نہیں ہے مگر کرنیوالوں پر انکار نہیں کرتا اور عملدرآمد اس مسئلہ میں ایسا رکھنا چاہئیے یعنی دو فریقوں کا باہم مل جلکر رہنا اور مباحثہ و قیل و قال نہ کرنا اور ایک دوسرے کو وہابی بدعتی نہ کہنا اور عوام کو غلو اور جھگڑوں سے منع کرنا سب بحث مولد میں گذر چکا

## تلسیر امسئلہ عروس و سماع کا

لفظ عروس ماخوذ اس حدیث سے ہے نم کنومۃ العروس یعنی بندۂ صالح سے کہا جاتا ہے کہ عروس کیطرح آرام کر کیونکہ موت مقبولان الٰہی کے حق میں وصال محبوب حقیقی ہے اس سے بڑھکر کون عروسی ہوگی چونکہ ایصال ثواب بروح اموات مستحسن ہے خصوصاً جن بزرگوں سے فیوض و برکات حاصل ہوئے ہیں ان کا زیادہ حق ہے اور ہر اپنے پیر بھائیوں سے ملنا موجب ازدیاد محبت و تزاید برکات ہے اور نیز طالبوں کا یہ فائدہ ہے کہ پیر کی تلاش میں مشقت نہیں ہوتی بہت سے مشائخ رونق افروز ہوتے ہیں اسمیں جس سے عقیدت ہو اسکی غلامی اختیار کر لے اس لئے مقصود ایجاد رسم عرس سے یہ تھا کہ سب سلسلہ کے لوگ ایک تاریخ میں جمع ہو جائیں باہم ملاقات بھی ہو جاوے اور صاحب قبر کی روح کو قرآن و طعام کا ثواب بھی پہنچایا جاوے یہ مصلحت ہے تعیین یوم میں رہا خاص یوم وفات کو مقرر کرنا اسمیں اسرار مخفیہ ہیں انکا اظہار ضرور نہیں چونکہ بعض طریقوں میں سماع کی عادت ہے اسلئے تجدید حال اور ازدیاد ذوق و شوق کیلئے کچھ سماع بھی ہونیلگا پس اصل عرس کی اس قدر ہے اور اسمیں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا بعض علما نے بعض حدیثوں سے بھی اسکا استنباط کیا ہے رہگیا شبہہ حدیث لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِي عِيدًا کا سو اسکے صحیح معنی یہ ہیں کہ قبر پر میلا لگانا اور خوشیاں کرنا اور زینت اور آراستگی و دھوم دھام کا اہتمام یہ ممنوع ہے کیونکہ زیارت مقابر واسطے عبرت و تذکرۂ آخرت کے ہے نہ غفلت اور نہ زینت کیلئے اور یہ معنی نہیں کہ کسی قبر پر جمع ہونا منع ہے ورنہ مدینہ طیبہ قافلوں کا جانا واسطے زیارت روضہ اقدس کے بھی منع ہو وے باخصوص

Marfat.com

حق یہ ہے کہ زیارت مقابر انفراداً واجتماعاً دونوں طرح جائز اور ایصال ثواب قرأت وطعام بھی جائز اور تعیین بہ مصلحت بھی جائز سب مل کر بھی جائز رہا یہ شبہہ کہ وہاں پکار کر سب قرآن شریف پڑھتے ہیں اور آیۂ فاستمعوا لہ وانصتوا کی مخالفت ہوتی ہے سواوّلاً تو علماء نے لکھا ہے کہ خارج نماز کے یہ امر استحباب کیلئے ہے ترک مستحبات پر اتنا شور وغل نامناسب ہے ورنہ لوگوں کا مکاتب میں پڑھنا ممنوع ہوگا دوسرے اگر کسی کو یہی تحقیق ہو کہ یہ وجوب عام ہے تو اصل کرنے سے یہ بہتر ہے کہ امر تعلیم کر دیا جائے یہی جواب ہے سوم اہل قرآن پکار کر پڑھنے کا البتہ جس مجلس میں امور منکرہ مثل رقص مروجہ وسجدۂ قبور وغیرہ ہوں اسمیں شریک نہ ہونا چاہیئے رہا مسئلہ سماع کا یہ بحث ازبس طویل ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ مسئلہ اختلافی ہے سماع محض میں بھی اختلاف ہے جس میں محققین کا یہ قول ہے کہ اگر شرائط جواز مجتمع ہوں اور عوارض مانعہ مرتفع ہوں تو جائز ورنہ ناجائز کہا فصلہ الامام الغزالی رحمۃ اللہ علیہ اور سماع بالآلات میں بھی اختلاف ہے بعض لوگوں نے احادیث منع کی تاویلیں کی ہیں اور نظائر فقہیہ پیش کئے ہیں چنانچہ قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ سماع میں اسکا ذکر فرمایا ہے مگر آداب شرائط کا ہونا باجماع ضروری ہے جو اسوقت کثرت مجالس میں مفقود ہے مگر تاہم ع خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد۔ بہرحال وہ احادیث خبر واحد ہیں اور محتمل تاویل گو تاویل بعید ہے اور غلبہ حال کا بھی احتمال موجود ہے ایسی حالت میں کسی پر اعتراض کرنا ازبس دشوار ہے۔ مشرب فقیر کا اس امر میں یہ ہے کہ ہر سال اپنے پیر مرشد کی روح مبارک کو ایصال ثواب کرتا ہوں اوّل قرآن خوانی ہوتی ہے اور گاہ گاہ اگر وقت میں وسعت ہوئی تو مولود پڑھا جاتا ہے پھر ماحضر کھانا کھلایا جاتا ہے اور اسکا ثواب بخشدیا جاتا ہے اور زوائد امور فقیر کی عادت نہیں نہ کبھی سماع کا اتفاق ہوا نہ خالی نہ بالآلات مگر دل سے اہل حال پر کبھی اعتراض نہ کیا ہاں جو محض ریاکار ومدعی بیہودہ ہو برا مگر تعیین اسکی کہ فلاں شخص ریاکار ہے بلاحجت شرعیہ نادرست ہے اسمیں بھی عملدرآمد فریقین کا یہی ہونا چاہیئے جو اوپر مذکور ہوا کہ جو لوگ نہ کریں ان کو کمال اتباع سنت کا شائق سمجھیں جو کریں ان کو اہل محبت میں سے جانیں اور ایک دوسرے پر انکار نہ کریں جو عوام کے غلو ہوں ان کا لطف اور نرمی سے انسداد کریں۔

## چوتھا مسئلہ ندائے غیر اللہ کا

اسمیں تحقیق یہ ہے کہ یہ اسے مقاصد واغراض مختلف ہوتے ہیں کبھی محض اظہار شوق کبھی تحسر کبھی منادی کو سنانا کبھی اسکو پیام پہنچانا سو مخلوق غائب کو پکارنا اگر محض واسطے تذکرہ اور شوق وصال اور حسرت فراق کے ہے جیسے عاشق اپنے محبوب کا نام لیا کرتے ہیں اور اپنے دل کو تسلی دیا کرتے ہیں اسمیں تو کوئی گناہ نہیں مجنوں کا قصہ مثنوی میں مذکور ہے اشعار:۔ دید مجنوں رایکے صحرا نورد ؛؛ در بیابان غمش بنشستہ فرد ؛؛ ریگ کاغذ بود انگشتاں قلم ؛؛ می نمودے بہر کس نامہ رقم ؛؛ گفت اے مجنوں شیدا چیست ایں ؛؛ می نویسی نامہ بہر کیست ایں ؛؛ گفت مشق نام لیلیٰ میکنم

Marfat.com

خاطر خود را تسلی دہید ہم ایسی ندا صحابہ سے بکثرت روایات میں منقول ہے کما لا یخفی علی المتبحر المتسع النظر اور اگر مخاطب کا اسماع و سنانا مقصود ہے تو اگر تصفیہ باطن سے منادیٰ کا مشاہدہ کر رہا ہے تو بھی جائز ہے اور اگر مشاہدہ نہیں کرتا لیکن سمجھتا ہے کہ فلاں ذریعہ سے اسکو خبر پہنچ جاویگی اور وہ ذریعہ ثابت بالدلیل ہو تب بھی جائز ہے مثلاً ملائکہ کا درود شریف حضور اقدس میں پہنچانا احادیث سے ثابت ہے اس اعتقاد سے کوئی شخص الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہے کچھ مضائقہ نہیں اور اگر نہ مشہود ہو نہ پیغام پہنچانا مقصود ہو نہ پیغام پہنچانیکا کوئی ذریعہ دلیل سے موجود ہو وہ ندا ممنوع ہے مثلاً کسی ولی کو دور سے ندا کرنا اسطرح کہ اسکو سنانا منظور ہے اور روبرو نہیں نہ ابھی تک اس شخص کو یہ امر ثابت ہوا کہ انکو کسی ذریعہ سے خبر پہنچیگی یا ذریعہ متعین کیا مگر اس پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں یہ اعتقاد افترا علی اللہ اور دعویٰ علم غیب ہے بلکہ مشابہ شرک کے ہے مگر بیدھڑک اسکو شرک و کفر کہد ینا جرأت ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ اس بزرگ کو خبر پہنچاوے ممکن ہے اور ممکن کا اعتقاد شرک نہیں مگر چونکہ امکان کو وقوع لازم نہیں اسلئے ایسی ندائے لایعنی کی اجازت نہیں ہے البتہ جو ندا نص میں وارد ہے مثلاً یا عباد اللہ اعینونی وہ باتفاق جائز ہے اور یہ تفصیل حق عوام میں ہے اور جو اہل خصوصیت ہیں انکا حال جدا ہے اور حکم بھی جدا کہ ان کے حق میں یہ فعل عبادت ہو جاتا ہے جو خواص میں سے ہوگا خود سمجھ لیگا بیان کی حاجت نہیں یہاں سے معلوم ہو گیا حکم وظیفہ یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ کا لیکن اگر شیخ کو متصرف حقیقی سمجھے تو منجر الی الشرک ہے ہاں اگر وسیلہ یا ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن ہو کر پڑھے کچھ حرج نہیں یہ تحقیق ہے اس مسئلہ میں اب بعض علماء اس خیال سے کہ عوام فرق مراتب نہیں کرتے اس ندا سے منع کرتے ہیں انکی نیت بھی اچھی ہے انما الاعمال بالنیات مگر مصلحت یوں ہے کہ اگر ندا کرنیوالا سمجھدار ہو تو اسپر حسن ظن کیا جاوے اور محض عامی جاہل ہو تو اس سے دریافت کیا جاوے اگر اسکے عقیدے میں کوئی خرابی ہو تو اس کی اصلاح کر دی جائے اور کسی وجہ سے اصل عمل سے منع کرنا مصلحت ہو تو بالکل روکدیا جائے لیکن ہر موقع پر اصل عمل سے منع کرنا مفید نہیں ہوتا ایک بات کہ وہ بھی بہت جگہ کار آمد ہے یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عمل فاسد میں مبتلا ہو اور بہ قرائن قویہ سے یقین ہو کہ یہ شخص اصل عمل کو ترک نہ کریگا تو اس موقع پر نہ تو اصل عمل کے ترک کرنے پر اسکو مجبور کرے کہ بجز فساد و عناد کوئی ثمرہ نہیں نہ اسکو بالکل مہمل و مطلق العنان چھوڑ دے کہ شفقت و اخوت اسلامی کیخلاف ہے بلکہ اصل عمل کی اجازت دیکر اسمیں جو خرابی ہو اسکی اصلاح کر دے کہ اسمیں امید قبول اغلب ہے حق سبحانہٗ و تعالیٰ کا حکم ہے اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ اور رسوم جاہلیت کے شیوع کیوقت جو احکام شرعیہ مقرر ہوتے ہیں انمیں غور کرنیسے اس قاعدے کی تائید ہوتی ہے مشرب اس فقیر کا یہ ہے کہ ایسی ندا میرا معمول نہیں ہاں بعض اشعار میں ذوق شوق سے صیغہ ندا برتا گیا ہے اور علمدر آمد وہی رکھنا چاہیئے جو اوپر تین مسئلوں میں مذکور ہوا۔

## پانچواں مسئلہ جماعت ثانیہ کا

یہ مسئلہ سلف سے مختلف فیہ ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کراہت و امام ابو یوسف سے بعض شرائط کیساتھ جواز منقول ہے اور ترجیح و

Marfat.com

تصحیح دونوں جانب موجود ہے اسمیں بھی گفتگو کو طول دینا نازیبا ہے کیونکہ جانبین کو گنجائش عمل ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قول میں تطبیق دیجائے کہ اگر جماعت اولیٰ کاہلی اور سستی سے فوت ہوگئی ہے تو جماعت ثانیہ میں شرکت سے منع کرنا اس شخص کے لئے موجب زجر و تنبیہ ہوگا اس کے لئے جماعت ثانیہ کی کراہت کا حکم کیا جاوے اور قائلین بالکراہت کی تعلیل تقلیل جماعت اولیٰ سے یہی معلوم ہوتا ہے اگر کسی معقول عذر سے پہلی جماعت رہگئی تو دوسری جماعت کیساتھ پڑھنا تنہا پڑھنے سے بہتر ہے یا کوئی ایسا لاابالی ہے کہ جماعت ثانیہ سے منع کرنا اسکے حق میں کچھ بھی موجب زجر نہ ہوگا بلکہ تنہا پڑھنے کو غنیمت سمجھے گا جلدی چار ٹکریں مار کر رخصت ہوگا تو ایسے شخص کو منع کرنے سے کیا فائدہ بلکہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے کسی قدر تعدل و اطمینان سے ادا کریگا علمدرآمد اس مسئلہ میں بھی ایسا ہی رکھنا چاہیئے کہ ہر فریق دوسرے فریق کو عمل بالدلیل کیوجہ سے محجوب رکھے اور جہاں جماعت ثانیہ نہ ہوتی ہو وہاں تنہا پڑھ لے خواہ مخواہ جماعت نہ کرے اور جہاں ہوتی ہو شریک ہو جاوے مخالفت نہ کرے یہ پانچ مسئلہ تو عملی تھے اب دو مسئلے علمی باقی رہ گئے وہ مرقوم ہیں۔

## چھٹا و ساتواں مسئلہ امکان نظیر و امکان کذب کا

ان دو مسئلوں کی تحقیق تفصیلی سمجھنا وقوف علم حقائق پر ہے اور راز بس دقیق ہے مگر مجملاً دو چیزوں کا اعتقاد رکھنا چاہیئے ایک اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر یعنی اللہ ہر چیز پر قادر ہے دوسرے سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یَصِفُوْنَ یعنی اللہ تعالیٰ تمام عیوب و نقائص سے مثل خلف القول و اخبار غیر واقع وغیرہما ان سب سے پاک ہے۔ رہا یہ تحقیق کرنا کہ کون چیز مفہوم شے میں داخل ہے کہ اسپر قادر کہا جاوے اور کون چیز عیب و نقصان سے ہے کہ اس سے تبریہ کیا جاوے سو جس جگہ دلائل متعارض ہوں وہاں اس تحقیق کے ہم مکلف نہیں بلکہ بوجہ نازک ہونے ایسے مسائل کے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں قیل و قال اور زیادہ تفتیش کرنا عجب نہیں کہ منع ہو دیکھئے تقدیر کا مسئلہ چونکہ پیچیدہ و مجمع اشکالات تھا اس میں گفتگو کرنے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کسقدر سخت ممانعت فرمائی ہے سو اس ممانعت کی علت یہی تھی اور یہی دقت و اشکال یہاں بھی ہے سو ان دو مسئلوں میں بھی جب بوجہ تعارض ظاہری ادلہ عقلیہ و نقلیہ کے اشکال شدید ہے تو قیل و قال کرنیکی کیسے اجازت ہوگی اسی مضمون کا خواب فقیر کے ایک متعلق نے دیکھا جس کو فقیر نے بہت پسند کیا اس سے بہتر کوئی عملدرآمد نہیں اور جو طبع آزمائی کے لئے گفتگو ہی کرنا ضرور ہے تو زبانی خلوت میں ہو اور اگر تحریر کی حاجت ہو تو خط کافی ہے نہ کہ رسالے اور کتابیں۔ اور اگر اسکا شوق ہے تو عربی عبارت ہونا چاہیئے تاکہ عوام خراب نہ ہوں اور عوام کے لئے تو بالتعیین ثبوت ہی ضروری ہے۔ تمام ہوا بحمد اللہ جو کچھ لکھنا تھا۔

Marfat.com

**وصیت** اور اس تمام تحقیق کے بعد بھی فقیر کی یہ وصیت ہے کہ ظنیات میں اپنے علم و تحقیق پر وثوق نہ کریں سورۂ فاتحہ احدنا الصراط المستقیم بہت خشوع سے پڑھا کریں اور ہر نماز کے بعد ربنا لاتزغ قلوبنا پڑھ کر دعا کیا کریں اور اپنے اوقات معاش و معاد کے ضروری کاموں میں خصوصاً تزکیہ نفس و تصفیہ باطن میں صرف کریں اور اہل اللہ کی صحبت و خدمت اختیار کریں خصوصاً عزیزی جناب مولوی رشید احمد صاحب کے وجود بابرکت کو ہندوستان میں غنیمت کبریٰ و نعمت عظمیٰ سمجھ کر ان سے فیوض و برکات حاصل کریں کہ مولوی صاحب موصوف جامع کمالات ظاہری اور باطنی کے ہیں اور ان کی تحقیقات محض للّہیت کی راہ سے ہیں ہرگز اس میں شائبہ نفسانیت نہیں یہ وصیت تو مولوی صاحب کے مخالفین کو ہے اور جو موافقین اور معتقد ہیں ان کو چاہئے کہ مولوی صاحب کی مجلس میں ایسے قصوں کا تذکرہ نہ کیا کریں اور اپنے جھگڑوں میں ان کو شریک نہ کیا کریں اور سب پر لازم ہے کہ مفت کی بحث اور تکرار میں عمر عزیز کو تلف نہ کیا کریں کہ یہ حجاب ہے محبوب حقیقی سے۔ اشعار: چہ خوش گفت بہلول فرخندہ خو بگذشت بر عارف جنگجو۔ گر ایں مدعی دوست بشناختے ؛ بہ پیکار دشمن نپرداختے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ فقط۔ مہر: فقیر امداد اللہ چشتی و فاروقی۔

## اشعار مثنوی معنوی در تمثیل اختلاف از حقیقت ناشناسی

| | |
|---|---|
| پیل اندر خانۂ تاریک بود | عرضہ را آوردہ بودندش ہنوز |
| از برائے دیدنش مردم بسے | اندراں ظلمت ہمی شد ہر کسے |
| دیدنش با چشم چوں ممکن نہ بود | اندراں تاریکیش کف می بسود |
| آں یکے راکف بخرطوم او فتاد | گفت ہمچوں ناودانستش نہاد |
| آں یکے را دست برگوشش رسید | آں برو چوں باد بیزن شد پدید |
| آں یکے راکف چو بر پایش بسود | گفت شکل پیل دیدم چوں عمود |
| آں یکے بر پشت او بنہاد دست | گفت خود ایں پیل چوں تختی بدست |
| ہمچنیں ہر یک بجز دے چوں رسید | فہم آں می کرد ہر جا می شنید |
| از نظر کہ گفت شاں بد مختلف | آں یکے دالش لقب داد آں الف |
| در کف ہر کس اگر شمعے بُدے | اختلاف از گفت شاں بیروں شدے |

چشم حس ہمچو کف دستش و بس
نیست کف را بر ہمہ آں دسترس

# نالۂ امداد غریب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## رباعی

اے ذات تو بار رحمت و الطاف و قریب
دے رحمت و لطف بمناجات عجیب
اکنوں بطفیل احمد و یارانش
مقبول شود نالۂ امداد غریب

الٰہی یہ عالم ہے گلزار تیرا
عجب نقش قدرت نمودار تیرا

عجب رنگ بے رنگ ہر رنگ میں ہے
یہ ہے رنگ صنعت کا اظہار تیرا

یہ نقشہ دو عالم کا جو جلوہ گر ہے
ہے پردے میں روشن سب انوار تیرا

بہر رنگ ہر شے میں ہر جا پہ دیکھو
چمکتا ہے جلوہ قمر وار تیرا

تو ظاہر ہے اور لاکھ پردے میں تو ہے
تو باطن ہے اور سخت اظہار تیرا

تو اوّل تو آخر تو ظاہر تو باطن
تو ہی تو ہے یا کہ آثار تیرا

نہیں دیکھتا کچھ ولی دیکھتا ہوں
ہر اک جا پہ نقشہ طرحدار تیرا

عفو کس سے چاہے گنہگار تیرا
کہو کس سے چھوٹے گرفتار تیرا

نگاہ کرم تک بھی کافی ہے تیری
اگرچہ ہوں بندہ بہت خوار تیرا

مرض لا دوا کی دوا کس سے چاہوں
تو شافی ہے میرا میں بیمار تیرا

الٰہی میں سب چھوڑ گھر بار اپنا
لیا ہے پکڑ اب تو دربار تیرا

کہاں جاوے جس کا ہو کوئی تجھ بن
کسے ڈھونڈے جو ہو طلب گار تیرا

نہ پوچھے سوا نیک کاروں کے گر تو
کہاں جا تباہ بندہ ناچار تیرا

رہیگا نہ کچھ نقد عصیاں سے میرا
لگیگا جو رحمت کا بازار تیرا

سدا خواب غفلت میں سوتا رہا میں
نہ اکدم ہوا آہ بیدار تیرا

برے کام میں عمر افسوس کھوئی
کیا میں نہ اچھا کوئی کار تیرا

مری مشکلیں ہوئیں آسان اکدم
جو ہووے کرم مجھ پہ اک بار تیرا

ہوں ظلمات عصیاں سے حسنات روشن
جو ہو وا بر رحمت نمودار تیرا

لگیں کرنے کافر بھی امید بخشش
لگے ہونے جب رحم اظہار تیرا

جہاں لطف گل ہے وہیں خار غم ہے
ہے گل خار میں گل میں ہے خار تیرا

خوشی غم میں رکھی ہے اور غم خوشی میں
عجب تیری قدرت عجب کار تیرا

یہ کوتاہی اپنی نظر کی ہے یا رب
ترے نور کو سمجھیں اغیار تیرا

نہیں وہ جگہ اور نہیں وہ مکاں ہے
کہ جس جا نہیں ذکر اذکار تیرا

تو اوّل نہیں ابتدا تیرا یا رب
تو آخر نہیں انتہا کار تیرا

نظر کو اٹھا کر جدھر دیکھتا ہوں
تجھے دیکھتا ہوں نہ اغیار تیرا

الٰہی میں ہوں بس خطاوار تیرا
مجھے بخش ہے نام غفار تیرا

الٰہی بنا چھوڑ سرکار تیری
کہاں جاوے یہ بندۂ ناچار تیرا

دوا لے رضا کیا کروں میں الٰہی
کہ دارو بھی تیری اور آزار تیرا

میں ہوں چیز تیری جو چاہے سو کر تو
تو مختار میرا میں ناچار تیرا

سوا تیرے کوئی نہیں میرا یا رب
تو مولا ہے میں عبد بے کار تیرا

کیا اپنے در سے اگر دور مجھ کو
کدھر جاوے عاجز یہ ناچار تیرا

گناہوں نے ہر طرف سے مجھ کو گھیرا
سنا جب کہ ہے نام غفار تیرا

دلیر ہم گناہوں پہ کیونکر نہ ہوویں
کہ ہے نام غفار و ستار تیرا

چلا نفس و شیطان کے احکام پر میں
نہ مانا کوئی حکم زنہار تیرا

نہ رسوا ہوں جیسا یہاں حشر کو بھی
نہ ہوں جبکہ ہو عالم دربار تیرا

خبر لیجئے میری اس دم الٰہی
کھلے جب کہ بخشش کا اخبار تیرا

کہاں میرے عصیاں کہاں تیری رحمت
کہاں خس کہاں بحر زخار تیرا

گنہ میرے حد سے زیادہ ہیں یا رب
مجھے چاہئے رحم بسیار تیرا

Marfat.com

نہ ڈر دشمنوں سے رہا مجھ کو جب سے
کہا تو نے میں ہوں مددگار تیرا

ترا نام شیریں حلاوت ہے دل کی
ہر اک بات سے خوش ہے تکرار تیرا

نہ کوئی ہے میرا نہ میں ہوں کسی کا
تو میرا میں عاجز دل افگار تیرا

نہیں میں تو ہی ہے تو ہی ہے نہیں میں
تو ہے نور میرا میں آثار تیرا

الٰہی بچا قہر سے اپنے مجھ کو
کہ ہے عفو و بخشش کرم کار تیرا

بد و نکو کرے نیک نیکوں کو بد تو
کہ ہے بے نیازی کا بازار تیرا

حکومت ہوئی اس کو حاصل جہاں کی
ہوا جو کوئی حکم بردار تیرا

دو عالم خریدار ہوا اس کا بیشک
جو ہو نقد جاں سے خریدار تیرا

رہے ہوش اس کو کسی کا نہ اپنا
الٰہی ہوا جو کہ ہوشیار تیرا

تو کر بیخبر ساری خبروں سے مجھ کو
الٰہی رہوں اک خبردار تیرا

بنا اپنا قیدی کر آزاد مجھ کو
ہے آزاد سب سے گرفتار تیرا

بھکاری ترا جائے محروم کیونکر
کہ نت خوان بخشش ہے تیار تیرا

بھکاری کروڑوں ترے ہوں نہ کیونکر
نہیں کرنا معمول انکار تیرا

نہیں اس سے زیادہ کوئی مجھ کو خواہش
ہر اک شے سے ہے وصل درکار تیرا

ہے جنت کی نعمت تو سب میری خاطر
میسّر ہوا ے کاش دیدار تیرا

نہیں وصل افسوس قسمت میں میری
میں سایہ نمط گرچہ ہوں جار تیرا

ہوں باوصف اس قرب کے دور ایسا
ستاتا ہے یہ ہجر خوں خوار تیرا

حجاب خودی میرا یارب اٹھا دے
کہ تا دیکھوں بے پردہ دیدار تیرا

تو کر صیقل آئینہ دل نام حق سے
کہ تا جلوہ گر اس میں ہو یار تیرا

اٹھا غم رکھو امید امداد حق سے
تجھے غم ہے کیا رب ہے غمخوار تیرا

اسی کی تو خدمت میں رہ دل سے ہر دم
تو چاکر ہے اس کا وہ سردار تیرا

تمنا ہے اس بات کی مجھ کو ہر دم
کہ دل سے زباں پر ہو اذکار تیرا

الٰہی رہے وقت مرنے کے جاری
بتصدیق دل لب پہ اقرار تیرا

تو میرا میں تیرا میں تیرا تو میرا
ترا فعل میرا مرا کار تیرا

میں ہوں عبد تیرا تو معبود میرا
تو مسجود میں ساجد زار تیرا

یہ جور و جفا ہم پہ ہے کیسا یارب
نہیں ظلم اور جور اطوار تیرا

نہیں کافروں کو جو توفیق ایماں
کہ ہے نام قہار و جبار تیرا

فنا ہو گیا جو تری دوستی میں
تو ہے یار اس کا وہ ہے یار تیرا

کھلیں اسکی آنکھیں کریں بند جسنے
عیاں ہو نہاں اس پہ اسرار تیرا

الٰہی مجھے ہوش دے اب تو ایسا
رہوں میں سدا مست و میخوار تیرا

میں ہر درد اور مرض سے چھوٹ جاؤں
جو ہووے محبت کا آزار تیرا

جو سویا سو جاگا جو جاگا سو سویا
سلا مجھ کو تا ہوں میں بیدار تیرا

ترا خوان انعام ہے عام سب پر
ہے شاہ و گدا ہر نمک خوار تیرا

کوئی تجھ سے کچھ کوئی کچھ چاہتا ہے
میں تجھ سے ہوں یارب طلبگار تیرا

نہیں دونوں عالم سے کچھ مجھ کو مطلب
تو مطلوب میں ہوں طلب گار تیرا

مرے دلمیں ٹک جلوہ فرما الٰہی
کہ تجھ بن ہے ویراں یہ اب دار تیرا

تو ہے جان و دل سے بھی نزدیک میرے
ولے آہ ملنا ہے دشوار تیرا

یہ قرب و معیت ہے پھر بعد ایسا
نہیں کھلتا یارب یہ اسرار تیرا

ذرا آپ اپنے میں امداد آ تو
کہ ہے کون تو کیا ہے گفتار تیرا

زباں سے طرف دل کے مشغول ہو تو
وہیں جلوہ فرما ہے دلدار تیرا

نہ ڈر فوج عصیاں سے گرچہ بہت ہے
کہ ہے رحم حق کا مددگار تیرا

تو پڑھ اس مناجات کو پنج وقتی
کہ تا جاوے ہر غم ہر آزار تیرا

الٰہی قبول ہو مناجات میری
کہ رد کرنا ہرگز نہیں کار تیرا

## خمسہ بر مناجات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ذکر کیا کوئی کرے وحدت میں تیری قال و قیل
عقل بحث و علت و معلول میں زار و علیل
انت کافی فی مہمات و فی رزقی کفیل
خذ بلطف یا الٰہی من لہٗ زادٌ قلیل
مفلس بالتصدق یاتی عند بابک یا خلیل

Marfat.com

دوسرا کوئی نہیں ایسا سیہ کار و اثیم
وہ سراپا عاصی و خاطی تو غفار و رحیم
ہے وفورِ جرمِ عصیاں سے سزاوارِ جحیم
ذنبہ ذنب عظیم فاغفر الذنب العظیم
اِنَّہٗ شخصٌ غریبٌ مذنبٌ عبدٌ ذلیل

حیف پیری و جوانی سب ہوئے مصروفِ لہو
یا الٰہ العالمین دے مستی عصیاں سے سہو
روز و شب وقفِ جہالت ہی رہا غفلت میں محو
منہ عصیانٌ و نسیانٌ و سھوٌ بعد سہو
منک احسانٌ و فضلٌ بعد اعطاءٍ جزیل

خواب و خور ہی میں کٹی اک عمر مثلِ دام و دد
دیکھ کر انبارِ عصیان و جرائم بے عدد
ہیں عمل سارے نکوہیدہ سبھی افعال بد
قال یا ربّی ذنوبی مثل رمل لا تعد
فاعف عنی کل ذنب واصفح الصفح الجمیل

ہیں سب افعالِ ذمیمہ زندگی کا ماحصل
کیا کروں اب کچھ نہیں بنتی کہ سر پر ہے اجل
یاد میں تیرے نہ گذری ایک ساعت ایک پل
کیف حالی یا الٰہی لیس لی خیر العمل
سوءُ اعمالی کثیر زاد طاعاتی قلیل

غم الم اندوہ و حسرت یاس دوری بیکسی
ہیں مرض سینے میں اتنے دل پہ کاوش ہے بری
ناتوانی اضطرابی بے قراری بے کلی
عافنی من کل داء واقض عنی حاجتی
اِنّ لی قلباً سقیماً انت شافی للعلیل

خود بخود ہو جائیں گے یہ درد سارے دل سے دور
یہ تڑپ یہ بیقراری فکر بے جا ہے قصور
جتنے مقصد ہیں بر آئیں گے الٰہی بالضرور
انت شافی انت کافی فی مہمات الامور
انت حسبی انت ربی انت لی نعم الوکیل

ہوں میں چکر میں نہیں ملتی صراطِ مستقیم
جس طرح خاصوں پہ ہے مجھ پر بھی کر لطفِ عمیم
کر دیا از دیادِ مرض نے زار و سقیم
ربِّ ھب لی کنز فضلک انت وہّابٌ کریم
اعطنی ما فی ضمیری دلنی خیر الدلیل

صورتِ شبنم ہوں گریاں روز و شب صبح و مسا
جیتے جی ہر وقت خوفِ آتشِ دوزخ رہا
غنچۂ خاطر برنگِ گل نہ اک دم بھی ہنسا — کھلا
قل لنار ابردی یا رب فی حقی کما
قلت قلنا نار کونی انت فی حق الخلیل

عمر بھر کرتا رہا فرمانِ حق سے انحراف
جرم و عصیان و خطا یکلخت سب کر دے معاف
رہ ہوا مجھ سے جو شانِ عبدیت کے تھا خلاف
ھب لنا ملکاً کبیراً نجنا مما نخاف

Marfat.com

ربنا اذ انت قاضی　والمنادی جبریل

ہوش میں آ اے غریب سرخوش جام صبوح　　گر عمل اچھے برے ہوتے ہیں افعال قبوح

کیا بھروسا زندگی کا ہے مسافر تن میں روح　　ابن موسیٰؑ ابن عیسیٰؑ ابن یحییٰؑ ابن نوحؑ

انت یا صدیق عاصی　تب الی المولے الجلیل

## غزل در شوق زیارت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

سبز و شاداب گلستان تمنا ہووے　　کاش مسکن مرا صحرائے مدینہ ہووے

ہند میں گرم تپش یوں دل مضطر ہے مدام　　دام میں جیسے کوئی مرغ تڑپتا ہووے

مجھ کو بھی روضۂ اقدس کی زیارت ہو نصیب　　زہے قسمت جو سفر سوئے مدینہ ہووے

جب کہیں قافلے والے کہ مدینے کو چلو　　شوق میں پھر تو مرا اور ہی نقشہ ہووے

ننگے پانوؤں وہیں ہو جاؤں میں اٹھ کر ہمراہ　　تن میں جامہ بھی مرے ہو کہ برہنہ ہووے

یوں چلوں خاک اڑاتا ہوا صحرا صحرا　　جیسے جنگل میں بگولہ کوئی اڑتا ہووے

گرم جولان روش برق ہوں شاداں خنداں　　پاؤں پر پاؤں مرا شوق میں پڑتا ہووے

کانٹے تلوؤں میں چبھیں برگ گل تر سمجھوں　　خاک جو اڑ کے پڑے آنکھوں میں سرمہ ہووے

ایسی صورت سے در شاہ عرب پر پہنچوں　　حال جیسے کسی ناچیز گدا کا ہووے

گرد آلودہ بدن خاک ملی چہرہ پر　　ایک تہہ بند پھٹا سا کوئی کرتا ہووے

خار پاؤں میں چبھیں بال ہوں سر کے بکھرے　　فکر سوزن ہو نہ کچھ شانہ کا سودا ہووے

باندھ کر ہاتھ کروں عرض بصد عجز و نیاز　　خدمت شاہ میں جیسے کوئی بردہ ہووے

یہ غلام آپ کا حاضر ہے قدم بوسی کو　　وصل کا آج اشارہ شہ والا ہووے

میری بیتابی و مسکینی پہ رحم آئے ضرور　　خود در حجرۂ والائے نبی وا ہووے

دوڑ کر سر قدم پاک پہ رکھدوں اپنا　　دھیان کس کو ادب و بے ادبی کا ہووے

کبھی چوموں کبھی آنکھوں سے لگاؤں وہ قدم　　خاک پا آپ کی ان آنکھوں کا سرمہ ہووے

گوہر اشک نثار قدم پاک کروں　　جز تہی دستی کوئی اور نہ تحفہ ہووے

اور جب روئے مبارک کی تجلی دیکھوں　　جلوۂ طور بھی آنکھوں میں تماشا ہووے

سن کے اس شوق کو کہتے ہیں ملائک بھی غریب　　فضل حق سے تری حاصل یہ تمنا ہووے

## مناجات

یارسول کبریا فریاد ہے یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے

آپ کی امداد ہو میرا یا نبیؐ حال ابتر ہوا فریاد ہے

Marfat.com

سخت مشکل میں پھنسا ہوں آجکل | اے مرے مشکل کشا فریاد ہے
چہرۂ تاباں کو دکھلا دو مجھے | تجھ سے اے نور خدا فریاد ہے
قید غم سے اب چھڑا دیجے مجھے | یا شہ ہر دو سرا فریاد ہے
درد ہجراں سے لب پر جاں ہے مری | اب تو کہہ کیجیے دوا فریاد ہے
گردن و پا سے مری زنجیر و طوق | یا نبی کیجئے جدا فریاد ہے
یا نبیؐ احمد کو در پر لو بلا | اس لئے صبح و مسا فریاد ہے

## مناجات دیگر

آپکی فرقت نے مارا یا نبیؐ | دل ہوا غم سے دو پارا یا نبیؐ
حق تعالیٰ کے تم ہی محبوب ہو | کون ہے ہمسر تمہارا یا نبیؐ
باغ جنت سے زیادہ ہے عزیز | مجھ کو وہ کوچہ تمہارا یا نبی
لیجئے در پر بلا کب تک پھروں | در بدر یاں مارا مارا یا نبی
طالب دیدار ہوں دکھلائیے | روئے نورانی خدارا یا نبیؐ
درد ہجراں کے سبب مجھ سے کیا | صبر و طاقت نے کنارا یا نبیؐ
مرتے دم گر دیکھ لوں روضہ شریف | زندگی ہووے دوبارا یا نبیؐ
چین آتا ہے مرے دلکو تمام | نام لیتے ہی تمہارا یا نبیؐ

## مناجات دیگر حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

سب دیکھو نور محمد کا سب پیچ ظہور محمدؐ کا | جبریلؑ مقرب خادم ہے سب جا مشہور محمدؐ کا
جس مسجد میں میں سنتا ہوں تو ہے مذکور محمد کا | نا ہے کسی پیغمبر کا جو ہے مقدور محمدؐ کا
وہ منشا سب اسماء کا ہے وہ مصدر ہر اشیاء کا ہے | وہ سر ظہور و خفا کا ہے سب دیکھو نور محمدؐ کا
کہیں روح مثال کہایا ہے کہیں جسم میں جا سمایا ہے | کہیں حسن و جمال دکھایا ہے سب دیکھو نور محمد کا
کہیں عاشق وہ یعقوبؑ ہوا کہیں یوسف وہ محبوب ہوا | کہیں صابر وہ ایوبؑ ہوا سب دیکھو نور محمد کا
کہیں موسیٰؑ وہ کلیم ہوا کہیں راز قدیم علیم ہوا | کہیں ہارون وہ ندیم ہوا سب دیکھو نور محمد کا
کہیں ابراہیمؑ خلیل ہوا کہیں راز قدیم علیل ہوا | کہیں صادق اسماعیل ہوا سب دیکھو نور محمد کا
کہیں یار کہیں بیگانہ ہے کہیں شمع کہیں پروانہ ہے | کہیں نہ کہیں دیوانہ ہے سب دیکھو نور محمد کا
کہیں غوث ابدال کہایا ہے کہیں قطب بھی نام دھرایا ہے | کہیں دین امام کہایا ہے سب دیکھو نور محمد کا

## مناجات دیگر

مرا جان و دل سب فدائے محمدؐ   ہیں اسپر فدا جان اور دل سے قربان   اگر خواب میں منھ دکھائے محمدؐ   مرا طالع خفتہ جاگے یقیں ہے
اگر منھ سے پردہ اٹھائے محمدؐ   خجل ہو کے خورشید کا رنگ فق ہو   خدا کی رضا ہے رضائے محمد   محمدؐ کی مرضی ہے مرضی خدا کی
عطا ہو اسے خاکپائے محمدؐ   تمنا یہ ہے ریچ کی یا الٰہی   ہوا ہے یہ سب کچھ برائے محمدؐ   نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا یقیں ہے

تمت

Marfat.com

# ارشاد مرشد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ بجمیع محامدہٖ کلّھا ما علمت منھا و ما لم اعلم و صلّی اللہ علیٰ سیدنا و مولانا محمد و آلہٖ و اصحابہٖ و بارک وسلّم

اما بعد فقیر حقیر امداد اللہ غفر اللہ ذنوبہ و والدیہ یہ کہتا ہے اور برادرانِ طریقت اور طالبانِ معرفت کی خدمت میں خصوصاً جو اس فقیر سے رابطہ محبت و ارادت رکھتے ہیں عرض کرتا ہے کہ شاغل اشغال قلبیہ کو ضرور ہے کہ سوائے فرائض اور واجبات اور سنن کے بعض عبادات اور طاعات اور اوراد وظائف جو مددگار اور قوت بخشنے والے صفائی دل اور جلا دینے والے روح کے ہوں عمل میں لاوئے جیساکہ نمازِ تہجد کی کہ بارہ رکعتیں یا آٹھ رکعتیں ہیں اور نمازِ اشراق کی چھ رکعتیں ہیں اور نمازِ چاشت کی چار رکعتیں ہیں بارہ تک اور صلوٰۃ الاوّابین کی چھ رکعتیں ہیں بیس تک[۲] اور چار رکعتیں سنت قبل ظہر اور چار سنتیں قبل عصر اور چار سنت قبل عشا اور بروز جمعہ صلوٰۃ التسبیح[۱] اگر فراغ ہو پڑھے اور تین روزے ایام بیض[۲] اور روزہ پنجشنبے و دوشنبہ کا اور چھ روزے ماہ شوال کے اور نو روزے اوّل ماہ ذالحج کے اور روزہ عاشورہ محرم کا اور آٹھ روزے اوّل ماہ رجب اور شعبان کے رکھے اور تلاوت قرآن کی جس قدر ہوسکے اولیٰ یہ کہ چالیس روز میں ختم کرے

## وظائف صبح

درمیان سنت و فرض صبح کے اکتالیس بار سورۂ فاتحہ حضورِ دل سے معنوں پر خیال کرکے پڑھے اور بعد نماز صبح کلمہ چہارم[۳] دس بار اور سورۂ یٰسین ایکبار اور استغفار سو بار اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ[۴] اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ سو بار اور ایکسو ایکبار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مع بسم اللہ کے اور سو بار کلمہ طیّب[۵] اور اکتالیس بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ بحضورِ قلب پڑھے اور درود شریف[۶] سو بار۔ وظائف ظہر اور

[۱] فائدہ صلوٰۃ التسبیح واسطے مغفرت تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ خطاءً اور عمداً اور سرًّا اور علانیۃً کے حدیث میں آیا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو تعلیم فرمایا ہے۔ چار رکعتیں ہیں ہر رکعت بیچ قراءت کے پندرہ بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے اور رکوع میں دس بار اور قومہ میں دس بار اور جلسے میں دس بار اور دونوں سجدے میں دس بار اور بعد سجدے دوسرے کے بیٹھ کر دس بار پس ہر رکعت میں پچہتر بار اور چار رکعت میں تین سو بار پڑھے اور طاقت ہو تو اس نماز کو روز پڑھے ورنہ ہفتہ میں ایک بار یا ماہ میں یا سال میں یا تمام عمر میں ایک بار پڑھے اور مروی ہے کہ چار رکعت میں ان چار سورتوں کو یعنی الھٰکم التکاثر۔ والعصر۔ قل یا ایھا الکافرون قل ھو اللہ احد پڑھے۔ اور سورتیں بھی مروی ہیں جیسے سبح اسم یا اور مسبحات مگر یہ سہل تر ہیں ۱۲۔

[۲] یعنی ہر چاند کی تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخ روزہ رکھے ۱۲ منہ قدس سرہٗ

[۳] لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

[۴] اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۱۲

[۵] لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۱۲ [۶] اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

Marfat.com

بعد نماز ظہر کے سو بار کلمۂ طیب اور سو بار درود شریف اور سورہ انّا فتحنا اور منزل دلائل الخیرات اور پانچ سو بار اَللّٰہُ الصَّمَدُ اور اکیس بار سورۂ اذا جاء۔ **وظائف عصر** اور بعد نماز عصر کے سورۂ عمّ یتساءلون اور سو بار آیۂ کریمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ **وظائف مغرب** اور بعد نماز مغرب کے سورہ واقعہ اور سو بار کلمۂ طیب اور درود شریف سو بار اور اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَیْرِکَ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ اکتالیس بار بحضور دل پڑھے۔

**وظائف عشاء** اور بعد نماز عشاء کے سورۂ سجدہ یا سورہ ملک اور سو بار کلمۂ طیب اور سو بار درود شریف اور ایک سو ایک بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ بحضورِ قلب پڑھے۔ **وظائف صبح و شام دو وقتہ** اور صبح اور شام کو سیّد الاستغفار ایک ایک بار اور پانچوں کلمے اور دونوں آمنت باللہ اور نودو نام اللہ جلّ شانہٗ کے اور آیۃ الکرسی اور آیات آمن الرسول سے تا آخر سورۃ اور اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تین بار اور آیات سورۂ حشر ایک بار اور بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تین بار اور رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا تین بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سات بار اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ سات بار اور دعائے حزب البحر کو اگر ہو سکے تو ایک ایک بار اور بعد نماز صبح قبل طلوع آفتاب اور بعد نماز عصر قبل غروب مسبعات عشر کو پڑھے۔

## وظیفہ بعد ہر نماز

اور بعد ہر نماز کے پانچوں وقت آیۃ الکرسی ایک بار سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ تینتیس ۳۳ بار اللہ اکبر تینتیس ۳۴ بار اور کلمۂ چہارم ایک بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ . . . .

---

۱ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۱۲ منہ قدس سرہٗ ۲ اول اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین بار پڑھے پھر یہ آیت پڑھے ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۱۲ ۳ یعنی دس چیزیں ہیں کہ سات سات بار پڑھتے ہیں اول سورہ فاتحہ سات بار سورہ والناس سات بار سورۂ فلق سات بار سورہ اخلاص سات بار سورۂ کافرون سات بار آیۃ الکرسی سات بار کلمۂ تمجید سات بار درود شریف سات بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ سات بار اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلٰنَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّکَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اس دعا کو سات بار پڑھے۔

Marfat.com

حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ایک بار اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَمِنَ النَّارِ ایک بار پڑھے اور وقت شروع کھانے کے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ اور بعد فراغ طعام کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ پڑھے اور سوتے وقت سورہ فاتحہ آیۃ الکرسی اور تینوں[1] قل تین تین بار اور اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ اور وقت جاگنے کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور ممکن ہو تو معشرت[2] السبع بھی پڑھے اور پاخانہ میں جاتے وقت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ اور نکلتے وقت غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ اور ہر وقت اٹھتے بیٹھتے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَفَاکَ معمول رکھے اور اگر اور زیادہ اوراد مطلوب ہوں تو کتب حدیث حصن حصین وغیرہ سے لیکے عمل میں لاویں بہر حال اذکار اور اشغال قلبیہ میں مشغول رہیں جس سے تصفیہ باطن کا ہو کر محبت اور معرفت حق کی حاصل ہو

## بیان اذکار اور اشغال اور مراقبات کا

جو بزرگان طریقت نے تصفیہ قلب اور تجلیہ روح کے واسطے تجویز کیے ہیں ان میں بارہ تسبیح ہیں جو حضرات چشتیہ کرتے ہیں۔ طریق ان کا یہ ہے کہ بعد نماز تہجد کے توبہ اور استغفار عجز اور انکسار سے کرکے اور ہاتھ اٹھا کے یہ دعا بحضور قلب اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَیْرِکَ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ تین بار یا سات مرتبہ تکرار کرے اور گیارہ بار درود شریف پڑھکے چار زانو بیٹھے اور داہنے پاؤں کے انگوٹھے سے اور جو انگلی اس کے پاس ہے اس سے رگ کیماس کو کہ بائیں زانو کے اندر ہے محکم پکڑے اور کمر سیدھی رکھے۔ پھر دل جمعی سے ہیبت اور حرمت اور تعظیم تمام کے ساتھ خوش الحانی کے ساتھ ذکر شروع کرے اور بعد اعوذ و بسم اللہ کے باخلاص تمام تین بار کلمہ طیب[3] اور کلمہ شہادت[4] پڑھ کے سر کو قلب کی طرف کہ زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت کے واقع ہے جھکا کے کلمہ لا کو قوت اور سختی سے دل کے اندر سے کھینچ کر اور الہ کو داہنے مونڈھے پر لیجا کر سر کو پشت کی طرف مائل کرکے تصور کرے کہ

[1] یعنی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق ۱۲ منہ [2] فائدہ معشرت السبع وہ سات کلمہ ہیں کہ ایک کو دس دس مرتبہ پڑھتے ہیں جملے یہ ہیں۔ اول اللہ اکبر دس بار دوسرا الحمد للہ دس بار تیسرا سبحان اللہ وبحمدہ دس بار چوتھا سبحان اللہ الملک القدوس دس بار پانچواں لا الہ الا اللہ دس بار چھٹا استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ دس بار ساتواں اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اعوذبک من ضیق المقام الدنیا وضیق یوم القیامۃ دس بار پڑھیے ۱۲ منہ [3] یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۱۲ منہ

[4] یعنی اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۱۲ منہ

Marfat.com

غیر اللہ کو دل میں سے نکال کر پس پشت ڈال دیا اور دم کو چھوڑ کر لفظ الا اللہ کی زور آور سختی سے دل پر ضرب مارے اور تصور کرے کہ عشق اور نورِ الٰہی کو دل میں داخل کیا اسی طرح اس نفی و اثبات کو فکر اور ملاحظے اور واسطے کے ساتھ دو سو بار کہے اور اس ذکر میں نو بار لا الٰہ الا اللہ دسویں مرتبہ محمد رسول اللہ کہے بعد اس کے بطور سابق تین بار کلمہ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت کہے لیکن مبتدی کلمہ[1] لا الٰہ میں لا معبود اور متوسط لا مقصود اور منتہی لا موجود ملاحظہ کرے اس کے بعد لمحہ مراقب ہو کے تصور کرے کہ فیضان الٰہی عرش سے میرے سینہ میں آتا ہے۔

**طریق اثبات مجرد** پھر دو زانو بیٹھے اور کمر کو سیدھی کرے اور سر کو داہنے مونڈھے پر لیجا کے لفظ الا اللہ کو زور اور سختی سے دل پر ضرب بلا کرے اسکو چار سو بار دمادم کرے پھر بطور سابق تین بار کلمہ طیب اور ایکبار کلمہ شہادت کہے اور لمحہ دو لمحہ مراقب رہے۔

**طریق اسم ذات** پھر ذکر اسم اللہ اللہ کرے اس طرح سے کہ اوّل حرف ھاء لفظ اللہ کو پیش اور دوسری ھاء لفظ اللہ کو ساکن کرے یعنی جزم دے اور آنکھیں بند کرکے اور سر کو داہنے مونڈھے پر لا کے لفظ مبارک اللہ اللہ کی دونوں ضرب جہر قوت سے دل پر مارے اس ذکر اسم ذات دو ضربی کو چھ سو بار دمادم کرے لیکن دسویں گیارہویں بار اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی مع ملاحظہ معنوں کے کہتا رہے تاکہ کیفیت اور لذت ذکر کی اور دفع غفلت اور خواب حاصل ہو بعد اس کے بطور سابق تین بار کلمہ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت کہے پھر ایک ضربی اسی طرح سر کو جانب داہنے مونڈھے کے کج کرکے لفظ مبارک اللہ کو دل پر سو بار دمادم ضرب کرے بعدہٗ تین بار کلمہ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت کہہ کے درود شریف اور استغفار گیارہ گیارہ بار پڑھ کے دعا مانگے اور مناجات کرے کہ الٰہی تو ہی مقصود اور رضا تیری مطلوب ہے۔ ترک کیا میں نے دنیا اور آخرت کو واسطے تیرے عطا کر مجھ کو نعمتیں اپنی اور وصول تام درگاہِ مقدس اپنی میں آمین

## طریق ذکر پاس انفاس کا

یعنی اپنے انفاس پر آگاہ اور ہوشیار رہے کہ بے ذکر اللہ کے کوئی دم نہ گذرے خواہ ذکر جلی ہو خواہ ذکر خفی پس وقت نکلنے سانس کے دم کے ساتھ لا الٰہ اور وقت داخل ہونے سانس کے دم کے ساتھ الا اللہ

[1] کلمہ لا الٰہ میں ملاحظہ مفہوم اور معنی لا موجود کا کرے اس واسطے کہ مقصود نفی غیر کی ملاحظہ میں ہے اور اس ذکر میں دسویں بار ھوی لفظ اللہ کے ساتھ اسی کو یعنی لا موجود یا لا مقصود کو اول شامل کر لیا کرے باقی ملاحظہ میں رہے۔ ۱۲ عفی عنہ

Marfat.com

کہے، دہن بستہ بے حرکت زبان خیال سے دم کو ذاکر کرے اور نظر ناف پر رکھے وہاں سے ذکر جاری کرے
طریق دوسرا یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ کو سانس کے ساتھ اوپر کھینچے اور لفظ ھُو کے ساتھ سانس کو چھوڑ دے
اس ذکر کے خیال اور دھیان سے ایسی کثرت اور مشق کرے کہ دم ذاکر اور مستغرق بذکر ہو جائے[1]

## بیان ذکر اسم ذات ربّانی

طالب کو چاہیئے کہ باوجود ذکر پاس انفاس کے اسم ذات کو زبانی ہر روز چوبیس[2] ہزار بار کہ اوسط[3] مرتبہ ہے کہے اور اگر اس قدر نہ ہو سکے تو چھ ہزار سے کم کہ ادنیٰ مرتبہ ہے نہ کرے،

طریق ذکر نفی اثبات کہ حضرات قادریہ کرتے ہیں یہ ہے کہ خلوت میں رو بقبلہ باادب تمام بیٹھے اور آنکھیں بند کرکے لا نفی کو زیر ناف سے زور اور سختی کے ساتھ نکال کے اور دراز کر کے داہنے مونڈھے تک لیجا کے الٰہ کو دماغ سے نکال دے اور اِلّا اللہ کو قوت سے دل پر ضرب کرے اور لا اِلٰہ سے نفی معبودیت اور موجودیت غیر اللہ کی ملاحظہ کرے تا وجود غیر کا نظر سے اٹھ جائے اور اِلّا اللہ سے اثبات وجود مطلق حق سبحانہ تعالےٰ کا کرے اسی طرح گیارہ سو بار ایک جلسے میں ہر روز کیا کرے تا اثر[4] اسکا ظاہر ہو اور اس ذکر کو اسی طرح حبس دم میں بھی کرتے ہیں۔

طریق شغل اسم ذات کا یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگا کے دل سے جس قدر ہو سکے رات دن تصور کیا کرے تا پختہ ہو کر بے تکلف جاری ہو جائے۔ باقی اذکار اور اشغال اس طریقہ کے ضیاء القلوب میں موجود ہیں۔

طریق شغل نفی و اثبات کہ حبس[5] دم ذکر کرتے ہیں یہ ہے کہ آنکھیں بند کر کے زبان تالو سے لگا لے اول دم کو ناف سے کھینچ کر دل میں قرار دے پھر اسی طرح کلمۂ لَآ اِلٰہ کو دل سے نکال کے اور داہنے مونڈھے پر لے جا کے اِلَّا اللہ کی ضرب دل پر مارے اسی طرح اول روز دس دم ہر دم میں تین تین بار مشغول ہو پھر

---

[1] فائدہ یعنی سوتے اور جاگتے ہر حال میں ذکر رہے تا ذکر حیات اور پاس انفاس حاصل ہو۔ اور دل ماسوائے اللہ سے پاک اور صاف اور نورانی ہو کر مورد تجلیات اور واردات غیبی کا ہو ۱۲ منہ عفی اللہ عنہ [2] فائدہ حکمت اس میں یہ ہے کہ آدمی رات دن میں چوبیس ہزار سانس یعنی دم لیتا ہے تو گویا کہ ہر دم ذاکر رہا اور ذاکرین میں داخل ہوا ۱۲ عفی اللہ عنہ۔ [3] اثر یعنی لذات اور محبوبیت اور بیخودی ظاہر ہو اور تصفیہ قلب اور تجلی روح حاصل ۱۲ منہ عفی اللہ عنہ [4] فائدہ کشمکش دم اور خطرہ بندی کے لیے خلو معدہ کھانے پینے سے شرط ہے خصوصاً ابتدائے حال میں اور بڑی شرط یہ ہے کہ درجہ اوسط کا نگاہ رکھے تو ایسا پر شکم ہو کر کاہل اور بوجھل ہو جائے اور نہ بہت بھوکا رہے کہ ضعیف ہو۔ اور حبس دم میں سرد کا استعمال نہ کرے تا حرارت قلب کو سرد نہ کرے اور گرم کھانے سے بھی پرہیز کرے برابر ہے کہ حرارت طبعی ہو یا عارضی کہ سبب ایجاد مرض کی ہوتی ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

ہر روز درجہ بدرجہ ایک ایک بار زیادہ کرتا رہے تا حرارت باطن پیدا ہو کر تمام بدن میں سرایت کرے اور خطرہ دفع ہو کر ذکر تمام اعضا میں جاری ہو اور محبت اور عشقِ الٰہی ظہور کرے۔

**طریقہ مراقبہ کا یہ ہے** کہ دوزانو نمازی کی طرح سر جھکا کر بیٹھے اور دل کو غیر اللہ سے خالی کر کے حق سبحانہ تعالیٰ کی حضوری میں حاضر رکھے اوّل اعوذ بسم اللہ پڑھ کے تین بار اَللّٰہُ حَاضِرِیْ ۲ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ ۲ اَللّٰہُ مَعِیْ یعنی زبان سے تکرار کر کے پھر مراقب ہو کے اُن کے معنوں کا دل میں ملاحظہ کرے اور تصور کرے یعنی جانے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ حاضر ناظر میرے پاس ہے اس جاننے میں اس قدر خوض کرے اور مستغرق ہو کہ شعورِ غیرِ حق کا نہ رہے یہاں تک کہ اپنی بھی خبر نہ رہے۔ اگر ایک آن بھی اس سے غافل ہو تو مراقبہ نہ ہو گا۔

**مراقبہ دوسرا**۔ ۲ اللہ نورُ السمٰوٰتِ والارض۔ انوارِ الٰہی کو کہ ہر زمان و مکان میں موجود ہے جیسا کہ وجود ہستی اس کی کا ہر جگہ ثابت ہے ملاحظہ کرے اور مستغرق ہو جائے۔

**طریق ذکر اسم ذات** جو متعلق لطائف ستّہ سے ہے وہ یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگا کے اور آنکھیں بند کر کے بزبانِ خیال دلِ صنوبری سے ۲ اللہ ۲ اللہ کہے اس طرح سے کہ اس اسم کو غیر ذات نہ جانے اس حیثیت کو بمقدور اپنے اٹھتے بیٹھتے ترک نہ کرے اسی طرح چھٹوں لطیفوں کو ترتیب مذکور کے ساتھ جاری کرے یہاں تک کہ خود اُن کے ذکر سے واقف ہو۔ اے عزیز جان تو کہ جسم انسان میں چھ[۱] لطیفے ہیں یعنی چھ مقام ہیں کہ فیضان و برکات اور انوارِ الٰہی سے لبریز ہیں۔

**اوّل لطیفہ** قلبی ہے کہ مقام اس کا دو انگشت نیچے پستانِ چپ کے واقع ہے اور نُور اُس کا سُرخ ہے

**دوسرا لطیفہ** روحی ہے۔ جگہ اُسکی دو انگشت نیچے پستانِ راست کے ہے اور نُور اس کا سفید ہے۔

**تیسرا لطیفہ**۔ نفسی ہے کہ مقام اس کا زیر ناف ہے اور نور اس کا زرد ہے۔

**چوتھا لطیفہ**۔ سرّی ہے کہ جگہ اس کی مابین سینے کے ہے اور نور اس کا سبز ہے۔

**پانچواں لطیفہ**۔ خفی ہے۔ ٹھکانا اس کا پیشانی ہے نور اس کا نیلگوں ہے۔

**چھٹا لطیفہ**۔ اخفی ہے۔ موضع اس کا ام الدماغ ہے نور اس کا سیاہ ہے مثل سیاہی چشم کے۔ پس طالب کو چاہیئے کہ ان چھیوں لطیفوں کے ذکر اور شغل میں اس قدر مشغول ہو اور مشق کرے کہ اثر ذکر ظاہر[۱] ہو۔ باقی اذکار اور اشغال اور مراقبات بہ تفصیل تمام مع سلوک کامل ضیاء القلوب میں لکھ چکا ہوں۔ دوبارہ لکھنے کی حاجت نہیں۔ اللہ جل جلالہ تقدس و تعالیٰ ہم کو اور تم کو اور سب کو خاص فضل و کرم

[۱] فائدہ۔ یعنی جنبش لطائف میں پیدا ہو کر ذکر جاری ہو اور لذت اور محبت اور انوارِ الٰہی قوت پکڑیں اور نسبت اور حضوری مذکور سبحانہ تعالیٰ کی حاصل ہو ۱۲ منہ عفی اللہ عنہ

Marfat.com

اپنے سے ہمت اور توفیق اور استعداد کامل عطا فرمائے کہ شب و روز ہر حال میں ہر دم اسی کے ذکر و شغل عبادات طاعات مرضیات میں رہیں اور ایک دم اس سے غافل نہ ہوں اور غیر اللہ کو دل میں جگہ نہ دیں اور محبت اور معرفت اور حضوری دائمی اس کی کہ جو خلقت انسانی مقصود اور مطلوب ہے۔

حاصل کریں اور اپنی حقیقت کو پہنچیں اور اسی سے جئیں اور اسی پر مریں اور اسی میں اٹھیں۔ آمین آمین آمین یا رب العالمین وصلی اللہ تعالےٰ علیٰ سیدنا و مولانا و شفیعنا محمد و آلہٖ و اصحابہٖ و بارک و سلم برحمتک یا ارحم الراحمین۔

محررہ ۲ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۳ھ

## شجرات و سلاسل شجرہ چشتیہ

بدانکہ فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ را نسبت بیعت و اجازت از مولانا و مرشدنا حضرت میاں جیو نور محمد جھنجھانوی والیشاں را از حضرت حاجی عبدالرحیم از شاہ عبدالباری از شاہ عبدالہادی از شاہ عضد الدین از شاہ محمد مکی از شاہ محمدی از شیخ محب اللہ الہ آبادی از شیخ ابو سعید از شیخ نظام الدین۔ از شیخ جلال الدین از شیخ عبدالقدوس گنگوہی از شیخ شمس الدین از محمد عارف بن احمد از شیخ عبدالحق ردولوی از شیخ جلال الدین پانی پتی از شیخ علاؤ الدین صابر از شیخ فرید الدین از شیخ قطب الدین از خواجہ معین الدین از خواجہ عثمان از خواجہ حاجی شریف زندانی از خواجہ مودود از خواجہ ابو یوسف از خواجہ ابو محمد محترم از خواجہ احمد ابدال چشتی از خواجہ ابی اسحاق شامی از خواجہ ممشاد از خواجہ ابو ہبیرہ بصری از خواجہ حذیفہ مرعشی از خواجہ سلطان ابراہیم از خواجہ فضیل از خواجہ عبدالواحد از خواجہ امام حسن بصری از امیر المومنین علی رضوان اللہ علیہم اجمعین از حضرت خاتم النبیین محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم

## شجرۂ قادریہ

حضرت عبدالقدوس گنگوہی را اجازت و خرقہ از پیر خود درویش محمد بن قاسم از سید بڈھن بہڑائچی۔ از سید اجمل از مخدوم جہانیاں جہاں گشت از سید جلال الدین بخاری از شیخ عبید بن عیسیٰ از شیخ عبید ابن ابو القاسم از شیخ ابو المکارم فاضل از شیخ قطب الدین ابو الغیث از شیخ شمس الدین علی افلح از شیخ شمس الدین حداد از امام الاولیا شیخ عبدالقادر جیلانی از شیخ ابو سعید مخزومی از شیخ ابو الحسن قرشی از شیخ ابو الفراح از شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز از شیخ ابو بکر شبلی از شیخ جنید بغدادی از شیخ سری سقطی از شیخ معروف کرخی از شیخ داؤد طائی از شیخ حبیب عجمی از شیخ امام حسن بصری از حضرت علی

Marfat.com

کرم اللہ وجہہ از حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

## شجرہ نقشبندیہ

ونیز حضرت سیّد اجمل بھڑائچی را از مُرشدِ خود شاہ عبدالحق از خواجہ عبیداللہ احرار از خواجہ مولانا یعقوب چرخی از خواجہ علاؤالدین عطار از خواجہ بہاؤالدین نقشبند از خواجہ سیّد امیر کلال از خواجہ محمد بابا سماسی از خواجہ عزیزاں علی رامیتنی از خواجہ ابوالخیر فغنوی از خواجہ محمد عارف ریوگری از خواجہ عبدالخالق از خواجہ ابوالقاسم نصیرآبادی از خواجہ ابوعلی فارمدی از خواجہ امام ابوالقاسم قیشری از خواجہ ابوعلی وقاق از خواجہ ابوالقاسم نصیرآبادی از خواجہ ابوبکر شبلی از سیّد الطائفہ جنید بغدادی از شیخ سری سقطی از شیخ معروف کرخی از شیخ داؤد طائی از خواجہ حبیب عجمی از امام الاولیاء حسن بصری از امیرالمؤمنین علی رضوان اللہ علیہم اجمعین از سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔

## شجرۂ سہروردیہ

ونیز سیّد اجمل بھڑائچی را اجازت و خرقہ از سیّد علاالدین بخاری از شیخ رکن الدین ابوالفتح از والدِ خود صدرالدین از والدِ خود شیخ بہاءالدین ذکریا ملتانی از شیخ امام الطریقہ شہاب الدین سہروردی از شیخ ضیاالدین ابوالنجیب سہروردی از شیخ وجیہہ الدین عبدالقادر سہروردی از شیخ ابو محمد بن عبداللہ از شیخ احمد دنیوری از ممشاد علی دنیوری از حضرت جنید بغدادی از شیخ معروف کرخی از شیخ داؤد طائی از شیخ خواجہ حبیب عجمی از خواجہ امام حسن بصری از امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہٗ تا سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ونیز فقیر را در سلسلہ نقشبندیہ اجازت از مرشد سابق از مولا و مرشدنا نصیرالدین مجاہد دہلوی و اوشاں را از شاہ محمد آفاق دہلوی از خواجہ ضیاءاللہ از خواجہ محمد زبیر از از خواجہ حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی از خواجہ محمد معصوم از حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی از خواجہ باقی باللہ از خواجہ امکنگی از مولانا درویش از مولانا زاہد از عبیداللہ احرار تا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وسلم باقی کیفیتِ سلاسل بہ تفصیل و تحقیق تمام در رسالۂ ضیاء القلوب نوشتہ شد ازاں بگیرند۔

## تمام شد

Marfat.com

# شجرۂ پیرانِ چشت اہلِ بہشت رضی اللہ عنہم

نوا گر چاہے قبولیت دعا کے واسطے — عرض کرنا شاہ یوں اوّل خدا کیواسطے

حمد ہے سب تیری ذاتِ کبریا کے واسطے

ہے درود و نعت ختم الانبیاء کے واسطے — اور سب اصحاب وآلِ مصطفےٰ کے واسطے

فضل کر ہم پر الٰہی مجتبےٰ کے واسطے

در بدر پھرتی ہے خلقت التجا کے واسطے — آسرا تیرا ہے پر مجھ بے نوا کے واسطے

رحم کر مجھ پر الٰہی اولیا کے واسطے

اُن بزرگوں کو شفیع لایا ہوں میں ہو کر ملول — کیجیو یہ عرض میری اُن کی برکت سے قبول

ہاتھ اٹھاؤں جب ترے آگے دعا کے واسطے

پاک کر ظلمات و عصیاں سے الٰہی دل مرا — کر منور نورِ عرفاں سے الٰہی دل مرا

حضرتِ نور محمد پُر ضیا کے واسطے

ایسے مرنے پر کروں قربان یارب لاکھ عید — اپنی تیغِ عشق سے کرلے اگر مجھ کو شہید

حاجی عبد الرحیم اہلِ عزا کے واسطے

کر وہ پیدا دردِ غم میرے دلِ افگار میں — بار پاؤں جس سے اے باری ترے دربار میں

شیخ عبد الباری شہِ بے ریا کے واسطے

شرکِ عصیان و ضلالت سے بچا کر اے کریم — کر ہدایت مجھ کو اب راہِ صراط المستقیم

شاہ عبد الہادیِ پیرِ ہدیٰ کے واسطے

دین و دنیا کی طلب عزت نہ سرداری — اپنے کوچہ کی عطا کر ذلت و خواری مجھے

شاہ عضد الدین عزیز دوسرا کے واسطے

دے مجھے عشقِ محمدؐ اور محمدیوں میں گن — ہو محمدؐ ہی محمد وردِ میرا رات دن

شہ محمدؐ اور محمدی اتقیا کے واسطے

حبِّ حق حبِّ الٰہی حبِّ مولا حبِّ رب — الغرض کر دے مجھے محبت سب کا سب

شہ محب اللہ شیخ باصفا کے واسطے

گرچہ میں غرقِ شقاوت ہوں سعادت سے بعید — پر توقع ہے کرے مجھ سے شقی کو تو سعید

Marfat.com

بوسعید اسعدِ اہل ورا کے واسطے

قال ابتر حال ابتر سب مرے ابتر ہیں کام — لطف سے اپنے مرے کر ملک دیں کا انتظام

شہ نظام الدین بلخی مقتدا کے واسطے

ہے یہی بس دین میرا اور یہی سب ملک ومال — یعنی اپنے عشق میں کر مجھ کو باجاہ وجلال

شہ جلال الدین جلیل اصفیا کے واسطے

حُبِّ دنیاوی سے کر کے پاک مجھ کو اے حبیب — اپنے باغ قدس کی کر سیر تو میرے نصیب

عبد قدوس شہِ قدس وصفا کے واسطے

کر معطر روح کو بوئے محمدؐ سے مری — اور منور چشم کر روئے محمدؐ سے مری

اے خدا شیخ محمد رہنما کے واسطے

کر عطا راہِ شریعت رائے احمدؐ سے مجھے — اور دکھا نورِ حقیقت خوئے احمدؐ سے مجھے

شیخ احمد عارفِ صاحب عطا کے واسطے

کھول دے راہِ طریقت قلب پر یا حق مرے — کر تجلی حقیقت قلب پر یا حق مرے

احمد عبد الحق شہِ ملکِ بقا کے واسطے

دین و دنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ وجلال — ایک ذرہ درد کا یا حق مرے دل میں تو ڈال

شہ جلال الدین کبیر الاولیاء کے واسطے

ہے مکدر ظلمتِ عصیاں سے میرا شمس دیں — کر منور نور سے عرفاں کے میرا شمس دیں

شیخ شمس الدین ترک شمس الضحیٰ کے واسطے

اے مرے اللہ رکھ ہر وقت ہر لیل ونہار — عشق میں اپنے مجھے بے صبر و بے تاب وقرار

شیخ علاء الدین صابر با رضا کے واسطے

دے ملاحت مجھ کو حق نمکینیٔ ایمان سے — اور حلاوت بخش گنج شکر عرفان سے

شہ فرید الدین شکر گنج بقا کے واسطے

عشق کی رہ میں ہوئے جو اولیا اکثر شہید — خنجرِ تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید

Marfat.com

خواجہ قطب الدین مقتولِ ولا کے واسطے

بے ترے ہے نفس و شیطاں دَرپے ایمان و دین　　جلد ہو آ کر مرا یارب مددگار و معین

شہ معین الدین حبیبِ کبریا کے واسطے

یاالٰہی بخش ایسا بے خودی کا مجھ کو جام　　جس سے جز عشقِ نبیؐ مجھ کو نہ ہووے اور کام

خواجہ عثمانؒ باشرم و حیا کے واسطے

دُور کر مجھ سے غمِ موت و حیاتِ مستعار　　زندہ کر ذکرِ شریفِ حق سے اے پروردگار

شہ شریفِ زندنی با اتقیا کے واسطے

آتشِ شوق اس قدر دل میں مرے بھڑکا دے ودود　　ہر بُنِ مو سے مرے نکلے تری الفت کا دود

خواجہ مودود چشتی پارسا کے واسطے

رحم کر مجھ پر تو اب چاہِ ضلالت سے نکال　　بخش عشق و معرفت کا مجھ کو یارب ملک و مال

شاہ بویوسف شہ شاہ و گدا کے واسطے

مست اور بے خود بنا بوئے محمدؐ سے مجھے　　محترم کر خواری کوئے محمد سے مجھے

بومحمد محترم شاہ ولا کے واسطے

صدقے احمدؐ کے یہ ہے امید تیری ذات سے　　کہ بدل کردے مرے عصیاں کو تو حسنات سے

احمد ابدال چشتی باسخا کے واسطے

حد سے گذرا رنجِ فرقت اب تو اے پروردگار　　کر میری شامِ خزاں کو وصل سے روزِ بہار

شیخ ابواسحاق شامی خوش ادا کے واسطے

شادی و غم سے دو عالم کے مجھے آزاد کر　　اپنے درد و غم سے یارب دل کو میرے شاد کر

خواجہ ممشاد علوی بوالعلا کے واسطے

ہے مرے تو پاس ہردم لیک میں اندھا ہوں پر　　بخش وہ نورِ بصیرت جس سے تو آوے نظر

بوہبیرہ شاہ بصری پیشوا کے واسطے

عیش و عشرت سے دو عالم کی نہیں مطلب مجھے　　چشمِ گریاں سینۂ بریاں کر عطا یارب مجھے

Marfat.com

شیخ حذیفہ مرعشی شاہِ صفا کے واسطے

نے طلب شاہی کی نے خواہش گدائی کی مجھے ۔ بخش اپنے در تلک طاقت رسائی کی مجھے

شیخ ابراہیم ادہم بادشاہ کے واسطے

راہزن میرے ہیں دو قزاق باگرز گراں ۔ تو پہنچ فریاد کو میری کہیں اے مستعاں

شہ فضیل ابن عیاض اہل دعا کے واسطے

کر مرے دل سے تو اے واحد دوئی کا حرف دور ۔ دل میں اور آنکھوں میں بھر دے سر بسر وحدت کا نور

خواجہ عبدالواحد بن زید شاہ کے واسطے

کر عنایت مجھ کو توفیق حسن اے ذوالمنن ۔ تا کہ ہوں سب کام میرے تیری رحمت سے حسن

شیخ حسن بصری امام اولیا کے واسطے

دور کر دل سے حجاب جہل و غفلت میرے رب ۔ کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے اب

ہادئ عالم علی مشکل کشا کے واسطے

کچھ نہیں مطلب دو عالم کے گل و گلزار سے ۔ کر مشرف مجھ کو تو دیدار پُر انوار سے

سرور عالم محمد مصطفیٰ کے واسطے

آپڑا در پر ترے ہیں ہر طرف سے ہو ملول ۔ کر تو ان ناموں کی برکت سے دعا میری قبول

یا الٰہی اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے

ان بزرگوں کے تئیں یا رب غرض ہر کار میں ۔ کر شفاعت کا وسیلہ اپنے تو دربار میں

مجھ ذلیل و خوار و مسکین و گدا کے واسطے

اس دوئی نے کر دیا ہے دور وحدت سے مجھے ۔ کر دوئی کو دور کر پُر نور وحدت سے مجھے

تا ہوں سب میرے عمل خالص رضا کے واسطے

کر دیا اس عقل نے بے عقل و دیوانہ مجھے ۔ کر ذرا اس ہوش سے بیہوش مستانہ مجھے

یا حق اپنے عاشقانِ باوفا کے واسطے

کشمکش نا امیدی کی ہوا ہوں میں تباہ ۔ دیکھ مت میرے عمل کر لطف پر اپنے نگاہ

Marfat.com

یارب اپنے رحم واحسان وعطا کے واسطے

چرخِ عصیاں سر پہ ہے زیرِ قدم بحرِ الم
چار سُو ہے فوجِ غم کر جلد اب بحرِ کرم
کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کے واسطے

گرچہ ہیں بدکار و نالائق ہوں اے شاہِ جہاں
پر ترے در کو تو اب چھوڑ کر جاؤں کہاں
کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کے واسطے

ہے عبادت کا سہارا عابدوں کے واسطے
اور تکیہ زُہد کا ہے زاہدوں کے واسطے
ہے عصائے آہ مجھ بے دست و پا کے واسطے

نے فقیری چاہتا ہوں نے امیری کی طلب
نے عبادت نے زہد نے خواہش علم وادب
دردِ دل پر چاہئے مجھ کو خدا کے واسطے

عقل و ہوش و فکر اور نعماء دنیا بے شمار
کی عطا تو نے مجھے پر اب تو اے پروردگار
بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کے واسطے

گرچہ عالم ہیں الٰہی ہیں سعی بسیار کی
پر نہ کچھ تحفہ ملا لائق ترے دربار کی
جان و دل لایا ولے تجھ پر فدا کے واسطے

گرچہ یہ ہدیہ نہ میرا قابلِ منظور ہے
پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے
کشتگانِ تیغِ تسلیم و رضا کے واسطے

حد سے ابتر ہو گیا ہے حال مجھ ناشاد کا
کر مری امداد اللہ وقت ہے امداد کا
اپنے لطف و رحمتِ بے انتہا کے واسطے

تمت

# نصائح متفرقہ

منقول ست از امیر المومنین یعسوب الدین امام المشارق والمغارب حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ من دوازدہ[12] کلمہ از توریت اختیار کردہ ام و ہر روز سہ[3] نوبت دراں تامل میکنم وآں این ست

**کلمۂ اوّل:** حق جل وعلا می فرماید اے پسر آدم کہ البتہ نہ ترسی از ہیچ شیطان حاکمی مادام کہ سلطانی من باقی است۔

**کلمۂ دوم:** اے پسر آدم نہ ترسی از قوت رزق مادام کہ خزانۂ من پُر یابی وخزانۂ من ہرگز باقی است

**کلمۂ سوم:** اے پسرِ آدم باید کہ در ہر چہ در مانی مرا بخوانی کہ البتہ بیابی کہ اجابت کنندۂ ہمہ باد نیکوکار آنم

**کلمۂ چہارم:** اے پسرِ آدم بدرستی کہ من ترا دوست می دارم پس تو مرا باش و مرا دوست دار۔

**کلمۂ پنجم:** اے پسرِ آدم از مکر من ایمن مباش مادام کہ صراط نہ گذشتہ باشی۔

**کلمۂ ششم:** اے پسرِ آدم ترا آفریدم از خاک[1] و نطفہ[2] علقہ[3] و مضغہ[4] و عاجز نہ شدم در آفریدن تو کمال قدرت پس چگونہ عاجز شوم کہ دو گردۂ نان بتو رسانم چرا از غیر من می طلبی۔

**کلمۂ ہفتم:** اے پسرِ آدم آفریدم ہمہ اشیاء را برائے تو و ترا آفریدم از جہت عبادت خود و تو خود را خدائے چیزِ دیگر کردی کہ برائے تو آفریدہ ام و خود را از من دُور می کنی جہت غیر من۔

**کلمۂ ہشتم:** اے پسرِ آدم ہمہ چیز و ہمہ کس مرا می خواہد از برائے نفس خود و من ترا می خوانم از جہت نفس تو و تو از من می گریزی۔

**کلمۂ نہم:** اے پسرِ آدم تو خشم میگیری بر من جہت نفس خود و خشم نمی گیری بر نفس خود از جہت من۔

**کلمۂ دہم:** اے فرزند آدم مرا است بر تو فریضہ و ترا است بر من روزی اکثر تو مخالفت کنی در فریضۂ من و من مخالفت نہ کنم در دادن روزی تو بتو۔

**کلمۂ یازدہم:** اے پسرِ آدم تو طلب روزی فردا از من می کنی و من فریضۂ فردا از تو نمی طلبم۔

**کلمۂ دوازدہم:** اے پسرِ آدم اگر راضی بشوی بچیزے کہ من ترا قسمت کردہ ام و راحت افتادی آسودہ شوی در ہمہ حال و دوست دارندہ شدی واگر راضی نہ شوی بانچہ ترا کردہ ام مسلّط گردانم بر تو دنیا تا ترا در بدر گرداند و چوں سگ بر درہا خوار گردی و تو نیابی مگر آنچہ مقدر کردہ ترا ام

# جہاد اکبر

## حمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی تو ہے وحدہٗ لا شریک
بنایا ہے تو نے ہر اک شے کو ٹھیک
عدم سے تو ہستی میں لایا ہمیں
یہاں آب و گل میں پھنسایا ہمیں
ضعیفی سے ہم کو توانا کیا
بچے نادان ہم تو نے دانا کیا
کری ہم پہ نازل یہ روشن کتاب
کیا اس میں امر و نہی کا خطاب
نہ کی نیک اور بد میں ہم نے تمیز
رہے اپنی غفلت سے ہم بے تمیز
رہی وہ ہی ہم پر کرم کی نظر
وہ نور ہدایت رہا جلوہ گر
ہے روشن اگرچہ ہدایت کا نور
دلے کیا ہو حاصل کہ ہیں ہم تو کور
عطا کر وہ بینائی ہم کو آلہ

## مناجات بجناب قاضی الحاجات

الٰہی الٰہی الٰہی الٰہ
میں ہوں اپنے اعمال بد سے تباہ
الٰہی میں عاجز ہوں بندہ ترا
گناہوں سے ہے حال بدتر مرا
الٰہی سراپا ہوا میں گناہ
ہوئی مجھ سے گم آہ نیکی کی راہ
الٰہی مجھے ہے یہ شرمندگی
کہ بن آئی مجھ سے نہ کچھ بندگی
میں شرمندہ ہوں اپنی اس عقل سے
کہ غافل رہا جو رہ وصل سے
خرد وہ کہ جو بندۂ یار ہو
بجز یار آنکھوں میں سب خار ہو
خرد وہ کہ خوش تجھ کو رکھے مدام
رہے حکم میں تیرے وہ صبح و شام
کیا عمر بھر میں ترے برخلاف
بھلا اس سے زیادہ ہو کیا ظلم صاف
رہا میں سدا بحر غفلت میں غرق
نہ سمجھا کبھی نیک اور بد میں فرق
الٰہی مری عمر دشمن نے لی
رہی شہوت اور حرص باقی وہی
ہوئی حرص زیادہ ہوا میں تمام
نہ افسوس کوئی کیا۔ نیک کام
الٰہی نے کی گرچہ کوشش بڑی
ولے ساری تدبیر الٹی پڑی
الٰہی میں بھٹکا بہت در بدر
ترے در پہ آخر پڑا آن کر
کہاں جاؤں تیرے سوا کون ہے
کروں جس سے جا التجا کون ہے
الٰہی نہ تیرے سوا کون ہے
نہ ڈھونڈے تجھے پھر وہ ڈھونڈے کسے
الٰہی نہ جانی تیری قدر آہ
کری عمر لہو و لعب میں تباہ
ہے افسوس عمر جوانی چلی
جوانی تو کیا زندگانی چلی
کرے میرے تو ٹکڑے ٹکڑے اگر
الٰہی میں لائق ہوں اس کے مگر
الٰہی ہے کیا تیری رحمت کا جوش
کہ دیکھے گناہ اور ہو پردہ پوش
الٰہی میں پر دھن غفلت میں ہوں
الٰہی بہت اس سے خجلت میں ہوں
الٰہی ہر اک آن حاضر ہے تو
میں کرتا ہوں جو فعل ناظر ہے تو
بیاں کیا کروں اپنی شرمندگی
کہ دیکھے ہے تو یہ مری زندگی
الٰہی گنہگار و شرمندہ ہوں
الٰہی بہت ہی برا بندہ ہوں
الٰہی خبر لے مری تو شتاب
ہوا حد سے زیادہ بس اب تو خراب

Marfat.com

الٰہی ہوا ہوں سراپا خطا
نہ بخشے تو گر ہو میرا حال کیا
ہوں گر نیک یا بد تیرا بندہ ہوں
ترے در پہ آخر سرافگندہ ہوں
ہوں اس بندہ کہنے سے شرمندہ سخت
شہ نیک کا بندہ ہو نیک بخت
نہ مجھ سا گنہگار شرمندہ ہو
خدا پاک کا پاک ہی بندہ ہو
الٰہی تو دیکھے ہے میرے گناہ
وہیں رزق دیتا ہے شام و پگاہ
کرے ہیں گناہ آہ بے خوف و ڈر
رہی وہ ہی رحمت کی مجھ پر نظر
الٰہی عجب تیری رحمت ہے آہ
عجب علم ہے تیرا اے بادشاہ
میں غافل مجھے یاد کرتا ہے تو
کروں میں گنہ شاد کرتا ہے تو
کرم تیرا اگر دستگیری کرے
تو پھر کیوں نہ بندہ امیری کرے
الٰہی ہے تیرے کرم سے امید
سیاہی کو میری کرے تو سفید
گناہوں پہ بندوں کے کب ہے نظر
الٰہی تری ہے نظر عفو پر
خس و خار سے تیرہ ہو بحر کب
ہو چشم فلک گرد سے خیرہ کب
ترے عفو کے آگے میرے گناہ
شب تار جوں پیش خورشید و ماہ
تو وہ خور ہے تیری پڑے گر نظر
تو ہوں سنگ و ہیزم بھی رشک قمر
کیا ہیں گناہ گر بڑے سے بڑا
ولے تیری بخشش کے آگے ہے کیا
گناہ میرے اور تیری بخشش بھلا
برابر کہاں ہو سکے اے خدا
الٰہی کہاں جرم بخشش کہاں
کہاں تیرہ خاک اور کہاں آسماں
کہاں ظلمتِ شب کہاں آفتاب
کہاں ہے سیاہی کہاں ماہتاب
مرا عذر ہو اب الٰہی قبول
مجھے خوار درسوا نہ کر اور ملول
بہت پھر پھرا کے میں اب آن کر
الٰہی ترے در پہ رکھا ہے سر
نہ سر کو جھکاؤں کہیں جا کے میں
سوا تیری درگاہ والا کے میں
کرے میں گنہ جہل اور سہو سے
اور اس حرص نفسانی ولہو سے
ولے تیری رحمت سے امید ہے
بدی کے عوض مجھ کو نیکی ملے
گنہ میرے جانے ہے تو علم سے
کرے پردہ پوشی سدا حلم سے
نہ رسوا کیا ہے جو تو نے یہاں
الٰہی تو رکھیو مری شرم واں
الٰہی ہمارا بد و نیک اب
ہے کیا چیز آگے ترے میرے رب
بڈارے مجھے یا بلاوے مجھے
الٰہی نہ چھوڑوں گا در کو ترے
کہاں جاوے اب بندہ تیرا بنا
کسے ڈھونڈے جو بندہ تیرا بنا
نہ تو نے سنی گر مری التجا
الٰہی کروں عرض پھر کس سے جا
الٰہی برا یا بھلا ہوں تیرا
سوا تیرے ہے کون بتلا مرا
ترے بندے ہیں مجھ سے بے انتہا
مرا ہے بتا کون تیرے سوا
نہ کی تو نے گر اب کرم کی نگاہ
تو بس ہو چکا میں الٰہی تباہ
بڈارے مجھے اپنے در سے تو گر
الٰہی بتا پھر میں جاؤں کدھر
کیا میں جو لائق مرے کار تھے
تو وہ کر جو تجھ کو سزاوار ہے
گنہ جرم و عصیاں مرا کام ہے
کرم عفو بخشش ترا کام ہے
بدی جہل و غفلت مرا کار ہے
تجھے عفو بخشش سزاوار ہے
الٰہی بحق محمدؐ رسول
دعا ہو وے امداد کی اب قبول
الٰہی یہ عاجز ہے تیرا غلام

Marfat.com

الٰہی تو کر رحم اس پر مدام
الٰہی غنی تو ہے اور یہ فقیر
الٰہی قوی تو ہے اور یہ حقیر
تو فتاح و غفار و رزاق ہے
یہ بدکار و فجار و فساق ہے
الٰہی تری ذات رہے بس جلیل
الٰہی یہ بندہ ہے تیرا ذلیل
الٰہی تو رازق یہ مرزوق ہے
الٰہی یہ عاشق تو معشوق ہے
الٰہی تو ہے شاہ اور یہ گدا
الٰہی تو مولیٰ یہ بندہ ترا
الٰہی تو راحم یہ مرحوم ہے
تو ہے دادگر اور یہ مظلوم ہے
الٰہی یہ عبد اور تو معبود ہے
الٰہی تو ہی اس کا مقصود ہے
الٰہی یہ طالب تو مطلوب ہے
الٰہی محب یہ تو محبوب ہے
الٰہی تو کر اس کی حاجت روا
بحقِ محمدؐ شہِ دوسرا
الٰہی دعا ہو اب اس کی قبول
بحقِ صحاب اور آلِ رسولؐ

## نعت شریف

محمدؐ ہے ممدوحِ ذاتِ خدا
محمدؐ کا ہو وصف کس سے ادا
محمدؐ سا مخلوق میں کون ہے
اسی کا طفیل ہے یہاں جون ہے
نہ پیدا اگر ہوتا احمدؐ کا نور
نہ ہوتا دو عالم کا ہرگز ظہور
محمدؐ خلاصہ ہے کونین کا
محمدؐ وسیلہ ہے دارین کا
محمدؐ کی طاعت جہاں پر ہے فرض
محمدؐ کی طاعت سے جا دل کا مرض
پڑے کفر اور شرک میں ہم بھی سب
محمدؐ سے ہم کو ملی راہِ رب
گرفتار تھے نفس و شیطان کی ساتھ
محمدؐ نے دی ہم کو اُن سے نجات
خبر دی رہِ دین و ایمان سے
کہ تا ہم بچیں نفس و شیطان سے
بتاتے ہمیں ایسے وہ داؤ گھات
کیا ہم نے جس سے عدو کو مات
محمدؐ کی طاعت کر آٹھوں پہر
کہ تا وصل سے حق کے ہو بہرہ ور
محبت محمدؐ کی رکھ جان میں
محمدؐ محمدؐ کہہ ہر آن میں
محمدؐ کی الفت سے اور چاہ سے
ملے گا تو امدادِ اللہ سے
محمدؐ کے ہیں خاص حق کے ولی
ابوبکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ علیؓ
محمدؐ کے اصحاب ازواج و آل
ہر اک ہے ہدایت کا بدرِ کمال

### افسوس اور ندامت کرنا اس پر کہ عمر غفلت میں چلی جاتی ہے اور تنبیہ کرنا نفس سرکش اپنے کو سرکشی حکم اللہ تعالیٰ کی سے اور رجوع کرنا اُس کو فرمانبرداری معبودِ حقیقی اپنے کی اور جواب در جواب اس کے

سنو دوستو گوش دل سے ذرا
سناؤں تمہارا تمہیں ماجرا
کہ اندر وجود آدمی کے سدا
رہے ہے جنگ ہے نفس اور روح کا
رہو تم خبردار دونوں کے اب
نہیں تو پڑے تم پر آخر غضب

Marfat.com

علاج اُس کا خوب ہی بتاتا ہوں میں
تمہیں راہ سیدھی دکھاتا ہوں میں

کرو گے گر اُس پر عمل جان سے
رہو گے بچے نفس و شیطان سے

بیاں اب اپنا کرتا ہوں میں
کہ جس فکر میں روز رہتا ہوں میں

مجھے آگیا جو خیال ایک رات
لگا سوچنے اپنے دل میں یہ بات

کہ افسوس غفلت میں جاتی ہے عمر
سدا کوس رحلت بجاتی ہے عمر

مجھے فکر کل کا ہوا آج یوں
کہ کی دولتِ عمر برباد کیوں

نہ سویا شب اس فکر میں ایک دم
رہا رات بھر اس میں چشم نم

اسی میں گئی رات ساری گذر
ششش و پنج کرتا رہا تا سحر

## تنبیہ کرنا اور ڈانٹنا نفس مردود کو

کہا نفس کو آخر شب میں نے رات
کہ کیا ہو گیا تجھ کو اے بد صفات

خبر حال کی تجھ کو اپنے نہیں
کہ آیا تھا یاں کس لئے اے لعین

کیوں آیا ہے یاں کیوں تو پیدا ہوا
کدھر جائے ہے کس پہ شیدا ہوا

بتا تجھ سے کیا حق کو منظور تھا
یہاں آکے کیا کام تو نے کیا

تجھے جس لئے حق نے پیدا کیا
بتا اس میں یاں آکے کیا کیا کیا

کیا حق نے پیدا تجھے جس لئے
نہیں کرتا وہ کام تو کس لئے

تجھے آہ اپنی خبر کچھ نہیں
مرے کہنے کا بھی اثر کچھ نہیں

## جواب دینا نفس کا

کہا اُس نے وہ تھا خزانہ چھپا
یہی آدم آئینہ اُس کا ہوا

یہاں مظہر اپنا بنایا مجھے
محبت کا جامہ پنھایا مجھے

بس ایمان اُس پر رکھوں ہوں مدام
ہے توحید سے اس کی دل شاد کام

کہا میں کہ اے نفس بد زشت خو
ہے دشمن حقیقی مرے دل کا تو

بناتا ہے کیوں تو یہ باتیں دروغ
تری بات ہرگز نہ رکھے فروغ

محبت کہ ہو جس سے دل خادماں
کہاں ہے وہ تجھ میں مجھ دے نشاں

جو ایمان و اُلفت میں صادق ہے تو
تو پھر کیوں گناہوں پہ عاشق ہے تو

کرے ہے کب عاشق خلافِ حبیب
نہیں تجھ کو اُس کی محبت نصیب

کہا اس نے ہے وہ رحیم و غفور
گنہ میرے سب بخشدے گا ضرور

کروں میں گناہ پھر توبہ کروں
وہیں پل میں مقبول ہوگاہ ہوں

کہا میں فریب اب مجھے دے ہے کیا
دغا کی ہو توبہ سے کیا فائدہ

گناہوں کی ہے دل میں الفت بھری
فریب حق کو دیتا ہے تو اے شقی

تو اس جہل اور کمرہی سے نکل
طریق شریعت پہ چل اے دغل

کہا تنگ مت کر تو اتنا مجھے
میں ناچار ہوں حق کی تقدیر سے

کہا حق نے مجھ کو ظلوماً جہول
نصیحت سے تیری ہو اب کیا حصول

کہا میں وہ ہے حجتِ بے فروغ
مرے سامنے لاتا ہے اے دروغ

ظلوماً جہولا حق نے تجھ کو کہا
کہ ہے عیب اور نقص تجھ میں چھپا

کیا تجھ کو آگاہ اس واسطے
کہ تا تو گناہوں سے بچتا رہے

مت اس پر تو اتنا اب اصرار کر
نہ مغرور ہو کام کا کار کر

کسی کو اگر کہیئے جاہل ہے تو
تو وہ جہل سے بھاگے بے گفتگو

نہ تجھ سا کہے یہ کہ جاہل ہوں میں
پڑھوں کس طرح علم کا اہل ہوں میں

Marfat.com

گدھے کے جو چابک لگے خوب چست
اشارہ سے چلتا ہے وہ مثل باد
جو اس باب سے اُس کو دیکھا خموش
کہ شاید یہ آوے کہیں راہ پر
وہ بولا جو ہے حکم تقدیر کا
نصیبوں میں ہر اک کے دوزخ بہشت
نہیں مٹتا جو کچھ قلم لکھ چکا
جو تقدیر بد ہو تو کیا ہوئے سود
نہ سمجھا تو کچھ بھی اب اے حیلہ گر
مقدر کا ہووے عمل ہی نشاں
دیا جس کو شہوت کے اندر پھنسا
عمل بد میں جو ہو گیا مبتلا
کہا حق نے کب تجھ سے اے بے شعور
رضا کی نشانی ہے اچھے عمل
ہے تف تیری عقل اور فہمید پر
جو تقدیر بد تھے سو کافر مرے
اگر عمر ساری عبادت کرے
اسی کفر سے عقل ہے میری خبط
ہوا عمر میں اُن سے جو اک قصور
کیا اک گنہ سے انہیں یُوں تباہ
ہزاروں نبی اور ولی بے حساب
ہوئے حق کے مقبول اور کاملیں
نہ ان سب کے کی فائدوں پر نظر
لگا کرنے بے خوف اعمال بد
ہزاروں کرے جرم شام و سحر

تو وہ اور چلنے میں ہوتا ہے سست
یہ سُن کر وہ شرمندہ ایسا ہوا
نہیں جانا کہ کچھ اس کو آیا ہے جوش
کہا میں ہوئی تجھ پہ حجت درست
ہے کب اُس میں دخل عقل و تدبیر کا
لکھا جو گیا حق کی تقدیر سے
تو چاہے سو کر اب بُرا یا بھلا
کہا میں کہ اے نفس بد بے حیا
اٹھایا ہے پھر تو نے غفلت سے سر
عمل نیک پر جس کو قائم رکھا
خدا کا غضب اُس پہ نازل ہوا
نہ جانے تو گر حق کی تقدیر کو
کہ دوزخ میں رکھوں گا تجھ کو ضرور
کہا تھا خدا نے جو کچھ تجھ کو یار
خیالِ عبث پر جو باندھے کمر
کر ابلیس و بلعم کے اوپر قیاس
جو آوے قضا بد شقاوت کرے
کہا میں اسی سے تو رکھتا ہے ڈر
کہا حق نے درگاہ سے اُن کو دور
سمجھ لے یہ ہے بے نیازی کی شان
عبادت سے حق کی ہوئے کامیاب
بہت عابد و زاہد و متقی
گیا تو دو عابد کے نقصان پر
کرے تو گناہ اور چاہے نجات
سمجھتا ہے پھر آپ کو راہ پر

اور ہووے اگر اسپ نیک نہاد
گویا اُس کے تن سے ہوئی جاں ہوا
اب ایک اور چابک لگا جلد تر
تو طاعت میں اب کیوں نہیں ہوتا چست
کری حق نے مجھ تجھ سے پہلے نوشت
مٹا کب سکے کوئی تدبیر سے
کرے گرچہ شیطاں کی جو تو سجود
یہ مکر و فریب اور لایا نیا
عمل بھی تو تقدیر سے سب ہیں جاں
سمجھ لے کہ حق اُس سے راضی ہوا
ہوا دور رحمت سے وہ برملا
رضا کا نشاں ڈھونڈ گمرہ نہ ہو
کہا ہے ولے حق نے یہ بے خلل
ہوا اُس سے گمراہ تو زینہار
کہا سیکڑوں نے عمل خوش کرے
اسی سے مرے دل میں ہیں سو ہراس
مرے کفر میں اور عمل ہووے ضبط
کہ کی تو نے دو۲ عابدوں پر نظر
نہ کی کچھ عبادت پہ اُن کی نگاہ
کرے ایسے بندوں کو جو بے نشاں
کروڑوں مسلمان طاعت کریں
ہوئے نیک اعمال سے جنتی
پکڑ کے دو۲ ملعون کی تو سند
عجب ہے حمق تیرا اے بد صفات
اگر اس کی ہے بے نیازی کی شان

Marfat.com

نہیں تجھ کو کس لئے خوفِ جان
خفا ہو کے بولا وہ غفار ہے
وہ بیشک ہے رب الرؤف الرحیم
گناہوں سے اپنے نہیں مجھ کو ڈر
کہ حیلہ یہاں کام آتا نہیں
کرے بخشش اور قہر بھی بے گماں
اور ہو جائے تجھ سے خطا گاہ گاہ
ہے تو اک طرف اپنے آرام کو
گناہوں پہ کرنا ہے اصرار تو
جو ایسا ہو گمراہ و سرکش کہیں
خدا کے لئے مت پڑا اندر خلل
یقین جان اُس وقت وہ ہے کریم
تو کب اور کھیتی کا چھوڑیں گے رنج
کہا اُس نے مجھ پر نہ کر تو جفا
ہوں عفو و کرم اس کا پہچانتا
گنہ میرے بخشش سے زیادہ نہیں
وہ مجھ سے بھی بدتر کے بخشے گناہ
بلاشک وہ ایسا ہی غفار ہے
برابر نہ ہو سکتی ہے بے گماں
جو ہو ایسا ارحم الراحمیں
نکو دوست عافی ہے اور نیک ذات
جو ہو ذات ایسی غفور اور حلیم

ترے آگے درندہ ہو شیر گر
غفور اور حلیم اور نکوکار ہے
گنہ میرے ہوں گرچہ بے انتہا
وہ غفار ہے بخش دے گا مگر
ہے اللہ بیشک غفور اور حلیم
جمال اور جلال اس کی ہیں دونوں شان
تو بخشے تجھے وہ کہ غفار ہے
نہ سمجھا و لے اس کے انجام کو
کرے ہے گناہ آہ بےخوف و ڈر
خدا کی وہ بخشش کے قابل نہیں
کر اچھے عمل یار شام و پگاہ
کہ یہ اُس کی عادت ہے جاری قدیم
بھلا جہل ہو اس سے زیادہ کسے
تری خود ہے اس میں سراسر خطا
گنہ میرے گرچہ ہیں کوہ گراں
وہ اللہ ہے اکرم الاکرمیں
کہا ہیں کہ یہ تو کہا تو نے سچ
کریم اور رحیم اور ستار ہے
و لے حیف ہے ایسے غفار کو
وہ آزردہ کرنے کے قابل نہیں
وفادار سمجھے کرے پھر گناہ
وہ لائق عبادت کے ہے اے لئیم
وہ گردن زنی کے ہے لائق سنو

نہ بھاگے تو دے جان اسکو مقر
ہے قرآن میں ہر جا غفور اور حلیم
پر اس سے ہے ننانوے درجہ رحمت سوا
کہا ہیں تو نازاں نہ ہو اے لعین
ولیکن ہے قہار بھی اے لئیم
کرے سہو و غفلت سے گر تو گناہ
نہ بخشے اگر چاہے قہار ہے
کرے جہل و طغیاں سے یہ کار تو
نہیں عجز و زاری کا تجھ میں اثر
ذرا کر کے توبہ کر اچھے عمل
اگر ہو گیا تجھ سے کوئی گناہ
ملا ایک کو گر خزانہ میں گنج
بس اب چھوڑ حیلہ رہ راست لے
ہیں نیک عادت اس کی گو ہوں جانتا
و لے اُس کی بخشش ہے جوں آسماں
مجھے کس لئے تنگ کرتا ہے آہ
و لے ایسے باطل ارادہ سے بچ
گنہ تیرے اور اُس کی بخشش میاں
کیا تو نے آزردہ اے زشت خو
جو جانے ہے تو حق ہے نیکو صفات
خطا پر خطا یہ تو کرتا ہے آہ
کرے ذات ایسی کو آزردہ جو

## نفس سے عاجز اور تنگ ہو کر جانا اپنا طرف سلطان روح کے اور مدد چاہنی اس سے

Marfat.com

جو دیکھا کہ ہے اُس کی حجت قوی
تجھے ملک تن کا ملا تاج و تخت
کیا ننگ ہے اس شقی نے مجھے
مقابل ہوں اُس کے مری کیا ہے شان
رعیت سے محصول لیوے بزور
تصرف تسلط بہت ظلم سے
یکایک وہ لے توڑ تیرے امیر
کرے ملک تن میں عمل آکے وہ
تجھے حق نے کیوں ہے خلیفہ کیا
ذرا مجھ سے مظلوم پر کر نظر
کہ ہو دور جس سے یہ فتنہ فساد
شہ روح کو آگیا دل ہی جوش
کیا حکم تا جلد آوے وزیر
سب آداب شاہانہ لایا بجا
یہ سلطانِ روح سے کہا اُس نے جا
رکھو اپنی خاطر کو اب جمع تم
کریں قتل لیں اس کا اسباب لوٹ

گیا آخرش میں طرف روح کی
خلیفہ ہے اس ملک میں حق کا تو
پکڑ جلد اور مار گردن اسے
کہا میں کہ کیا چاہتا ہے یہ تو
زمین بدن میں بڑے شر و شور
اگر تخت دل پر گیا بیٹھ آہ
کرے قتل یا رکھے اُن کو اسیر
رہے کب یہ پھر شان و شوکت تجھے
یہ کیوں بادشاہی کا رتبہ دیا
وزیر خرد کو بلا کر کہیں
رہے ملک تن پھر ہمیشہ کو شاد
بن میں لگی اُس کے غیرت کی آگ
کہ تدبیر اس کی بتادے وزیر
مرا حال سن اور افسوس کر
کہ یہ فتنہ اتنا نہیں کچھ بڑا
یہ ہو حکم آویں امیرانِ فوج
غرور اس لعیں کا وہیں جائے ٹوٹ
رکھیں شرع کی بند زنجیر میں

کری عرض جا کر کہ اے نیک بخت
پہنچ بہر حق میری فریاد کو
کہا یہ کمینہ کہاں میں کہاں
کہ لیوے یہ باغی ترے ملک کو
کرے ہفت اقلیم تن میں مرے
رعیت کو کردے گا دم میں تباہ
ترے سب امیروں کو بہکا کے وہ
دکھادے بہت سی وہ ذلت تجھے
تو ملک بدن کا ہے حاکم اگر
کرو ایسی تدبیر اے شاہِ دیں
مری عجز و زاری کو سُن کر بہوش
کہا میں مٹاتا ہوں میں اُس کا راگ
یہ سنتے ہی آیا وزیر عقل کا
وزیر خرد بھی ہوا چشم تر
کہ ہوتا کے اقبال سے دم میں گم
کہ ہوں مستعد جنگ کو مثل موج
جو ہو جائے عاجز تو پھر یوں کریں

## خبر کرنی جاسوس وسواس کی کہ طرف سے ملک تن میں رہتا ہے نفس کو

تھے اس میں کہ جاسوس وسواس نام
کری نفس سے جا شکایت تمام
کرے تری ہے قتل کے واسطے
شہ لعنت کی زنجیر میں لے جکڑ

کہ تھا نفس سے ملک تن میں مدام
کہا کیا تو سووے کہ سلطانِ روح
تمام اپنے لشکر کو آراستہ
یہ سُن کر خبر نفس نے رو دیا

سنی چھپ کے جو یہ حکایت تمام
شہ ملک دل وہ مہ پر فتوح
کوئی دم میں لیوے گا تجھ کو پکڑ
اسی فکر میں جان کو کھو دیا

Marfat.com

کہا ہائے تدبیر اب کیا کروں
کہ تا اُس کے صدمہ سے بچتا رہوں
کروں اس طرح میں بھی سامان جنگ
عدم کا میں رستہ بتاؤں اُسے
سنو رہزنی کا ہے میرا شعار
کہ میں چھوڑ رکھا ہے اس کو جو یوں
مچاؤں فساد ایسا اور شر و شر
تو یاں بھی نہیں جنگ سے کچھ درنگ
کہ سلطان روح کی بڑی شان ہے
کہ ہر کام میں ہے ہمارا مشیر
یہ سنتے ہی ابلیس آیا ادب
ہماری ہو مشکل سب آسان کا
ہو آسان سب تیرے اقبال سے
کروں حرص کی قید میں اس کو بند
وہی بخشی ملک کافی ہے بس
سپیدی کو اُس کی سیاہی کرے
جو تھے ملک تن کے نگہبان چند

کہ تا ہاتھ سے اس کے جیتا رہوں
کروں میں بھی اب اس سے لڑنے کا فکر
جسے دیکھ فوج اس کی ہو جائے دنگ
بھلا ملک تن چھوڑ جاؤں کہاں
فساد اور فتنہ مرا کار و بار
جو اس وقت اپنے پر آجاؤں میں
کروں ملک کو اس کے زیر و زبر
یہ کہہ کر لگا سوچنے پھر وہ خام
نہیں لڑنا اس سے کچھ آسان ہے
بلا کر کے اُس سے کرو وہ صلاح
بجالایا آداب شاہانہ سب
یہ اتنا نہ کچھ کار دشوار ہے
پکڑ اس کو لاؤں میں ہر حال سے
امیر ہے نری فوج میں حرص نام
خرابی کو اُس کے وہ وافی ہے بس
شہ نفس نے دیکے خلعت اسے
کیا ہر طرف راہ کو اُس کے بند
لئے ساتھ غصہ کی فوج گراں

ولیکن بمقدور کوشش کروں
عدو دوں سے اپنے جھگڑنے کا فکر
جو اپنی شجاعت دکھاؤں اُسے
میں روز ازل سے ہوں قابض یہاں
غنیمت نہیں جانتا ہے وہ کیوں
تماشا اسے دم میں دکھلاؤں میں
کیا ہے اگر اس نے سامان جنگ
پڑا میرے اوپر یہ اب سخت کام
جو شیطان سنگھ ہے قدیمی وزیر
کہ جس بات میں ہو ہماری فلاح
کہا لطف سے تیرے اے نامدار
کہ جس سے تو ایسا دل افگار ہے
ترے پاس لاکر کے اے ارجمند
کرے کام سلطان روح کا تمام
میں بھیجوں اُسے تا تباہی کرے
روانہ کیا ملک کو روح کے
رہ چشم سے آگیا نا گہاں

## خبر ہوئی وزیر عقل کو اس معرکہ سے اور بھیجنا امیر قناعت کو مقابلہ حرص سنگھ کے اور حلم کو غصہ کے اور فتح ہوئی اُن کی

وزیر خرد نے سنا یہ جو حال
گیا روح کے پاس با احترام
کہا شہ نے لشکر سے وہ چھانٹ لیں

ہوا فکر کا اُس کے اُس کو خیال
کہاں حال حرص اور غصہ کا سب
کہ جو قتل اُن مفسدوں کو کریں

امیروں کے لشکر کو لے کر تمام
کہ آئے ہیں لڑنے کو یہ ہم سے اب
کہا عقل نے اے شہ نامدار

Marfat.com

مقابل میں ان کے پئے کار زار
اگر فوج غصہ کی ہے اُس کے سنگ
کہ ہوں جس سے یہ دونوں مفسد تباہ

امیرِ قناعت کو تو بھیج دو
کرے لشکر حلم جا اُس کو تنگ
جو ہونے لگی دونوں جانب سے جنگ

کرے حرص کو دم میں ناپید جو
کرو مستعد ایسی جنگی سپاہ
ہوا حرص و غصہ پہ میدان تنگ

امیرِ قناعت سے اور حلم سے + غضب حرص مغلوب دونوں ہوئے

## آنا شہوت سنگھ کا مقابلہ وزیر عقل کے مع فوج فسق و فجور کے

وہ شیطان جو نفس کا تھا وزیر
کہ ان دو سے ہوگا نہ یہ فتنہ رد
ہے تجویز شہوت کی جاوئے سپاہ
کرو اس کے ہمراہ تم بے قصور
کرے عقل کو جا کے زیر و زبر
تو ہو روح کا ملک سارا تباہ

تب دیکھ لشکر کو ہو کر حقیر
وہ اب چاہیے بھیجنی فوج سخت
کرے عقل کے ملک کو جا تباہ
لگا بے حیائی کے ہتھیار سب
ہمارا وہ ہے دشمن سخت تر
کہا لا دو دیگر کے خلعت اسے

کہا نفس سے اُن کی ہووے مدد
کہ جو لے شہ روح سے تاج و تخت
جمع کر کے سب فوج فسق و فجور
چلے شہوتِ سنگھ بہر حرب
جو ہو عقل شہوت سے مغلوب آہ
روانہ کریں جنگ کو روح کے

## بھیجنا وزیر عقل کا امیر تقویٰ کو مع افواج شرم و حیا و صلاحیت کے مقابلہ شہوت سنگھ کے اور فتح ہونا امیر تقویٰ کی

وزیر ہنرمند شہ روح کو
کہ تقویٰ ہے جس کا لقب بھیج دو
سپر تیغ شرم و ثقاہت کی لے
کرو اُس کے ہمراہ اسے بے دلیل
غرض آ کے میداں میں قائم ہوئے
بنہ زمیں آسماں رہ گئے دیکھ دنگ

خبر پہونچی اس حال کی یار جو
ہو فوج صلاحیت اس کی مدد
خبر جا کے اہلِ شقاوت کی لے
شہِ روح کا حکم پھر اُن کو ہو
لڑائی کو آپس میں برہم ہوئے
کبھی یہ تھے غالب وہ غالب تھی گاہ

کہا خاص اُس بخشئ ملک کو
کہ ہو فوج فسق و فجور اس سے رد
حیا جنگ اُس کا جو ہے اک وکیل
کریں لشکر نفس کو قتل جو
لگی ہونے آپس میں جس وقت جنگ
لگا ہونے یوں ملک تن کا تباہ

پھر آخر ہوئی غالب عقل بصیر　　کیا لا کے شہوت کو اپنا اسیر

Marfat.com

## غصہ کرنا نفس کا شیطان وزیر پر اور آپ سوار ہونا نفس کا واسطے لڑائی شیطان روح کے سب لشکر لیکر

سنی نفس نے یہ خبر جس گھڑی
سیہ کار شیطان مکار کو
کری تو نے سستی ہوا اے روسیاہ
شہ روح کو جس سے کرلیں اسیر
جوان ہیں سے ہوں سخت تر بید رنگ
پکڑ کرکے لادے مرے پاس جو
عزازیل بولا کہ اس جنگ میں
ہیں ہوں اور ہو لشکر بے شمار
ہے کیا روح کیا عقل دونوں کو میں
ہوا جنگ کے واسطے خود سوار
لیا نیزۂ کمر بھی اپنے ہاتھ

وہیں جان پر اس کے آفت پڑی
کہا تجھ پہ لعنت ہوا اے سست کار
ہوئی فوج شہوت کی ساری تباہ
بلا پہلوانوں کو لشکر کے اب
شہ روح سے وہ کریں جاکے جنگ
ہیں دے کر بہت خلعت و مال و زر
کروں گا نہ ہرگز قصور اب کے میں
تو پھر دیکھنا اس صفِ جنگ کو
کروں قتل یا قید دیکھو تو میں
لی گردن میں تلوار غفلت کی ڈال
ہوئی فوج فسق و فجور اس کے ساتھ
چلا مستعد ہو پئے کارزار

بلایا وزیر تنبہ کار کو
کیا تو نے لشکر مرا خوار و زار
کر اب ایسی تدبیر تو اے وزیر
پھر اُن میں سے لے چھانٹ اہل حرب
وزیر خرد اور شہ روح کو
بٹھاؤں برابر اسے تخت پر
اگر ہو شہ نفس بھی خود سوار
کروں پانی میں اس دل سنگ کو
یہ سن کر شہ نفس خوش ہو کے یار
رعونت کا خود اور شرارت کی ڈھال
وہ مستی کے گھوڑے پہ ہو کر سوار

## آگاہ ہونا سلطانِ روح کا اس معاملہ سے اور بھیجنا وزیر عقل کو مع لشکر دین اور تقویٰ کے اور برابر رہنا دونوں لشکروں کا

جو سلطانِ روح نے خبر یہ سنی
لئے خنجر و تیغ و تیر و تفنگ
نکل آوے سب لشکرِ دین و داد
وزیر اس کا شیطان ہے راہزن
کمر باندھ لڑنے کو تیار ہو
لڑائی کا تم بھی کرو اہتمام
وزیرِ خرد نے زمیں چوم کر

کہ آیا ہے لڑنے کو نفس دنی
وزیر خرد کو بلا جلد تر
زمین جسد سے اکھاڑے فساد
کسی طرح ان دو کے کٹوا کے سر
کرو ترک جو کچھ تمہیں کار ہو
مجھے بھی ہے اب کوچ کرنا ضرور
کیا عرض یہ اے شہ والا قدر

اور ہے لشکر بیکراں اس کے سنگ
کہا کھول دے سب خزانوں کے در
ہے کیفیت میں نفس سے بلکہ تن
جہنم میں داخل کرو سر بسر
جمع کر کے سب فوج و لشکر تمام
کہ تا ملک تن سے ہو یہ فتنہ دور
کہ یہ کام لائق نہیں شاہ کے

Marfat.com

جو ایسے کمینوں سے جاکر لڑے
جو ہو ایک بندہ سے دشمن تباہ
کروں دم میں سب دشمنوں کو تمام
کئے ہوشیاری کے خنجر عطا
دیا ہاتھ میں نیزۂ راستی
کری ساتھ تقویٰ و دیں کی سپاہ
پڑا نفس کی فوج میں زلزلہ
جو خورشید خاور نے کی تیغ الم
کھڑی مستعد جنگ کے واسطہ
مقابل دو لشکر ہوئے جس زماں
ہوئی ایسی تیرہ خدا کی پناہ
لگی چلنے جو تیغ و تیر و تبر
زمیں ہو گئی خون سے سرخ رنگ
سپید و سیہ جمع آکر ہوئے
کبھی زہد و تقویٰ و گاہے حسد
کبھی روئی روح سے باوقار
بد اور نیک میں زندگانی گئی

رہو ملک میں تن کے تم کامراں
عدو کے مقابل ہوں کیوں بادشاہ
یہ سن کر ہوا خوش بہت شاہ دیں
ریاضت کا خود اس کے سر پر دھرا
غرض زہد کے اسپ پر کر سوار
چلا دھوم سے لشکر دیں پناہ
نکل کر کے جب آیا میدان میں
ہوئے ابر کے جو بڑا لشکر بہم
امیروں نے لشکر کے با رعب و شان
پڑا شور اندر زمین و زماں
ہوئے جب مقابل دلیران جنگ
ہوا خون کوہ و زمین کا جگر
تھی اس طرف خورشید روح جلوہ گر
جو حبشی و رومی برابر ہوئے
کبھی فوج زنگی نفس لعیں
زمین بدن ہوتا باغ و بہار
اس عرصہ میں یہ جنگ قائم رہا

میں لیتا ہوں ان کی خبر اس زماں
میں ہوں آپ کا ایک ادنیٰ غلام
دیا اس کو پھر خلعت آفریں
سپر نیک بختی کی لا اس کو دی
دیا حکم اس کو پئے کار زار
وزیر خرد جنگ کو جب چلا
خلل آیا شیطاں کے اوسان میں
ہوئی ہر دو جانب صف آراستہ
کئے آکے میداں میں قائم نشان
زمین بدن گرد لشکر سے آہ
ہوا پانی پانی دل کوہ و سنگ
لگی ہونے جس وقت آپس میں جنگ
ادھر ظلمت نفس با شور و شر
کبھی کار نیک و کبھی کار بد
نکالے تھی دل سے وہ لڑ بغض کیں
اسی جنگ میں سب جوانی گئی
ہوا نفس کا مفسدہ جا بجا

## طلب کرنا سلطان روح کا دیوان کل کو کہ وہ پیر روشن ضمیر ہے، اور شامل کرنا اس کا اصلاح جنگ وغیرہ میں

شہ روح نے حال دیکھا یہ جب
عدو کو کسی طرح زک دیجئے
وزیر خرد کو کہا پھر بلا
نہ دل نفس ملعون کا خوں ہوا

کہ صورت تباہی کی ہے پیش اب
ہوا ہے ترقی پئے نفس شہ
کیا تو نے ہر چند جنگ و دغا
شریک اب تو ہوا ے دبیر کبیر

کہا اور تدبیر اب کیجئے
گیا پھیل فتنہ فساد ہر جگہ
دلے فتنہ تن سے نہ بیروں ہوا
ہے جس کا لقب پیر روشن ضمیر

Marfat.com

مرے ملک کا ہے وہ دیوان کل
کہے وہ جو اُس پر عمل کیجئے
رہو دل سے مصروف اسلام پر
کہ روشن ہو جس سے بدن کی زمین
بہم ہو کے جاکر لڑو اس قدر
پکڑ لاؤ زندہ مرے رو برو

مدد سے مٹے اُس کی یہ شور و غل
رکھو اس کو شامل لڑائی میں تم
کرو جی فدا اپنا اس کام پر
مٹا کر کے کفر اور بدعات کو
کہ ہو نفس کا کار زیر و زبر
مرے پاس لاؤ اُسے تم پکڑ

صلاح اُس کی چل کر کہ اب لیجئے
کہ ہو دشمن شوم تا یاں سے گم
کرو ایسی ہمت کہ ہو زیب دیں
شریعت کی ظاہر کرو بات کو
نہ چاہوں کہ ہو قتل وہ زشت خو
شریعت کی زنجیر میں یوں جکڑ

رکھوں اُس کو قابو میں اپنے مدام — میں دوڑاؤں جس طرف چاہوں مدام

## آگاہ کرنا جاسوس نفس کا شیطان وزیر کو اس سے اور بھیجنا شیطان کا طول امل سنگھ کو واسطے قتل کرنے عقل اور پیر کے زہر دے کر اور نا امید ہونا اُس کا

جو جاسوس نے نفس کے یہ سنا
کوئی دم میں ہو نفس اور تو اسیر
وزیر خرد کو کیا اس کے سنگ
کہ اس فتنہ کا تو بھی کچھ فکر کر
ہے لشکر میں اس کے وزیر خرد
کہ جو کاٹے سر اس کا لا دے مجھے
خرد اپنے قابو میں ہووے اگر
کروں قید دونوں کو میں بے محن
وہ دید کیے وعدہ بہت خوب تر
کہ مرنے سے جس کے یہ فتنہ ہو دور

تو شیطاں کے جا پاس سر کو دھنا
شہ روح نے یہ کیا اہتمام
کہ تا دشمنوں کا کرے کار تنگ
یہ شیطاں نے سُن کو دلاسا دیا
میں بھیجوں اُسے جو کر اس کو رد
نہ دیوان تن سے ہے مطلب مجھے
تو وہ پیر بے کار ہو سر بسر
میں بھیجوں ہے طول امل جس کا نام
کرے پیر کا کام زیر و زبر
چھپا کر کے ایسا اُسے زہر دے

کہا جا کے بیٹھا ہے کیا اے وزیر
کہ دیوان تن پیر ہے جس کا نام
شہ نفس کو جا کے کہہ یہ خبر
کہا شہ سے کہنے کی حاجت ہے کیا
مقابل میں اُس کے میں بھیجوں اسے
ہے منظور قتل عقل کا اب مجھے
وزیر خرد اور دیوان تن
کہ ہو پیر کا کام جس سے تمام
کرے قتل پھر عقل کو وہ ضرور
کہ شیطان و نفس اُس کے شر سے بچے

ہوا رخصت اس سے جو طول امل + پڑے پیر کے کام میں تا خلل

## مطلع کرنا جاسوس دین کا کہ جو مفتیان یقین کے ہیں سلطان روح کو اس امر سے

Marfat.com

## اور نگہبانی پیر اور عقل کی روح کو طول امل کے شر سے

جو رخصت ہو طولِ امل سنگھ چلا
تو جاسوس دیں نے سنا بر ملا
ہیں جاسوس دیں مقتیان یقین
خبر دی یہ جا کر کہ اے شاہ دین
کہ یہ آپ کا جو وزیر عقل ہے
اسے تیرے ہر کام میں دخل ہے
خبر رکھیو اس کی تم ہر حال میں
عدو کے نہ پھنس جا کہیں جال میں
وزیر اور دیوان تن کو مگر
نہ پہنچاوے صدمہ کوئی حیلہ گر
نہ دیکر کے زہر اُن کو مارے کہیں
پھر اس وقت لیں ملک کو زیر چھین
ہے لشکر میں اک نفس کے حیلہ گر
کہ طول امل نام ہے اس سے ڈر
ہے کار اس کا پوشیدہ دشمن کشی
کرے غم الم واں جہاں ہو خوشی
ہے دشمن وزیر اور دیوان کا
نگہبان رہیو تم اُن سے سدا
شہِ روح نے جب یہ قصہ سنا
تو اس بات کی فکر میں وہ لگا
کہ اب کوئی تدبیر کرتی ضرور
کسی طرح یہ فتنہ ہو یاں سے دور
تھا جس جس کا سلطان کو اعتماد
بلا کر کہا اس کو اے خوش نہاد
رکھو تم نگہبانی ہر آن کی
وزیر خرد اور دیوان کی
رہو عقل اور پیر کے ساتھ تم
کرو اس سوا اور نہ کچھ بات تم
کیا حکم تا چار شخص پاسباں
نگہبان رہیں عقل کے ہر زماں
رہے ایک یادِ نزع جنگ خاں
اور ہو دوسرا یاد مرگ اے جواں
رہے تیرا یاد تنگئی گور
خرد پیر کے ہوں نگہبان بفور
ہے چوتھی رہے یادِ روزِ قیام
یہی چار کافی ہیں در انتظام
نزع موت اور قبر اور روزِ حشر
رہیں یاد جس کی یہ شام و سحر
یہ چاروں رہیں جس کی ہمراہ یار
نہ طول امل کا ہو اس پر گذار
رہیں جو کہ یہ چار جس کے حضور
رہے اس سے طولِ امل دور دور
غرض آیا چھپ کر کے طول امل
کہ نا ڈالے اندر خرد کے خلل
بہت گرد راہ حسد سے پھرا
کہ تا عقل کو زہر دے بر ملا
جو چاروں طرف تھے نگہبان چار
عدو کا نہ اس پر ہوا کچھ گذار
طرف پیر کے پھر گیا عزم کر
کہ تانے حسد سے کچھ اس کی خبر
ولیکن جو وہ عقل کے پاس تھا
عدو کا نہ اس پر بھی قابو چلا
وہی پاسباں چار اس کو نگاہ
عدووں سے رکھتے تھے شام و پگاہ

## نا امید ہو کے پھرنا طول امل سنگھ کا اور بھیجنا نفس کا حسد سنگھ اور بخل سنگھ اور ریا سنگھ اور عجب سنگھ کو واسطے لڑائی وزیر عقل اور دیوان پیر کے

غرض نا امید ہو کے طولِ امل
گیا پاس شیطان کے بے خلل
کہا گرچہ میں خوب کوشش کری

Marfat.com

چھری میری لیکن نہ خوں میں بھری
میں کیں گرچہ چھپ چھپ کے تدبیریں
کہ تھے ہر گھڑی پاسباں اُن کے ساتھ
میں کرنا تھا جو کچھ کہ سب کر چلا
تو تدبیر سے اپنی چاہے جو کر
جو یہ بات شیطان سنگھ نے سُنی
یہ دی نفس کو جا صلاح تباہ
جو اس جنگ میں کچھ ہوئی اب کے ڈھیل
جدھر چاہے دوڑائے ہم کو زبوں
یہ سن کر خبر نفس رونے لگا
بلائے مددگار اپنے تمام
اکھٹے ہوں میداں میں اہل حرب
ریا سنگھ اور عجب خاں پہلواں
ہوا حکم سب کو کہ اے جنگجو
بنو چست تا کاہل نہ پائے رہو
حسد بخل قائم کیئے اک طرف
رہے اس سے باقی تو اُس کو کہو

کیئے سیکڑوں حیلے اور دلو میں
ولے میراں پر چلا کچھ نہ بس
نہیں مار سکتے انھیں چھپ کے پر
ولے میرا بس کچھ نہ اُن پر چلا
جمع کر کے سب فوج و لشکر سپاہ
گیا ہاتھ ملتا طرف نفس کی
کہ بے رنج اور جان بازی کے اب
مجھے اور تجھے شہ کرے یوں ذلیل
رہے ملک تن میں وہ نت کامراں
غم دل کو اشکوں سے دھونے لگا
کہا ذلت ہم کو گوارا نہیں
لڑائی کا ساماں ہو جمع سب
غرور اور طمع اور فضول کلام
لڑائی میں شیطان کے ساتھ رہو
نکل کر کے شیطاں وزیر عدو
ریا کو کہا کر عمل کو تلف
رہے روح کے جب نہ حسن عمل

نہ آیا مرے کوئی پر داؤ میں
نہ اُن دو سے آیا مرے ایک ہاتھ
لو میدان میں چل کے اُن کی خبر
نہ رکھ مجھ سے امید کچھ اب مگر
کرو جا کے روح و خرد کو تباہ
حسد سے تنہا پردہ وزیر سیاہ
ہماری بھلا جاں بری ہووے کب
گلے میں رسن ڈال کتے کی جوں
مرا اور ترا کچھ نہ ہوئے نشاں
کیا نفس باغی نے پھر انتظام
لڑائی بغیر اب تو چارہ نہیں
حسد سنگھ اور بخل سنگھ کبر خاں
ہوئے جمع میداں میں آکر تمام
لڑائی کو تیار سارے رہو
ہوا آکے میدان میں جنگ جو
کہا عجب کو مستعد یاں رہو
تو پھر ملک میں اس کے ڈالو خلل

یہی چارا میر اب کریں جا کے جنگ + خرد پر ہر اک سُو سے برساویں سنگ

## آگاہی پانی وزیر عقل کی اس واقعہ سے اور بھیجنا امیر سخاوت کو مقابلہ میں بخل کے اور نصیحت اولیاء کو حسد کے اور صدق و اخلاص کو ریا کے اور خوف و رجاء خدا کو عجب کے اور فتح ہونی اُن کی

وزیرِ خرد نے سُنی یہ خبر
کہ پھر مفسدوں نے اٹھایا ہے سر
جمع ہو کے سب دشمنانِ وغل

Marfat.com

لگے ڈال نے ملک جاں میں خلل
غرض سوچ کر اس نے بالا ہتمام
کیا جمع لشکر کو اپنے تمام
امیروں سے اپنے کئے انتخاب
یہی چار سردار والا جناب
امیر سخا کو کہا اے جواں
بخل سنگھ کی لے تو خبر اس زماں
سخاوت سے ہو تو حبیب خدا
اور ہو بخل سے رنج میں مبتلا
نصیحت کہ ہے خصلتِ اولیا
حسد سنگھ پر اس کو قائم کیا
نصیحت سے مردوں کی ہو فتحیاب
اور ہو خان وہاں سب حسد سے خراب
ریا سنگھ مردود کے قتل کو
جواں صدق اخلاص تیار ہو
ریا سے تو ہو خوار اور مستمند
کرے صدق واخلاص درجہ بلند
کیا حکم تا عجب سنگھ کو تباہ
کرے جا کے خوف ورجائے آکہ
اگر قہر حق سے تو ڈرتا رہے
تو پھر عجز کا کار کرتا رہے
اگر ہووے خوفِ خدائی تجھے
تو پھر کیوں ہو اپنی بڑائی تجھے
سمجھ لے کہ حق سے ہیں یہ کام سب
جو طاعت کرے تو تو ہے لطف رب
خدا کی عنایت ہے تجھ پر میاں
جو دی نیک توفیق تجھ کو یہاں
تو کیوں عجب پر پھیر مرتا ہے تو
عبادت پہ کیا ناز کرتا ہے تو
خدا نے دی توفیقِ طاعت تجھے
ہے لازم یہ شکر عبادت تجھے
نہ کر کارِ حق کو قیاس آپ پر
خدا کی طرف سے ہے سب خیر و شر
غرض آکے چاروں ہوئے گرم جنگ
چلے دونوں جانب سے تیر و تفنگ
شجاعت کو اپنی دکھانے لگے
ندی نالے خوں کے بہانے لگے
شجاعانِ دیں جب ہوئے جنگجو
پڑی نفس کی فوج میں ہائے ہو
ہوئی گرمیٔ جنگ یہ کیا کہوں
لگا بہنے ہر طرف دریائے خوں
یہاں تک تو لڑ لڑ کے کشتہ ہوئے
کہ ہر جا پہ کشتوں کے پشتہ ہوئے
غرض غالب آیا وزیر خرد
ہوئے دونوں مغلوب بغض وحسد
جو اک لشکر دیں نے حملہ کیا
گئے بھاگ یک لخت بغض وریا
کیا زور جب لشکر پاک نے
لگی کفر کی فوج سب بھاگنے
کیا جب کہ مردانِ دیں نے ہجوم
گیا بھاگ سب لشکرِ نفس شوم
لڑے ایسے میدان میں پاؤں گاڑ
دیا کفر و بدعت کو جڑ سے اکھاڑ
شکست ایسی دشمن نے پائی تمام
نہ لے گا کبھی پھر لڑائی کا نام
جو دیکھا یہ شیطان ملعوں نے حال
لگا اس کی چھاتی پہ تیر ملال

چھپائی گو اُس نے بہت یہ خبر + ولے شہرہ اس کا ہوا دربدر

## خبر ہوتی نفس کو اس شکست کی اور بھیجنا ہراول طمع کو اور حب جاہ اور حب دنیا اور فضول کلام کو واسطے لڑائی وزیر عقل کے

پھر آخر کو جب نفس نے یہ سنا
تو سن کر کے حسرت سے سر کو دھنا
کہا لاؤ دستور ہے نور کو

کہ تا دوں سزا خوب اس زور کو
کیا کار کیا تو نے اے روسیاہ
ہمیشہ رہی تیری تدبیر سست
تجھے چھوڑ اُس کی اطاعت کروں
کہ جس کی اطاعت سے ہے فتحیاب
مرے پاس حاضر ہیں سردار اور
مرے تیرے وہ سب مددگار ہیں
شجاعت کو اپنی دکھاؤں تجھے
ترے آگے لاؤں پکڑ ان کو عام
کہ لڑ کر کے اے نفس والا حسب
کرے تا خر در درج پر عرصہ تنگ
کہ کر سارے لشکر کے آگے جدال
طمع سے پڑیں جال میں مرغ و مور
طرف داہنے ہو لشکرِ حبِّ جاہ
جدھر چاہئے جا اُدھر دوڑ کے

غضب سے کہا شہ نے اے خود پرست
کیا فوج ساری کو تو نے تباہ
اگر ہے یہی سستی اے سست رائے
ہیں اب حکم میں اس کے ہر دم رہوں
یہ سن بولا شیطاں وزیرِ لعیں
بہت ان کو آتے ہیں لڑنے کے طور
نہ کھا غم نہ ہو جا کے اس کا مطیع
اب اس رنج و غم سے چھڑاؤں تجھے
زمیں چوم کر الغرض عرض کی
ہیں دوں عقل اور روح کو جا ادب
ہراول طمع کو بلا کر کہا
طمع کا غبار ان کی آنکھوں میں ڈال
کیا پیچھے قائم غرور لعیں
اور ہو حبِّ دنیا کی بائیں سپاہ
جدھر دیکھے لشکر کی ہوتی شکست

کیا تو نے کیا جو ہوئی یہ شکست
نہ تجھ سے ہوا کام کوئی درست
ہیں جا کر پڑوں روح کے زیر پائے
شہِ روح ہے شاہ والا جناب
ہیں لڑنے اے شاہ عاجز نہیں
شجاع اور سپہدار خونخوار ہیں
کروں لا کے اُس کو ہی تیرا مطیع
کروں لشکرِ عقل و روح کو تمام
عدو پر مجھے حکم ہو اس گھڑی
غرض پھر آیا بمیدان جنگ
سواروں کو اپنے تو جا جلد لا
طمع کرتی ہے عقل مندوں کو کور
کہ دشمن ادھر سے نہ آ جا کہیں
فضول کلام اب مدد کو رہے
اُدھر جلد جاوے وہیں کرکے جست

غرض اس طرح سے کیا بندوبست ؛ شہِ روح کو تا کہ دیوے شکست

## بھیجنا وزیرِ عقل کا امیر توکل کو مقابلہ طمع کے اور خضوع کو واسطے غرور کے اور زہد و تقویٰ کو حبِّ دنیا کے اور علم فنا کو واسطے جاہ کے اور خموشی کو واسطے فضول کلام کے

وزیرِ خرد سن کے یہ بے ہراس
عدو نے سپہدار بھیجے ہیں سب
کہ ہو جو تھے اس کے چھٹے پہلواں
کہو جلد تر اب ہے تاخیر کیا
کہ لو لشکرِ خاص سے چھانٹ اب

گیا مصلحت کو شہِ روح کے پاس
شہِ نفس نے فوج سے چھانٹ کر
وہ آئے ہیں لیکر کے فوج گراں
بجا لا کے آداب بولا وزیر
شجاع اور دلیر اور اہلِ حرب

کہ جنگِ عظیم آیا ہے پیش اب
لڑائی کو بھیجے ہیں سب نامور
کہا شاہ نے اس کی تدبیر کیا
یہ ہے عرض اے شاہ روشن ضمیر
علیحدہ کروں ان میں جو مرد ہوں

Marfat.com

شجاعت کے احکام میں فرد ہوں
کرو مستعد جنگ کو بے دلیل
امیروں سے اپنے تو کر انتخاب
امیرِ توکل سپہدار کو
کرے دفع پیچھے سے فوجِ غرور
طرف دہنے جاوئے امیر کبیر
کرے جاہ و عزت کو دم میں تمام
امیرِ خموشی کو قائم کرو
سوا آکے میداں میں پھر اژدہام
امنگ اپنے دل کی مٹانے لگے
لڑائی تھی مردوں کو سیرِ چمن
قدم پر قدم آگے دھرتے تھے وہ

نکال اپنے لشکر سے تم پہلواں
نہ ہو دفع کرنے میں دشمن کی ڈھیل
کہا عقل نے اپنے لشکر سے لو
طمع کے مقابل میں آگے کرو
طرف بائیں جا زہد و تقویٰ کی فوج
کرے جا کے جو حبِّ جاہ کو اسیر
فضولِ کلام اس طرف ہے اگر
سخن بیہودہ کو کرے قتل جو
لڑائی کی ہونے لگی دھوم دھام
لگے کرنے میداں میں جان کو نثار
گل و غنچہ ہوتے تھے زخم بدن
ہوا حملہ جب لشکرِ دین کا

مقابل کرو ایک کے اک جواں
کہا شاہ نے ہے یہ رائے صواب
ہراول کو جو سخت مضبوط ہو
امیرِ خضوع کو ہو حکم حضور
کہ تا دے مٹا حبِّ دنیا کی کھوج
کہ ہے یعنی علم فنا جس کا نام
ہے تدبیر اس کی یہ اس وقت پر
ملے جس جگہ پر فضولِ کلام
جواناں شجاعت دکھانے لگے
سمجھتے تھے زخموں کو باغ و بہار
نہ مرنے سے کچھ اپنے ڈرتے تھے وہ
گیا پاؤں اٹھ فوج پر کین کا

گئی بھاگ فوجِ عدو اس زماں + لبوں پر ہوئی اس کے دشمن کی جان

## بھیجنا نفس کا آخر کار بخشی تکبر کو واسطے جنگ کے اور مقابل ہونا تواضع کا تکبر سے اور فتح پانی اسلام کی اور بھاگنا شیطان کا اور پکڑا جانا نفس کا ٭

شہِ نفس یہ دیکھ کر ڈر گیا
سپر تیغ و زر مال بے انتہا
ہے لازم کہ جا کر اعانت تو کر
کہ فوجِ خرد کو کرے تا کہ زیر
ہوا واقع جس وقت دونوں میں جنگ
تکبر کو لایا تواضع پکڑ
کہا لشکر اسلام یکبارگی
کریں جیسا جاہیں پھر ہم انتظام

وہ مرنے سے پہلے گویا مر گیا
کہا اب تو امداد کرنی ضرور
مرے حکم کی اب اطاعت تو کر
ادھر لشکرِ روح سے با سپاہ
تکبر پہ آخر ہوا عرصہ تنگ
خرد نے جو دیکھا کہ کارِ عدو
کرے حملہ جس سے ہو آوارگی
غرض کر کے ہر طرف سے اژدہام

بلا بخشی کبر کو پھر دیا
تو خود جا کہ لشکر میں آیا فتور
تکبر اٹھا جیسے غراتا شیر
امیرِ تواضع ہوا جنگ خواہ
کمند ایک گردن میں ڈال اور جکڑ
ہے مغلوب غالب ہے فوج نکو
کہ تا ہووے آوارہ دشمن تمام
مٹانے لگے نفس و شیطاں کا نام

Marfat.com

کیا حملہ ہر طرف سے آن کر
تبر خنجر و نیزۂ و سہم سناں
ہوئے قتل سردار لشکر فرار
سیہ بخت و مکار و غدار کو
شہِ روح کے لاکے آگے کیا
کریں قتل یا قید میں دیجئے
بدی کی بنا کر کے صورت بھلی
چلا جا طریقِ شریعت پہ تو

برسنے لگے اُن پہ تیر و تبر
برسنے لگا مینھ سا چاروں طرف
عزازیل بھی بھاگا ہو بے قرار
گلے پاؤں میں طوق و زنجیر ڈال
کری عرض حاضر ہے یہ بے حیا
بُرائی کا بدلہ بُرائی ہے یار
دکھا دے اگرچہ یہ نفس دنی
یہ مکرِ شیاطین نہ آوے بکار

چھری گرز و شمشیر تبر و کماں
عدو کا لگا ہونے لشکر تلف
پکڑ لائے نفس تبہ کار کو
بنا کر کے اس کا بہت زشت حال
یہ حاضر ہے جو چاہیے کیجئے
نہ کر ظاہر اور باطن اک تو شمار
نہ کر تو خیال اُن پہ اے نیک خو
ہو تو حشر میں آخرش خوار و زار

## حکم کرنا سلطان روح کا واسطے قتل نفس کے اور چھڑانا وزیر عقل کا نفس کو قتل سے اور زنداں میں رکھنا اس کو

غرض آیا جب نفس پکڑا ہوا
لگا سجدۂ شکر کرنے ادا
ہوا قید نفس اور لشکر تمام
ہوا ملک میں تن کے فرخندہ فر
وزیرِ خرد کر کے مردوں کا کام
تو یہ شاہ نے حکم اس کو دیا
وجود ایسے مفسد کا اندر جہاں
کرے گا فساد اور فتنہ بپا
وزیرِ خرد نے بجا کر ادب
خدا عفو کے حکم کو بر ملا
کرو اب معاف اس کی تقصیر کو
رہے حکم کے طوق میں روز چند
جو سرکش ہو گھوڑا بڑا قیمتی

شہِ روح کے پاس جکڑا ہوا
خدا کی طرف سے یہ ساماں ہوا
ہے شکرِ خدا دی فتح ہم کو عام
ہوا شرع کے حکم کا خوب زور
شہِ روح کے یاں ہوا نیک نام
کہ حاضر ہو جلاد تقویٰ شتاب
فساد اور فتنہ کا ہے گا نشاں
تو پھر دفع کرنا ہوا اس کا محال
کیا عرض اے شاہ ذوالحسب
نہیں مارنا اس کا اب خوب ہے
مگر حکم ہو طوق و زنجیر کو
رکھو اپنی خدمت میں اس کو سدا
نہیں مارنا اس کو بہتر کبھی

شہِ روح جا کر کے پیشِ خدا
کہ یہ دشمن بد پشیماں ہوا
وزیرِ خرد نفس کو زیر کر
گیا کفر اور فسق کا شر و شور
غرض نفس کو جب کہ آگے کیا
کرے قتل اس بد کو با صد عذاب
رہا زندہ گر یہ تو پھر وقت پا
ہے بہتر کہ دو مار کر یاں سے ٹال
ہے قرآں میں فرما دیا جا بجا
نہ قتل اس کا البتہ اسلوب ہے
ہو زنجیرِ شرعی میں یہ پائے بند
سفر کے لئے اپنا خادم بنا
مگر گھاس اور دانہ کم اس کو دے

Marfat.com

کہ تا حکم میں تیرے ہر دم رہے
کرے پہلے اس پر عطا شہر یار
دیا حکم رہنے کا زنداں میں صاف
زید جنگ اور بندگی بیگ کی
ہوا اس میں بہ اتفاق ایک روز
ترے حق میں جو وعدۂ وصل تھا
کہ تیری ہے اس میں سراسر نجات
رہ حق میں ہو چست تو اے غبی
نہ چھوٹنے کی کبھی پھر امید
یہ جب نفس نے جانا اب تو اسیر
وزیرِ خرد سے کہ اے خوش ادا
عزازیل نے مجھ کو پر کھو دیا
وہیں اُس نے آ مجھ کو گمرہ کیا
ہوا اب تو سلطان کا میں مطیع
کہ اس صوبہ میں میں رہوں باطرب
جو ہو یہ عنایت تو پھر میں مدام
تو ملکِ جگر میں کروں میں نزول
جو روحِ طبیعی ہو تابع مرے
کروں جا کے واں اپنا میں انتظام
کہا عقل نے نابکار دروغ
رکھے بادشاہی کی بوائے کلاغ
بھلا شاہ سے عرض تو کیجیے
یہ سنتے ہی شہ ہو گیا بس خفا
کیا سو مصیبت سے قید اس کو لا
پکڑ کر قلعہ پھر بغاوت کرے

جو مارے اُسے تیر النقصان ہے
تو پھر پشت پر اُس کے ہووے سوار
ریاضت کی زنجیر پاؤں میں کر
ہمیشہ رہے قید میں یہ شقی
کہا عقل نے نفس سے اے عمو
گنہ کر کے کیوں دور عقل سے ہوا
تو کر ساتھ ہو کر کے اب شاہ کی
چھڑاؤں تجھے قید سے میں ابھی
شہ روح دے تجھ کو تکلیف سخت
ہوا قید میں روح کے ناگزیر
ہوں روزِ ازل سے میں شہ کا غلام
مرے کام سیدھے کو الٹا کیا
اُسے چھوڑ کر اب تو حاضر ہوں میں
ولیکن کروں تجھ کو اپنا شفیع
مجھے ملک سے شاہ کے با فراغ
رہوں شہ کی خدمت میں مثل غلام
کہ روح طبیعی کا ہے وہ مکان
تو کچھ کام میرا نکلتا رہے
اطاعت کروں اور رہوں اس جگہ
سخن کو نہیں تیرے ہرگز فروغ
کہا نفس نے اے وزیر خرد
جو ہو حکم مجھ کو خبر دیجیے
لگا کہنے یوں شاہ روشن ضمیر
امیری اُسے دی ہے پھر اب بھلا
ہے بہتر کہ رکھیں سدا قید ہم

وہ کر حکم میں تیرے جس سے رہے
غرض اس کی تقصیر کر کے معاف
گلے عجز کا طوق ڈالو مگر
لگا رہنے زنداں میں با درد و سوز
پھر آیا ہے کیوں تو نے جنت سے رو
بس اب توبہ کر اور ہو شہ کے ساتھ
عبادات و طاعات اللہ کی
دگر نہ ہمیشہ رہے گا تو قید
ہمیشہ رہے تیرا برگشتہ بخت
تو ناچار ہو کر کے کہنے لگا
رہا شاہ کا لطف مجھ پر مدام
جو نیکی کا میں نے ارادہ کیا
مخالف ہوں گر شہ کا کافر ہوں میں
کہ سلطان دے مجھ کو کچھ ملک اب
ملے قلعہ ہے نام جس کا دماغ
اگر یہ شہنشہ نہ رکھے قبول
مجھے حکم رہنے کا ہووے وہاں
مجھے شاہ ان دو سے دے اک مقام
یہ پیغام جا کر مرا شہ سے کہہ
مقید ہے تیسر بھی اندر دماغ
تجھے اس سے کیا جو کرے ردّ و کد
وزیر خرد نے کیا عرض جا
کدھر ہے تری عقل اب اے وزیر
کہ تا ملک میں جا شرارت کرے
اسے پانی اور دانہ دیں بیش و کم

Marfat.com

ضرورت کیو وقت اس سے لیں خوب کام
جدھر چاہوں دوڑاؤں میں اُسکو سخت
نہ یہ مکر بھی نفس کا جب چلا
قبولا بدل راہ حج و زکوٰۃ
ولے وقت بے وقت پاکر کے راہ
تو کرتا شرارت کچھ اس وقت پر
کرو نفس کے ساتھ اپنے جہاد
کہیں اُس کو شرع میں اصغر جہاد
ہیں تفصیل اور شرح اس کی تمام
نبیؐ نے کہا اس کو اک حرف میں
یہ جو میں نے تجھ سے بیاں کر دیا
چلا جاوئے جنت میں تابے خلل
رہے تیرا دشمن تری گھات میں
تو رکھ اپنے لشکر کو آراستے
کہ جو شاہ لڑنے میں کامل ہے ہو بانہ
کہ ہے مستعد وہ ترے قتل پر
لیا نفس سے کر حساب ہر گھڑی
خبردار دونوں کے رہ حال سے
جو غفلت میں تیری گئی عمر سب
ڈر اس خوابِ غفلت سے اب جاں شتاب
کرو ہر گھڑی حق تعالیٰ کو یاد
مٹا دل سے تو خوابِ غفلت کا حرف
رہے موت ہر دم تری گھات میں
اس عالم سے آخر گذرنا تجھے

سفر اور حضر میں رہے پھر غلام
وہ ملکوت و جبروت اور لات میں
تو ناچار یادِ حق کی کرنے لگا
غرض قیدیوں کی طرح سے سدا
طرف دوسرے اپنی کرتا نگاہ
اسی واسطے ہے نبیؐ نے کہا
کہ ہے گا جہادِ اکبر اس سے مراد
یہاں سے نبیؐ نے رجعنا[1] کہا
بیاں کی ہے کر غور اے نیک نام
کہا میں جو کچھ کر عمل اس پہ تو
نہاں راز کو اب عیاں کر دیا
سدا اپنے دشمن سے ہشیار رہ
تو رہ تو بھی اس کی خرابات میں
رئیسانِ لشکر کی تو رکھ خبر
وہ کب اپنے لشکر سے غافل ہو بلا
تو ہشیار ہر لحظہ رہنا ضرور
نہیں تو سمجھ تجھ پہ آفت پڑی
جو ان دو سے تجھ کو نہیں کچھ خبر
ہو دشمن کے اوپر تجھے فتح کب
منسبا اب اس سے ہر آن لپٹتے رہو
رہو نفس پر کرتے ہر دم جہاد
کسی کو جو پیش دشمن سے جنگ
تو مشغول اُس کی ہے ہر بات میں
تو غافل ہے پھر کس لئے اے عزیز

مددگار ہو میرا طاعت کے وقت
رہے میری خدمت میں بالراس و عین
لگا کرنے طاعت صوم و صلوٰۃ
وہ کرتا تھا ناچار ذکر خدا
کبھی داؤ لگتا تھا اُس کا اگر
کہ ہے نفس دشمن تمہارا بڑا
جو مومن کریں کافروں پر جہاد
بیاں کر دیا اس کا میں مدعا
کری عمر تفصیل میں صرف میں
کہ تا روزِ محشر میں ہو سرخ رو
کیا کر تو اس پر ہمیشہ عمل
نہ سو خوابِ غفلت میں بیدار رہ
کھڑا ہے عدو جنگ کے واسطے
کہ تا پاوے دشمن کے اوپر ظفر
نہیں اپنے دشمن کی تجھ کو خبر
محاسب ہو اس نفس کا بے قصور
امیروں سے تو نفس اور روح کے
تو اس جنگ میں تو ہے عاجز مقر
یہ بس نفس ہو روح پر فتحیاب
بدی پر سزا اس کی دیتے رہو
تو کر یاد میں حق کی ہر سانس صرف
رکھے مستعد فوج کو بیدرنگ
جو ٹھیرا ہے ایسے یار مرنا تجھے
نہیں تجھ کو اس بات کی کچھ تمیز

[1] حدیث شریف میں ہے رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر ۱۲

Marfat.com

یہ سب ہوگا معلوم مرنیکے وقت
تجھے اس جہاں سے گذرنیکے وقت
سوا حسرت افسوس کے اے میاں
نہ آوے گا کچھ کام اُس وقت واں
تجھے چارو ناچار مرنا ضرور
سفر کے لئے توشہ کرنا ضرور
اسی واسطے ہے نبیؐ نے کہا
جہاد اپنے تو نفس سے کر سدا
رہے ہے یہ دشمن تری گھات میں
تو غافل ہے کیوں اس سے دن رات میں
مخالف جو ہو یار کی راہ میں
اُسے ڈالدے قہر کے چاہ میں
تو کر قتل نفسِ تباہ کار کو
اور اُس کے تمامی مددگار کو
لڑائی میں رہ اسکی دن رات چست
نہ غافل ہو اک دم نہ اک آن سُست
بس اک نکتہ پر ختم کی ہیں کلام
بقول محمدؐ علیہ السلام
کہ اک لحظہ مرنے سے غافل نہ ہو
کبھی مکر دنیا پہ مائل نہ ہو
ہمیشہ تو کر نفس کے برخلاف
کر اس خار سے ملک کو تن کے صاف
الٰہی بحقِ نبیؐ پاک ذات
تجھے بھی ہو اس نفسِ بد سے نجات
اُٹھا کر اب امداد دستِ دعا
دعا مانگ حق سے بصد التجا

الٰہی الٰہی آلہ
مری نفس و شیطاں نے ماری ہے راہ
لیا گھیر اب فوج اغیار نے
لعین نفس و شیطان مکار نے
ذرا لشکرِ عشق کو حکم ہو
کرے قتل گر فوج اغیار کو
مرا ملک جاں خالی ہو غیر سے
ہو آباد جاناں کی نت سیر سے
الٰہی میں عاجز ترا بندہ ہوں
ملاقات کا تیری جو بندہ ہوں
ترے در سے ہے سب کو عجز و نیاز
کرم تیرا ہر اک کا ہے چارہ ساز
ترا حسن اک شہرہ آفاق ہے
ہر اک تیری صورت کا مشتاق ہے
ترا ذکر ہر اک کرے صبح و شام
شرابِ محبت کا پیتا ہے جام
نہ کیوں کر ہوں ہم تیری جانب رجوع
ترا مہر وحدت سے سب پر طلوع
سوا تیرے تبلا یہاں کون ہے
عیاں اول آخر یہاں کون ہے
الٰہی الٰہی برائے آلہ
طرف اپنے کوچہ کے دے مجھ کو راہ
الٰہی گنہ سب کے اب بخشدے
چھپے یا کھلے سب کے سب بخشدے
خصوصاً گنہ مجھ گنہگار کے
فقیر اور حقیر اور تبہ کار کے
کہ مجھ سے ہوا کچھ نہ اچھا عمل
رہا خوابِ غفلت میں بے خلل
نہیں نیک عمل کچھ مرے پاس آہ
سوا تیرے فضل و کرم کے آلہ
کرم سے مرے کام آسان کر
نظر مجھ پہ رحمت کی ہر آن کر
شرابِ محبت کا دے مجھ کو جام
تو راضی ہو جس میں وہ لے مجھ سے کام
مجھے عشق سے اپنے اک جام دے
اسی درد سے مجھ کو آرام دے
مرا دل غمِ عشق سے ریش کر
یہ دردِ الم بیش سے بیش کر
کرے عشق آ مجھ میں جوش و خروش
کہ دل سے قرار اور جا سر سے ہوش
رہے دل میں یوں آتشِ عشقِ یار
کہ گرمی سے اس کی نہ پاوے قرار
مرے دل کو رکھ اپنی جانب رجوع
کرے مہر رو تیرا اُس میں طلوع
ہو روشن ترے نور سے شمع جاں

Marfat.com

که دیکھوں ترا نا جمال ہر زماں
میں دیکھوں نظر کو اٹھا کر جدھر
بحقِ نبیؐ اور آلِ رسولؐ
بحقِ علیؓ اور عثمانؓ پاک

مجھے اپنی صورت میں یوں محو کر
سوا تیرے آوے نہ کوئی نظر
بحقِ ابوبکر صدیقؓ دیں
رہے محو تجھ میں مری جان پاک
ہزاروں درود اور ہزاروں سلام

رہے مجھ کو اپنی نہ اصلا خبر
الٰہی دعا میری ہووے قبول
بحقِ عمرؓ شاہِ والا یقین
پڑھ ان سب پہ امداد تو صبح و شام

## خاتمۃ الرسالۃ

بس اب ہو چکا یہ رسالہ تمام
بچے نفس و شیطاں سے وہ بے خلل
غرض جب ہوا یہ رسالہ تمام
کسی مردِ حق نے بصد پُر ضیا
سن و سالِ ہجری خیر الانام

پڑھو اس کو اے دوستو صبح و شام
مرے بھی لئے کیجیو اب دعا
جہادِ اکبر اس کا رکھا میں نے نام
کیا میں نے ہندی ملا کر کچھ اور
تھے بارہ سو اڑسٹھ ۱۲۶۸ ہوا جب تمام
الٰہی تو کر رحم شام و سحر

پڑھے اور کرے جو کہ اس پر عمل
کہ ہوں نفس و شیطاں کے شر میں پھنسا
یہ مضمون تھا فارسی میں لکھا
کہ تا خاص اور عام سمجھیں بغور
مؤلف و کاتب و خواہ نندہ پر

۳

## تمت

مستند علماء کی مستند کتابیں شائع کرنے والا ادارہ دار الاشاعت
مولوی مسافر خانہ کراچی ع۱

Marfat.com

# مثنوی تحفۃ العشاق

## حمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد بیحد ہے سزاوار احد
ہیں احد میں محو سب تحدید و حد

حمد اسکو ہے کہ بے شان و نشاں
وحدت اپنی کی ہے کثرت سے عیاں

حمد ہے اسکو کہ در باغ وجود
ہر روش ہر رنگ کی اپنی نمود

حمد ہے اسکو جو ہے موجود یار
اوّل و آخر نہاں و آشکار

حمد عالم میں کرے ہے جس کی تو ۲
سب اسی کو پہنچتی ہے ہو بہو

دو جہاں ہے آئینہ رخسار جاں
ذرہ ذرہ سے ہے حسن اسکا عیاں

گر کرے اوصاف و تعریف صفات
ہیں حقیقت میں وہ سب اوصاف ذات

موج و کف کو بحر سے دوری ہے کب
اصل کو سایہ سے مہجوری ہے کب

حمد خلقت کی ہے خالق کی ثنا
کیونکہ ہے مخلوق کی اس سے نبار

حمد اس کی کیا کسی کی تاب ہے
مادح و ممدوح وہ خود آپ ہے

ہے یہی توحید و تحمید و ثنا
اپنی ہستی کو کرے اس میں فنا

ہے یہی تنزیہ توصیف غفور
وصف اوصاف خودی کر اپنے دور

ہے یہی تسبیح و تحلیل تمام
محو کر تو دوسرے کا دل سے نام

جتنی موجودات و مخلوقات ہے
سب اسی کی حمد میں ذرات ہے

آسماں شمس و قمر انجم تمام
عشق میں اس کے ہیں سرگرداں مدام

بیخود و بیہوش وے آہ و فغاں
کرتی ہے رو رو کے بس دریا رواں

فرش سے تا عرش موجودات سب
مست و لایعقل ہیں اندر عشق رب

حمد ہے اسکو جو خود موجود ہے
اور سوا اس کے جو ہے نابود ہے

حمد ہے اسکو کہ با چند بیں و چوں
سب میں ہے اور سب سے بیچون و چگوں

حمد ہے اسکو کہ با صد زیب و فر
ہر زماں ہر شان میں ہے جلوہ گر

ہے وہ بے علت سزاوار ثنا
علت و معلول ہیں اسمیں فنا

کیونکہ عالم میں نہیں ہے غیر یار
حامد و محمود ہے آپ آشکار

نقش کی گر حمد تونے فاش کی
درحقیقت حمد ہے نقاش کی

ہے صفات و ذات اک کب فرق ہے
نور خود خورشید میں بس غرق ہے

یعنی موج اور بحر سایا دراصل
ایک ہمیں رکھتے نہیں آپس میں فصل

حمد کیا اسکی کرے کوئی بشر
عقل ادراک کے جلتے ہیں پر

ہے حقیقت میں یہی بس حمد یار
یاد تو اسکی کرے لیل و نہار

ہے یہی تعظیم و حمد کردگار
رد بروا سکے ہو تو بس خوار و زار

ہے یہی تشریف و تکریم خدا
حکم پر اسکے کرے جان کو فدا

قول پیغمبر ہے لا احصے ثنا
کر سکے پھر اور کون اس کی ثنا

دیکھتا ہے جسکو تو بے گوش و لب
ظاہر و باطن کریں ہیں حمد رب

عشق کی اسکے زمیں پیکر شراب
ہے بڑی بدمست و مدہوش و خراب

ہے زمین و آسماں میں جو کہ شے
عشق میں اسکے ہر اک مدہوش ہے

دیکھ لے ذرات عالم کو تمام
ہیں شراب عشق سے بیخود مدام

Marfat.com

اصل ہجو دائے عشق ہے اسکی تمام — سب درختان جہاں رقصاں مدام
کیا ملک کیا انس وجن کیا وحش و طیر — عشق نیکی ہے ہراک کی جسمیں سیر
مست انسان ہے شراب خاص سے — عشق میں دیتا ہے جاں اخلاص سے
مست جام عشق ہے ہیں عاشقاں — فانی و باقی ہیں اس سے عارفاں
مومناں مخمور از جام طہور — کافراں ہیں مست پیکر آب شور
صومع و مسجد کنشت و دیر ہیں — شہر جنگل جار شر و خیر بھی
گو بظاہر ہے ہراک کا یار اور — پر ہے باطن میں وہی دیکھے جو غور
ہے جمال حق سے ہر دل آشنا — ہر لقب میں کرتا ہے اسکی ثنا
سارے عالم کا وہی معبود ہے — سب کو ہر شے سے وہی مقصود ہے
رابطہ اسکو ہے سب کی جان سے — بانوا ہر اک ہے اس کے خوان سے
ایک جرعہ سے ہوا بیہوش ایک — کر گیا دریائے کو نوش ایک
غرق ہیں دریا میں سب جویائے آب — مست ہیں مستی میں اور مانگیں شراب
ہیں عجب بیخود تماشا ہے عجیب — در بدر پھرتے ہیں اور گھر میں حبیب
مظہر ہادی شہ آگاہ ہے — مظہر اسم مضل گمراہ ہے
ہیں اسی خورشید کے سائے تمام — بر شجر بر حجر بر در دیوار و بام
چھوڑ سایہ خور کی ہو جانب رواں — تاکہ ہو سر یقیں تجھ پر عیاں
جب تلک رکھے نہ دریا میں قدم — مار اس مسئلہ میں تو ہرگز نہ دم
رکھیو تو فرق مراتب پر نظر — تا نہ ہو ایمان میں تیرے ضرر
ہوش کر جبتک ہوش سے بیہوش ہو — اپنی ہستی سے ذرا خاموش ہو

کوہ دشت و بحر و بالا و پست — سب شراب شوق سے اسکے ہیں مست
جملہ عالم کیا عقیل و کیا وحوش — ہیں شراب عشق سے سب دردنوش
انبیاء مسرور جام وصل سے — اولیا مخمور بادہ اصل سے
اہل باطن جام وحدت سے ہیں مست — اہل ظاہر درد کثرت سے ہیں مست
زاہد اسکے جام سے گم کردہ ہوش — رند اور اوباش اسکے درد نوش
مومن و ترسا و رند و خمر خوار — عاشق اسکے ہیں نہان و آشکار
اس کا جویا ہے ہر اپنے طور پر — ایک سے ہے دوسرا بس بیخبر
ہے ہراک کا ذکر اور تسبیحات اور — ڈھونڈتا ہے اسکو ہر اک اپنے طور
ہے ہراک کو مستی دل شوق اور — رکھتی ہے ہوں جان اسکا ذوق اور
ایک سے اک گھونٹ سے گم کردہ ہوش — کر گیا ہے دوسرا دریا کو نوش
الغرض ہر اک باندازِ خمار — بیخود و سرمست ہے جو بادہ خوار
غرق ہیں پانی میں اور پیاسے ہیں آہ — بیخود و سرمست ہیں اور بادہ خواہ
ہر کوئی ہر اسم سے ہے فیضیاب — کوئی آسودہ ہے اور کوئی خراب
گرچہ اک دریا کی ہیں گو موجیں ضرور — ایک رنگا رنگ ہے ان کا ظہور
عارضی ہیں چند مدت کو یہاں — ہونگے آخر اصل میں اپنے نہاں
کر نظر دریا میں موجوں کو گذار — تاکہ ہو معلوم تجھ کو سر یار
یعنی مت بیجال اس میں قال کر — حال ہو گر تو کشادہ بال کر
بس نہ کر امداد تو زیادہ کلام — تا خرابی میں نہ پڑجا فہم عام
ہٹ ادھر سے اور اٹھا کر ہاتھ تو — کر طلب اس سے اب اسکی ذات تو
عرض کر اس سے کہ اے جان جہاں — بے ترے ہرگز نہیں ہے جانمیں جاں
اے مرے معبود اے میرے الہ — ہے تو ہی مقصود دل بے اشتباہ

## مناجات بجناب الٰہی تعالیٰ شانہ

اے مرے مطلوب دل مطلوب جاں — اپنے ملنے کا بتا کوئی نشاں
ہجر سے زیادہ مصیبت کچھ نہیں — اس سے بہتر ہے کہ مرجاؤں کہیں
کیونکہ جو جان واصل جاناں نہیں — جان ہے جاں ایک جانمیں جاں نہیں
یا الٰہی مجھ کو مجھ سے دور کر — تاکہ دیکھوں تجھ سے تجھ کو اک نظر

اے مرے محبوب اے میرے حبیب — ہوں غم دوری سے مرنے کے قریب
جو نہ دے تو جان کو راہ وصال — جان لے تجھ بن ہے جان مجھ پر وبال
کب تلک یارب رہوں تجھ سے جدا — جلوہ گر ہو مجھ کو کر مجھ سے جدا
دو جہاں سے کچھ نہیں مجھ کو طلب — تجھ سے کرتا ہوں ولے تجھ کو طلب

Marfat.com

دونوں عالم سے نہ مجھ کو کار ہے — پر تو ہی تجھ سے مجھے درکار ہے

## مناجات دیگر

یا الٰہی تو ہے رحمان و رحیم — صاحب جود و کرم فضل عمیم

یا الٰہی تو ہے خلاق جہاں — مالک دارین شاہ انس و جاں
تو ہے سلطان دو عالم سب فقیر — تو ہے زور آور قوی اور سب حقیر

گرچہ دو عالم سے ہے تو بے نیاز — لیک بیچاروں کا تو ہے چارہ ساز
دستگیر بیکساں ہے تیری ذات — مستغنیٔ عاجزاں ہے تیری ذات

مونس غمخوارگاں ہے تیری ذات — چارۂ بیچارگاں ہے تیری ذات
ہے پناہ بے پناہاں تیری ذات — ہے غفور پر گناہاں تیری ذات

ہے مریض لا دوا کی تو دوا — ہے ہر اک حاجت کا تو حاجت روا
آسرا بے آسروں کا ہے تو ہی — بے سہاروں کا سہارا ہے تو ہی

ہے مرے ہر درد کی تو ہی دوا — ہے تو ہی مرہم مرے ہر زخم کا
ہے انیس وحشت فرقت تو ہی — ہے رفیق شدت غربت تو ہی

مرا مونس بیکسی میں ہے تو ہی — میرا حامی بے بسی میں ہے تو ہی
رنج و غم میں ہے مرا غمخوار تو — تنگی و سختی میں حامی کار تو

تو ہی خالق تو ہی رازق تو ہی رب — دوسرا تجھ بن ہے میرا کوئی کب
الغرض ہر کام کا میرے کفیل — ظاہر و باطن تو ہی ہے بے دلیل

لیک صد حسرت بایں لطف و عطا — میں کروں ہر دم تری جرم و خطا
پر کروں کیا آہ تیرے حلم و خیر — کرتے ہیں مجھ کو گناہوں پر دلیر

ہے یقیں گر عمر بھر عصیاں ہو اب — پیش خورشید کرم ہوں محو سب
گر تری بخشش کا نکلے آفتاب — ہو شب جرم و خطا روز ثواب

ہو طلوع تیرا اگر ماہ نجات — ظلمت عصیاں ہو نور صالحات
گر ترا دریا رحمت جوش کھا — مثل خس دے سب گناہوں کو بہا

لطف و احساں کیا کروں تیرا رقم — کرتا ہے جو جو کہ تو مجھ پر کرم
قطرۂ ناپاک سے مجھ کو بفضل — کر دیا پاک و لطیف و خوب شکل

گھر میں مومن کے مجھے پیدا کیا — عقل و علم و نور دیں مجھ کو دیا
پھر کرم پر یہ کرم مجھ پر کیا — اپنے گھر سے بھی مشرف کر دیا

یعنی دار الکفر سے مجھ کو نکال — لایا بیت اللہ میں بے قیل و قال
گرچہ میں لائق نہ تھا دربار کی — پر تری رحمت نے کی غمخوارگی

تھا گناہوں کی نجاست میں بھرا — ظاہر و باطن میں سر سے تا بپا
کی نہ میرے جرم و عصیاں پر نظر — کر کے اپنے لطف احساں پر نظر

اپنی رحمت کے پیادے بھیج کر — کھینچ بلوایا مجھے یاں سر بسر
کر دیا اپنے مشرف دار سے — رکھیو مت محروم اب دیدار سے

لایا گر گلشن میں خارستان سے — دور مت کیجو اب اس بستان سے
گرچہ میں نالائق دربار ہوں — پر اسی گلشن سے ہوں گو خار ہوں

ہوں پڑا گرچہ برا ہوں یا بھلا — چھوڑ اس در کو کہاں جاؤں بھلا
منہ مرا اس در کے گر قابل نہیں — پر کروں کیا دوسرا بھی در نہیں

گر نکالا تو نے اے شاہ جہاں — پھر بنا میرا ٹھکانا ہے کہاں
اس سے زیادہ اب تمنا کچھ نہیں — آستاں تیرا ہو اور میری جبیں

یوں ہوس ہے اب تو اے پروردگار — یہ ترا کوچہ ہو اور میرا غبار
کچھ نہ دو عالم سے خواہش ہے مجھے — جو تری خواہش ہے خواہش ہے تجھے

ہے مجھے شاہی گدائی میں تری — ہے نوا سب بینوائی میں تری
خواری و رسوائی و ذلت مری — تیرے کوچہ کی ہے بس عزت مری

عزت و ذلت تمامی شکر دھو — ہے رضا و نا رضا میں تیری محو
تو ہے گر راضی تو ہے عزت مری — تیری ناراضی ہے بس ذلت مری

الغرض پھر پھر کے آخر در بدر — اب تو آ رکھا ہے تیرے در پہ سر
مو بمو سر کو مرے اے سرفراز — کر گیا سجدے سے اپنے سرفراز

بو ہی آنکھوں کو بھی میری سر بسر — جلوۂ دیدار سے روشن تو کر
گر مرے کانوں کو اسرار کا گھر — سر بسر سر میں ہوائے شوق بھر

Marfat.com

چشم کو کر چشمۂ آب زلال
سبز تا ہو گلشن ذوق وصال

پاک ہر شے سے مرا کر دے دماغ
بوئے دلبر سے معطر کر دماغ

محو کر بینی کو اندر بوئے یار
جس سے پہنچوں تا بباغ روئے یار

گرمئ وحدت سے لب کر لب بلب
محو ہوں جس سے خیال غیر سب

دو جہاں سے کرکے مجھ کو بے نیاز
دولت دیدار سے اپنے نواز

غفلت و سستی و ظلمت کرکے دور
کر عطا چستی و چالاکی و نور

دور کر کبر و ریا عجب غرور
بخش عجز و مسکنت اخلاص نور

بخش گنج فقر و درویشی مجھے
سکر و مستی محو بے ہوشی مجھے

دے شراب نسبتی کا مجھ کو جام
لوح دل سے محو کر ہستی کا نام

دھو مرے دل سے دوئی کا حرف نام
تا تمیز ما و تو اٹھ جا تمام

اے دعاگو ختم کرکے یہ دعا
سہو رجوع اب جانب خیر الورا

کر وسیلہ اسکو اے امداد تو
وصل سے حق کے ہو نا دلشاد تو

گر تو طالب ہے وصول اللہ کا
چل پکڑ دامن رسول اللہ کا

جو کہ لے امداد اللہ کا وصال
بے وسیلہ اسکے جا ہے بے محال

ختم کرکے یہ مناجات نکو
گر وسیلہ ذات پیغمبرؐ کو تو

حامد و محمود حمد و رح خدا
احمدؐ مرسل محمد مصطفےٰؐ

## نعت شریف پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

زینت تاج رسالت ہے وہ ذات
رونق تخت نبوت ہے وہ ذات

ہے وہ آئینہ جمال ذوالجلال
محرم خلوت سرائے لایزال

بے وسیلوں کا وسیلہ ہے وہی
بلکہ ساروں کا وسیلہ ہے وہی

مہرباں مثل پدر سب پر میاں
روز محشر شافع خورد و کلاں

عزت شاہی و فخر سروری
شان بخشش مسند پیغمبری

بہتری کے ملک کا بہتر ہے تو
بہتری کے بحر کا گوہر ہے تو

ہے امین فخر افلاک وہ
تاجدار کشور لولاک وہ

روشنی عرش نور لامکاں
شمع بزم عالم کون و مکاں

رونق گلزار محبوبی ہے وہ
عشق کے بازار کی خوبی ہے وہ

شہ سوار عرصہ چرخ و سما
باز خوش پرواز معراج و علا

راحت و روح روان کائنات
زندگانی پرور جاں حیات

باعث ایجاد عالم ہے تو ہی
موجب بنیاد آدم ہے تو ہی

گر نہ ہوتا پیدا وہ شاہ نکو
یہ نہ ہوتا وہ نہ ہوتا میں نہ تو

ہے وہ سرمایہ وجود کائنات
دونوں عالم سے ہے مقصود اسکی ذات

ہے وہ بیشک بالیقیں نخل وجود
اول و آخر وہی اصل وجود

ہے یہ سب اسکے لئے اے نیک بخت
واسطے پھل کے ہی بوتے ہیں درخت

گر ہوا آخر ہیں وہ شاہ جلیل
پر ہے ظاہر اس کے سبقت کی دلیل

گرچہ ہے پیچھے انبیاء کے ظاہراً
پر حقیقت میں ہے سبکا پیشوا

گرچہ آخر ہے ثمر اول شجر
کب شجر ہوتا نہ ہوتا گر ثمر

جب ثمر سے یہ شجر ظاہر ہوا
پس ثمر ہی اول و آخر ہوا

کیا کمال میوہ میں نقصان ہے
جو وہ اول سابق بستان ہے

میوہ کو سبقت ہوئی جب باغ پر
ہے وہ اول وہی آخر سر بسر

بس سمجھ لے اس سے تو لئے سہنوں
رمز نحن الآخرون السابقون

ہے وہی شاہجہاں سب اسکے خیل
ہے وہی مقصود کل باقی طفیل

پڑھ تو امداد اسپہ صلوٰۃ و سلام
آل اور اصحاب پر اسکے تمام

## در مدح چار یار کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

چار یار اس کے ہیں چارو خلق حق
ساری امت پر وہ رکھتے ہیں سبق

ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ
دوست پیغمبر کے اور حق کے ولی

چاروں پیغمبر کے ہیں برحق وزیر
ملک اسلام انسے ہے رونق پذیر

زیب ایوان شریعت ہیں یہ چار
رونق باغ طریقت ہیں یہ چار

ہیں یہ ملک معرفت کے شہریار
ہیں حقیقت کے چمن کی یہ بہار

Marfat.com

قلعۂ دیں کی ہیں یہ دیوار چار
ملت حق کی ہیں یہ اظہار چار

ہیں غرض تو یہ کہ چاروں رہنموں
ہیں یہ ایوان خلافت کے ستوں

ہے یہ ملک اسلام کی سرحد چہار
جو ہو باہر انسے ہے مردود خوار

بحر وحدت میں ہیں چاروں غوطہ زن
ہے حقیقت ایک ظاہر چار تن

جو کہ دو سمجھے انہیں احول ہے وہ
دو جہاں میں بے شبہ بیکل ہے وہ

جو کوئی انسے ہوا بد اعتقاد
ہے وہ دو عالم میں بیشک نامراد

## در مدح اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین

جو ہیں اہل بیت اور آل رسول
گلشن دیں کے ہیں سب مقبول پھول

ہے ہر اک ان سیکا بیشک و یقیں
مغز ملت جان ایماں روح دیں

جسقدر ہو انسے الفت میں کمی
اس قدر ہے دین ملت میں کمی

ایک کا بھی انسے جو بدخواہ ہو
راہ حق سے بے شبہ گمراہ ہو

جتنے ہیں اصحاب پیغمبر تمام
ہے ہر اک انجم ہدایت والسلام

اک صحابی سے بھی گر ہو سوء ظن
ہے وہ بیشک لائق گردن زدن

بھیجو تو ان سب پر صلوٰت وسلام
ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم صبح وشام

## در بیان باعث نظم وتصنیف این مثنوی مسمّٰی بہ تحفۃ العشاق ومدح عشق وقدح عقل جزوے

ہو گیا اے دوستو یوں اتفاق
باعث تحریر نظم پر مذاق

رہتا تھا مسجد میں اپنے متصل
مجمع علما و صلحا اہل دل

ایکدن پڑھتا تھا میں نفحات انس
لے رہے تھے حق سے سب نفحات انس

جوش پر تھا بحر علم عارفاں
ہو رہے تھے گوہر معنی عیاں

حاضرینکے دلمیں وہاں اے شاہ عشق
کھل رہا تھا گلشن عرفان حق

اولیا کا حال سن مسرور تھے
ماسوائے محو غرق نور تھے

رفتہ رفتہ حضیۃ تحفہ کا ذکر
آگیا اس عاشق خستہ کا ذکر

سن کے ان کی شان و شوکت جاہ عشق
بہت مردانہ اندر راہ عشق

بول اٹھا ہر اک بصد ذوق سرور
ہے یہ قصہ نظم کے لائق ضرور

خاص کر قطب زماں شاہ وفا
آفتاب معرفت بحر صفا

کامل اکمل ولی بے بدل
عاشق ذات خدائے لم یزل

صاحب ارشاد و تلقین سبق
عاشق صادق شہید راہ حق

برگزیدہ دو جہاں مقبول رب
مشرب چشتی و فاروقی نسب

یعنی شیخ حافظ محمد ضامن آپ
مجھ کو فرمانے لگے کرکے خطاب

نظم کر اس قصہ پر درد کو
گرم کر اک بار ہر دل سرد کو

مثنویاں ہیں مجازی عشق میں
پر بہت کم ہیں حقیقی عشق میں

قصہ تحفہ اگر منظوم ہو
رتبۂ عشاق حق معلوم ہو

ریختہ میں نظم کر اسکو تمام
تا کہ سمجھیں اسکو سارے خاص عام

جان لے تا ہر کوئی بے قیل وقال
عاشقان حق کا یہ ہوتا ہے حال

دعوی جو کرتے ہیں جھوٹا عشق کا
ہوش میں ہوں سنکے رتبہ عشق کا

تا بنیں گفتار عشق حق سے گرم
ہو کے بس دل سنگ ہو جیوں موم نرم

عاشقان صادق بھی سنکر جاہ عشق
چاق اور چوبند ہوں اندر راہ عشق

جان لیں تا عشق کی سب رسم وراہ
چاہتے کو اپنے کرتا ہے نباہ

عاشقاں رہتے ہیں سر ہتھیلی پہ دھر
ہے یہ راہ عشق نے نانی کا گھر

عشق ہے جاں اک بلائے جانگداز
ہے ازل سے دوست کش دشمن نواز

عشق کا سب سے الگ ہے رنگ و ڈھنگ
ہے ازل سے عقل میں اور اسمیں جنگ

عقل چاہے ہے کہ ہو عیش وفراغ
عشق ہے چارہ غم سینہ پہ داغ

عقل چاہے ہے غرور جاہ جلال
عشق ذلت خواری و درد وملال

عقل چاہے عیش و ملک و سلطنت
عشق عجز و فقر و فاقہ مسکنت

عقل چاہے ہے عیش و عشرت خرمی
عشق درد و کلفت و رنج و غمی

Marfat.com

عقل چاہے ہے کہ ہو شیر و شکر
عشق کہتا ہے کہ کھا خون جگر

عقل چاہے ہے قبا و پیرہن
عشق کرواتا ہے سامان کفن

عقل کہتی ہے کہ چل بازار میں
عشق لیجا جنگل و کہسار میں

عقل لیجا گلشن و گلزار میں
ڈالتا ہے عشق جلتی نار میں

عقل میں اور عشق میں رہتی ہے لاگ
عشق جب آیا تو جائے عقل بھاگ

عشق کیا ہے درد و غم کی کان ہے
غیر دلبر کا عدوئے جان ہے

نار کو گلزار کر دیتا ہے عشق
دار کو دلدار کر دیتا ہے عشق

درد میں اس کے دوا ہے سر بسر
مرض میں اسکے شفا ہے سر بسر

رنج میں اس کے ہے گنج بیکراں
مرگ ہے اس کی حیات جاوداں

اس کی ویرانی کو آبادی سمجھ
خار کو گل غم کو تو شادی سمجھ

عشق کی ذلت کو تو عزت سمجھ
خواری و زاری کو حرمت سمجھ

قہر صورت رحمت پنہاں ہے عشق
اور طبیب درد بیدرماں ہے عشق

عقل کہتی ہے کہ چل گلزار میں
عشق لیجاتا ہے کوئے یار میں

عقل کہتی ہے کہ کر عیش و طرب
عشق کہتا ہے کہ سہ رنج و تعب

عقل چاہے ہے دولت مسروریاں
عشق چاہے ہے سو بلاؤ خواریاں

عقل چاہے ہے حیا و نام و ننگ
عشق کو انسے ہمیشہ سے ہے جنگ

ہو بحضرت عشق کا جس دم ظہور
عقل سر سے جائے اور دل سے غرور

کیا کہوں میں عشق کی نیرنگیاں
رنج میں راحت کو کرتا ہے عیاں

خاک میں جسکو ملا دیتا ہے عشق
تخت شاہی پر بٹھا دیتا ہے عشق

مارنا اس کا جلا دیتا ہے جاں
توڑنا اس کا ملا دیتا ہے جاں

عشق کے برعکس ہیں سب کاروبار
نار کو اسکے سمجھ تو سو بہار

کلفت و تکلیف کو راحت تو جان
فقر اور فاقہ کو سو دولت تو مان

عشق کی تعریف ہو کس سے بیاں
ہے ستم میں اسکے سو شفقت جہاں

اول آخر ظاہر و پنہاں ہے عشق
دونوں عالم جسم ہیں اور جاں ہے عشق

ہے بیان عشق تو بس بے بدل
اب کرو ارشاد حافظ پر عمل

## رجوع بقصہ

انکے فرمانیکو میں نے بے عذر
رکھ لیا سر پر سعادت جان کر

گرچہ مجکو شعر گوئی میں نہ تھا
دل کچھ بر حکم کو لایا بجا

لیکن ان کے گوہر ارشاد کو
حفظ دل میں لیا رکھ شاد ہو

پرنہ دیتا تھا مجھے فرصت زماں
تا لکھوں اس نظم کو باشوق جاں

ہوگئے پس حضرت حافظ شہید
شام غم ہم کو ہوا اور روز عید

خوش نہ آئی اس جہاں کی رنگ و بو
چل دیے بس جنت الفردوس کو

وہ تو واں جام شہادت پی رہے
زہر غم کھانیکو یاں ہم جی رہے

ناز نعمت میں ہیں وہ مشغول واں
خاک و خوں میں لوٹتے ہیں ہم یہاں

آپ تو جاکر کیا جنت میں گھر
کر دیا سرگشتہ ہم کو در بدر

آپ تو بے رنج و غم مثل عروس
جا کیا تخت شہادت پر جلوس

عیش و عشرت میں ہوئے مشغول یوں
ایک لخت ہم کو گئے بس بھول یوں

دعوۂ حب و قرابت کر گیا
خواجہ تاشانی کا بھی کیا حق نہ تھا

توڑنا موتی کا ہے آسان تر
نے کہ حکم بادشاہ بحر و بر

وقت فرصت دیکھنا تھا یہ کہ جو
حکم پر اس شاہ کے تعمیل ہو

لایا اتنے میں زمانہ اور رنگ
ہو گیا کچھ اور ہی عالم کا ڈھنگ

فرقت جاناں سے بس ہو کے تنگ
جان جانا پہ فدا کی بیدرنگ

ہم بچارونکو تڑپتا چھوڑ کر
ہوئے حق راہی ہوئے منہ موڑ کر

وصل سے حق کے ہوئے وہ بہرہ ور
پیتے ہیں حسرت سے ہم خون جگر

جام کوثر سے ہوئے وہ لب بلب
چاہتے ہیں پیاس سے ہم اپنے لب

آپ تو راحت کے ساماں لے گئے
مایۂ رنج والم یاں دے گئے

لے لیا عیش و طرب اور ناز و نعم
رکھدیا سر پر ہمارے کوہ غم

عیش میں ہم کو دیا بالکل بھلا
حق الفت اور قرابت سب گیا

بیخبر ہم سے اگر رہنا تھا یوں
ساتھ اپنے لیگئے ہم کو نہ کیوں

Marfat.com

گر چہ ہم لائق نہ تھے درگاہ کے ۔ کفش برداری میں رہنے شاہ کے
شاہ کو زیبا ہے کب تنہا روی ۔ گو بہت خادم نہوں تھوڑے سہی

## دربیان محرومی وندامت برحال خود حسرت مفارقت بزرگان و یارانِ طریقت واظہار غم جدائی ایشان

آہ واویلا دریغا حسرتا ۔ ساتھ والے چلدیئے میں رہ گیا
ساتھ کا اپنے ہر اک واصل ہوا ۔ مدعا دل کا اسے حاصل ہوا
صاف تھے جو چلدیئے صاف اور پاک ۔ مثل بلبلہ رہ گیا میں زیر خاک
بلبلوں نے گھر کیا گلشن میں جا ۔ بوم ویرانہ میں ٹکراتا رہا
گھر کیا طوطی نے شکرستان میں ۔ زاغ نوحہ گر ہے خارستان میں
شیر حق کا آہوئے عرفان شکار ۔ سگ ہے بہر استخواں کوچے میں خوار
نرگس و ریحاں کو جا آہو چرے ۔ اور شتریاں خار بن چرتے رہے
مرغ آبی نے کیا دریا میں گھر ۔ مرغ خاکی لوٹتا ہے خاک پر
مرد باہمت ہوئے شہ پر نثار ۔ ہم سے دوں ہیں نفس کے ہاتھوں میں خوار
8 گوہر مطلوب ہر اک نے لیا ۔ غوطہ خور میں بحر حرماں میں رہا
غم کا اپنے کون ہے غمخوار آہ ۔ حال دل جس سے کروں اظہار آہ
ہوگئے وہ محو نعمت اسقدر ۔ خواب میں بھی تو کم آتے ہیں نظر
آہ واویلا کوئی ہمدم نہیں ۔ جو سنے میری مصیبت کے تئیں
پہنچا ہر اک منزل مقصود پر ۔ رہ گیا میں ہی پڑا بس دور تر
جو کہ نوری تھے گئے افلاک پر ۔ رہ گیا سایہ کے جوں میں خاک پر
گھر کیا قمری نے شاخ سرو پر ۔ جھاڑ میں لٹکی ہے چمگادڑ ادھر
ماہی حق نے تو لی دریا کی راہ ۔ موش سوراخ زمیں میں ہے تباہ
جا ملا دریا سے آب سیل بار ۔ رہ گئے خشکی کے اندر سنگ و خار
دست شہ پر جا ملا شہباز پر ۔ کھول پر کرگس پڑا مردار پر
پر تھے جن کے سوئے بستاں اڑگئے ۔ مرغ بے پر لقمۂ گربہ ہوئے
حیف ہے صد حیف یاران طریق ۔ جا ہوئے دریائے مطلب میں غریق
آہ صد افسوس حسرت آہ آہ ۔ جا کہوں کس سے مصیبت آہ آہ
جو کہ تھے غمخوار اپنے چل گئے ۔ زیر پائے رنج ہم کو مل گئے
دور ساغر وصل کے چلتے ہیں واں ۔ آتش فرقت میں جلتے ہیں یاں
نے مرا ہمدم نہ کوئی غمگسار ۔ غم مرا غمخوار ہے میں غم کا یار
دلکی دلمیں رکھ کے چپ رہتا ہوں میں ۔ قصہ مرا تحفہ کو اب کہتا ہوں میں
بعد مدت کے اب آئی المراد ۔ حضرت حافظ کی وصیت مجھ کو یاد
حسب ارشاد ان کے میں لیکر قلم ۔ قصہ تحفہ کروں یارو رقم

## مقدمہ شروع داستان حضرت بی بی تحفہ مغنیہ قدس سرہا

عشق کی باتیں سناتا ہوں تمہیں ۔ گمرہی سے راہ پر لاتا ہوں تمہیں
گر نہ عاشق ہے تو سن عاشق کا ذکر ۔ دور کر کے ماسوا کا اس سے فکر
عشق کی باتوں میں ہے وہ ندفن ۔ مردہ دل زندہ ہو اندر گور تن
ہوش سے بیہوش ہو کر ہوش کر ۔ گوش سے بیگوش ہو کر گوش کر
تا مزا دیویں مری باتیں تجھے ۔ عشق کی معلوم ہوں گھاتیں تجھے
ولے وہ پہنچا شہر الفت میں تجھے ۔ غرق کردے بحر وحدت میں تجھے
راہ اس رہ سے کوئی بہتر نہ ہو ۔ حق سے ملنے کا مجھے اے راہ جو
عاشقوں کا ذکر کرتا ہے اثر ۔ گرچہ پتھر سے بھی ہو دل سخت تر
ہے وہ سیراب عشق کی باتوں کا باغ ۔ خشک مغز ونکا ہو تر جس سے دماغ
سب طرف سے بند کر کے کھول کان ۔ جمع کر کے رکھ مری باتوں پہ دھیان
تجھ کو بھی آجائے شاید بوئے عشق ۔ کھینچ لیجا تجکو بو تا کوئے عشق
دیکھنے ہی سے نہیں ہوتا ہے عشق ۔ سننے سے بھی تخم خود بوتا ہے عشق

Marfat.com

ہیں بہت عاشق کہ بے دیکھے جمال
سنکے پائی عشق سے بس گوشمال

بلکہ کامل عشق ہے عشق شنید
ناقص و بے اعتبار ہے عشق دید

کیونکہ ہو عشق خبر دل سے حصول
عشق بصورت کا ہے دیدہ سے نزول

## دربیان تمیز عشق حقیقی و عشق مجازی و ذم عشق مجازی

دید تابع دل کے ہے نے دل تبع
سوچ اس نکتہ کو کرکے دل جمع

یومنون بالغیب ہے مقبول حق
یومنون بالعین ہے مغرور حق

حسن محبوبانہ عالم سربسر
عکس حسن حق ہے بیشک جلوہ گر

اصل کو کر ترک سایہ دیکھ کر
عاشق ناقص نے دی جاں عکس پر

دید تھا اسکو تہ دل ہوتا جو دل
چھوڑ سایہ اصل سے جاتا ہے مل

گر ہے دل پر گل سے کم کب دل سہو
عکس پر جو اصل سے مائل ہے وہ

اس سے زیادہ چاہیئے تفصیل گر
آئینہ دل صاف کر اور کر نظر

سر کی آنکھیں دل کا پردہ ہے مقر
کھول دل کی آنکھ سر کی بند کر

کس نے دیکھا ہے خدا کو آشکار
سن کہ وصف اسکا کرے ہیں جاں نثار

انبیا اس واسطے آئے یہاں
تا کریں اوصاف حق تمیز عیاں

تاکہ اوصاف حق عاشق سنے
دل میں پھول اسکی تمنا کے چنے

یعنی ہے وہ ذات بیشک و یقین
خالق و رزاق و رب العالمیں

راحم و رحمان رحیم و برد بار
رائیگاں بخشندہ نعمت بیشمار

عالم الاسرار ستار العیوب
غالب و قہار غفار الذنوب

عاشق و معشوق محبوب جہاں
طالب و مطلوب مرغوب جہاں

اول اور آخر وہی اور جزو کل
ظاہر و باطن وہی معبود کل

ہے وہ اول بے بدایت اسکی ذات
ہے وہ آخر بے نہایت اسکی ذات

ہے وہ ظاہر باکمال استتار
ہے وہ باطن سخت و ظاہر آشکار

ہے ازل سے تا ابد وہ ایک سا ٩
ہے ہر اک صورت میں وہ جلوہ نما

ہے وہ اک شان اور ہزاروں شان میں
جلوہ گر لاکھوں طرح ہر آن میں ٩

ہے منور باکمال و باجمال
جلوہ گر ہر دم بہر رنگ و مثال

فرد مطلق لا الہ الا ہو
بیچگوں بیکیف روشن چارسو

لا و ہو دونو نفی اثبات میں
نافی غیر اور مثبت ذات میں

کیوں ہے اس سے گمرہ غافل سدا
لا و کو کر تو ورد دل سدا

تاکہ بخشد لا و ہو قوت ترا
مے برد تا پردۂ عزت تیرا

حق سے باحرص و ہوا تو کب ملے
ترک جب لا کو کرے تب تو ملے

کیوں تباہ ہوتا ہے اندر آب و گل
ماسوا کو ترک کر اور حق سے مل

حضرت آدمؑ سے تا آخر نبیؐ
وصف حق کرنے چلے آئے سبھی

بعد پیغمبر کے آل اصحاب سب
اور امام اور اولیا اقطاب سب

وہ صفات حال و خوبی جناب
جس میں تصنیف ہوگئیں صدہا کتاب

سب ہیں تیری عشق بازی کے مزے
وصل حق کی چارہ سازی کیلئے

تا کہ تو یہ دیکھ سنکر حال و قال
عشق کی راہ میں کرے حاصل کمال

ایک صد افسوس حسرت بے حساب
ہیں پڑے چاروں طرف تجھ پر حجاب

نے تو کرسکتا ہے آنکھوں سے نظر
اور نہ سن سکتا ہے کانوں سے خبر

پھنس گیا دلدل میں تو غفلت کے ہاتھ
مل نہیں سکتا کہ پاوے حق کی راہ

مرکب توبہ عصا نہ راہ لے
پھر نکل دلدل سے اپنی راہ لے

کرتو پیدا دل میں اپنے درد عشق
تا تپ غفلت کو کردے سرد عشق

میل سے غفلت کے کر کانوں کو پاک
بعد ازاں سن یہ حکایت دردناک

## شروع داستان و بیان حال حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ

گوش دل سے سن سری سقطی سے نقل
جسکے سننے سے تجھے آوے کچھ عقل

نقل اپنی کرتے ہیں حضرت سری
ایک شب کی جو کہ تھی غم سے بھری

کہتے ہیں اک شب ہوا بے اضطراب
نے رہا ورد وظائف اور نہ خواب

Marfat.com

مضطرب ایسے رہے وہ رات بھر
سب عبادت کا ہوا ویران گھر

نے رہا وہ شوق نے راز و نیاز
لذتِ سجدہ نہ کیفیت نماز

نے رہا درد و ظائف نے درود
نے تہجد کی تلاوت کی نمود

گو عبادت سے رہے سب بے نصیب
لیک کیفیت تھی اک دل میں عجیب

ہجر کی لذت کو عشاقانِ رب
وصل کی لذت سے کم جانے ہیں کب

اضطرابی اور بیتابی کا لطف
کیا کہوں اس شب کی بیخوابی کا لطف

ذوقِ بیخوابی کا تو چاہے اگر
کوئی بیخوابوں میں کر اک شب گزر

چاہیے گر کیفیت سوز و گداز
خدمتِ عشاق میں رکھ تو نیاز

اضطرابی بیقراری کا مزا
جانتا ہے جس نے دل میں ہے رکھا

لوٹنے کی خاک پر آرام کو
عاشق بیتاب جانے ہیں نہ تو

درد سے نامرد کی نکلے ہے جاں
مرد کے حق میں حیات جاوداں

جو پڑے آتش میں ہو جلکے فنا 10
ہے سمندر کی وہی عیش و بقا

خون ہو فرعونیوں کو آب میل
قوم موسیٰ پر ہو آب سلسبیل

زخم گرز و تیغ و تیر آبدار
ہے شہیدوں کے لئے باغ و بہار

کیونکہ ہے درد بلا مطلوب یار
اس لئے عاشق کریں غم اختیار

خار میں گل گل میں گرد میں
غم میں شادی اور شفا ہے درد میں

ہے گلہ میں صبر بے صبری میں تاب
گریہ میں خندہ ثواب اندر عذاب

نیستی میں ہستی پستی میں علو
زندگی مرنے میں گھٹنے میں نمو

بیخودی و نیستی غم کی بہار
دیکھتے ہیں عاشقان جاں نثار

بے گھری و بے زری و بے پری
بیخودی و بیخودی و بے بری

نیستی و پستی و مرگ و فنا
ذلت و رسوائی و رنج و عنا

پوچھ رونے کا مزا یعقوب سے
کلفت و زحمت کا حظ ایوب سے

سر کے رکھنے کا نیچے تیغ کے
پوچھ اسماعیل سے کیا لطف ہے

جنگلوں میں ٹھوکریں کھانے کا لطف
اور پہاڑوں بیچ ٹکرانے کا لطف

زخم کھا کر خاک و خوں میں لوٹ کر
جان دینا بے خطر با ذوق تر

قبض ایسی ان کے دل پر آ گئی
پھر عرفاں پر گھٹا سی چھا گئی

فوج بیتابی نے کر کے اژدہام
لوٹ لی پونجی عبادت کی تمام

تھی نہ بیہوشی نہ غفلت زینہار
لیک تھا بے صبر بیتاب و قرار

ظاہرا چھوٹا اگر ورد نماز
تھا مگر یوں میں عجب سوز و گداز

عاشقانِ حق وصال اور ہجر میں
ایک سا لذت مزا دونوں میں لیں

لطف بیخوابی کا بیخوابوں سے پوچھ
حظ بیتابی کا بیتابوں سے پوچھ

لطف بیخوابی کا ہے مطلوب گر
عاشق بیتاب کے رکھ پاس سر

کرتا ہے روشن دو چشم طالباں
سرمۂ گرد قدوم عاشقاں

لذت درد قلق رنج و بلا
وہ ہی جانے جو ہے اس میں مبتلا

جانے کیا بیدرد لذت درد کی
درد رنج و غم غذا ہے مرد کی

زہر مار اوروں کو ہے گرچہ ممات
سانپ کے حق میں ہے پر آبحیات

سوزش خور شاخ تر کو دے ثمر
خشک کو دے آگ میں کر خشک تر

نار ہو گلزار ابراہیم پر
لیک ہو نمرود پر قہر و شرر

درد و غم ہے زندگی عاشقاں
مرتے ہیں اس زندگی سے فاسقاں

جانتے ہیں عاشقان بیقرار
رنج میں گنج اور خزاں میں نو بہار

رنج میں راحت فقیری میں غنا
مسکنت میں سلطنت و بے غنا

رحمت ہے زحمت میں اور ظلمت میں نور
ذلت و خواری میں عزت ہے ضرور

موت میں جینا بقا اندر فنا
عاشق جانباز کو ہے بے عنا

خاکساری رنج و عادت ناسزا
عاشقوں سے پوچھ ان سب کا مزا

آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر
بے قراری انتظاری درد سر

لذت اور کیفیت ان سب کی ذرا
عاشقانِ باوفا سے پوچھ جا

سر کے کٹنے کا مزا یحییٰ سے پوچھ
لطف تن چرنے کا ذکریا سے پوچھ

آہ و زاری کا مزا آدم سے پوچھ
درد زہ کے لطف کو مریم سے پوچھ

فرش سے تا عرش بھرنے کا مزا
پوچھ عیسیٰ اور موسیٰ اور احمد سے جا

پوچھ سب کا شہیدوں سے ذر
لذت و کیفیت و ذوق مزا

Marfat.com

ہو کے بیجاں جاں فدا کرنیکا لطف　پوچھ جانبازوں سے وہ مرنیکا لطف
روشنی سے شمع کے جلنے کو پوچھ　شمع سے جا موم کے جلنے کو پوچھ
ابر سے رونے کو خور کے سوز کو　باغ و اثمار جہاں سے پوچھ تو
گرمی دل چشم تر ہووے نہ گر　باغ جاں کس طرح ہو سیراب تر
عشق کی باتوں نے مجکو اے عزیز　کر دیا اب ایسا بے عقل و تمیز
عشق نے انکے کیا مجھ پر اثر　نقل سے ان کی ہوا میں بیخبر
عشق کی باتوں کا سن کر شور غل　خواب غفلت سے گئی بس آنکھ کھل
ہندوے شب کا جو گزرا حد سے جور　ترک خود اس کا ہوا قاتل بزدر
اٹھ وضو کر کے بصد عجز و نیاز　کی ادا جوں توں فجر کی میں نماز
چل کہیں موقوف ہوتا یہ ملال　گھر سے نکلا کر کے یہ دل میں خیال
آخرش گھر سے نکل پھرنے لگا　دربدر صحرا بہ صحرا جا بہ جا
گذرا تا بازار میں ہو غم بسر　اور دل مضطر تھا جوں کوزہ میں سر
ہو گیا صحرا میں تسکیں کے لئے　اور اٹھے دلسے بگولے آگ کے
گر تسلی کو گیا اندر پہاڑ　اور غم کا آپڑا سر پر پہاڑ
جس جگہ جاتا تھا مثل آفتاب　تھا ترقی پر جلن اور اضطراب
غنچۂ دل کب کھلے عاشق کا یار　بے ہوائے وصل کب یار گلعذار
ہوئے جے گل کے بلبل کو قرار　باغ میں ہووے اگرچہ سو بہار
دیدہ حیراں نہ ہو کیوں اشکبار　بے نظارہ نرگس بیمار یار
ہو فغاں بیدل کے دلسے دور کب　تا نہ ہو دلبر سے اپنے لب بلب
جو کوئی ہو عشق کا بیمار یار　کب علاج اسکا ہو بجز دیدار یار
مرض مہلک نے جو گھیرا جان کو　دلمیں آیا چل بیمارستان کو
دیکھ کر ہمدرد و ہم مرضوں کا حال　ہو دل غمگیں مرا شاید بحال
جنس اپنی جنس سے ہو فیضیاب　غیر جنسیت سے ہو اندر عذاب
آدمی ہم جنس ہیں صورت میں ایک　مختلف اوصاف رکھتے ہیں ولیک
ہو گئے اوصاف جو سب رنگ برنگ　اسلئے ہے رات دن آپس میں جنگ

پوچھ لے ہر تخم سے بستان میں جا　خاک میں ملنے سے کیا تم کو ملا
سیم و زر کے خاک میں رلنے کو پوچھ　کیمیا سے مس کے جا جلنے کو پوچھ
گریۂ ابر اور سوز آفتاب　باغ عالم اس سے ہے با آب و تاب
عشق سے دل گرم کر اور دیدہ تر　گلشن جاناں ترا ہو تازہ تر
سربسر بکو اسکی حالت میں چھوڑ　عشق مجھکو لیگیا کس طرف موڑ
ذکر ان کا بھولا ان کو دیکھ کر　جس طرح ہو آہو پیش شیر نر
یاد آئی ہے مجھے جب انکی بات　یعنی فرماتے ہیں وہ یوں نیکذات
الغرض کی رات اس طرح بسر　ہو گئی جب صبح ظاہر سربسر
صبح کا جب دم ہوا روشن چراغ　نکلا چل گھر سے لے سینہ پہ داغ
چل کہیں ایسی جگہ تا ہووے کم　اضطرابی اور بیتابی و غم
ماہ کی جوں کو بگولا گھر بہ گھر　شہر و جنگل میں کیا میں نے گذر
گر گیا گلشن میں جو گل کی کلی　تھی زیادہ اور دل کو بیکلی
سیر دریا کی کہ کم ہو اضطراب　جوش پر تھا اور بحر سوز و تاب
اور مزار اہل دل پر بھی گیا　پر ہوا ہرگز نہ عقدہ دل کا وا
آتش درد فراق بیدلاں　کب بجھے بے آب وصل دلبراں
کب ہو کم ظلمت زدہ کا اضطراب　جب تلک دیکھے نہ روئے آفتاب
ہووے کب قمری کا کوتہ غم دراز　گلشن و گلزار سے بے سرو ناز
جائے کب عاشق کے دلکا پیچ و تاب　ہو نہ گر زلف صنم کا سایہ یاب
لوٹنا موقوف عاشق کا نہ ہو　تا نہ وہ ہم بستر جانانہ ہو
الغرض تدبیر کیں میں سو ہزار　پر نہ آیا دلکو میرے کچھ قرار
کیونکہ ہوں میں بھی جو بیمار دل　دیکھ ہمدردوں کو نکلے کار دل
نقل ہے کھلتا ہے جب آپس میں دل　جبکہ دو دیوانے بیٹھیں ساتھ مل
ہے مراد ہم جنس سے ہم جنس یار　جنس ظاہر کا نہیں کچھ اعتبار
جنس ظاہر کا جو ہوتا اعتبار　فرقے کیوں ہوتے بہتر آشکار
گر کریں اوصاف کو سب اپنے صاف　پھر رہے کا ہیکو ایسا اختلاف

Marfat.com

آخرش دلمیں یہ اپنے ٹھان کے
جاکے داروغہ سے میں اس کے کہا
تاکہ دیکھوں اپنے بیماروں کو ٹک
دیکھ کر پہلے تو بس تعظیم کی
دیکھ کر احوال اہل ابتلا
کوئی کوٹھے اور کراہتا ہے کوئی
کوئی تڑپے ہے کوئی بےخواب میں
ہو رہا بلبل نمط نالاں کوئی
کوئی پیکر دار دوئے تلخ فراق
سینکتا ہے درد پہلو کو کوئی
ہو تپ ولرزہ سے کوئی بیقرار
ہو کے مرض لادوا سے بے اماں
دیکھ حال نیک ظاہر میں خراب

## رجوع بقصہ وکیفیت بیمارخانہ مقولہ سری سقطی رحمہ اللہ

باادب اٹھ کر مجھے تسلیم کی
غنچہ دل میرا کچھ بارے کھلا
صبر کو اپنے بتاتا ہے کوئی
کوئی حیراں کوئی پیچ وتاب میں
مثل بسمل خاک میں غلطاں کوئی
زندگی سے کرتا ہے کڑوا مذاق
تابش دل سے رکھ آہوں کی ردی
پی رہا ہے شربت زار ونزار
جاں بلب کوئی ہے کوئی نیم جاں
ہوگیا موقوف میرا اضطراب

بعدازاں اسنے دیا جو در کو کھول
دیکھا ہر اک کو ہے کہ زار ونزار
کوئی روتا ہے کوئی کرتا ہے آہ
ہے کوئی گل کی طرح سے جامہ چاک
کوئی رکھتا ہے بصد زار ونزار
اشک سے دھوتا ہے کوئی ریش دل
درد سر پہ کوئی بیتابی کا لیپ
کوئی پیچش سے شکم کی ہو تباہ
زندگی سے ناامید ہو کر بیہوش
غنچہ دل کھل گیا دیکھ ایک بار

در پہ جانکلا بیمارستان کے
کھول در بیمارخانہ کا ذرا
ہو تسلی دیکھ بیماروں کو ٹک
کھل گیا گویا در دل بے غلول
کوئی نالاں ہے کوئی ہے اشکبار
کوئی کہتا ہے کہ ہوں باحق تباہ
مثل قمری ہے کسی کے سر پہ خاک
زخم دل پر مرہم تصویر یار
کوئی بیتابی سے مارے دل پہ سل
کرتا ہے پھرتا ہے بیصبری کا کھیپ
گولیاں کھاتا ہے بیتابی کی آہ
کوئی مسہل موت کا کرتا ہے نوش
گلشن بیمارخانہ کی بہار

## ملاقات شدن سری سقطی از حضرت بی بی تحفہ وبیان حالت غلبہ عشق او قدس سرہا

تھا اسی میں جو گئی اک سو نظر
چہرہ اس کا ہے گویا شمع حرم
چشم اسکی چشمہ ہے فتنہ کا باز
بیٹھی ہے ایکطرف کو جیوں شیر مست
قید میں بھی تھی یہ اس پر آب وتاب
دیکھ اسکے شعلہ رخ کی آب تاب
دیکھ یہ الفت بھری صورت مہیب
اور بندھے ہیں ہاتھ زنجیروں سے یوں
دست بر دل نغمہ خوش بر زبان

دیکھتا کیا ہوں کہ اک رشک قمر
قامت اسکا گلبن باغ حرم
خال اسکا تخم شوق پاک باز
دیکھ اسکو ہو گئے غم میرے پست
کوہ کے اندر ہو جیسے لعل وتاب
کھاتا تھا نار نظر سو پیچ وتاب
ڈرتے ڈرتے میں ہوا اس کے قریب
شاخ طوبی سے ہی لپٹا سانپ جیوں
عاشقانہ تھی غزل منہ سے عیاں

تازہ وپاکیزہ رو صاحب تمیز
زلف اسکی دام راہ سالکاں
بیٹھنا اسکا وہ باحسن ووقار
دیکھ کر کے حسن کی حس کے بہار
تھی دو آنکھیں اسکی جیوں روشن چراغ
بوئے خوش اس سے مرے اندر دماغ
اور دو مضبوط لوہے کے کڑے
مجکو جو دیکھا تو اسنے اس گھڑی
روئی اور رو کر کے بھر کر آہ سرد

باللباس خوب وزیبا اک کنیز
لعل لب اسکا ہے جان تشنگاں
چرخ کو دیتا ہے پھر تیسے قرار
نرگس وآئینہ تھے حیران وزار
ذوق مستی سے کہ تھے اندر دماغ
پہنچی اور دل ہو گیا بس باغ باغ
مثل حلقہ ماہ پاؤں میں پڑے
دی لگا آنکھوں نے اشکوں کی جھڑی
چند شعر اسنے پڑھے باسوز ودرد

Marfat.com

اسکے عشق اور ذوق مستی کا اثر   پڑتا تھا دل پر مرے جوں تاب خور
ہے کسی فرزانہ کی دیوانہ یہ   بے شبہ ہے عاشق جانانہ یہ
کیا خطا اس بیخطا نے کی کہو   قید میں ڈالا ہے اس یوسف کو جو
کوئی بیماری نہیں ظاہر اسے   ہے بھلی چنگی کہو کیوں بند ہے
ہو گیا اسکو جنوں تقدیر سے   اسلئے یہ بند ہے زنجیر سے
جملہ زنداں چونکہ در زنداں شوند   متقی و زاہد و حق خواں شوند
قید آب و گل میں آدم کو کیا   جوہر انسان جب ظاہر ہوا
بند ہو قطرہ صدف میں چند گاہ   تب وہ موتی ہوئے باخوبی جاہ
تخم کو ڈالیں زمیں کی قید میں   تاکہ اس سے پھول پھل حاصل کریں
حرص جو قید قناعت میں ہو بند   ہو غنا قلبی وہی آئے ارجمند
بخل کو اندر سخاوت کے چھپا   تا حبیب اللہ ہو تو بر ملا
بند یاد مرگ میں کر طول امل   تار ہے اکدم نہ تو بے نیک عمل
کر تواضع میں تکبر کو تو بند   تا کرے حق مرتبہ تیرا بلند
عشق حق میں بند کر تو حب غیر   تا ہو بانغ وصل حق میں تجکو سیر
کر خودی کو تو خدا میں محو نیک   تا کہ معلوم ہو نہیں جز ذات ایک
تاکہ ہوان کو بایں قید نکول   گوہر مقصد زر مقصد حصول
بند کر کے تا کریں اسکا علاج   تا صحت پر ہو وے تک اسکا مزاج
جو یہ داروغہ سے لونڈی نے سنا   رو پڑی اکبار اور سر کو دھنا
اے مسلمانوں نہیں مجنون میں   اپنے دلبر کی ہوں پر مفتون میں
سنکے اس سے ظاہری بیہودہ قال   ہو گئے غصہ نہ دیکھا دلکا حال

تا تپش گرمی دل سے اس کے میں   جانا یہ اتنی جو ہے بے صبر و چیں
پوچھا داروغہ سے میں اس گھر کی جا   کیوں کیا ہے قید میں یہ دلربا
کیوں کیا زنجیر و طوق اس شاہ کو   ابر میں کیسے چھپایا ماہ کو
بولا داروغہ یہ سنکر اے عزیز   تھی یہ ایک مولیٰ کی شائستہ کنیز
اسکے مالک نے کیا بند اسلئے   تاکہ شاید عقل و ہوش آجائے اسے
طفل ناداں کو کریں مکتب میں بند   عالم و دانا ہوتا اور ہوشمند
نطفہ زنداں رحم میں جب ہو بند   شکل انسان تب ہو خوب اور دلپسند
کان میں جب قید ہو ویں زر و سیم   پاویں جب قیمت گراں مونق عظیم
نفس سگ زنجیر تقوی میں ہو قید   آہو عرفاں کو جب کرنا ہے قید
طمع کو محو توکل کر شتاب   تا بجب اللہ کا پاوے خطاب
بولنے کو بند چپ رہنے میں کر   ہمکلام حق سے ہو تو تا اے پسر
حلم میں حق کے چھپا تو غضب کو   ظاہر و باطن ترا تا ایک ہو
کو ریا کو محو تو اخلاص میں   تا ہو حق کے بندگان خاص میں
کو صفات حق میں گم اپنے صفات   ما سوا سے پاوے تو تا کہ نجات
اسلئے درویش فقرا ہوشمند   حلقہ عزلت میں ہو دیں آپ بند
اسکے مالک نے بھی اس امید میں   اس کنیزک کو کیا ہے قید میں
ہو وے شاید عقل و ہوش اسکا بجا   تا نفع لے اس سے وہ بے انتہا
دردناک اک کھینچکر کے دل سے آہ   بولی میں ہوں اے عزیز و بے گناہ
سمجھو تم موسیٰ کا چرواہا مجھے   جس کے دلسے بیخبر موسیٰ رہے
یونہی تجکو بھی دیوانی جان کر   کردیا قید اور نہ لی دلکی خبر

## تمثیلاً بیان چرواہہ موسیٰ علیہ السلام

نقل ہے جاتے تھے موسیٰ طور پر   ایک چرواہا پڑا رہ میں نظر
کر رہا تھا یوں بصد زاری و آہ   اے رحیم والے کریم والے اله

ہے کہاں تو جلوہ کر بتلا مجھے   تیری دوری نے دیا تڑپا مجھے
رات دن میں تیری خدمت میں رہوں   ایک دم غمگین تجھے ہونے نہ دوں
تیل ڈالوں سر میں اور کنگھی کروں   چپلیں میں تیرے لیئے اچھی سیلوں

ہے بتا کس جا تو اے جان جہاں   تا کروں قربان تری خدمت میں جاں
خوب سا مل مل کے نہلاؤں تجھے   اور اچھے کپڑے پہناؤں تجھے
ڈھونڈ کیڑے کی تری ماروں جوئیں   اور کھلاؤں ہر طرح کی نعمتیں

۱۲۳

Marfat.com

ہو اگر بیمار تو اے کردگار
جان و دل سے ہوں ترا میں غمگسار

ہو جو کچھ تکلیف اور زحمت تجھے
کر کے خدمت خوب دوں راحت تجھے

پاؤں دابوں اور چوموں ہاتھ کو
اور کروں سو نیکو بستر رات کو

اے مرے رب جاں مری تجھ پر فدا
اور سب اولاد گھر بار مرا

ہے کہاں تو تا تری خدمت کروں
سیئوں کپڑے تیرے اور بخیہ کروں

دیکھ پاؤں میں ترے گھر کو اگر
دودھ گھی لاؤں ترے شام و سحر

روغنی روٹی پکا کر اور کھیر
اور بہت لسی دہی مسکہ پنیر

لاؤں میں تیار کر آگے ترے
روز ہو کھانا ترا گھر سے مرے

اور کا ہرگز نہ کھانے دوں طعام
اپنے ہی گھر سے کھلاؤں میں مدام

رنج و غم ہرگز تجھے ہونے نہ دوں
تیری راحت کے لئے محنت بھروں

تیری خدمت سے نہ ہو فرصت مجھے
میں بخدمت سے ہو نت راحت تجھے

اے خدا تجھ پر ہو قرباں میری جاں
اور سب بکریاں اور خانماں

اسطرح بیہودہ کہتا تھا شباں
پوچھا چرواہے سے موسیٰؑ نے کہ ہاں

کسکو کہتا ہے یہ تو مجھ کو بتا
بولا وہ جس نے مجھے پیدا کیا

اور کئے جس نے زمین و آسماں
عرش و کرسی دوزخ و جنت عیاں

اور کئے جن و بشر اور دو جہاں
ہے اسی سے عرض یہ میری بجاں

بولے موسیٰؑ ہائے تو نے کیا کیا
ہو گیا کافر مسلماں کب رہا

ہے یہ کیا بیہودہ ہذیان کفر و جہل
بند کر منھ کو سمجھ اسکو نہ سہل

اس ترے کہنے سے اے بیہودہ گو
ہو گئی عالم میں ظلمت چار سو

کفر سے تیرے ہوا عالم سیاہ
کفر نے تیرے کیا دیں کو تباہ

کھانا پینا پھیرنا تیرا ہے کام
اور یہ کب خورشید کو زیبا ہے کام

گر نہ روکا اس سخن سے حلق کو
آگ آکر پھونکدیگی خلق کو

گر کہے تو جرم کرتے ہیں سبھی
آگ آتی ہے نہ جلتا ہے کوئی

گر نہ آئی آگ کیسا ہے دھواں
ہو گیا کیوں دل سیاہ مردود یاں

۱۴ جو تو جانتا ہے کہ حاکم ہے خدا
پھر یہ گستاخی ہے کب تجھ کو روا

دوستی بے عقل کی ہے دشمنی
ہے خدا پاک ایسی خدمت سے غنی

کس سے یہ کہتا ہے کیا خالو سے تو
یا کہ باپ اپنے سے یا عمو سے تو

جسم و تن حاجات بشری تو قرار
دیتا ہے اندر صفات کردگار

کھانا وہ کھائے جو رکھتا ہو شکم
کپڑا وہ پہنے کہ ہو جس کے جسم

وہ پئے شیر ہو جسے نشو و نما
چلیں پہنے جو کہ ہو محتاج پا

وہ منزہ ذات حق دانا ہے راز
پاک ہے ہر چیز سے اور بے نیاز

بلکہ جو بندہ فنا فی الذات ہو
صفت اسکی صفت حق میں مات ہو

اسکے حق میں بھی نہیں کہنی روا
اس طرح کی گفتگوئے ناسزا

نے کہ در حق جناب کبریا
بے بدل بے مثل بیچون و چرا

اولیا کو کہنا بے ادبی کی بات
دل کو کرتی ہے سیاہ اور جان کو مات

گر کہے اک مرد کو تو فاطمہ
گرچہ ہیں ایک جنس مرد و زن ہمہ

وہ کریگا قصد تیرے قتل کا
گرچہ ہو خوش خو حلیم و پارسا

فاطمہ ہے عورتونکے حق میں مدح
مرد کو بولے تو وہ ہو رنج و قدح

ہاتھ و پا ہیں ہمکو آسائش تمام
اور خدا کے حق میں ہیں آلائش تمام

لم یلد لم یولد اسکی ہے سزا
ہے وہ خالق والد و مولود کا

ہے وہ پیدائش کہ آیا جسم جو
جو ہوا پیدا ہے اس عالم سے دُ

کیونکہ جو اس عالم فانی سے ہے
خلق ہے اور خالق اسکو چاہئے

بولا چرواہا کہ تم نے یا نبیؑ
سی دیا منھ میرا لب پر مہر کی

اور پشیمانی کی آتش سے بھلا
جان و دل میرا دیا تم نے جلا

کہہ کے یہ اور بھر کے دل سے ایک آہ
پھاڑ کر کپڑے لیا جنگل کی راہ

بیخود و سرمست با آہ و فغاں
نالہ و زاری ہوا کرتا رواں

## عتاب الٰہی بر موسیٰؑ علیہ السلام در مقدمہ چرواہہ

آئی موسیٰؑ کی طرف وحی خدا
میرے بندے کو کیا مجھ سے جدا

میرے ملنے کے لئے آیا تھا تو
یا جدائی ڈالنے آیا تھا تو

Marfat.com

ہو سکے جبتک نہ لے نام فراق رکھتا ہوں مکروہ میں لفظ طلاق
ہر کسی میں سیرت اک رکھی ہے میں ہر کسی کو اصطلاح بخشی ہے میں
ہندیوں کی اصطلاح ہند مدح سندیوں کی اصطلاح سند مدح
معنی دو ہوں او رہو وے بات ایک ہو ترے حق میں بری اور اسکو نیک
حق میں اسکے مدح تیری حق میں ذم حق میں اسکے مدح تیری حق میں سم
حق میں اسکے نور تیرے حق میں نار حق میں اسکے پھول تیرے حق میں خار
حق میں اسکے نیک تیرے حق میں بد حق میں اسکے خوب تیرے حق میں رد
پس بری ہے پاک و ناپاکی سے ہم اور اگر انجانی و چالاکی سے ہم
نے کیا میں حکم تا لوں فائدہ بلکہ سو بخشش کروں بندوں پہ تا
انکے کب تسبیح سے کچھ ہوں میں پاک بلکہ وہ خود آپ ہو جاتے ہیں پاک
میں نہ کیوں کھولوں زباں کے قال کو دیکھتا ہوں اسکے دل اور حال کو
دیکھتا ہوں دلکا میں سوز و گداز لفظ بیجا سے زباں ہو گرچہ باز
ہو زباں یا دل حقیقت یا مجاز چاہتا ہوں سب سے میں سوز و گداز
دلمیں اپنے عشق کی آتش لگا سر بسر فکر عبادت کو جلا
ہو سیا آداب والے اور ہیں اور سوز و تاب والے اور ہیں
سوز و غم میں کرتے ہیں عشاق راج کان ویراں پر نہیں عشر و خراج
گر گناہ انسے ہو مت عاصی کہو جو ہوا پر خوں شہید اسکو نہ دو
ہے وہ خوں پانیسے افضل بے شبہ سو نوالیوں سے ہے بہتر یہ گہنہ
گم ہو سمت قبلہ جب کعبہ میں ہو پا برہنہ غم ہے کیا غواص کو
رہبری مت ڈھونڈ سر مستوں سے تو جامہ چاکوں کو نہ کروا تو رفو
ملت عشق از ہمہ دین ہا جدا عاشقاں را مذہب و ملت خدا

## عذر نمودن موسیٰ علیہ السلام بخدمت شبان یعنی چرواہہ

یہ عتاب حق جو موسیٰ نے سنا پیچھے چرواہہ کے دوڑے برملا
اس کے پاؤں کے نشانوں پر چلے تا وہ سرگشتہ کہیں شاید ملے
رفتہ رفتہ آخرش وہ مل گیا مژدہ دیکر اس سے موسیٰ نے کہا
ہو گیا ہے تجھ کو اب حکم خدا کھول تو اپنی زباں کو برملا
اب تو ترتیب و ادب پر کچھ نہ رہ جو ترا دل سوختہ چاہے وہ کہہ
کفر تیرا دین ہے اور دیں نور جاں تیری برکت سے ہے عالم میں اماں
اے معاف یفعل اللہ ما یشاء بے محابہ تو زباں کو کھول جا
بولا اے موسیٰ نہیں میں وہ رہا ہو گیا کچھ اور حال عالی مرا
مارا کوڑا تو نے گھوڑے کے سر سے اڑ گیا وہ عرش سے اوپر پرے
پا گیا میں گو مگو کی بات کو آفریں تجھ کو ہو تیری بات کو
کیا کہوں کچھ کہہ نہیں سکتا ہوں اب شہد وحدت نے کئے ہیں بند لب
حالکو میرے کہاں پہنچے کلام اس سے چپ رہنا ہے بہتر والسلام

## رجوع بقصہ مقولہ حضرت بی بی تحفہ مغنیہ و بیان زور شور و غلبہ عشق حضرت تحفہ قدس سرہا

گرچہ بھید اپنا نہ کہنے دے ہے عشق ایک کب خاموش رہنے دے ہے عشق
ہو سکے کب بند عاشق کی زباں گرچہ بھید اس کا نہ جانیں مرد ماں
جبکہ سمجھیں انبیا کم راز عشق کسطرح ہوں عام پھر ہمراز عشق
بے کئے معلوم میرے دل کا بھید کردیا انجیں سمجھ کر مجھ کو قید
ہوں نہ دیوانی نہ میری عقل پست لیک ہوں میں اپنے مستانہ کی مست
رہزنی سے عشق کی گمراہ ہوں سب سے غافل اسی پر آگاہ ہوں
عشق سے اسکے ہوں میں مست و خراب مست ہے مستی سے جسکی یہ شراب
لیگیا ہے وہ ہی میرا عقل و ہوش وہ ہی برلاتا ہے اب مجھ سے خروش
ہوں کسی دانا کی میں دیوانی آہ شمع روئے یار کی پروانی آہ

۱۵

Marfat.com

مست ہوں پر دل مرا ہشیار ہے | جان آسودہ مگر تن خوار ہے
ہے گناہ بس یہ کہ میں رکھتی ہوں چاہ | غیر خوبی کیا ہے یوسف کا گناہ
عشق نے اسکے کیا جو جاں میں گھر | تن بدن سے ہوگئی ہوں بیخبر
آتا ہے جب زلف دل بر کا خیال | نوچتی ہوں اس لئے میں سر کے بال
چہرہ گلگوں کا اسکے کر خیال | میں طمانچوں سے کروں ہوں منہ کو لال
یاد کر وہ خال روئے گلعذار | داغ دلسے ہوتی ہوں باغ و بہار
نوک مژگاں کا خیال ہو اسکے جب | سینہ چھن چھن کر مرا چھلنی ہو سب
یاد آویں جب در دندان یار | گوہر اشک اسپہ کرتی ہوں نثار
یاد کر کے قدو قامت یار کا | کرتی ہوں شور قیامت کو بپا
دور ساغر یاد کر کے یار کا | زہر کیسے گھونٹ بھر لیتی ہوں آہ
یاد آوے جب سراپائے صنم | جلتی ہوں حسرت سے سر سے تا قدم
کر در دندان لب خنداں کو یاد | گاہ روتی ہوں کبھی ہنستی ہوں شاد
16 کوئی کہتا ہے اسے آسیب ہے | کوئی کہتا ہے جنوں لاریب ہے
حال سے میرے کوئی واقف نہیں | ہوں میں اندر آگ کے جیسے رُئی
اسکو سب نکو بنادیں سر بسر | عقل و ہوش اسکا اڑادیں سر بسر
جس سے میں کہتی ہوں اپنا درد و غم | سنکے ہنسدیتا ہے مجھکو یک قلم
ہر کسے از ظن خود شد یار من | وز درون من نجست اسرار من
جسمیں سمجھے ہیں یہ میرا فائدہ | ہے حقیقت میں وہی بس مفسدہ
درد کا میرے نہیں کرتے علاج | کرتے ہیں وہ جس سے اور بگڑے مزاج
جو کوئی ہو عشق کا بیمار یار | کب علاج اسکا ہو جز دیدار یار
ہے یہ کس حکمت میں درمان بخار | دیں ٹھنڈائی کی جگہ داروئے حار
ہے کوئی آتش بجھانیکا یہ کھیل | ڈالے پانی کی جگہ جلتے پہ تیل

ہوگیا البتہ یہ مجھ سے گناہ | جان کی خاطر کیا تن کو تباہ
گر گناہ ہے تو یہ ہو مجھ پر گناہ | اپنے اس محبوب کی رکھتی ہوں چاہ
شمع رو کا اسکا جب آتا ہے دھیان | اندر اندر جلتی ہوں پروانہ سان
جبکہ یاد آتی ہے پیشانی یار | پھوڑتی ہوں سر کو دیواروں سے مار
خنجر ابرو کو اس کے یاد کر | کرتی ہوں قربان اسپہ اپنا سر
چشم میگوں اسکی جب یاد آگئیں | جھٹ مری آنکھیں وہیں پتھرا گئیں
یار کے شیریں دہن کو یاد کر | نون چھڑکوں ہوں جگر کے زخم پر
ہو لب شیریں کا اسکے دھیان جب | تشنگی سے چاٹتی ہوں اپنے لب
یاد کر کے دلبری کی چال ڈھال | خاک میں ہوتی ہوں کیا کیا پائمال
کر لباس و پیرہن کا اسکے دھیان | کرتی ہوں داماں گریباں دھجیاں
یار کی ہمبستری کو یاد کر | لوٹتی ہوں جیسے بسمل خاک پر
جانتی ہے خلق دیوانی مجھے | عقل سے یکلخت بیگانی مجھے
حال زار من نمی داند کسے | ہستم اندر آتش غم چوں خسے
ہے مری ایسی مثال اے مرد نیک | ناک والا ہو کوئی نکٹوں میں ایک
گرچہ اپنے کام میں عاقل ہوں میں | خلق کے نزدیک پر جاہل ہوں میں
نے مرا غمخوار نے مونس کوئی | کوئی دیوانی کہے بے حس کوئی
اپنی اپنی بوجھ کے سب یار ہیں | کب یہ میرے واقف اسرار ہیں
اور جسے جانیں کہ ہے اسمیں فساد | ہے وہی حق میں مرے انصاف و داد
بند کرنا کب ہے وحشت کا علاج | وحشیوں کا ہو فقط صحرا علاج
ہے کہیں ایسا کہیں زیر فلک | جائے مرہم زخم پر چھڑکیں نمک
تشنگی بجھنے کا کیا یہ بھی ہے راہ | جائے شربت زہر دے پیاسے کو آہ
ہے مروت یہ کہیں تم نے سنی | دوستی کی جا کرے جو دشمنی

۱ مراد صفت معبودیت حق است و مراد تجلیات سوری کہ سالک از کیفیت آں طلاع می شود ۲ مراد تجلیات کہ در بیخودی و خواب میشوند ۳ مراد صفت بصیری اللہ تعالیٰ نظر و عنایت ۴ مرا لبان خود ۵ مژگان مراد اشارت الٰہی باقی صفحہ آئندہ پر

Marfat.com

چاہتے ہیں درد عشق اس سے ہو دور — اور ہے میری زندگی اسمیں ضرور
درد جاناں کسطرح چھوڑوں بھلا — زندگی سے کیسے منہ موڑوں بھلا
مایۂ راحت ہے مجکو اس کا غم — مونس وحشت ہے مجھ کو اسکا غم
درد کی میرے دوا ہے اسکا درد — اور تپ ہجراں کی دارو آہ سرد
عشق جان محرم ہے میری جان کا — زخم غم مرہم ہے میری جان کا
عشق کی آتش ہے ٹھنڈک جانکی — دائمی سوزش ہے ٹھنڈک جان کی
پر ہے درد عشق سے جو جام دل — ہے تڑپنا لوٹنا آرام دل
گرچہ آنکھوں میں ہے زخم انتظار — دھوتی ہوں امکونسے اسکو بار بار
میں نہیں مجنوں ہوں بس ہوشیار — آتا ہے طعنہ جنوں سے مجکو عار
پیش اہل عقل فرزانہ ہوں میں — جاہلوں کے آگے دیوانہ ہوں میں
ہیں مسخر میری عقل و فہم عام — اور جنوں میرا ہے اک ادنیٰ غلام
مانندم در قید زنجیر جنون — یہ کہ باشم اہل عقل و ذو فنون
شیخ نے جو نکتہ تحفہ سنے — عشق کے دل میں دُر تحفہ چنے
درد کی سن گفتگو غش کر گئے — جان و دل اندوہ غم سے بھر گئے
دل جلا سن گفت دل آویز کو — دی اجازت اشک گوہر ریز کو
تحفہ نے سوز نہانی شیخ کی — دیکھ کر دہ اشک رانی شیخ کی
یوں کہا اے شیخ جاں کھونا ترا — اُسکے وصفو نپر ہے یہ رونا ترا
اسکو پہچانے اگر تو نیک بخت — یعنی ہے جیسا کہ حق معرفت
اس گھڑی کیا حال ہو تیرا بتا — تو رہے یا عقل ہش تیرا بجا
گر بہ بینی یک نفس حسن و دود — اندر آتش افگنی جان و وجود
اس کے وصفو نپر ہو جب عالم فنا — عاشق حق کیوں نہ ہو ہر دم فنا
جان و دل دیں جب مجازی عشق میں — کیوں نہ ہوں قربان حقیقی عشق میں
اسکے اوپر کہتی ہوں میں ایک مثال — تاکہ ہو معلوم جانبازی کا حال

## حکایت بطریق تمثیل

نقل ہے لڑکا تھا اک درویش کے — جو بصورت پاک طینت نیک پے 17
صورت و سیرت میں بس کامل تھا وہ — خوبی عالم تھا جسم اور دل تھا وہ
حسن کا اس کے کروں میں کیا بیاں — تھا گویا اک حق کی رحمت کا نشاں
پڑھتا تھا اک میر کے مکتب میں وہ — تھا طرحدار ذہن و ذکا میں سب میں وہ
میر کا لڑکا جو پڑھتا تھا وہاں — شکل و صورت میں تھا یکتائے زماں
گلبن نو حسن کے گلزار کا — آشیانہ طائر انظار کا
ہو گئی ناگاہ الفت درمیاں — میر کے لڑکے کی اور اسکی بجاں
شیفتہ ایسا ہوا پسر فقیر — ایک دم رہتا نہ بے ابن امیر
ناگہاں اک روز امیر بیو فاق — آگیا مکتب میں حسب اتفاق
حال سب لڑکوں کا پوچھا آن کر — آخر اس لڑکے کو مفلس جان کر
حکم اٹھا دینے کا اس کے دیدیا — اور معلم سے یہ مضموں کہہ دیا
یعنی ہوگی آخرش اے اہل بر — صحبت اسکی میرزادے کو مضر
الغرض استاد نے مجبور ہو — جا کہا درویش کے فرزند کو
کہنے سے استاد کے ہو چشم تر — اٹھ گیا مکتب سے وہ خستہ جگر
پھر سنا تھوڑے دنوں کے بعد یوں — ہے وہ لڑکا سخت بیمار و زبوں
تھی نہ اسکو کوئی بیماری شاق — کھا گیا تھا میرزادے کا فراق
آتش فرقت میں اسکے روز و شب — جلتا بھنتا تھا بصد رنج و تعب
عیش ذوق تھا نہ شب سوتا تھا وہ — خون دل پیتا تھا اور روتا تھا وہ
کھانے پینے نے دیا اسکو جواب — خواب و راحت نے کیا آرام خواب

صومگزشتہ سے آگے / بواسطہ وحی یا بواسطہ الہام باشد ۱۲ ۱۱ش دہن مراد صفت متکلمی و اشارت الٰہی است ۱۲ لا مراد صفت معبودیۃ و سزاوار پرستش ۱۲
ے مراد جذبہ او معشوق عاشق را ۱۲ ۱۱ش ہر چیز کہ دراں چیز مشاہدہ انوار غیبی و ادراک معانی می کنند ۱۲ ۱۱ش مراد جامع جمیع اعمار و صفات ۱۲

Marfat.com

بھوک زیادہ ہو تو کھا دل کے کباب
پیاس غالب ہو تو دے آنکھوں سے شراب
نے کبھی ہنستا نہ کرتا بول چال
غم کے کو نہیں پڑا رہتا نڈھال

حالکو اس کے کوئی اگر پوچھتا
ہنس کے رو دیتا نہ تھا کچھ بولتا
اندر اندر کھا کے رنج یار سخت
رفتہ رفتہ ہو گیا بیمار سخت

میر کے لڑکے کو جب پہنچی خبر
اسکی بیماری کی پھر تو جلد تر
جھٹ بلا کر ایک خدمتگار کو
یوں کہا جا پوچھ اس بیمار کو

جا مری جانب سے یوں اکبار کہہ
کیا ہے بیماری تجھے اے یار کہہ
آ کے خدمتگار نے بعد از سلام
میر کے لڑکے کا پہنچایا پیام

یوں جواب اس سوختہ جان نے دیا
تیری الفت میں مرا دل پھنس گیا
تیری فرقت میں ہوا بیمار میں
اب کوئی دم کا ہوں مہماں یار میں

جان لے القصہ میرا بیگماں
جسم تڑپے ہے یہاں اور جان وہاں
نوکر کے میرزادے کا غلام
آیا اور بیمار کا لایا پیام

میر کا لڑکا یہ سن کر ناز سے
بول اٹھا کیا جانے کس انداز سے
یعنی نوکر کو کہا جا جلد تر
کہدے اس دلدادہ سے اس طور پر

گر ترا دل مجھ پہ یوں مائل ہے اب
بھیجتے نہیں کون چیز حائل ہے اب
دل ترا رہتا ہے گر مجھ بن اداس
بھیجدیتا کیوں نہیں دل میرے پاس

جا کے نوکر نے پیام جاں فزا
میر کے لڑکے کا عاشق سے کہا
سن کے عاشق نے پیام دلربا
ٹھہر دروازہ پہ نوکر کو کہا

بعد لمحہ بے طلب تو گھر میں آ
اور طبق پوشیدہ لیجانا اٹھا
وہ طبق سربستہ لیجا کر حضور
جلد رکھنا میرزادے کے حضور

بعد اک ساعت کے نوکر میر کا
حسب فرمودہ پسر اندر گیا
جا کے دیکھا ہے طبق رکھا ڈھکا
اور زمین پر اک طرف لڑکا پڑا

ہے طبق رکھا ڈھکا اوپر رومال
اور زمیں پر ہے پڑا وہ نونہال
وہ طباق اسجا سے جلدی سے اٹھا
میر کے لڑکے کو جا آگے دھرا

۱۸ اور کہا سب اس سے جا کر ماجرا
میر کے لڑکے نے پھر سنکر ذرا
اس طبق کو دیکھا جو رومال اٹھا
دل تڑپتا پایا اس میں برملا

دیکھتے ہی اک لگی سینہ پہ چوٹ
ہو گیا اسکا بھی دل بس لوٹ پوٹ
وہ تو دل کو دیکھ کے راحت پا گیا
دلکو اس کے بھی مگر تڑپا گیا

دیکھ کے دل آرام اس کو ہو گیا
جب گیا پہلو سے دشمن ہو گیا
پھر کہا خادم کو جلدی دوڑ کر
جا کے اس جانباز کی لا تو خبر

سنتے ہی خادم گیا واں جلد تر
اور اس جاندادہ کی لایا خبر
یعنی وہ دلدادہ لڑکا مر گیا
جانکو جاناں پہ قرباں کر گیا

رکھ کے سر زانو پہ بیدم ہو گیا
سانپ کے کاٹے کی جوں چپ سو گیا
عشق اپنا کام کر کے چل گیا
گلبن نورئے گل میں مل گیا

ہو گیا وہ جاں بحق تسلیم آہ
سنکے اسکی بھی ہوئی حالت تباہ
اپنے کہنے سے پشیماں ہو کے وہ
ہو گیا بیہوش بس رو رو کے وہ

فائدہ کیا اس پشیمانی سے اب
چل گیا جب تیر ہٹ سکتا ہے کب
عاشق صادق تھا اور اہل کمال
دیدیا دلبر کو جو دل بے ملال

لیکے مسکین نے اشارہ دلربا
دیدیا دل کر کے پہلو سے جدا
اک اشارے میں دیا دل بے خلل
کر گیا اس شعر پر گویا عمل

دلدیا لاکھوں خریدے ہیں دماغ
اک کلی دیکر لیا پھولوں کا باغ
جبکہ ہو عاشق مجازی کا یہ حال
کیوں نہ مٹے جاں عاشقان ذوالجلال

خلق دے مخلوق پر جان بے عنا
عشق خالق میں نہ ہو کیونکر فنا
عشق مولیٰ کچھ نہیں لیلیٰ سے کم
کیوں نہ ہوں مجنوں بنی اسیر یکقلم

شمع پر پروانہ ہو جل کر فنا
عاشقان حق نہ ہو کیونکر فنا
حسن یوسف پر زنان مصر مست
ہو کے کاٹیں جائے لیموں اپنے دست

حسن یوسف عکس حسن حق ہے یار
حسن حق پر کیوں نہ ہو عاشق نثار
عاشقان صورت و وہم و خیال
کب ہوں مثل عاشقان ذوالجلال

گوئی شو میگر دیو پہلوئے صدف
غلط غلطاں و زخم چوگان عشق
عشق حق میں تو جو دے اک جانکو
پاوے بدلا اس سے لیکر سات سو

Marfat.com

عشقہائے کز پئے رنگے بود
عشق نبود عاقبت ننگے بود

پھر تھرا کر گر پڑی بے ہوش ہو
آہ بھر کر رہ گئی خاموش ہو

شیخ نے اسکو پکارا اے کنیز
بولی لبیک اے مربیِ باتمیز

نام جو لیتی ہے میرا برملا
مجھ کو جانے ہے کہاں سے تو بتا

غم ہیں اس کے عشق کے کھیلی ہے نرد
آپکو کھو کر کے پایا اس کو فرد

شیخ بولے مانا میں عاشق ہے تو
پر بتا ہے کون تیرا ماہرو

کونسے محبوب کی عاشق ہے تو
کونسے مطلوب کی شائق ہے تو

کون سے ہے شعلہ رو کی سوختہ
ہے تو کس تیر نگہ کی دوختہ

کونسے ہے سرو قد کی پائمال
عشق میں کس ماہ کے ہے تو ہلال

زخم خوردہ ہے تو کس چوگان کی
گیند کی جوں ہے جو غلطاں سر گھڑی

حضرت تحفہ لغم پر سینہ چاک
کہہ چکی جب یہ حکایت دردناک

بعد ساعت کے جو آیا اسکو ہوش
پھر وہی نعرہ تھا اور جوش وخروش

یوں کہا پھر شیخ نے اسے باادب
کیا مرا جانے ہے تو نام ولقب

بولی جیسے دوست کو جانا ہے میں
اس سے اس کو خوب پہچانا ہے میں

کھل گئے سب دل میں اسرار جہاں
ہے نہ کوئی بھید اب مجھ سے نہاں

کر ذرا روشن ترا ہے کون ماہ
کونسے بت نے تری ماری ہے راہ

کونسے دلدار پر مائل ہے تو
کسکی تیغ ابرو کی کمال گھائل ہے تو

ہے تو کس شیریں دہن کی تشنہ لب
ہے تو کس چاہ ذقن میں غرق اب

پیچ میں آئی ہے کس کاکل کے تو
ہے شکنجہ میں بیچ بتا کس نل کے تو

کونسے شمشاد کی قمری ہے تو
کونسے آزاد کی قیدی ہے تو

## بیان کردن بی بی تحفہ معشوق ومحبوب خود را کہ محبوب من معبود برحق وقادر مطلق است

کون سے گل کی ہے تو بلبل بتا
کون ہے محبوب تیرا گل بتا

عرض کی تحفہ نے اے قطب زماں
ہے مرا محبوب خلاق جہاں

یعنی جس نے کردیا ہے بے قصور
حرف دو سے دونوں عالم کا ظہور

عشق سے پر جان جسنے دی مجھے
یاد میں اپنے بہر مو کی مجھے

مجھ کو اپنے سے تنا سا کر دیا
نور عرفاں سے مرا دل بھر دیا

19

خالق کونین پر عاشق ہوں میں
مالک دارین کی شائق ہوں میں

دل دہندہ ہی کی دلبردہ ہوں میں
اپنے اسجان بخش کی مردہ ہوں میں

ہوں دہندہ آبرو کی اشک ریز
اپنے عزت بخش کی ہوں خاک بیز

اپنے اسیر آب سرو گل ہوں میں
گاہ قمری اور گہے بلبل ہوں میں

جسکی وحدت کی ہے کثرت جلوہ گاہ
جسکی یکتائی کا شہد اللہ گواہ

ہے وہی معبود برحق میرا دوست
ہے وہی موجود مطلق میرا دوست

ہے مرا محبوب مطلوب وحبیب
جو ہے مجھ سے بھی بہت میرے قریب

جسکی پی کر کے مئے حیرت زمین
ہے پڑی بدمست بیجان وخبریں

جسکے جام عشق سے ذرات مست
فرش سے تا عرش موجودات مست

ہے جو محبوبان عالم پر یہ نور
ہے اسی کی پرتوہ کا سب ظہور

دلربا جسنے دیا دل اس کو میں
آپ کو چھوڑا گئی مل اس کو میں

اپنی ہستی بخش پر ہوں میں فنا
غیر ہستی میں ہے وہ جلوہ نما

اپنے ہوں افروختہ پر سوختہ
اپنی شادی پر ہوں غم اندوختہ

ہے مرا محبوب دو عالم کا رب
جسکی پاکی بولتی ہے خلق سب

ذات برحق بادشاہ بیبدل
فرد مطلق لایزال ولم یزل

ہے مرا محبوب سر کن فکاں
جان عالم جان جاں روح جہاں

ہے مرا معشوق وہ بیشبہ شک
عشق میں جسکے ہے سرگرداں فلک

ہے نفخہ میں جسکی عبدیت کے چور
آدم وجن وملک حور وقصور

ہے وہی دلبر مرا وہی حبیب
اور سوا اسکے نہیں کوئی حبیب

حسن محبوبان عالم سربسر
عکس حسن حق ہے یوں خود سنگ پر

Marfat.com

جس برانددرہ ہے یہ خوبی خلق ۔۔ عکس محبوبی ہے محبوبی خلق
اڑگئی سب زرد ہوئی ظاہر مسی ۔۔ اسکے عاشق پرجب آتی ہے ہنسی
سایہ اپنے اصل کو جب چلگیا ۔۔ خاکمیں عشق مجازی رل گیا
ہووے گر عاشق مجازی کو کچھ عقل ۔۔ ساتھ اس سایہ کے کرتا ہے نقل
سایہ توجا اصل میں اپنے ملا ۔۔ عشق حقیقی اسکو حاصل ہوگیا
جب حقیقت دیکھ لی اندر مجاز ۔۔ تب حقیقی عشق میں کر ترک وتاز
یعنی جب معشوق اسکا مرگیا ۔۔ بے وفائی اپنی ظاہر کرگیا
ہوگئی باہر بدن سے روح جب ۔۔ ہوگیا عشق مجازی سرد سب
چشم وگوش وچہرہ سب موجود ہے ۔۔ عشق تھاجسپر کہو وہ کیا تھی شے
پرتوہ حسن حقیقی کا وہ تھا ۔۔ جس پہ یہ عاشق ہوا تھا مبتلا
پرتوہ جب اصل کو اپنے گیا ۔۔ رہ گیا عاشق بچارہ دیکھتا
کھلگئی جب آنکھ تب فریاد کی ۔۔ عشق ناقص میں عمر برباد کی
اصل اور سایہ میں سمجھا کچھ نہ فرق ۔۔ چھوڑ دریا کو ہوا قطرہ میں غرق
دیکھ کر کے عکس خود دیوار پر ۔۔ غش کیا اور کی نہ سورج پر نظر
آئینہ میں دیکھ کر عکس حبیب ۔۔ اصل صورت سے رہا تھا بے نصیب
جب خیال ماسوا باطل ہوا ۔۔ عشق حقیقی تب اسے حاصل ہوا
عشق برمردہ نباشد پائدار ۔۔ عشق رابرحی وبرقیوم دار
عشق زندہ در روان ودر بصر ۔۔ میشود ہردم زغنچہ تازہ تر
عشق مردہ پر نہیں ہے پائدار ۔۔ زندہ اور قائم کا کر عشق اختیار
عشق زندہ کا ہو ہردم تازہ تر ۔۔ دل میں اور آنکھوں میں باصد کروفر
ماسوا حق کے جو کچھ موجود ہے ۔۔ شکل ہستی ہے ولے نابود ہے
بند کر آنکھوں کو کر دل سے نظر ۔۔ ہے وہی محبوب ہرجا جلوہ گر
غیر ہی کب ہے وہ ہے موجود یار ۔۔ اوّل وآخر نہان و آشکار
ہے حقیقت میں نہیں جز ذات ایک ۔۔ دو نظر آتے ہیں احول کو ولیک
۲۰ احول کو دور کرکے کر نظر ۔۔ ہے وہی خورشید ہرجا جلوہ گر
ہیں اسی دریا کی سب موجیں ضرور ۔۔ گرچہ زنگارنگ ہے ان کا ظہور
شمع گر لاکھوں تجھے آویں نظر ۔۔ ایک ہی جب نور ہرجا وے نظر
ہے ہزاروں آئینوں میں شکل ایک ۔۔ عقل اس کثرت سے حیران ہے ولیک
آئینوں کو دیکھ کر کے رنگ رنگ ۔۔ عقل جزوی اس تکثر سے ہے دنگ
پوچھ آئینوں کی کثرت سے تو گر ۔۔ حق کے اسماء وصفات ہیں جلوہ گر
دس عدد ہوں یا ہزار ہوں یا کہ سو ۔۔ ہر اک ان کا ایک سے خالی نہو
وہ نہیں جسمیں نہیں وہ جسمیں ہو ۔۔ وہ بھی ہے ناچیز اے اعداد جو
یہ نہیں ہے وہ نہیں ہے میں نہ تو ۔۔ ہے وہی نور منزہ چار سو
ذرہ کہ دو دو نہ پڑھ اور دو دو نجان ۔۔ جان اسمیں آپکو محو نہان
اس سے زیادہ کہہ نہیں سکتا ہوں میں ۔۔ ہے یہی بہتر کہ چپ رہنا ہو ہمیں
ہے ہمائے وحدت اب پرواز پر ۔۔ آوے کب دام سخن میں اے پدر
قطرہ میں دریا سماوے کس طرح ۔۔ ذرہ میں خورشید آوے کسطرح
باد اندر مشک آسکتی ہے کب ۔۔ آگ پنبہ میں سما سکتی ہے کب
کوہ کو کیونکر اٹھاوے برگ کاہ ۔۔ نور میں ظلمت کو ہو کسطرح راہ
شیخ سری یہ سخن تحفہ سے سن ۔۔ رہ گئے حیران وتشنہ بے سخن

## رجوع بقصہ

سنکے اس سے بلبل میٹھے کلام ۔۔ قند وحدت سے ہوئے شیریں کام
کرکے اس سے گوہر معنی بگوش ۔۔ شربت توحید کو بس کرکے نوش
یوں کہا قیدی تجھے کس نے کیا ۔۔ روئی اور رکھ ہاتھ یہ دلبر کہا
جاہلوں نے کرکے باہم مشورہ ۔۔ بند مجھ آزاد کو بس کردیا
بعد ازاں اک ادھر کو گر پڑی ۔۔ شیخ نے جانا گئی مر اس گھڑی
ہوش جب آیا تو پھر اس نے پڑھے ۔۔ چند شعر اپنے مناسب حال کے
دیکھ اس کی حالت مضطر کو شیخ ۔۔ اور سن کر قصہ بے سر کو شیخ
صاحب بیمار خانہ سے کہا ۔۔ بہر حق کر اس ولیہ کو رہا

Marfat.com

اس گرفتار محبت کو تو چھوڑ
آہوئے صحرائے وحدت کو تو چھوڑ

قید سے تو چھوڑ اس بے قید کو
تا ترے برلاوے حق امید کو

کر تو آزاد دو عالم کو آزاد
دو جہاں میں تاکرے حق تجھکو شاد

سنکے اسنے طوق اور زنجیر توڑ
انکے کہنے سے دیا تحفہ کو چھوڑ

پھر کہا یوں شیخ نے اے خستہ جاں
اب چلی جا تیرا دل چاہے جہاں

عرض کیا تحفہ نے اے والا گہر
میرے جانیکا ٹھکانا ہے کدھر

قید میں ظاہر کی ہیں کیا قید یوں
قید باطن کی ولے پابند ہوں

شیر معنی ہو نہیں آزاد دو کون
بند کر سکتا ہے اب تجھ کو کون

طوق زنجیر اور یہ زنداں میرے اب
اک اشارہ میں فنا ہوتے ہیں سب

کیا نہیں تم نے سنا اے خوش خصال
قید میں منصور کی قوت کا حال

## حکایت حضرت شیخ منصور رحمہ اللہ

قید میں جسدم کیا منصور کو
فانی حق عرفی بحر نور کو

ساتھ اس کے تھے تین سو اور چند
اپنے اپنے جرم کی شامت سے بند

بولا منصور ان کو تم سے بند توڑ
تم اگر چاہو تو دوں میں سبکو چھوڑ

یوں کہا سب نے یہ گر ممکن ہے جو
کیوں نہیں دیتے خلاصی آپ کو

یوں کہا مجھ کو شریعت کا ہے پاس
قید حق میں ہوں نہیں مجھ کو ہراس

ہاں اگر چاہو تو دوں ہی تمکو چھوڑ
اک اشارے ہیں تمہارے بند توڑ

پھر اشارہ جو کیا انگشت سے
بند دست و پا سے انکے گر پڑے

قیدیوں نے آپکو دیکھا جو خاص
بند اور زنجیر سے بالکل خلاص

عرض کی سب نے کہ اے شیخ بلند
کس طرح جائیں در زنداں ہے بند

اور ہیں درباں دروں پہ مستعد
پہرے اور چوکی کے اوپر مستعد

یوں کہا منصور نے پھر کیا ہے ڈر
کہہ کے یہ اور کی سوئے زنداں نظر

شیخ کے کرتے ہی زنداں پر نظر
ہو گئے پھٹکر کے دیوار دمیں در

پھر کہا اب جاؤ تم سارے نکل
اپنے اپنے گھر کو جاؤ بے خلل

بولے سب تم کیوں نہیں چلتے ہو گھر
یوں کہا جانا ہے مجھ کو دار پر

ہے مرے سینہ میں اک سر نہاں
دار پر جا کر کروں گا میں عیاں

۲۱

بعد اس کے حکم سے دلدار کے
ٹکڑے ٹکڑے ہونگے جسم زار کے

اس طرح میں بھی ہوں حکم حق میں بند
امر تلخ اسکا ہے مجھ پر مثل قند

میرے پیارے نے مجھے اے ہوشمند
کردیا ہے بند میں بندہ کے بند

اس مرے محبوب نے کردی تجھے
اپنے اک بندے کی بس بندی مجھے

اس کی مرضی پر رہونگی دل سے بند
ہو جدا میرا یہاں گر بند بند

گر مرا مالک نہ ہو راضی جاؤنگی
ورنہ صابر ہوں نہیں گھبراؤنگی

شیخ سری نے کہا ہنسکر کے یوں
ہے عجب تو نکتہ داں اے ذوفنوں

اس سخن سے ہو گیا اب آشکار
میں ہوں مجنوں اور تو ہے ہوشیار

## ملاقات شدن شیخ سری سقطی از تاجر مالک تحفہ

شیخ اور تحفہ بہم آپس میں باز
کر رہے تھے گفتگوئے راز و ناز

تاجر دل خستہ سینہ سوختہ
پشت خم غصہ سے سینہ دوختہ

آگیا باہر سے اندر ناگہاں
جانب زنداں بندی بے اماں

آکے داروغہ نے یوں اس سے کہا
ہے کہاں تحفہ کہا اندر ہے جا

پاس اس کے بیٹھے ہیں حضرت سری
سنکے یہ خوش ہو گیا وہ اس گھڑی

شیخ کو دیکھا تو بس خرم ہوا
فکر سے تحفہ کے دل بے غم ہوا

بولا برکت سے دعا کی ان کی اب
مشکلیں آسان ہونگی میری سب

بعد تسلیم و ادب ہو چشم تر
رکھدیا پھر شیخ کے پاؤں میں سر

شیخ بولا ہوش کر اے باتمیز
مجھ سے سو درجہ ہے بہتر یہ کنیز

ہے ادب مجھ سے گدا کا بے شمار
شاہ معنی کو کیا ہے و خوار

لائق تعظیم پر تو ہو ستم
اور ہونا لائق معظم محترم

اہلہاں تعظیم مسجد می کنند
در جفائے اہل دل جد می کنند

کب سے مسجد جز درون اولیا
کیونکہ ہے واں جلوہ فرما کبا

Marfat.com

کیا نظر بندی ہے اے دانائے راز / یار کو پشہ کہیں پشہ کو باز
ہے عجب [illegible] دنیا کا یہ برعکس کار / خار کو جانتے ہیں گل اور گل کو خار
چاہ کو جانتے ہیں راہ اور رہ کو چاہ / شاہ کو مسکیں کہیں مسکیں کو شاہ
نیک کو جانیں ہیں بد اور بد کو نیک / ایک کو سمجھیں ہیں سو اور سو کو ایک
غم کو شادی جانیں اور شادی کو غم / نم کو دریا سمجھیں اور دریا کو نم
خوار کو سلطان سلطان کو ذلیل / دانا کو نادان اور ناداں کو عقیل
سہل کو مشکل کہیں مشکل کو سہل / اہل کو نااہل نااہلوں کو اہل
عاقلوں کو جانتے مجنون ہیں / اور جو ہیں مجنوں انہیں عاقل کہیں
خلق جسکو جانتی سردار ہے / پیش اہل دل ذلیل و خوار ہے
اور جسے سمجھیں ہیں سب خوار و ذلیل / ہے حقیقت میں وہی شاہ جلیل
اس کنیزک کو کہ ہے سلطان جان / کس لئے رکھا ہے خوار و مستعان
کیوں کیا اس گلبدن کو خوار و زار / کیوں کیا اس آئینہ کو پر غبار
جان کو اپنی ستاتا ہے کوئی / خاک میں زر کو ملاتا ہے کوئی
کیوں اس آزاد دو عالم کو کیا / قید میں اسکا سبب مجھ کو بتا
کر بیاں اس کی حقیقت مجھ سے تو / اول اور آخر سے یکسر موبمو
حال کیا رکھتی تھی اور کیدھر رجوع / یہ جنوں اسکو ہوا کیونکر شروع
ہوگئی ہے کب سے یہ زحمت اسے / کتنی مدت سے ہے یہ حالت اسے

## بیان نمودن تاجر حال تحفہ را رحمہا اللہ

اشک سے لعل و گہر کرکے نثار / شیخ سے کی عرض تاجر نے کہ یار
سنیئے مجھ سے قصۂ تحفہ بہوش / عشق تحفہ کیجے در تحفہ بگوش
سینے ساتھ اس کے کہا نیکو مری / اس بلائے ناگہانی کو مری
کان دیجے نامرے دلکا دھواں / نکلے راہ گوش سے کچھ تو اس آں
ایکدن پھرتا تھا میں بغداد میں / آگیا اک کوچۂ بغداد میں
22 خلق کا دیکھا وہاں اک اژدہام / گر رہی تھی قند پر جیسے ہوام
ایک سے پوچھا میں کیوں ہے یہ ہجوم / ہے کہا اک فتنہ تحفہ کی دھوم
بکتا ہے اک شاہد خورشید فام / جنتی تحفہ ہے تحفہ اس کا نام
دیکھ اس کو شمع رو و گلبدن / سب گئے ہیں بلبل و پروانہ بن
وصف اس گلرو کا جب مجھ پر کھلا / دل میں پھول اسکی تمنا کا کھلا
جلوہ آں ماہرخ از راہ گوش / برد از تاجر روان و عقل و ہوش
الغرض میں بھی بعزیمت کو بڑھا / بہر تسخیر پری آگے بڑھا
دیکھا رخ اسکا تو پایا جلوہ گر / کان سے بہتر ملی مجھ کو نظر
نور کا پتلا عجب دیکھا عیاں / جسکی ہے تعریف میں قاصر زباں
ہیں خریدار اسکے صدہا پیش پا / قیمت اس کی کرتے جاتے ہیں رسوا
سب سے آگے بڑھ کے آخر میں کہا / اس کی قیمت دونگا میں سب سے سوا
یاں تلک لایا کہ جو اندر شمار / آئے درہم اسکی قیمت بیس ہزار
لے لیا میں مول آخر کو بجاں / فتنۂ دوران آشوب زمان
آیا خوش ہو کر کے پھر میں جلد تر / خانہ ویران گر کو لیکر اپنے گھر
خوبی و حرفت کا تھا پس اسکے غل / خاطر عالم رہی تھی اسپہ ڈھل
سر سے پا رکھتی تھی زیبائی بنا / بر عیاں چہرے سے سودائی بنا
شوق کی بیکھی کے اکدن چنگ کو / تھی لگی گانے بجانے چنگ کو

## اظہار شدن عشق تحفہ و زور شور او

تھا زباں پر یہ کہ ہے فریاد رس / کون تجھ بن بے بس و بیکس کا کس
چارۂ بیچارگی بیکس کا رفیق / مایہ بے مایہ کا بے بس کا شفیق
دستگیر ناتواں عاجز نواز / مستغیث عاجزان چارہ ساز
دلِ شکستہ میدلاں عاشق نواز / مرہم زخم دلان پاک باز
مرے دلبر مرے جانکے حبیب / ہے مرے نزدیک دور و کے قریب
پردۂ دلمیں مرے لی تونے جا / خلق کے در پر مجھے دی تونے جا
پر ہے تیرے عشق سے سب تن مرا / خلق کے ہاتھوں ہیں ہے دامن مرا

Marfat.com

بندگی تیری ہے میری زندگی — غیر کا کر دفع بند بند گی
ہے قسم تیرے جمال پاک کی — دام غم میں تیرے جیسے میں پھنسی
دوجہاں کا دل سے میرے غم گیا — تخم الفت تیرا دل میں جم گیا
ہر رگ و پے میں سمایا ہے تو ہی — غیر کی مجھ میں نہ گنجائش رہی
بیکسوں کا تو ہے کس بیکس ہوں میں — دستگیری کر کہ بس بیبس ہوں میں
ہاتھ سے اس کے تو کر مجھ کو خلاص — کر مجھے اپنے کرم سے اپنا خاص
کہہ کے یہ پھر بے تحاشا رو پڑی — کھولدی منہ گانسے مرجان کی لڑی
بعد ازاں اٹھ کر کے توڑا ساز کو — اور کیا رونا شروع اور ہائے ہو
ماسوا کی آرزوئیں توڑ دیں — آرزوئیں دل سے اپنے چھوڑ دیں
جو کوئی اس محفل دلکش میں تھا — تاجر اور ساتھ اسکے سب چھوٹا بڑا
بول اٹھا ہر ایک کسی سودا سے آ — سر میں اس زیبا کے سودا پڑ گیا
تیر عشق پھینکا کسی خوش ماہ نے — زخم کھایا اسکی جاہ آگاہ نے
عشق کا مارا کسی نے اس کو تیر — پار دل کے ہو گیا سینہ کو چیر
لیک کی ہر چند سب نے بامہر — جستجو اسباب کی ادھر ادھر
پر ہوا روشن نہ وہ ہے کون ماہ — کونسے بت نے ہے مارا اس کو آہ
ماری تیغ عشق کس معشوق نے — زخم دل کھایا جو اس معشوق نے
گذرا اس حالت میں اسکو ایکسال — کھانا اور پینا تھا اس پر سب وبال
عیش دنکو تھا نہ سونا رات کو — لب یہ خنداں نے زباں سے گفتگو
انس رکھتی تھی غم بے ڈھب سے یہ — بھاگتی تھی مثل وحشی سب سے یہ
تھی گریباں سے عداوت ہاتھ کو — تار دامن میں نہ چھوڑے بات کو
آہ نالہ سے اسے الفت کمال — اپنے بیگانے سے تھی وحشت کمال
شور افغاں کی کبھی تھی دھوم دھام — گاہ خاموشی سے رکھتی تھی کلام
گاہ سر رہتی تھی دیوار و نسے پھوڑ — گاہ جا جنگل میں دروازں کو توڑ
رات بھر ہنستی تھی یا روتی تھی یہ — مجکو سونے دے نہ خود سوتی تھی یہ
نوچتی تھی گاہ اپنے سر کے بال — گہ طمانچوں سے کرے تھی منہ کو لال
کام تھا گریہ ہے اسکو روز و شب — جان میری اس سے آئی ہے بلب ۲۳

## مقید کردن تحفہ را در بیمارستان و بیان زور شور او در غلبۂ عشق الٰہی نو

گرچہ تدبیریں کریں میں سو ہزار — ایک نے بھی پر کیا اس پر نہ کار
جبکہ بگڑا اور بھی اس کا مزاج — بند کرنا ٹھیرا آخر کو علاج
کر کے بس آہن ولی سب نے بند دق — کر دیا اس ماہ کو زنجیر طوق
چشم سے جاری تھا اسکے خونکا نال — پڑھ رہی تھی شعر اپنے حسب حال
اشک آنکھوں میں لبوں پر تھی فغاں — عاشقانہ تھی غزل منہ سے عیاں
جس کا سب مضمون سوز و درد تھا — گریہ و افغان و آہ سرد تھا
جیسے اب تک وہ ہی دیوانی ہے یہ — عقل و حس اپنے سے بیگانی ہے یہ
دشمنی ہے خویش داری سے اسے — ہمدمی ہے آہ و زاری سے اسے
کھانا پینا ترک اس کا ہو گیا — خواب اور آرام اس کا سو گیا
کھانا کباب دل لگی ہے بھوک اگر — جب پیاسی ہو پیئے خون جگر
نقل غم اس کا ہے رونا ہے شراب — لوٹنا جگنا ہے بیہوشی ہے خواب
راحت اور آرام اس پر شاق ہے — اور تڑپنے لوٹنے میں طاق ہے
ہے جنوں پر اپنے دیوانی سدا — عقل سے رہتی ہے بیگانی سدا
گر ہنسے تھوڑا بہت روتی ہے یہ — رنج و غم پر اپنے خوش ہوتی ہے یہ
ہو ہے روشن جس جگہ شمع بلا — اپنے دے پروانہ جان کو جلا
غش ہے اپنی بیخودی مستی پہ یہ — مرتی ہے نت نیستی پستی پہ یہ
ہے محبت اس کو وحدت سے سدا — دشمنی رکھتی ہے کثرت سے سدا
اپنی حیرانی کی یہ مشتاق ہے — شور و غل میں شہرۂ آفاق ہے

Marfat.com

اسکی آنکھوں کو ہے نت رونے سے عشق
اشک کو میں خود دھونے سے عشق

اسکی اس حالت نے اسے والا خطاب
کردیا ہے عیش میرا سب خراب

اور جو پوچھو سب مری پونجی ہے یہ
گنج دولت کی مرے کنجی ہے یہ

باہمہ حال اسکو میں سوز و دو نار
ہے خریدا دیکے درہم بیس ہزار

رکھتا تھا امید تالوں میں بفور
ہم مثل قیمت کے اس پر سود اور

کیونکہ رکھتی ہے یہ اک کامل ہنر
جس سے اسکو چاہتا ہے ہر بشر

رکھتی ہے ظاہر جو یہ حسن و جمال
اس سے زیادہ اور ہے اسمیں کمال

جس سے زیادہ خلق میں اسکی ہے دھوم
شوق کا خلقت کی ہے اس پر ہجوم

شیخ بولے اسمیں کیا ہے وہ ہنر
جس سے اسکی ہے یہ قیمت اور قدر

یوں کہا ہے مطربہ گاتی ہے یہ
دل کو اک نغمہ میں لیجاتی ہے یہ

فن موسیقی ہیں رکھتی ہے کمال
قال سے اسکی ہو عالم اہل حال

جو کوئی آواز کو اس کی سنے
ذوق سے دو دو پہر سر کو دھنے

ذوق میں آکر کے یہ گاتی ہے جب
مست ہوتے ہیں در و دیوار سب

لحن داودی اسے حق نے دیا
اور دم عیسیٰ اسے حق نے دیا

واسطے نغمہ کے جب کھولے زباں
جا کے آتی ہے تن مردہ میں جاں

بلبل روح اسکا سن آواز چنگ
جائے گلزار ارم کو بیدرنگ

ہاتھ میں جب ساز کو لیتی ہے یہ
صوفی اک عالم کو کر دیتی ہے یہ

مرغ دل پراں ہو جب کھولے زباں
ہو صدا سے اسکی حیراں کل جہاں

جب بلند کرتی ہے یہ آواز کو
ہوتی ہے برپا قیامت چارسو

اور سوا اسکے ہیں جو اس میں کمال
اس سے واقف ہے خدائے لایزال

## پرسیدن شیخ سری سقطی از تحفہ مطربہ حقیقت حال او

سنکے سری نے کہا تحفہ سے یوں
سچ ہے کیا تاجر بیاں کرتا ہے جو

حال دل کچھ تو بھی کر اپنا بیاں
دست بر دل دیدہ تر کھولی زباں

روئی اور ہنسکر کہا اے شیخ دیں
سچ کہا تاجر نے گرچہ سچ نہیں

کہتا ہے اپنی سمجھ کی ہر کوئی
حال سے میرے نہ واقف ہر کوئی

پھر کئی اشعار عربی کے پڑھے
جنکے معنی میں نے ہندی میں لکھے

یعنی کی حق نے مرے دل سے کلام
تھی زباں محبوب اپنی اسمقام

بعد فرقت کے ہوئی قربت حصول
کر لیا حق نے مجھے پاک اور قبول

لے لیا بس کوچۂ الفت کو میں
پھر نہ چھوڑا اس در دولت کو میں

جو کہا مانا میں رغبت سے اسے
ہو گئی حاضر پکار اجیب مجھے

سب گناہوں کو مرے کر کے معاف
کی عطا جنت مجھے بے اختلاف

ایک جنت کیا جو اس کا ہو رہا
ہو گیا وہ وارث ہر دو سر

فضل سے حق کے ہوئی مقبول میں
سیر باغ وصل میں مشغول میں

لطف حق نے کر لیا مجھ سے پسند
زہد ناقص تلخ و تیرہ مثل قن

## ذکر عطاء بی انتہائے الٰہی در عبادت بندگان خود

زندنا مرغوب ناچیز و حقیر
فضل سے لکھی اسے نعمت کثیر

ہے یہ فضل و لطف اسکی ذات میں
پوتھ لیکر دے ہے موتی ہاتھ

سنگریزہ لیکے دے لعل و گہر
لے ہے مشت خاک دے ہے سیم

نے گل پژمردہ دے گلشن تجھے
بدلے اکدن کے دے عمر من تجھے

لیکے شاخ خشک دے بستان تر
بدلے اک دینار کے دے کان

لیکے تجھ سے کوزۂ آب خراب
جام کوثر دے ہے یا مشک و گلاب

لے دو قطرہ اشک دے دریائے نور
لے ہے گندہ بیر دے حور و قص

سجدۂ سر جو نہیں جز خاک و خوں
بدلے اسکے دے ہے قرب بیچگوں

ہیں جو اعمال جوارح خاک باد
لیکے دے نعمائے جنت نام

چشم نم لے دے یم رحمت تجھے
آہ دل لیکے دے دم وصلت تجھے

دست تا بال دیر دے اور زبان
دل کے بدلے جان جان کون

Marfat.com

لطف لحساں کا ہو اس کے کب بیاں
بخشدے ادنیٰ کو اک ملک جہاں

تخت پر بخشش کے جو ہو علوہ گر
بندۂ عاجز کو بخشے تاج سر

پشہ کو شہباز کے دیوے بال و پر
روبہ مسکیں کو طاقت شیر نر

ذرہ کو خورشید کر دیتا ہے وہ
قطرہ میں دریا کو بھر دیتا ہے وہ

وہ ہوا اس کا جواب اسکا ہوا
وہ ہوا اسکا تو سب اُسکا ہوا

ہوش کرا سے یار بہر وصل جاں
مزرعہ دنیا ہے کچھ بو لے یہاں

چند ایام اندر عمر مستعار
کرکے طاعت لے حیات پائدار

وہ حیات جاوداں بے انتہا
گرد جس کے نیستی ہرگز نہ جا

پیش عقبیٰ دنیا اک ساعت ہے بس
ایک ساعت وہ بھی بیراحت ہے بس

ہے کہاں افسوس تیری ہوش و عقل
سانس تیری رائیگاں کرتی ہے نقل

مت کران انفاس خوش کو خوار و زار
غفلت و نسیاں سے بچ رہ ہوشیار

تین دن کے عیش پر مت ہو تو شاد
آخر ہو مثل عقیمہ نامراد

ہوش تو سب چھوڑ کر مر جائے گا
جز ندامت کے نہ لیکر جائے گا

تو حیات جاوداں چاہے اگر
پہلے مر نیسے جاگا ورنہ مر

آفریں جاں کو جو اسکی رہ میں جا
مرحبا سر کو جو ہو اس پر فدا

مرنا اس رہ میں ہے رشک زندگی
ہے یہ مرنا زندگی پائندگی

عہد و پیمان ازل کو یاد کر
ذکر حق سے ملک دل آباد کر

غفلت و نسیاں سے رہ تو دور تر
پاس کر انفاس کا اے بیخبر

پاسبان ذکر کا رکھ زور و شور
تا نہ آجائے کہیں غفلت کا چور

ایک دم نسیاں اگر تجھ کو ہوا
عمر کی دولت نے لیجا گا چورا

ایکدم غافل نہ رہ کر ذکر حق
تا نہ آئے غیر ذکر و فکر حق

غیر حق کو دلسے اپنے دور کر
نور کے جلوہ سے دل معمور کر

ذکر کر مذکور تا ہو دے عیاں
نی کہ ہو جس ذکر سے جاری زباں

ذکر تن طاعت ہے ذکر دل حضور
ذکر سری نور ہستی سے نفور

ہے مشاہدہ حق کا ذکر روح یہاں ۲۵
رویت اور دیدار ہو اُس دن وہاں

ذکر نفلی عارضی ہے اے عزیز
ذکر روحی جوہری ہے اے عزیز

جبکہ تجھ پر ہو عیاں سلطان ذکر
اس گھڑی ہو سر بسر تو کان ذکر

ذاکر اور مذکور ہو جا ایک بار
غیر حق کی کب رہی باقی شمار

ہو ترے دلمیں جہاں جان عیاں
جسکے اک دریا کا قطرہ یہ جہاں

یہ جہاں نم ہے وہ یم بے انتہا
تم کو ہے اس یم سے بس نشو و نما

پیش خورشید کرم اے جان غم
ہیں یہ دونوں ماہ و خور ذرہ سے کم

الغرض برق تجلی نہاں
پھونک کر کر دے تجھے بس بینشاں

بعد اس کے ہو نہیں سکتا عیاں
ہو ترے ہر جز دے جو کچھ عیاں

جب کرے عشق احد دلسے ظہور
میم احمد درمیاں سے ہو دے دور

دل سے جبدم عشق کا شعلہ اٹھا
جز احد کے کون اے احمد رہا

بند کر امداد اب آگے زباں
قصہ تحفہ کو کر ہم سے بیاں

## رجوع بقصہ و خریدن شیخ سری تحفہ را و منظور نہ کردن تاجر و آزاد کردن تحفہ را

شیخ نے سن دیکھ کے حال و قال
پائے جب تحفہ میں سب تحفہ کمال

خاطر نادر میں اپنے باکمال
بو دیا ایک اسکی تمنا کا نہال

اور کہا دلمیں کہ لڑکوں سے گہر
مول لینا ہے بہت آسان تر

دونوں عالم سے ہے بہتر یہ گہر
اور ہے تاجر طفل ناداں بیخبر

حقہ پر لعل سر بستہ ہے یہ
لے تو اسکو کھول دے زر کی گرہ

گرچہ تیرے پاس اک درہم نہیں
لطف حق کا بھی مگر کچھ کم نہیں

شیخ نے پھر اٹھ کے تاجر سے کہا
بیچ میں تحفہ کو دو لا اسکی بہا

تو بیچتا ہے تو اگر لے تا ہوں میں
جو طلب قیمت کرے دیتا ہوں میں

Marfat.com

جسقدر زر چاہئے تجھ کو سو لے
لیک تحفہ سیمبر کو مجھ کو دے

عرض کی سنکر کے تاجر نے کہ آہ
ہو گیا ہوں فقر سے میں تو تباہ

میں تو لشکر ہو گیا اس پر فقیر
کب ہے تم پاس اسقدر دولت کثیر

تم ہو خود مسکیں کہاں تم پاس زر
جو خریدو گے اسے اے بہرہ ور

جو کہ نقد و جنس میرے پاس تھا
سب کا سب میں اسکی قیمت میں دیا

ہو گیا محتاج سب کچھ صرف کر
نے کنیزک ہاتھ میں ہے اب نہ زر

پھر رہا نہ وہ میں بیکس رہ گیا
مثل عاشق بیدل و بیدل رہا

آہ صد افسوس اب میں کیا کروں
کس سے جا اپنی مصیبت کو کہوں

شیخ نے اس سے کہا تک صبر کر
لاتا ہوں میں اسکی قیمت بےخطر

بعد ازاں اٹھکر کے باآہ و بکا
روتے روتے شیخ اپنے گھر گیا

گھر گئے شیخ اور نہ تھا پاس ایکدانگ
جز دعا و گریہ و افغان و بانگ

## مناجات شیخ سری سقطی در طلب قیمت تحفہ رحمہما اللہ

جا کے بس حیران تنہا بیٹھ کر
رات بھر روئے بصد سوز جگر

عرض کرتے تھے کہ اے پروردگار
حال میرا تجھ پہ ہے سب آشکار

پاس میرے کچھ نہیں پر اے جواد
ہے ترے فضل و کرم پر اعتماد

کر دے اسدم اپنی رحمت کی نظر
مجھ غریب و مفلس و نادار پر

کھول گنجینہ کرم کے اپنے در
اور عطا کر تحفہ کی قیمت مجھ کو کر

سرخرو کر مجھ کو تاجر کے حضور
وعدہ کر آیا ہوں میں اس پر ضرور

ہو مرا یا رب تو اب حاجت برار
کر نہ مجھ کو سامنے تاجر کے خوار

بہر حق ہو بحر رحمت موجزن
کر مجھے رسوا نہ اندر مرد و زن

شیخ کی بس عجز و زاری دیکھ کر
آگیا دریا کرم کا جوش پر

لوٹتے تھے شیخ خاک عجز پر
ناگہاں ٹھوکا کسی نے آکے در

کھولا دروازہ تو دیکھا اک امیر
باللباس فاخرہ روئے منیر

ہے کھڑا در پہ باآداب تمام
26 اور شمع روشن لئے ہمرہ غلام

اور کئی ہمراہ خادم با ادب
تھیلیئں پُر زر لئے ہاتھوں میں سب

کون ہے پوچھا دیا اسنے جواب
ہوں میں احمد بن مثنیٰ اے جناب

شیخ نے اس سے کہا اسوقت تو
کسلئے آیا کہا اے نیک خو

مجکو اس رات اے ولی باخدا
خواب میں یوں پہنچی ہاتف کی ندا

یعنی لیکر چند زر کی تھیلیاں
جا کے سری کی نظر کر اس زماں

دیکھے سری کو کرا سکا جی خوشی
جان تو اس کی خوشی میری خوشی

آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں میں
ہو یہ مقبول اب جو کچھ لایا ہوں میں

شیخ نے سن مژدۂ راحت فزا
سجدۂ شکر حق کی نعمت کا کیا

صبح ہوتے ہی ادا کر کے نماز
باہر آئے شیخ با شوق دراز

میر کو لے ساتھ اپنے با شرف
لیگئے تشریف تحفہ کی طرف

ہاتھ احمد کا پکڑ اک آن میں
لیگئے اسکو بیمارستان میں

دیکھا جو صاحب بیمارستان کو
بیٹھا ہے آنکھیں لگائے چار سو

شیخ کو دیکھا تو کہہ کر مرحبا
عرض کی آؤ کہ اب مجھ پر کھلا

یہ کہ درگاہ خدا میں بے گماں
قرب تحفہ رکھتی ہے یہ قدر شاں

غیب سے کل آئی مجھ کو یوں ندا
بے شبہ تحفہ ہے مقبول خدا

چاہتی ہے رب کو وہ اور اسکو رب
فضل رب کا اسپہ ہے ہر روز و شب

ہے خدا کا قرب اسکی جان میں
اور دو عظمت اسکو ہے ہر آن میں

شیخ کو دیکھا تو تحفہ رو پڑی
اور یہ کی اس سے مناجات اسگھڑی

یعنی خوش بیٹھی ہی میں اے کبریا
تو نے عالم میں مرا شہرہ کیا

حال سے میرے کوئی واقف نہ تھا
وصف کا میرے کوئی واصف نہ تھا

غلق میں مشہور کر کے اے خدا
کر دیا مجھ کو بلا میں مبتلا

بند محکم میں ہے جو ہے مشتہر
ہے یہ بند آہن سے بھی بس سخت تر

غلق میں جو ہو گیا مشہور تر
کھل گئے سو آفتوں کے اسپہ در

غیرت و رشک و حسد غصہ و خشم
بغض و حرص و دشمنی کینہ و خشم

Marfat.com

ہر طرف سے اس کے اوپر کر ہجوم
آن کر برسے ہے جیسے ابر جھوم

گر نواں آفات سے چاہے پناہ
دامن عزلت پکڑ اور امن چاہ

مرکز عزلت ہو گمنامی کی راہ
آفتِ شہرت سے جب پکڑے پناہ

جسنے دیکھی ہو نہ خلوت کی بہار
کیا قدر جانے وہ گمنامی کی یار

شب قدر سے قدر کم ہو نیکی پوچھ
عظمت عزلت کو اسم اعظم سے پوچھ

قدر اور عظمت اگر چاہے ہے تو
بیٹھ کر خلوت میں گم کر آپ کو

آگیا تاجر بھی اتنے میں وہاں
آنسوؤں کی سیل چہرہ پر رواں

شیخ بولے غم نہ کر آیا ہوں میں
جس کا تو طالب ہے وہ لایا ہوں میں

شیخ نے پھر پیش کی ہمیان زر
عرض کی تاجر نے ان کو دیکھ کر

میں نہیں دیتا ہوں اس تحفہ کو اب
قیمت اسکی دیکھیگا کوئی کب

قیمت تحفہ ہے بس اس سے سوا
اس سے اسکو کب کروں دلسے جدا

پھر بڑھائے اور درم چند بار
بڑھتے بڑھتے پہنچے تا چالیس ہزار

روکے تاجر نے کہی آخر یہ بات
خواب میں حق نے کہا مجکو یہ رات

یعنی ہے مقبول حق تحفہ ضرور
پاس میرے خویش بیگانہ سے دور

جانسے میری طرف مائل ہے یہ
ہے نہ دیوانی بہت عاقل ہے یہ

ہو گیا جب ظاہر اس کا مرتبہ
کر سکے کون اسکی اب بیع و شرا

اب اگر دنیا کی دولت دو تمام
کب قبولوں اسکو میں اے نیکنام

خالصاً للہ اب میں بالیقیں
کر دیا آزاد تحفہ کے تئیں

اور جو کچھ ہے سیم و زر اسکے سوا
وہ بھی میں نے سب فقیروں کو دیا

کر دیا سب کچھ رہ حق میں نثار
تا کروں حاصل رضائے کردگار

حق کی مرضی پر لٹا تاجر نے گھر
باندھ لی مولی کے رستہ پر کمر

میر نے جو حال تاجر کا سنا
ہاتھ سر پر مار کر رونے لگا

اور کہا گویا کہ رب العالمین
خوش مرے اعمال سے ہرگز نہیں

چور ہا محروم اس حرکت سے میں
جل گیا سر تا قدم حسرت سے میں

مجھ سے راضی ہوتا گر پروردگار
مال میرا ہوتا تحفہ پر نثار

شیخ سے پھر میر بولا بھر کے آہ
تم رہو اسباب کے میرے گواہ ۲۷

پاس میرے مال و زر جتنا ہے اب
خالصاً للہ دیا میں سب کا سب

چھوڑ کر کے حشمت و جاہ و سریر
راہ میں حق کی میں ہوتا ہوں فقیر

الغرض دولت لٹا کر میر نے
رکھا بار فقر سر پر میر نے

دل سے اپنی سب مرادیں توڑ کر
باندھ لی مولی کی مرضی پر کمر

پڑ گیا تحفہ کی برکت کا اثر
کر دیا یکلخت سب کو راہ پر

عشق کا تحفہ کے اک شعلہ اٹھا
گھر دئیے ہمسایوں کے سب ہی جلا

عشق کے دریا میں خود تھی غوطہ زن
پاس والوں کو بھی لے ڈوبی وہ زن

## بیان تاثیر صحبت کاملان و تحریص صحبت و خدمت ایشاں

کر لیا اپنا سا اسکو یک بیک
جو گرے کان نمک میں ہو نمک

خوشبو کا ہو سنگ و شجر میں جب اثر
صحبت کامل نہ دے کیونکر ثمر

پکڑے خربوزہ سے خربوزہ تو رنگ
رنگ عارف کیوں نہ دے پھر تجکو رنگ

ہوئی بس اکسیر کامل کی نظر
سنگ و آہن جس سے ہوویں لعل و زر

تو بھی ہو کامل کا بھائی ہمنشیں
تا وصال حق ہے ہو تو ہم قریں

ہو تو ان شیر دلوں کے قدموں پر نثار
پھر شکار معرفت کا کر شکار

ہووے ان مرغابیوں کے ساتھ ساتھ
تا کہ ہو حاصل تجھے آب حیات

خاک سے کم ہے جو ہو خاکی کا یار
صحبت نوری سے دیکھے سو بہار

گرچہ ہو تو سنگ و آہن سے تبر
صحبت کامل سے ہو لعل و گہر

ڈھونڈ حق کے یار کو اے مرد کار
تا خدا تیرا ہو یار اور غمگسار

رات اندھیری اور رہ میں گھاٹیاں
بے شمع جانا بلا کی ہے میاں

بحر مقصد بیکراں اور دور راہ
رکھ ستاروں پر نگاہ تا ہو نباہ

خدمت کامل کو کر تو اختیار
دین و دنیا کے ہوں تا سب بست کار

ناتوانی بندہ شو سلطاں مباش
زخم خور چوں گوئی شو چوگاں مباش

Marfat.com

خاک پائے کاملاں ہو اے پسر
بہتر اس سے ہے کہ ہو تو تاج سر

درد کی برکت نے تحفہ کی غرض
کھو دیا ان سب کا روحانی مرض

اسکی صحبت نے کیا ایسا اثر
ہو گئے اکسیر سے جوں مثل زر

## آزاد شدن تحفہ رضی اللہ عنہا و گریختن او از خلق

تحفہ بند بندگی سے جب چھٹی
شیر غراں کی طرح وانسے اٹھی

جسم سے پوشاک پھر کر کے جدی
تن پہ اک کملی پرانی ڈال لی

سب لباس فاخرہ تن سے نکال
ٹاٹ کا ٹکڑا لیا اک سر پہ ڈال

جائے اطلس کر لیا تن پر پلاس
ترک دل سے کر دیا راحت کا پاس

عقل کی چادر کو کر کے چاک چاک
عشق کی لی ڈال اپنے سر پہ خاک

پیرہن عریانی کا اک کرتہ لیا
مفلسی و فقر کا توشہ لیا

اشک کے دانوں کی لی تسبیح بنا
اور عصائے آہ ہاتھوں میں لیا

باندھی بیتابی کے پٹکے سے کمر
اور مصلی عجز کا مونڈھے پہ دھر

درد و رنج و غم کو کر اپنا رفیق
پکڑا شہر نامرادی کا طریق

اور کیا آنکھوں سے جاری بحر خوں
شیخ سری نے کہا پھر اس سے یوں

وقت ہنسنے کا ہے نے رونے کا اب
کر دیا آزاد حق نے تجھ کو جب

آہ بھر کر عرض کی تحفہ نے یوں
واسطے اپنے نہ رووں نے ہنسوں

اس سے اسپر روتی یا ہنستی ہوں میں
واسطے اسکے ہی جاں کھوتی ہوں میں

بھاگتی ہوں اس سے میں اسکی طرف
اور رونا اس سے ہے اسی پر صرف

چاہتی ہوں اس سے اسکو خاص تر
دل سے مائل ہوں میں اسپر سر بسر

جبتلک اس تک نہیں پہنچونگی میں
جان کو اپنی یونہی کھوؤنگی میں

جبتلک ہوگا نہ دلبر کا وصال
پائے فرقت میں رہونگی پائمال

ماہی بے آب کو کب ہو قرار
ہو نہ جبتلک بحر تک اس کا گزار

۲۸ ہو قرار و صبر کب بلبل کو آہ
جبتلک دیکھے نہ روئے گل کو آہ

تا نہ دیکھونگی لب دندان یار
میں رہونگی خون دل سے اشکبار

تا نہ دیکھوں شعلہ رخسار ماہ
میں رہونگی غم سے جل جل کر تباہ

اسکے سودائی محبت میں تباہ
جان اور تن کو کروں گی میں فدا

تا نجاؤنگی میں اس گلگوں سے مل
غنچہ ساں پرخوں رہے گا میرا دل

گرچہ ہے دلبر مرا ہر لحظہ پاس
لیک مستسقی کی کب بجھتی ہے پیاس

گرچہ ہے ہردم نیا جلوہ وصال
پر ترقی پر ہے عاشق کا خیال

اے برادر بینہایت درگہی است
ہرچہ بروے میرسی بروے مایست

کہہ کے یہ اور اٹھ کے بازاری واہ
چھوڑ کر سب کو لیا جنگل کا راہ

وانسے دامن جھاڑ کر وہ چاک جیب
ہو گئی مثل پری اکدم میں غیب

شیخ اور تاجر وغیرہ بعد ازیں
باہر آئے دیکھا تحفہ کے تئیں

ڈھونڈا ہر چند سب نے اسکو جا بجا
پر نہ تحفہ کا پتہ ان کو ملا

چھوٹتے ہے جیسے قفس سے جانور
اڑ گئی جھٹ ہوتے ہی گھر سے بدر

ملگیا خشکی سے ناگہ حسب خواہ
ماہی بے آب کو دریا کا راہ

روح صالح تن سے جوں فرقت کرے
ٹھہرتی ہے کب وہ جنت سے ورے

بلبل بیکس جو تھی پنجرہ میں واہ
کھلتے ہی کھڑکی لیا گلشن کا راہ

## رفتن شیخ و تاجر و امیر احمد بن مثنی بہ بیت اللہ و انتقال کردن امیر در راہ مکہ و ملاقات شدن شیخ از تحفہ و انتقال نمودن تحفہ و تاجر

دام میں قید آہوئے وحشی جو تھا
بند کھلتے ہی ہوا مثل ہوا

اب نشاں اسکا کہاں پاتے ہو تم
وہ ہوا صحرائے لق و دق میں گم

جب نہ تحفہ کا پتہ ان کو ملا
کر دیا پھر عزم بیت اللہ کا

Marfat.com

شیخ و تاجر میر تینوں ہو بہم  متفق ہو کر کیا قصد حرم
مر گیا ان میں سے رستہ میں امیر  حسرت و درد و الم کا کھا کے تیر
میر نوان سے گیا مر راہ میں  شیخ و تاجر پہنچے بیت اللہ میں
اک صدا پر درد آئی کان میں  جس سے جوش انکی پڑا آ جانمیں
اے مرے معبود اے محبوب دل  اے مرے مقصود اے مطلوب دل
رہنمائی تجھ سے ہے گمراہ کو  دے ہے آگاہی تو جان آگاہ کو
پیاس تیرے شوق کی رکھتا ہے جو  تیرے آبِ وصل بن کب سیر ہو
جو کہ غم سے تیرے ہے پر اضطرار  بے ترے دیکھے اسے ہو کب قرار
جا کے دیکھا اکطرف اک خستہ تن  سر بسجدہ خاک میں ہے نعرہ زن
سر اٹھا کر اس نے دیکھا شیخ کو  اور کہا اے شیخ سری خوش تو ہو
سن کے بولی لا الٰہ الا ھو  جہل ہو بعد علم کے اے نیک خو
تم گئے کیا بھول اے سری مجھے  میں نہوں تحفہ مول لیتے تھے جسے
شیخ نے دیکھا جو اسکو غور کر  مثل تنکہ ہو گئی ہے سوکھ کر
ہو گئی ہے زہد سے جیسے خیال  ہے گل پژمردہ کانٹے کی مثال
ہو گیا قامت الف سے اسکا نوں  مار مردہ کی طرح کا کل نگوں
شیخ نے تحفہ سے پوچھا اے قمر  نخل تنہائی سے پائے کیا ثمر
تجھ کو تنہائی میں کیا حق نے دیا  کر بیاں کچھ لطف وصف کبریا
عرض کی تحفہ نے اے والا قدر  شب قدر نے چھپ کے پائی کیا قدر
میں وہ پایا خاک میں عزلت کی رل  خاک سے پاتا ہے جوں ہر تخم پھل
سیم و زر کے جوں مجھے اے نکتہ سنج  ملگیا کان نہاں سے ایک گنج
لاکھ میں سے اک کرم اسکا ہے یہ  دی ہے اپنے قرب میں مجھ کو جگہ
دفع درد و غم مرا سب کر دیا  عشق سے اپنے مرا دل بھر دیا
شیخ نے اس سے کہا یوں وہ امیر  دے ہے تھا جو قیمت میں تیرے زر کثیر
یوں کہا تحفہ نے وہ نیکو سرشت  ہیگا ہمسایہ مرا اندر بہشت
حق نے بخشا ہے اسے وہ مرتبہ  آنکھ نے دیکھا نہ کانوں نے سنا

جب نہ پایا تحفہ جاں کاہ کو  چلدیئے پھر تینوں بیت اللہ کو
دولت دنیا بھی کر کے سب غناہ  جاں بھی جانِ آفریں پر کی نثار
ایکدن باشوقِ دل اور سینہ صاف  کر رہے تھے کعبہ کا طواف
تھا یہ اک مضمون اس نالہ کیساتھ  یعنی کہتا ہے کوئی بیدل یہ بات
ہے چراغ شب سیہ روزوں کا تو  شادی دل ہے شب افروزوں کا تو
درد ہے تیرا شفا بیمار کی  زخم تیرا ہے دوا دل زار کی
عاشق حق نت ہے دنیا میں مریض  آہ و درد اسکی دوا ہے بے نقیض
سنکے اس سے شیخ مضمون دعا  مثل سیل اشک اس جانب چلا
سنکے اسدم شیخ کی آواز پا  چونک اٹھی یکبارگی وہ پارسا
شیخ نے پوچھا کہ تو کون ہے بتا  جسکے نالہ سے مرا دل خوں ہوا
رحم حق تجھ پر ہو ہے حیرت کی جا  آشنا کے بعد ہو نا آشنا
میں ہوں تحفہ جسکو کی تمنے رہا  پائی پردہ سے تیرے میں سونوا
ہے پڑی اک غار میں وہ خاک تن  خاک میں غلطاں ہے اسکا تن بدن 29
سر دمیں قد ہوا اس کا خلال  بدر تن گھٹ کر ہوا مثلِ ہلال
قطرۂ خوں تھے ہزاروں چشم پر  ہو لبوں پر آہ و نالہ پر شرر
کیا ہوا حاصل تجھے کہہ بعد ازاں  خلق سے ہو کر کے خلوت میں نہاں
جب سے چھوڑا دوستوں اور شہر کو  تو نے کیا دیکھے کرم حق کے کہو
اسم اعظم سے تمہیں ہوگا عیاں  کیا ملی عظمت اسے ہو کر نہاں
قدر و قیمت پائی میں چھپنے میں یوں  لعل و گوہر کوہ کے کونے میں جوں
خلق سے جبدم ہوئی ہوں میں نہاں  جو نہاں تھا ہو گیا مجھ پر عیاں
تخت پر اپنی محبت کے بٹھا  تاج الفت کا مرے سر پر دھرا
قربت حق سے ملے انست مجھے  غیر اسکے سب ہے وحشت مجھے
تھا مرے ہمراہ عرب کی راہ میں  مر گیا غم سے وہ تیری چاہ میں
حق تعالیٰ کی مرا الفت میں وہ  ہمقریں ہیگا مرا جنت میں وہ
شیخ بولے وہ کریم بے ریا  خطِ آزادی تجھے جس نے دیا

Marfat.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| تاجر دل خستہ الفت میں تری | چار چشم ہے شوق زیارت میں تری | ہے طواف اندر تری امید پر | لگ رہی ہے ہر طرف اس کی نظر |
| سنکے تحفہ نے دعا اک دل میں کر | مر گئی رکھ کر در کعبہ پہ سر | دم میں بھر کر سانس ٹھنڈا مر گئی | عشق کے سب کام پورے کر گئی |
| جان مت دی جان اسنے رائیگاں | جان جاناں پر فدا کی اسنے جاں | عمر طاعت میں گزاری یار کی | مرد وار آخر کو جاں بھی وار کی |
| چھوڑ کر اے دل یہ روبہ شانگی | سیکھ لے اس زن سے تو مردانگی | غم تو اپنا کر نہیں گر تجھ کو غم | جائے ماتم ہے نہ جس جا میں ہو غم |
| آگیا تاجر بھی ناگہ اس گھڑی | دیکھا تحفہ کو کہ ہے مردہ پڑی | بیدلی سے وہ بھی گر کر خاک پر | مر گیا تحفہ کے رکھ پاؤں پہ سر |
| جان دی بیساختہ مثل پتنگ | ساتھ اس شمع کے جلکر بیدرنگ | دیکھ کر یہ حال بولے شیخ یوں | انا للہ الیہ راجعون |
| بعد ازاں تجہیز اور تکفین کر | خاک میں دونوں کو سونپا پاس بسر | شیخ نے دونوں کا کر گور و کفن | بعد راہی ہوئے سوئے وطن |
| رحمت حق ہو جیو شام و سحر | ان شہیدوں کی روان پاک پر | رحمت حق ہو سدا ان پر نثار | دے جگہ ہم کو بھی رب انکے جوار |
| بارہ سو تھے اور اکاسی سال ہجر | ہو چکا جب حضرت تحفہ کا ذکر | ہو چکی جب مثنوی تحفہ تمام | تحفۃ العشاق رکھا اسکا نام |

# تمت بالخیر

## ۳ از جناب عالم لوذعی و فاضل یلمعی جناب مولانا مولوی اشرف علی صاحب مدرس اوّل بدست آمد

| | | | |
|---|---|---|---|
| آہ کہ وہ یار مرا یار نہیں | آہ وہ دلبر مرا دلدار نہیں | آہ مجھے جس نے لیا پھیر دیا | آہ مرا کوئی خریدار نہیں |
| آہ جو لے ہے مجھے پھینکے ہے وہیں | آہ کوئی مجھ سا بھی بس خوار نہیں | آہ جسے دل دیا بس رنج لیا | آہ کوئی یار وفادار نہیں |
| آہ سنے کون مرا درد و غم | آہ بجز غم کوئی غمخوار نہیں | آہ کہوں کس سے میں احوال دل | آہ کوئی محرم اسرار نہیں |
| آہ مصیبت مری پھر کون سنے | آہ مرا یار ہی جب یار نہیں | آہ اے امداد نہ کر آہ آہ | آہ ہی سر قابل اظہار نہیں |

Marfat.com

# غذائے روح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## حمد

کس سے ہو حمد و ثنا اُس ذات کی
قدرتِ حق یہ ہے جس سے دو جہاں
ہے منزّہ وہ تو از کون و مکاں
ہے تو ہی پروردگار دو جہاں
ہم سے طاعت کب تری آوے بجا

کُن سے پیدا جسنے موجودات کی
ہو گئے دو حرف سے کُن کے عیاں
اُسکے پر اوصافِ قدرت ہیں عیاں
ہے تو ہی پیدا کنندہ انس و جاں
ہاں مگر ہو لطف کچھ ہم پر ترا

اُس وجود پاک کی ہو حمد کب
حکم کاف و نوں کے ہوتے ہی ہوا
یا الٰہی تو ہے بیچون و چگوں
خوانِ الوانِ عام ہے سب پر ترا
تجھکو جو لائق ہے اطاعت اے خدا

جلوہ گر ہے جس سے موجودات سب
کُن سے یہ کونین کا نقشہ بنا
راہ اپنی کا مرا ہو رہنموں
شکرِ احساں پر کروں تیرا سدا
ہو وے شاید جب کسی سے کچھ ادا

## نعت شریف حضرت سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تا ہے مقدور سے اَے امداد آ
کس سے ہو وے نعتِ ختم المرسلین
ذاتِ پاک احمدؐ ہے والشمس والضحےٰ ۲
سرورِ عالم محمدؐ شاہ دیں
ذاتِ پاک اُنکی نہ پیدا ہوتی گر

کر تو اب کام و زبان شیریں ذرا
جز بذاتِ پاک ربّ العالمیں
جسکے یہ ذرّے ہیں سارے اولیا
پیشوائے اوّلین و آخریں
ہوتے کب ارض و سما جن و بشر
آل اور اصحاب جتنے ہیں تمام

نام پاک اُنکا ہے احمد مجتبےٰ
ذاتِ احمدؐ ہے وہ بحرِ بیکراں
ہے سزاوار اُسکو تاجِ سروری
حکم اُن کا ہے جہاں میں سر بسر
آسپہ پڑھ امداد تو لاکھوں صلوٰۃ
پڑھ تو انپر سَو درود اور سَو سلام

ہیں وہ مقبولِ جنابِ کبریا
جسکا اک قطرہ ہے یہ کون و مکان
زیب اُسے ہے خلعتِ پیغمبری
وہ یہاں آئے ہیں سب سے پیشتر
تجھکو ہو جسکی شفاعت سے نجات

## مدح مبارک ہر چہار خلیفہ و دیگر اصحاب رضی اللہ عنہم

شہسوارانِ جہاں مردانِ دیں
تیسرے عثمانؓ با علم و حیا
صدق اور عدل اور شجاعت اور حیا
تو بھی جان و دل سے اے امداد اب

چار یار مصطفےٰ اہلِ یقیں
چوتھے ہیں حضرت علیؓ شیرِ خدا
ہے ان ہی چاروں سے دیں کو ارتقا
رہ فدا انپر سدا ہر روز و شب

اوّلاً ابو بکر صدیقؓ اہلِ دیں
اور سب اصحاب اُنکے ذی علوم
اُن سے راضی ہے خدائے دو سرا
جو کوئی بد اعتقاد اُن سے ہوا

دوسرے عادل عمرؓ والا یقیں
ہیں ہدایت کے فلک پر وے نجوم
اور خوش ہیں انسے حضرت مصطفےٰ
ہے وہ مردودِ جنابِ کبریا

اس داستان میں نمبر کا حضرت پیر و مرشد برحق عارف نور مطلق شیخ المشائخ والا ولیاء حضرت مولانا و اولانا قطب میاں دو آب نور الاسلام حضرت خداوند میاں جیو نور محمد جھنجھانوی

Marfat.com

نام سے مرشد کے اے امداد آ | دے زبانِ دل کو اب کچھ ذائقا | سرورِ عالم شہِ دنیا و دیں | عاشق و معشوقِ رب العالمیں
ماہیِ دریائے توحیدِ خدا | مظہرِ حق مصدرِ سرِّ خدا | واقفِ اسرارِ حق دانائے راز | بے نیازِ عالم سے حق سے بانیاز
شاہِ دیں سرخیلِ جملہ اولیا | تاج بخشِ اصفیا داتقیا | پیشوائے شاہ و شاہانِ جہاں | مقتدائے جانِ جانانِ جہاں
رہنمائے زبدۂ اربابِ علم | رہبرِ ہر قدوۂ اصحابِ علم | حامیِ دین متبعِ خیر الامم | دافعِ بدعات وکینِ کفر و ظلم
اخترِ چرخِ ہدا ماہِ عطا | بحرِ علمِ معرفت نجم الہدا | قبلۂ ارباب داصحابِ یقیں | کعبۂ عبّاد و زہّاد اہلِ دیں
یعنی پیر اور مرشد اور مولیٰ مرے | حضرت نور محمد نیک پے | حضرت نور محمد اولیا | پیر و مرشد ہیں مرے اور رہنما
ہیں وہ بیشک مظہرِ انوارِ حق | سر سے پا تک مصدرِ انوارِ حق | دیکھ ٹک جلوہ ذرا اُس نور کا | جس سے ہیں پُر نور یہ ہر دوسرا
سارے عالم پر ہے اُس کا پرتوا | کون سی جا وہ نہیں جلوہ نما | جسکے سر پر خاص سایہ اُس کا ہو | ملکِ غیبی کا ہوا سلطان وہ
خاص جلوے کی چمک جسپر پڑی | چرخِ غیبی کا ہوا ماہِ جلی | چشمِ رحمت سے نظر جس پر کرے | قطرے سے دریا ہو وہ پل مارتے
پرتو اُس نور کا جس پر پڑا | ہو گیا ذرّے سے خورشید ضیا | پرتووں کا اُسکے کیا ہووے بیاں | ہے ہر اک اُنمیں سے خورشید جہاں
آگے اُنکے ذرّوں کے ذرّہ مثال | ہے وہ خورشیدِ فلک بے قیل وقال | کیونکہ ہیں یہ سب کے سب خورشید جاں | اور وہ ہے آفتاب آسماں
اِن میں اُن میں فرق ہے بس بیشمار | اِن سے حاصل کارِ خیر اور اُن سے یار | روشنی انکی سے ہے دنیا کا کار | نور سے اُنکے ہو حاصل روئے یار ۲
دیکھ لے ہے چشمِ دل کی کھول کر | ہر جگہ نورِ محمد جلوہ گر | چاہئے تجھکو اگر وصلِ خدا | سایۂ نورِ محمد ہیں تو آ
عکس سے اُس نور کے تا اے پسر | روئے جاناں پر پڑے تیری نظر | الغرض جو راہِ حق مطلوب ہے | جا قدم لے دوڑ میرے پیر کے
گرچہ یاں سے کر گئے ہیں انتقال | فیضِ باطن ہے دلے اُنکا بحال | بلکہ سو چند اس سے ہے نورِ ضیا | کیونکہ پردۂ جسم کا بھی اٹھ گیا
اب تو بے شک وہ سراسر نور ہے | نور ہے سایہ سے بالکل دُور ہے | سالِ تاریخ اور تولد اور وفات | اُنکی دونوں مجھسے سُن اے نیک ذات
حبب ہوا پیدا وہ نورِ معرفت | شبلیِ دوران ادہم کی صفت | ہجرتِ نبوی کا اے فرخندہ فال | بارہ سو (۱۲۰۱) پر تھا زیادہ ایک سال
بارہ سو انسٹھ (۱۲۵۹) میں کر کے انتقال | اس جہاں سے جاملے باذوالجلال | جسکو ہووے شوق دیدارِ خدا | اُنکے مرقد کی کرے زیارت وہ جا
مولد و مرقد شریف اُن کا پسر | خلق میں روشن ہے جوں شمس و قمر | گر نہ آوے تجھکو کوری سے نظر | پوچھ لے مجھ سے تو اب اے بے خبر
شہر جھنجھانہ ہے اک جائے ہُدا | مسکن و ماوا ہے اُس جا آپ کا | مولد پاک آپکا ہے اور مزار | اس جگہ تو جان لے اے ہوشیار
متصل اُس شہر کے اے نیک نام | ہے عجب دلچسپ درگاہِ امام | سید محمود ہے نام شریف | ہے مکاں وہ بس عجیب و بس لطیف
پاس اُس مرقد کے قبلہ رخ بنی | ہے زیارت گاہ میرے پیر کی | اُس جگہ ہے مرقدِ پاکِ جناب | سر جھکاتے ہیں جہاں سب شیخ و شاب
اعتقادِ دل سے جو جاوے وہاں | اُسپہ سب اسرار باطن ہوں عیاں | دیکھتے ہی اُس کے مجھ کو ہے یقیں | اُسکو ہو دیدار ربّ العالمیں
کرتے ہی زیارت مزار پاک کی | ہو دویں ظاہر اُسپہ اسرارِ خفی | کیوں پھرے ہے جابجا سر مارتا | سایۂ نورِ محمد ہیں تو آ

Marfat.com

جو نہ ہو قدرت تجھے اُس نور تک
ہیں مُرید اور طالب اُنکے بیشمار
اُن کا رتبہ کب تجھے آوے نظر
طالبِ صادق ہے جو تو اے میاں
ہیں خلیفہ آپکے چند اک وہاں
صحبت اُنکی جان پارس اے فنا
دیکھتے ہی اُنکے دَم ہیں لے اخی
ہیں خلیفہ اُنکے گرچہ بے شمار
نیّرِ برجِ کرم ماہِ عطا
عالم و زاہد ولی اہلِ مقام
دوسرے شیخ محمد مولوی
وصف ان کا ہو سکے کس سے ادا
دیکھنے کو حق کے یہ آنکھیں ہیں دلو ۴
ملکِ غیبی کے ہیں ۲ دو شمس و قمر

اُنکے خلفا سے تو جا دامن سے لگ
جنکی برکت ہے جہاں میں آشکار
ہو رہا ہے تو تو بالکل بے صبر
دُوں پتا خانہ کا ہیں اُنکے نشاں
نور سے جن کے ہے روشن سب جہاں
جنکے ملنے سے ہو مس خالصِ طلا
ستو برس کا بُت پرست ہووے ولی
لیک اُنمیں ہیں ۲ دو اعلیٰ باوقار
گوہرِ دُرجِ نعم بحرِ سخا
متقی و پارسا و نیک نام
علم و زہد اُن کا ہے عالم پر جلی
بحرِ عرفاں کے ہیں دونوں آشنا
بے حجاب ہو دیکھ ان سے یار کو
نور سے دیکھ اُنکے رُوئے سیمبر
اِسپہ بھی پھر تو اگر اندھا رہے

ہیں بہت اُنکے خلیفہ اور مُرید
لیک اُن کا مرتبہ دیکھے ہے وہ
الغرض گر تجھ کو اب منظور ہے
راہِ حق تجکو اگر مطلوب ہے
فیض اُنکا عام ہے اک خلق پر
ہے نگہ میں اسقدر اُن کی اثر
اس طرح کے چھوڑ کر مردانِ مرد
اُن میں سے دو شخص ہیں اہلِ ہُدا
صاحبِ ارشاد و تلقین و ہُدا
یعنے ہیں حافظ محمد ضامن اب
بحر ہے مواج دونوں علم کا
مجمع البحرین ہیں عرفان کے
دیکھنے کو مصحفِ رخسارِ جاں
شمع ۲ دو ہاتھوں میں دیدی ہیں ترے
فعر گمراہی میں بیشک جا پڑے

پا سکے ہے اُنکو کب تو اے سعید
چشم بینا دل مصفا جسکے ہو
دُوں پتا بعضوں کا ان میں سے تجھے
قصبۂ تھانہ بھون کی راہ لے
چھوڑ گھر اور جلد لے جا اُنکا در
سنگریزے جس سے ہوں رشکِ قمر
چھانتا پھرتا ہے کیوں عالم میں گرد
ماہِ برجِ معرفت شمس الضحیٰ
عاشقِ حق نائبِ خیر الوریٰ
فیض کی طالب ہے جن سے خلق سب
ظاہری و باطنی با اہتدا
جن سے باغِ دو جہاں سرسبز ہے
چشمۂ عینک ہیں دونوں ایکساں
راہ سیدھی آپ تو اب دیکھ لے

## مناجات بجناب باری تعالےٰ

آل کی برکت سے مجھ بھی یا خدا
میں بھی تو اُس نور کا سایہ ہوں آہ
نیک ہوں یا بد بھلا ہوں یا بُرا
اپنی رحمت سے بلا یا دُور کر
دیکھ عزت پھر مجھے مت کر تو خوار
تجھ سے ہی شرمندگی بس ہے مجھے
ہو کے قائل اپنی تقصیرات سے
آہ و زاری سے اٹھا دست دُعا
نے گدائی تاجداری چاہیئے

اپنے کوچہ کا ذرا راستہ بتا
دُور مجکو ڈال کر مت کر تباہ
تیرا کہلا کے کہاں جاؤں خدا
پر نہ چھوڑوں گا کبھی میں تیرا در
اور نہ کر ذلت گنہ سے شرمسار
پر نہ کر شرمندہ آگے اور کے
اب جو آیا ہوں تو مجھکو بخشدے
مانگتا ہوں تجھ سے تجھکو اے خدا
پر ترے کوچہ کی خواری چاہیئے

ساتھ کا میرے ہر اک واصل ہوا
گرچہ نالائق ہوں بدکار اور بُرا
مت اٹھا ذلت سے اس در سے کہیں
مجھ سے ہیں بندے ترے بے انتہا
مت مسلط مجھ پہ کر شیطان و نفس
شامتِ اعمال سے اپنے مگر
کیا کروں میں عذر تقصیرات کا
تجھکو ہی تجھ سے طلب کرتا ہوں میں
کر مجھے یوں اپنی الفت سے تو مست

کوئے فرقت میں رہا میں ہی پڑا
کفش بردار ہوں مگر اُس نور کا
دوسرا در مجکو اَب ملنا نہیں
پر نہ مجھکو تجھ سوا ہے دوسرا
ہاتھ سے تیرے ہو جو ہو اور بس
ایک مدت تک رہا ہوں دور تر
تیرے آگے عجز و زاری کے سوا
اور کی خواہش نہ اب کرتا ہوں میں
جن سے ہو ویں سب خیال غیر پست

Marfat.com

دی مجھے اب ہوش یارب اسقدر
تجھپہ دیوانہ رہوں آٹھوں پہر
ذکر ہووے نورا ہووے سدا
فکر ہووے نوری ہووے سدا

غیر تیرے جو ہو دل سے دور ہو
تیری الفت سے یہ دل معمور ہو
فکر باطل دل سے میرے دور ہو
مظہر انوار سے پرنور ہو

دے تڑپ ایسی تو اپنے عشق کی
ایک دم آرام نا پاؤں کبھی
شغل ہووے درد وغم کے جام سے
ایکدن بیٹھوں نہیں آرام سے

درد وغم کو اسقدر یارب عطا
جو کہ دیکھے مجھ کو دے آنسو بہا
سینہ بریاں چشم گریاں جان بلب
عشق میں کھینچوں سدا رنج وتعب

کر عنایت بیخودی اب مجھ کو دو
آپ کو کھو کر میں پاؤں آپ کو
درد الفت دے وہ اب دل کو میرے
درد میرے کو دوا ہو درد سے

خاک راہ دردمنداں کو مجھے
جان بریاں چشم گریاں کر مجھے
دے وہ گریہ کو مرے شورائے غفور
جس سے ہو جا چشم طوفاں کا تنور

تا کہ کردوں غرق اس میں غیر کو
ماسوا دلبر کے جو کچھ ہو سدہو
کر عطا ایسی طپش دل کو مرے
ماسوا جاناں کے سب کو پھونکدے

داغ دل سے کر مجھے باغ وبہار
تا کہ آوے سیر کو وہ گلعذار
خانۂ دل کو مرے ویران کر
گنج الفت اسمیں بھردے سربسر

زنگ غیر آئینہ دل سے دور کر
تا کہ دیکھوں اسمیں روئے سیمبر
دام الفت میں پھنسا کر جلد تر
دو جہاں کی قید سے آزاد کر

جام وحدت سے مجھے یوں مست کر
حرف غیریت کا ہو دل سے بدر
دوست سے کر پُر مرا یوں لحم وپوست
پوست سے باہر نہ نکلے غیر دوست

دے رہائی مجھکو یارب آپ سے
آپکو میں اپنے پاؤں آپ سے
ہر جگہ دلبر کی یوں دل میں مرے
غیر کی اُسمیں نہ گنجائش رہے

ہر رگ وپے میں سماوے شغل جاں
دور ہو حرف دوئی از درمیاں
ماؤمن کا مرض دل سے دور ہو
توہی تو باقی رہے تن نور ہو

## اس میں بیان ہے لطف اور احسان کا حضرت مولانا وہادینا ومرشدنا قطب میاں 5
## دوآب نور الاسلام حضرت خداوندم مولوی نور محمد قدس سرہٗ کا کہ اوپر مجھ ناکارہ
## بیچارہ بدراہ روسیاہ امداد اللہ چشتی نوری عفا اللہ عنہ کے ہے

جلوۂ نور محمد نے اب آ
دو جہاں سے مجھ کو فارغ کردیا
خود دکھا برق تجلی کا جلال
خرمن تن میں مرے دی آگ ڈال

دیکھکر اُس شعلہ رو کی بہار
ہر بن مو سے مرے نکلے شرار
اُن شراروں کو اجازت دوں اگر
خاک کردیں ماسوا کو پھونک کر

دیکھتے ہی لالۂ رخ کی پھبن
داغ دل سے ہوگیا باغ وچمن
پھنسکر اُسکی زلف میں امداد میں
دونوں عالم سے ہوا آزاد میں

تھی شب معراج نے وہ زلف تھی
جو تجلی اُس نے پائی نور کی
بحر عرفاں لطف سے اس نور کے
موجزن امداد کے سینہ میں ہے

ایک چشمہ بھی جو اُس سے کھول دوں
غرق اُس میں دونوں عالم کو کروں
اک حباب اُس بحر کا ہے یہ سما
اک ذرہ ہے یہ خور اُس نور کا

گر دکھاؤں اُسکا دُر شاہوار
دو جہانکو اُسپہ کر ڈالوں نثار
جو دکھاؤں اُس تجلی کی چمک
پھونکدے ماہی سے لیکر ماہ تک

یہ رہے نہ وہ رہے نہ میں نہ تو
ہُو ہی ہو باقی رہے خود ہو ہی ہُو
بل نہ حرف ہُو رہے پھر جان تو
ہُو ہی ہو باقی رہے خود ہُو ہی ہُو

اس جگہ خاموش رہنا چاہیئے
سر باطن مت زباں پر لائیے
رکھ قدم امداد اس جا تھام تھام
غور فہم عام پر کر والسلام

لطف واحسان اُسکا لکھ سکتا ہے کب
سر قلم کا بھی قلم اس جا ہے اب
دیکھ یاں مت مار دم امداد اب
بندہ ہو کر حق سے کر حق کو طلب

خوش زمانہ تھا کہ اس ہجران میں
مجھپہ جو جو گذرے تھا اُس آن میں
پھرتا تھا صحرا بہ صحرا کو بہ کو
اپنے اُس دلبر کی کرتا جستجو

Marfat.com

# ذوق شوق محبتِ الٰہی کا بیان

اے خدائے مالکِ ہر دو سرا
درد فرقت سے مرا دل ہے بھرا

بیقراری ہے بہت اے کبریا
ڈھونڈھنے تجکو کہاں جاؤں بتا

بن بلائے تیرے اے شاہِ جہاں
تجھ تلک میں پہنچ سکتا ہوں کہاں

اس دوئی نے کر دیا دور اس قدر
آپ کی بھی میں نہیں رکھتا خبر

دور کر کے مجھ سے کثرت کے حجاب
جلوۂ وحدت دکھا مجھکو شتاب

پھر میں اپنا اس کو کر کے راہبر
تجھ تلک پہنچوں کہیں اے باخبر

بحرِ وحدت میں یہ جاں تھی غوطہ زن
کچھ دوئی کا تھا نہ واں رنج و محن

قیدِ ہستی میں پھنسا تو اس قدر
اصل کی اپنی نہیں تجھکو خبر

عہد و پیماں توڑ کر اے بے وفا
جس لئے پیدا کیا تھا تجھکو یار

تیری دوری سے بہت بیتاب ہوں
رنگِ پرخوں ماہی بے آب ہوں

تو ہی بتلا آپ اپنی مجھ کو راہ
جس سے پہنچوں تجھ تلک اے بادشاہ

واسطے اپنے ذرا صورت دکھا
تاکہ جی قیدِ دوئی سے چھوٹ جا

بحرِ وحدت سے مجھے لاکر یہاں
ڈالا یوں کثرت میں اے جانِ جہاں

تاکہ قیدِ ما و من سے چھوٹ کر
اصل سے اپنے کہیں پاؤں خبر

وہ بھی تو اک وقت تھا اے کبریا
جز وجودِ پاک کے کوئی نہ تھا

ملک میں ہستی کے اے امداد آ
گم کیا ہے آپ کو تو نے بھلا

عہد و پیماں جو کئے تھے تو نے واں
کچھ بھی ان سے یاد رکھتا ہے یہاں

وہ کیا ہرگز نہ تو نے اختیار
۲ راہ سے بے راہ تو اب ہوگیا

## بھائی نے یہ مضمون کتاب نان و حلوا کا کہ تصنیف بہاؤالدین عالی کی ہے جو مطابق اپنے حال کے تھا لکھا

سن نوائے شکنندۂ راہِ قدیم
اور اے گم کردہ راہِ مستقیم

ہے یہ بلبل یار کے گلزار کی
پوچھ باتیں اس سے اس دلدار کی

آفریں اے بلبلِ دستاں سرے
آفریں اے قاصدِ بستاں سرے

مجھ سے راضی بھی ہے وہ دلبر بتا
اور رہائی بھی ہے کچھ سوئے وفا

آفریں اے پیکِ فرخ فالِ من
آفریں اے مایۂ اقبالِ من

ہیں نوائیں کیا تری آتش بھری
آگ جس سے یوں مرے دلمیں لگی

آفریں اے ہدہدِ شہرِ سبا
آفریں اے قاصدانِ دلربا

کہہ تو پھر مجھ سے ذرا حالِ صنم
لیگیا تحقیق دل سے رنج و غم

پھر سنا بہرِ خدا اے نامہ بر
زمزم و خیف و منا سے کچھ خبر

مسکن و وادی سے پھر بہرِ خدا
دے خبر بہرِ خدا بہرِ خدا

کیوں خفا مجھ سے ہوا وہ بے سبب
عہد و پیماں توڑ کے کیوں یکلخت سب

جس سے ہو تسکین کچھ دل کو مرے
وہ بیان کر مجھ سے ہوں قرباں ترے

ایکدن وہ تھا کہ ہم سے دلربا
گاہ خوش ہوتا تھا اور گاہے خفا

گوشِ جاں سے سن تو بلبل سے ذرا
یار کی باتوں سے یہ کہتی ہے کیا

آفریں اے بلبلِ بستانِ جاں
کہہ مرے دلدار کی تو داستاں

قاصدا جلدی خبر مجھ کو سنا
کہتا ہے حق میں مرے کیا دلربا

یا ہمیشہ ہجر پر مسرور ہے
سچ بتا جو کچھ اسے منظور ہے

آفریں اے بلبلِ خوش خواں تجھے
ماسوا سے کر دیا فارغ مجھے

سوزِ دل سے میری با آہ و فغاں
ہر بنِ مو سے نکلتا ہے دھواں

آفریں اے طوطیِ شکر شکن
تجھ پہ ہو قربان میرا جان و تن

نجد کے یاروں کی دے مجھ کو خبر
تاکہ ہو دیں مست سب دیوار و در

ہے دل و جاں دونوں غم میں مبتلا
تاکہ جھومیں سن کے حالِ دلربا

پھر کہوں کچھ یار بے پرواہ سے
کس لئے مجھ سے وہ اب ناراض ہے

کہہ ذرا بہرِ خدا اک حرف تو
از زبانِ آں نگارِ تند خو

ایکدن وہ تھا کہ ہم اور وہ صنم
مثلِ بو و گل تھے آپس میں بہم

خوش وہ دوراں تھا کہ گاہے از کرم
مارتے راہِ وفا میں تھے قدم

Marfat.com

آخرش اک شب بصد رنج والم ‌‌ میں کروں تھا گوشہ میں یادِ صنم
سر بزانو غم سے اس کے بیٹھ کر ‌‌ کھینچتا تھا دل سے آہ پر شرر
جاں بہوں پر حسرتِ گفتار سے ‌‌ دل بھرا نومیدیِ دیدار سے
وہ قیامت قامتِ پیماں شکن ‌‌ آفت دوراں بلائے مرد و زن
فتنۂ ایام و آشوبِ زماں ‌‌ خانہ سوزِ صد چو من بے خانماں
دیکھتا کیا ہوں کہ وہ مہرِ منیر ‌‌ خود بخود ہوتا ہے یاں رونق پذیر
ناگہاں در سے مرے وہ بے حجاب ‌‌ لب گزاں ڈالے ہوئے رخ سے نقاب
زلف مشکیں دوش پر ڈالے ہوئے ‌‌ اور نگہ سے کار عالم کا کئے
بے محابا پاس میرے آن کر ‌‌ پوچھنے مجھ سے لگا وہ باخبر
یہ کہ اے شیدا دلِ محزوں مرے ‌‌ دے بلاکش عاشق مفتوں مرے
آتشِ فرقت میں تیری دل کا حال ‌‌ کیا ہے کچھ تو منہ سے تو اپنے نکال
میں کہا اس سے قسم اللہ کی ‌‌ جان اب مجھ میں نہ کچھ طاقت رہی
بیٹھ کر اک دم سرِ بالین پر ‌‌ اٹھ گیا بے ساختہ وہ باخبر
ساتھ اپنے لے گیا وہ خود پرست ‌‌ عقل و دیں میرا وہ سارا ایک لخت
میں نے تب اس سے کہا اے خوش ادا ‌‌ پھر ہی کب دیکھوں گا تجھ کو یہ بتا
یہ لگا کہنے مجھے دیکھے گا تو ‌‌ خواب میں اپنے پھر آدھی رات کو

## یہ داستان بیچ بیان تاسف اور ندامت اور صرف کرنے عمر کے بیچ اس چیز کے کہ نفع نہ دے قیامت کو اور بیچ معنوں اور غرض قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سُؤر المؤمنین شفاءٌ یعنے جھوٹا مومن کا شفا ہے

عمر گذری ساری قیل وقال میں ‌‌ پھنس رہی غفلت سے اس جنجال میں
اے ندیم اب بہر حق اٹھ تو سہی ‌‌ کچھ نہیں طاقت ہے اب مجکو رہی ۷
اے ندیم اب کفش پا سے دور کر ‌‌ پھر ہوئی ہے وہ آتش جلوہ گر
دے مجھے اب وہ شراب شعلہ زن ‌‌ جس سے جلکر خاک ہو تن اور بدن
اور پلا جلدی سے مجھ کو وہ شراب ‌‌ غیر حق ہو جس سے جلکر سب کباب
وہ شراب اب مجکو دے تو اے لبیب ‌‌ راہ بر ہو جو کہ در راہِ حبیب
دے شراب ایسی مجھے اب جلد تر ‌‌ مست ہوں پینے سے جسکے اس قدر
جس طرف دیکھوں اٹھا کر کے نظر ‌‌ کچھ نہ آوے غیر دلبر کے نظر
وہ پلا مجھ کو تو اب بہر خدا ‌‌ تاکہ فارغ ہوں ز قیدِ ماسوا
اور مئے خمر الجنا ہے لاؤ تم ‌‌ چھوڑ پیالوں کو لگا دو منہ سے خم
اٹھ توجہ کر ذرا بہر خدا ‌‌ کرتا ہے تسبیح اس کی دل مرا
خوف مت کر اہتو اے صاحب شعور ‌‌ کیونکہ ہے اللہ تو رب غفور
تنگ ہے افسوس وقت عمر اب ‌‌ حیف ہے صد حیف کھوئی عمر سب
آہ صد افسوس یہ عمرِ عزیز ‌‌ کھوئی اپنے ہاتھ سے ہو بے تمیز
علم رسمی دور کر مجھ سے اخی ‌‌ عمر علم رسم میں گذری مری
علم رسمی سارا قیل وقال ہے ‌‌ اس سے کچھ حاصل نہ خط و خال ہے
دل کو کرتا ہے یہ مردے سے تبر ‌‌ کچھ نہیں حاصل ہے اس سے جز خطر
طبع کو افسردگی بخشے مدام ‌‌ مولوی کا یاد رکھ پھر یہ کلام
علم کا بر تن زنی مارے بود ‌‌ علم کاں بر دل زنی یارے بود
خرچ تونے علم تن پر کیا ‌‌ ہو گیا حق میں وہ تیرے اژدہا
علم سے کر لے صفائی دل کی یار ‌‌ ہے وہی پھر تیرا یار و غم گسار
علم حق ہے جانِ علم و عاشقی ‌‌ ما لقی ہے مکر ابلیس شقی
عاشقی کا علم حق ہے اور درست ‌‌ اور سوا اسکے ہیں سارے علم سست
جسکے دل میں ہو نہ الفت یار کی ‌‌ ہے بلاشک وہ تو قابل نار کی
ہو نہ جس دل میں محبت کا اثر ‌‌ ہے خدا کی مار اس پر بیشتر
جسکے دلمیں ہو نہ مہر گلرخاں ‌‌ کہنہ انبانہ ہے وہ پُر از استخواں

Marfat.com

رازِ باطن اس سے کب تجھ پر ہو باز
جو کوئی قربان نہ ہووے یار پر
جس کسی کے ہو نہ دل میں مہر یار
علم دیں ہے فقہ و تفسیر و حدیث
اُن تو اس بنتے ہیں اے مردِ خدا
یہ علوم اور یہ خیالاتِ صور
دل کو علمِ عشق سے خالی اگر
حیف ہے کہتا ہے جو تو اے دغل
چند خوانی حکمتِ یونانیاں
علمِ معقولات بے بنیاد ہے
دل کو روشن کر با نوارِ جلی
ان کو جو پڑھتا ہے تو اے زشت خو
سو ارسطالیس سورِ بوعلی
کھا لیا ہے زہر اگر تو نے ذرا
کب تلک افسوس زاری بیشمار
کب تلک اس فکرِ باطل میں مبتلا
سن دف و نے سے وہ گل مردِ عرب
تھا عرب میں ایک مردِ خوش ادا
اور کہتا تھا یہ خوش الحان سے
کچھ کیا حاصل نہ تم نے زینہار
چق چق و لق لق میں یہ عمرِ عزیز
ذکر میں اور فکر میں غیروں کے آہ
ہے تمہارا ذکر در غیر الحبیب
ساقیا یک جرعہ از جامِ قدیم

گو ترے شاگرد ہوں سو فخرِ رازی[1]
اسکے لائق ہے جدا ہو تن سے سر
اُس پہ لائق ہے کہ ہو یالاں کا بار
جو سوا اُس کے پڑھے ہو وہ خبیث
اب پڑھے گا علم بتلا کون سا
فضلۂ شیطان ہے یہ سنگ پر
دیکھتا ہے بے حیا ٹک غور کر
سنگِ استنجا دبیو اندر بغل
حکمتِ ایمانیاں را ہم بخواں
مغز کو خالی کرے گا تا یکے
کیوں بنا ہے کاسہ لیسِ بوعلی
خوک اور کتوں کا جھوٹا کھانا تو
کب شفا حضرت نے فرمایا اخی
جا کے کھا تریاق تا ہووے شفا
شرم کر حق اور نبی سے اتنو بار
تو رہے گا مبتلا اے بے حیا
کہتا تھا کیا خوب از روئے طرب
عشق سے رکھتا تھا وہ کچھ ذائقا
یعنی اس مضمون کو جی جان سے
جز خیال اور وسوسہ اے نابکار
تو نے کھوئی رائیگاں اے بے تمیز
جان اور تن کو کیا ناحق تباہ
کچھ نہیں عقبیٰ میں اب تمکو نصیب
دے تو اب امداد کو مہر کرم

علمِ رسمی گو تو کیسا ہی پڑھے
جو نہ ہووے مبتلائے ماہ رُو
الغرض اس علمِ رسمی میں اخی
عمر سے تیری کوئی پوچھے اگر
فلسفہ یا نحو یا طب یا نجوم
جو ہو دل خالی ز عشقِ دلبراں
سنگِ استنجا ز شیطاں ہے وہ دل
لوحِ دل سے فضلۂ شیطان دھو
پڑھ چکا تو حکمتِ یونانیاں
بحث نحو و صرف میں کی عمر صرف
فخرِ رازی اور ارسطو بوعلی
سرورِ عالم شہ ہر دوسرا
جھوٹے میں مومن کے ہوتی ہے شفا
سینہ اپنا جا کے تو صد چاک کر
کب تلک بیہودگی سے گفتگو
فکر اس کی کر جو تیرا یار ہو
گوشِ جاں سے سن ذرا اے نیکخو
ایک دن فرحت سے وہ بے رنج و غم
ہو ولے تم قوم اے مردانِ کام
جو کہ کرنا تھا کیا تم نے نہ کام
پر کبھی تم نے نہ ذکر اُسکا کیا
چھوڑ کر کے تم نے کوچہ یار کا
لوحِ دل سے دھو اسے اے نکتہ دان
تا کرے شق پردۂ پندار کو

رازِ باطن اُس سے کب تجھ پر کھلے
نام اُسکا لوحِ انسانی سے دھو
کھو چکا تو عمر اپنے کام کی
سات دن باقی ہیں اسمیں ٹک مکر
ہندسہ یا رمل یا اعداد در سوم
سنگِ استنجا ز شیطاں اُسکو جاں
دل نہیں پر ہے سرشتِ آب و گل
اے مدرس درسِ عشق ہم بگو
حکمتِ ایمانیوں کو بھی تو جاں
انکو فضلِ عشق سے پڑھ یک دو حرف
ہیں یہ باطل اور اُن کے علم بھی
کہتا ہے مومن کے جھوٹے کو شفا
کافروں کا جھوٹا ہے زہر اور بلا
دل کو تو آلودگی سے پاک کر
تو کریگا اب بتا اے زشت خو
درد و غم کا تیرے حامی کار ہو
قول اک مردِ عرب کا مجھ سے تو
دائرہ اور نے بجاتا تھا بہم
مدرسہ میں رہ کے یوں لیل و نہار
عمر باتوں میں گئی ناحق تمام
جس نے یہ تم کو دیا ذہن و ذکا
لے لیا ہے آہ رشتہ تار کا
عالم جو دیوے نہ عقبیٰ میں نجات
یار کی آنکھوں سے دیکھے یار کو

[1] مراد ازاں امام حجۃ الاسلام فخر الدین رازی، مستفند تا آنکہ در دل تو محبت کلر خاں نخواہد بود سرِ باطن منکشف نخواہد شد گر مثل فخر الدین رازی ہزار تلمیذ تو بودند ۱۲

Marfat.com

## یہ داستان بیچ قطع علائق اور گوشہ نشین ہونے خلائق سے ہے

جسکو دیوے توفیق رب العالمین　　ہو وہ قیل وقال سے عزلت گزیں
تجکو خلوت میں ہے عزت اے فتا　　اختلاطِ خلق سے ڈھونڈھے ہے کیا
جو ملے گوشہ سے عزت برملا　　خلق کے ملنے سے پھر حاصل ہے کیا
دامنِ عزت سے پامت کر بدر　　کیوں پھرے ہے چوں گدایاں دربدر
گوشۂ خلوت میں تو بیٹھا اگر　　پھر قدم ہرگز کبھی باہر نہ کر
جو تو دیو نفس سے پاوے اماں　　جا پری کیطرح سے ہوجا نہاں
جس طرح پریاں جو رہتی ہیں چھپی　　دیو کے ہاتھوں سے رہتی ہیں بچی
اس طرح جب دور ہو تو خلق سے　　نفس اور شیطاں کے ہاتھوں سے بچے
کب حقیقت سے کھلے گا تجھ پہ در　　تو مجازی سے نہ گذرے گا اگر
ہو وے حاصل کب تجھے راہ خدا　　جب تلک چھوڑے نہ دنیا کا مزا
جو تو چاہے عزتِ دنیا و دیں　　خلوتے از مردم دنیا گزیں
جس نے پایا کچھ بھی خلوت کا مزا　　ہو گیا وہ دوجہاں کا پیشوا
جب ہوئی پوشیدہ سب سے لیل قدر　　ہو گئی وہ رشکِ صد خورشید و بدر
چھپ رہی ہے جو شب قدر اے فتا　　اسلئے مقبول ہے پیش خدا
ہے نہاں جو اسم اعظم اسلئے　　سارے ناموں کا وہی سردار ہے
ہو تو گر عالم سے پنہاں اے ولی　　لیل قدر اور اسم اعظم ہے تو ہی
بیٹھ جا گوشہ میں لے فرزانہ مرد　　اور جمیع ماسوا اللہ سے فرد
گنج مقصد ہے یہ خلوت اے پسر　　لیک علم اور زہد ہو ویں جمع گر
علم بن مت بیٹھ گوشے میں فتا　　اسمیں ذلت ہے تجھے بے انتہا
اور برا ہے علم بھی بے زہد کے　　تو سمجھ اس کو ذرا اے نیک پے
اسپہ یاد آیا مجھے قصہ لطیف　　غور سے سن اسکو اے مرد شریف

## حکایت ایک عابد جاہل کی کہ غار میں رہتا تھا اور جوان دنیادار کی

تھا کسی جا ایک مرد خوش خصال　　عالم و فاضل ولی صاحب کمال
عالم و زاہد سخی اہلِ کرم　　متقی و پارسا و محتشم
رکھتا تھا گھر میں وہ اپنے اک پسر　　صورتِ ظاہر میں مانند قمر
گرچہ ظاہر میں تھا از بس خوبرو　　لیک باطن میں تھا بد اور زشت خو
ناخلف تھا حد سے زیادہ وہ پسر　　رنج تھا اس بات سے اُس شیخ پر
الفتِ پدری سے ہے اے نیک پے　　علم کی تعلیم کرتا تھا اُسے
اپنی کم بختی سے لیکن وہ پسر　　بھاگتا تھا پڑھنے سے ادھر اُدھر
کرتا تھا صحبت بدوں کی اختیار　　نیک باتوں سے اُسے آتی تھی عار
کہتا تھا جس بات سے اسکا پدر　　کرتا تھا برعکس اُس کے وہ پسر
آخرش اک روز تنگ ہو کر کہا　　باپ نے اُس کے کہ سن اے بیحیا
جو کہ تجکو لکھنا اور پڑھنا نہیں　　دور ہو جا پاس سے میرے کہیں
میں نہیں دیکھا ہے تجھ سا ناخلف　　گاو خر بھی تجھ پہ رکھتے ہیں شرف
ایسے نالائق سے کیا امید ہے　　دین و دنیا میں نہ کام آوے مرے
دور ہو گھر سے نکل اے بیحیا　　نوکری کر جا کہیں اور کھا کھلا
بے حیائی سے یہ بولا وہ پسر　　ہے خوشی میری بھی یوں ہی اے پدر
عرض کی اُسنے کہ حضرت خوب ہے　　جلد مجھ کو آج رخصت کیجئے
ایک گھوڑا خوب سا لے دیجئے　　اور خرچ راہ کچھ دیدیجئے
تا کے جبتک میں کہیں نوکر نہ ہوں　　قوتِ بسری اُس سے میں اپنی کروں
سنکے اسکے باپ نے پھر جلد تر　　کردیا تیار اسباب سفر
ایک گھوڑا جو کہا تھا لے دیا　　اور خرچ راہ بھی کچھ دے دیا
اور کپڑوں کے کئی جوڑے بنا　　ساتھ اُسکے کر دیئے اور یوں کہا
جا ترا حافظ خدا اے بدگہر　　پھر قدم ہرگز نہ رکھیو تو ادھر
ہو کے رخصت باپ سے راہی ہوا　　پھر نہ منہ اسطرف کو اُسنے کیا
شہر شہر و در بدر پھرنے لگا　　نوکری کی جستجو کرنے لگا

Marfat.com

رفتہ رفتہ آخرش وہ نوجواں
اک شہر کے بیچ پہنچا ناگہاں

اُس امیرِ نیک کی آئے خوش ادا
نوکری کا تھا قلم جاری سدا

عرض کی اُس نے جوں ہی جا کر کہا
نام اُس کا جھٹ سواروں میں لکھا

پھر جو کی قسمت نے اُسکی یاوری
فوج ساری کا ہوا افسر بھی

عیش اور عشرت میں وہ رہنے لگا
بے غم و بے رنج و بے محنت سدا

اُس پسر کی جس گھڑی اے نیکنام
عیش و عشرت کی ہوئی مدت تمام

نے رہا لشکر نہ وہ فوج و سپاہ
نہ وہ دولت نہ وہ حشمت نہ وہ جاہ

پھرتا تھا صحرا بہ صحرا در بدر
فقر و فاقے سے ولے خستہ جگر

دن کو تو اُس شہر میں پھرتا رہا
رات کو جا ایک مسجد میں پڑا

الغرض کی رات مسجد میں بسر
ہو گئی اتنے میں صبح جلوہ گر

سوچنے دلمیں لگا اپنے جواں
یا الٰہی اَب تنہا جاؤں کہاں

پہن کر پوشاک اور گھر سے نکل
جاتی ہے جنگل کو دوڑی بے خلل

اس جواں کے دلمیں یہ آیا خیال
دیکھ تو تو بھی ذرا چلکر کے حال

کہہ کے یہ اور اُٹھ کے وہ مردِ خدا
ساتھ اُن لوگوں کے آخر ہو گیا

غار کے اندر ہی اندر وہ گدا
رات دن کرتا عبادت کو ادا

اِسلئے اُس غار سے باہر اخی
وہ فقیر ہرگز نہ نکلے تھا کبھی

تھا معین ایک دن ہر سال میں
باہر اُس دن آتا تھا ہر حال میں

خلق اُسکے دیکھنے کے واسطے
جمع ہوتی تھی تلے اُس کوہ کے

تھا وہ دن عالم میں گویا روزِ عید
واں کا جانا سمجھے تھا ہر اک سعید

الغرض اُس دن اُسی معمول پر
جمع خلقت ہو رہی تھی بیشتر

اتنے میں اک شور خلقت سے اٹھا
آئے حضرت سامنے دیکھو ذرا

اور طلب کرتے تھے اُس درویش سے
بس دعائے خیر سب چھوٹے بڑے

اور درویش بھی با التجا
اُن کے حق میں مانگتا حق سے دعا

شام کے ہوتے ہی وہ پیر ہدا
اٹھ وہاں سے غار کے اندر گیا

سوچنے جی میں لگا اپنے جواں
میں بھلا اے دل تنہا جاؤں کہاں

کہتے ہیں اُس شہر میں تھا اک امیر
صاحبِ حشمت امیرِ بے نظیر

دیے تھا عرضی نوکری کی اُسکو جو
اُسکو نوکر اپنا کر لیتا تھا وہ

ایک مدت تک سواروں میں رہا
ہوتے ہوتے عہدہ پھر بڑھنے لگا

چند عرصہ میں ہوا وہ نوجواں
صاحبِ حشمت امیرِ کامراں

ایک مدت تک رہا اس رتبے پر
جب تلک چاہا خدا نے وہ پسر

کی قضا نے جو نظر نوعِ دگر
دم کے دم میں ہو گیا زیر و زبر

نہ قلعہ نہ محل نہ وہ بارگاہ
دم کے دم میں ہو گیا بالکل تباہ

پھرتے پھرتے الغرض با سوز و درد
اک شہر کے بیچ جا نکلا وہ مرد

تا مسافر جان کر اُس شخص کو
دے کھلا کھانا کوئی مردِ نکو

صبح ہوتے ہی وہ مردِ بے نوا
باہر آ مسجد کے در پر ہو کھڑا

تھا اسی حالت میں وہ مردِ گدا
دیکھتا کیا ہے کہ اک خلقِ خدا

اپنے اپنے گھر سے ہر اک مرد و زن
جانبِ صحرا رواں ہے بے محن

ہو رہا ہے آج صحرا میں یہ کیا
بے محابا جو ہر اک جاتا ہے چلا

عنقریب اُس شہر کے اک کوہ تھا
اسمیں اک درویش رہتا تھا سدا

حق تعالے نے اُسکو قدرت سے مدام
بھیجدیتا تھا اُسی جا پر طعام

اُس کا بعد اک سال کے معمول تھا
غار سے باہر نکل کر بیٹھتا

کوہ کی چوٹی پہ جا کر بیٹھتا
آپ کو وہ کھلا تا سب کو دیکھتا

منزلوں سے آتی تھی خلقِ خدا
اُسکی زیارت کیلئے اُس دن سدا

اور کچھ خیرات بھی کرتے تھے واں
لائق اپنے ہر کبیر و ہر جواں

یہ جواں بھی تھا وہیں حیران کھڑا
دیکھئے ہوتا ہے یاں کیا ماجرا

دیکھ کر درویش کو اُس کوہ پر
دور سے کرتا تھا زیارت ہر بشر

اپنا اپنے مدعا کے واسطے
لوگ اُس سے ہی دعا کرواتے تھے

الغرض اُس دن صبح سے تا بشام
تھا رہا اُس کوہ کے گرد اژدہام

خلق ساری اپنے اپنے گھر گئی
رہ گیا واں وہ جوانِ اجنبی

آدمی ہر ایک اپنے گھر گیا
تو کریگا شہر میں جا کر کے کیا

Marfat.com

گر بسر جیوں توں یہاں اس رات کو ۔ صبح کو پھر دیکھئے جو ہو سو ہو
کہہ کے یہ اور ہاتھ رکھکر زیر سر ۔ پڑ رہا جنگل میں تنہا خاک پر

جب گئی تھوڑی سی رات اسکے تئیں ۔ دلمیں اُسکے یہ خیال آیا وہیں
کیوں پڑا تنہا یہاں اے پُر خلل ۔ اٹھ کے اُس درویش کی خدمت میں چل

گر تجھے کچھ عقل ہے اے ہوشیار ۔ کر تو درویشوں کی خدمت اختیار
صحبتِ درویش سے مسرور رہ ۔ اور ساری خلق سے بس دور رہ

حُبِّ درویشاں کلیدِ جنت ست ۔ دشمنِ ایشاں سزائے لعنت ست
دوست درویشوں کا ہووے جنتی ۔ دشمن اُنکا ہے بلاشک دوزخی

چلکے اُس درویش کی خدمتمیں اب ۔ سیکھ کچھ راہ خدا اے بے ادب
واسطے دنیا کے کیوں اے بیخبر ۔ ٹھوکریں کھاتا پھرے ہے دربدر

کیا ہے حاصل رنج لیجانا تجھے ۔ آخر اک دن یار مرجانا تجھے
آخرت کے کار سے غافل نہ ہو ۔ دولتِ دنیا پہ تو مائل نہ ہو

دلمیں اپنے پختہ کر کے یہ خیال ۔ غار کی جانب چلا گھوڑے کی چال
اعتقادِ دل سے وہ اے نیک پے ۔ جا کے قدموں پر پڑا درویش کے

دیکھکر درویش بولا اے جواں ۔ کیا ترا مطلب ہے کہ مجھسے بیاں
عرض کی اُس نے کہ اَے پیرِ ہدا ۔ ہے مجھے مطلوب اب راہ خدا

اور مجھ کو چاہئے ہے کچھ نہیں ۔ راہِ حق بتلائیے میرے تئیں
یہ کہا درویش نے اے نوجواں ۔ گر یہی منظور ہے تو رہ یہاں

میری خدمت میں رہا کر تو سدا ۔ تا ترا مقصود بر لاوے خدا
بے کئے خدمت کوئی پاتا نہیں ۔ خدمتی محروم اب جاتا نہیں

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد ۔ ہر کہ خود را دید او محروم شد
جس نے خدمت کی ہوا مخدوم وہ ۔ کی خودی جس نے رہا محروم وہ

جو مجھے خدمت پسند آئی تری ۔ ایکدم میں تجھکو کردوں گا ولی
جہل سے اپنی وہ درویشِ غبی ۔ آپ کو سمجھے تھا عالم اور ولی

جہل سے بدتر نہیں ہے کوئی شے ۔ جہل کفر و شرک کی بنیاد ہے
جہل سے دلمیں نخوت اور غرور ۔ رہتا ہے جاہل سدا رحمت سے دور

جہل تن میں اک بلائے جان ہے ۔ آدمی جاہل بھی کچھ انسان ہے
ہو سکے جتنا تو رہ جاہل سے دُور ۔ جاہلوں پر ہو غضب حق کا ضرور

تو بھی لے امداد اگر ہے ہوشیار ۔ صحبتِ جاہل نہ کرنا اختیار
تیر کے مانند تو جاہل سے بھاگ ۔ جاہلوں کی ہووے صحبت مثل آگ

ہو یہاں جاہل سے اکثر کام بد ۔ آخرت میں اُسکا ہو انجام بد
جبتلک زندہ ہے جاہل خوار ہے ۔ عاقبت اُسکا ٹھکانا نار ہے

جہل سے اپنے گدا نے آہ آہ ۔ غیر کو ناحق کیا یارو تباہ
جہل کا اُسکی کروں میں گر بیاں ۔ قہقہہ مارے ہر اک پیر و جواں

الغرض پھر وہ جواں باصد خوشی ۔ پڑ رہا خدمت میں اُس درویش کی
پاس اُس درویش کے رہنے لگا ۔ اُسکے کہنے پر عمل کرنے لگا

جو کہ فرماتا تھا پیر اُسکے تئیں ۔ جان و دل سے بجا وہ کرتا تھا وہیں
ایک مدت جب گئی اُس کو گذر ۔ پاس اُس درویش کے اے بہرہ ور

ایک دن درویش نے اس کو اخی ۔ سامنے اپنے بٹھایا باخوشی
ہر طرح کی گفتگو کرنے لگا ۔ اُس جواں سے وہ فقیر بےنوا

اُس جواں نے خوش جو پایا پیر کو ۔ عرض کی اُسنے کہ اے فرزند خو
ہو جو گستاخی مری اسدم معاف ۔ عرض خدمت میں کروں میں صاف صاف

یہ کہا درویش نے اے نوجواں ۔ جو ترا دل چاہے کہہ مجھسے بیاں
عرض کی اُسنے کہ یہ جو آپ کی ۔ آنکھ پر ہے موم کی ٹکیا لگی

اس کو تم وقت وضو اور غسل کے ۔ دور کیوں کرتے نہیں ہو آنکھ سے
دوسرے یہ ناک میں بتی جو ہے ۔ اِسکے رکھنے کا سبب بتلائیے

دونوں باتوں کا مجھے دیجیے جواب ۔ تاکہ ہو موقوف دلکا پیچ و تاب
یہ کہا درویش نے اے یار غار ۔ جب کہ کی میں نے فقیری اختیار

یہ کیا تھا عہد میں نے اُس گھڑی ۔ جب تلک باقی ہے میرے جی میں جی
میں کروں گا نفس کے برعکس کار ۔ گو وہ کیسا ہی ذلیل ہو اور خوار

اس سبب سے رات دن میں برملا ۔ برخلافِ نفس کرتا ہوں سدا
ناک کی بتی کا سن مجھسے سبب ۔ نفس نے اک بار کی خوشبو طلب

Marfat.com

یوں کہا اک روز مجھ سے نفس نے / عطر مجموعہ کا مجھ کو چاہیے
میں نے بدلے عطر کے لی ہے پسر / گوہ کی بتی ناک میں اسدن سے دھر

تاکہ آوے نفس قابو میں تمام / ایسے ایسے اسلئے کرتا ہوں کام
اور دشمن تو دوسرا مجھ سے یہ اب / آنکھ کے اک بند کرنے کا سبب

بند میں نے آنکھ کو یوں کر لیا / حق کی نعمت ہیں نہ ہو اسراف تا
کیونکہ دو[۲] سے دیکھتے ہیں جسقدر / ایک سے بھی اُتنا آتا ہے نظر

اسلئے کافی ہے مجھ کو ایک بھی / گرچہ میں نے بند کر لی دوسری
بند کی ہے آنکھ میں نے اس قدر / تا کھلے ہرگز نہ یہ پھر عمر بھر

اس قدر ٹکیا جمائی موم کی / حشر تک ہرگز نہ اُترے گی کبھی
سُنکے یہ باتیں جواں نے یوں کہا / گرچہ میں جاہل ہوں اے مرد خدا

عالم و فاضل ہے پر میرا پدر / اُس سے میں اکثر سُنی ہے یہ خبر
غسل کرنے سے جنابت کے کبھی / خشک رہ جائے اگر اک بال بھی

اس جنابت سے نہ ہوگا پاک وہ / تو کرے سَو بار تن کو شست و شو
کیونکہ دھونا فرض ہے گا جسم سب / گر رہا کچھ خشک پاک ہوتا ہے کب

اور تیرا عضو سارا اے عزیز / خشک رہتا ہے سدا کرنے تمیز
یعنی تیری آنکھ ساری دیکھ لے / خشک رہتی ہے یہ نیچے موم کے

دوسرے یہ ناک میں تیرے اڑی / ایک بتی گوہ کی جو حد سے سڑی
کس طرح تیری نماز ہووے درست / جب تلک غسل و وضو ہووے نہ چست

اسکے اوپر آپ کو اب اے فقیر / کہتا ہے تو صاف پاک اور بے نظیر
ایسے عملوں سے خدا دیوے پناہ / دین و دنیا جو کرے دونوں تباہ

اس طرح کے زہد و تقوی اسے ترے / یہ ترا خادم بہت حیران ہے
سُنکے یہ باتیں جواں سے وہ گدا / دلمیں کر انصاف اور چپ رہ گیا

زانوں میں رکھکے سر اپنا فقیر / مارے خفت کے ہوا ایسا حقیر
شیر کے آگے ہوں جوں روباہ پیر / اس جواں کے سامنے اُسدم فقیر

ایک عرصہ تک تامل میں رہا / پھر یہ اپنے دلسے اُسنے یوں کہا ۱۲
فکر کے تو انصاف اے دل اب ذرا / اس جواں کو اپنا تو مرشد بنا

اُٹھ یہاں سے کر کے توبہ جلد تر / اس جنابت کو بدن سے دُور کر
غسل کامل اور وضو کو چست کر / باندھ پھر حق کی عبادت میں کمر

الغرض نہا دھو کے اُٹھ کر با نیاز / کی ادا اُس وقت جو اُسنے نماز
وہ مزہ اور حظ اُسے حاصل ہوا / جسکی کچھ ہوتی نہیں ہے انتہا

وہ تجلی اس گھڑی حاصل ہوئی / پہلے اُس سے جو نہ دیکھی تھی کبھی
ہو کے نادم پہلی باتوں سے بلا / اُس جواں کو پاس اپنے یوں کہا

علم دیں جا کر کے پڑھ تو شہر سے / پھر سکھایا کر یہاں آکر مجھے
شرم آتی ہے بڑھاپے سے مجھے / اسلئے پڑھنے کو کہتا ہوں تجھے

اُس جواں نے سنتے ہی جھٹ برملا / جو کہا تھا پیر نے وہ ہی لیا
سیکھنے سے علم کے اے بہرہ ور / ہو گیا درویش راہِ راست پر

ہو گیا درویش پھر تو بے خلل / عالم و زاہد و متقی بے بدل
ہو گئے جب علم اور زہد ایک جا / جب ہوا مقبول درگاہِ خدا

ہونا علم اور زہد آپس میں بہم / رکھ سکے کب رہ میں عزلت کے قدم
علم ہے جو راہ دکھلا دے تجھے / دھو دیوے زنگ گمرہی دلسے ترے

زہد وہ ہے جو اُکھاڑے بیخ سے / ماسوا دلبر کے دلمیں جو ہے شے
جو جو ہے دلمیں سوا حق کے بھرا / زہد وہ شے ہے کرے سب کو فنا

یہ ہوس دل سے ترے باہر کرے / اور دلمیں خوف و ڈر ظاہر کرے
ڈرتے ہیں حق سے وہ مردانِ خدا / علم حق جن کو کیا حق نے عطا

اِنّما یخشی ہے اُنکی شان میں / کہتا ہے حق دیکھ لے قرآن میں
یعنے مجھ سے اب بہت ڈرتے ہیں وے / عالم و عامل ہیں جو بندے مرے

یخشی اللہ کو نشان علم جان / اِنّما یخشی[۱] اقرآن میں پڑھ جوان
دل کو علم خوف سے آباد کر / جا حدیث لو علمتم یاد کر

یعنے فرماتے ہیں یہ حضرت نبیؐ / جانتا ہوں میں جو تم جانو کبھی
ذکر کیا ہنسنے کا بلکہ برملا / روتے روتے غم سے دو نالے بہا

[۱] یہ اشارہ ہے طرف آیۃ اِنّما یخشی اللہ من عبادہ العلماء یعنے خدا کے بندوں میں علماء ہی خدا سے ڈرتے ہیں ۱۲۔

ساقیا وہ جام اب مجھ کو پلا
تاکہ دریار جا دل میں سما
ٹکڑے ٹکڑے جس سے ہو سینہ مرا
درد سے ہو درد اسکے کی دوا
درد و غم سے کرکے پُر اک جام لا
علم کانِ بہر زاغ و باغ بود
جلد دے امداد کے منھ سے لگا
ہمچو مرد وزور اچراغ بود

## اِس داستان میں مذمت اُن علماء کی ہے جو مشابہت رکھتے ہیں امراء کی اور دُور رہتے ہیں فقراء سے

فقر سے ہو علم کو زیب اے پسر
علم کی عزت بلاشک فقر ہے
فقر و فاقہ عالموں کا تاج ہے
علم کا نقصاں ہے حضرت مولوی
اور کب تک مُرغ و ماہی سے اخی
اِسقدر مال و منال اے باادب
اُس میں بس اتنا تکلف ہو ضرور
اور نیز اِسقدر مال و منال
نان و حلوا قند و شکرّ قورما
علم دیں سے یوں کرو جھنڈا کھڑا
آخرش تجھ کو کرے دیں سے بری
ایک لقمہ بھی جو کھاوے شبہہ ناک
تجھ کو مال و جاہ پر مفتوں کرے
ایسا لقمہ دین کو یوں کھاوے گھن
یعنے اِک دانہ اگر ہو شبہہ ناک
تخم اُسکا ڈالے اپنے ہاتھ سے
اور اُسکے کاٹنے کے واسطے
اور گوندھیں اُسکو حورین جنتی
اور جلاویں لاکے حضرت جبرائیلؑ
اور پکاویں حضرت مریمؑ اُسے
گرچہ اُس پر ایسے ایسے ہوں عمل
نے زباغ و زاغ و اسپ و گاؤ خر
فقر و فاقہ عالموں کا فخر ہے
مومنوں کا فقر ہی معراج ہے
حشمت و مال و منالِ دنیوی
نوکریگا زیب و زینت خوان کی
جز فریب و مکر کے ہو جمع کب
جَو کی روٹی اور کچھ دالِ مسور
جمع ہو کیونکر یہ از وجہ حلال
ہو میسر بے شبہہ کیونکر بھلا
اور کھانا پھر نہ ہو اِس طرح کا
نہ یہ تن آرائی و یہ تن پروری
خاک کھا اور ڈال تو دانتوں پہ خاک
نورِ عرفاں دل سے وہ بیروں کرے
اندر اندر جس طرح لکڑی کو گھن
اُسکو لیکر حضرت ابراہیمؑ پاک
اور گاؤ چرخ سے بونا کرے
آہن تو سے اگر دانتی بنے
باخوشی کوثر کے پانی سے اخی
لکڑیاں طوبیٰ کی جھٹ بے قال و قیل
نوحؑ کے تنور میں اے نیک پے
پر نہ اُس لقمے کا کچھ جاوے خلل
فقر فخری کہتے ہیں حضرت نبیؐ
فقر و فاقے سے ہے عزت علم کی
مولوی کو بے گماں لاریب ہے
قاقم و خزکب تلک یوں پہن کر
آپ کر انصاف اے صاحب کمال
تنو مشقت گر کرنے ہو ہونڈ ھال
موٹا جھوٹا کپڑا تن ڈھکنے کو ہو
مال و مُلک و دولت و باغ و بہار
جسکے اوپر آپ کو کہتے ہو وا
ہاتھ میں کچھ مال لا یا شبہ ناک
مال و مُلک و دولت و باغ و چمن
اور یہ لقمہ آخرش اے نیک نام
تو تو اس لقمے کو کھاوے بے شبہہ
تو بُرائی اور خباثت بدرگی
سیکڑوں تعظیم اور عزت سے جا
اور سینچیں آب زمزم سے اُسے
اور بلیں حضرت خیرالنساءؓ
اور خمیر اُسکے پہ پڑھتے بے عدد
اور پھونکیں آگ اسکی دمبدم
اور اگرچہ تو پڑھے اے ہوشیار
باوجود ایسی کراماتوں کے یار
فقر سے ہو زیب و زینت علم کی
حشمت دنیا ہے ذلت علم کی
اُسکو اسباب جہاں سے زیب ہے
ہوگا تو آراستہ اے نامور
ہو میسر کب تجھے یہ از حلال
آوے کب کچھ ہاتھ میں مالِ حلال
اِس سے زیادہ ہو نہ پھر تجکو کبھو
مسند و تکیہ و خانہ زرنگار
عالم و فاضل ہیں ہم باالتقا
تاکہ ہو تو نرم پوش اور خوش خوراک
سب یہ گردن میں پڑینگے طوق بن
زہر قاتل ہو ترے حق میں تمام
دین اور ایمان ترا کھاتا ہے یہ
شبہہ کے لقمے کو سن مجھ سے اخی
بو دیں کعبے کے حرم میں برملا
حضرت ابراہیمؑ آ کر پے بہ پے
حجر اسود سے بنا کر آسیا
فاتحہ یا قل ھو اللہ احد
حضرت عیسیٰؑ نبیِ محترم
اُسکے ہر لقمے پہ بسم اللہ ہزار
وہ خباثت اُسکی ہو پھر آشکار

Marfat.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| آخرش خاصیت اُس کی جب کھلے | وہ ہی لقمہ زہر ہو تجھ کو لگے | راہِ طاعت میں تجھے بیجان کرے | خانۂ دیں کو ترے ویراں کرے |
| راہِ جنت کی چھڑا کر بے خلاف | راہ دوزخ کی بتادے تجھ کو صاف | دردِ دیں کا ہے تجھے اپنے اگر | جلد اُسکا کر علاج اے بے خبر |
| ورنہ ہوگا دین تیرا سب تباہ | کر علاج اسکا ذرا ہمراہ آکہ | کرکے محنت اور مشقت باکمال | جا کے پیدا کر تو کچھ قوتِ حلال |
| اس ہوا و حرص سے تو درگذر | کر قناعت پیشہ مت پھر دربدر | جو نہ ہووے جامہ اطلس تجھے | تن کے ڈھکنے کو ہے کملی بس تجھے |
| ہو نہ گر کمخواب و مخمل گلبدن | اک گزی کافی ہے ڈھکنے کو بدن | نان و حلوا و قورمہ زردا پلاؤ | اور بریانی متنجن نان پاؤ |
| ہوں نہ یہ کھانے اگر باقند و مشک | تجھ کو کافی ہے پیاز و نانِ خشک | سونے چاندی کے نہ ہوں برتن اگر | مٹی کی صحنک بھی کافی ہے مگر |
| اور نہ ہووے گر پیالہ زرِ ناب | کف سے پی سکتا ہے اپنے یار آب | اور سنہرے آبخورے گر نہ ہوں | پی سکے ہے یار پانی چلوؤں |
| اور نہ ہوویں اسپ گر زریں لجام | پا پیادہ چل سکے ہے چند گام | گھوڑا ہاتھی اونٹ خچر جو نہ ہو | چل سکے ہے پا پیادہ یار تو |
| جو نہ ہووے دُور باش از پیش و پس | دُور باشِ نفرتِ خلق از تو بس | یعنے گر ہوویں نہ تیرے باوقار | آگے اور پیچھے نقیب اور چوبدار |
| اس سے بہتر ہے کہے تجھ کو ضرور | سارا عالم ہر طرف سے دُور دُور | اور نہ ہوں گر خانہائے زرنگار | کر سکے ہے زندگی در کنج غار |
| ہو نہ گر دالان کوٹھا کوٹھڑی | رہنے کو کافی ہے خس کی جھونپڑی | اور نہ ہوویں فرش گر ابریشمیں | بوریے کہنہ پہ ہو گوشہ نشیں |
| مخمل و دیبا کا تکیہ گر نہ ہو | رکھ کے پتھر سر کے نیچے یار سو | واسطے داڑھی کے گر کنگھی نہ ہو | انگلیوں سے کنگھی کر سکتا ہے تو |
| اس جہاں میں ہے تو چند اک روز کو ۱۴ | بَن کے پھل سے کر بسر اوقات کو | الغرض جس چیز کا چاہے یہاں | ہو سکے ہے اُسکا بدلہ بیگماں |
| جس کا چاہے تو جہاں میں ہو عوض | تجھ کو حاصل اُس کا بدلہ ہو غرض | اور جہاں میں بے عوض ہے جان تو | قدر اپنی عمر کی پہچان تو |
| عمر کا بدلہ نہ ہو سکتا ہے یار | اسکو ہاتھوں سے نہ کھو اے ہوشیار | ساقیا بہرِ خدا وہ جام دے | چھوٹے کر حرص و ہوا کی قید سے |
| | تاکرے امداد جا کر بے محن | یار کے کوچے میں قرباں جان و تن | |

## بیان چیزوں مختصر متفرق کا اور بیچ اشارہ قولہ تعالیٰ کے
## اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَۃً انصاف اور اخلاص کے ساتھ

| | | | |
|---|---|---|---|
| خرچ جاں اپنی کرو اے عاشقو | دوستی میں اپنی گر تم راست ہو | جو کوئی اس راہ سے آگاہ ہے | تن کو جانے ہے کہ سنگِ راہ ہے |
| ٹھوکریں کھاتا ہے سب کی وہ سدا | جو کوئی اس راہ سے واقف ہوا | گیند دولت کا وہ آخر لیگیا | جان دی جس نے پیا لے دلربا |
| دو جہاں سے اُس نے بازی جیت لی | یار کے قدموں پہ جسنے جان دی | گر حیات اور عیشِ خوش چاہے ہے یار | گاؤ نفس اپنے کو تو اوّل تو مار |
| گر جوانی میں نثارے دوست جاں | سا عَوَانٌ بَیْنَ ذٰلِکَ پڑھ جواں | یعنے بچہ یا کہ بوڑھی گائے ہو | اُسکی قربانی نہ ہووے جان تو |
| گر جوانی میں تو قرباں آپ کو | یار کے قدموں پہ جو کچھ ہو سو ہو | جو ہوا بوڑھا گراں جانی نہ کر | بوڑھے بکرے کی تو قربانی نہ کر |
| سب ہوئے برباد ایام شباب | بہر دیں کچھ بھی نہ لی تو نے شتاب | دن جوانی کے ہوئے آخر تمام | کچھ کیا حق کیلئے تو نے نہ کام |
| گذرا سن پنجاہ سے اور اک سجود | نے کیا تا کام آوے اے جہود | شصت سے بھی عمر زیادہ ہوگئی | کام کی جو بات تھی ہرگز نہ کی |

Marfat.com

عمر تیری کام کی گذری نہ آہ | ایک بھی سجدہ نہ تونے کر لیا
تا کہ کام آتا وہ تیرے یومِ دیں | وہ کیا ہرگز نہ تونے اے لعیں
اب بھی نوائے عندلیب کہنہ سال | کر شروع آہ و فغاں چوں نے بنال
جو کیا نالہ نہ در فصلِ بہار | کر ادا اُس کو خزاں میں زینہار
اب بھی تو بہر خدا اے بے خبر | اس بڑھاپے کو غنیمت جان کر
عجز سے رو کر خدا کے روبرو | توبہ و استغفار کر ہر لحظہ تو
جو جوانی میں کیا تونے نہ کام | کر ادا اُس کو بڑھاپے میں تمام
تا کہ تو جانے زیاں کا سود یار | تجھے گنہ تو نقد اور توبہ اُدھار
غرق دریائے گناہی تابکے | در معاصی روسیاہی تابکے
غرق دریا میں گناہوں کے بھلا | تو رہے گا کب تلک مجھ کو بتا
اور بدیوں سے تو اپنی روسیا | کب تلک رکھیگا اے حال تباہ
گوش جاں سے پنبۂ غفلت نکال | جدِّ امجد کا تو سُن پھر مجھ سے حال
حضرت آدمؑ کہ دادا سب کے تھے | اور خلیفہ تھے خدا کے جا نلے
اور فرشتوں نے اُنہیں سجدہ کیا | دی خدا نے رہنے کو جنت میں جا
اک گنہ کرتے ہی سُن اُن کو کہا | مذنبی مذنب نکل اب یاں سے جا
تو طمع رکھتا ہے باچندیں گناہ | داخل جنت ہو تو اے روسیاہ
اک گنہ کے ساتھ آدمؑ کو نکال | حق نے جنت سے دیا پھر دور ڈال
جو کرے صدہا گنہ شام و سحر | کس طرح جنت میں ہو اُسکا گذر
حد سے گذرا انتظار اب ساقیا | کر مدد یہ وقت ہے امداد کا
عمر گذری ہجر میں جلتے ہوئے | اب تو مت محروم رکھ دیدار سے

## اس داستان میں بیان ہے مُرادِ قول نبی صلعم کی حُبُّ الوطن مِنَ الایمان کہ کیا غرض ہے اس سے

قید میں عصیاں کی جو قید ہیں | سرِ غیبی سے وہ ناامید ہیں
جو گناہوں کے پڑے ہیں جال میں | یار کے دیدار سے محروم ہیں 15
تن بدن کو پالتے ہیں جو کوئی | قید میں ہیں نفس اور شیطانکی
لذتِ تن میں پڑے ہیں جو کہ بد | اُنکی گردن میں ہے حَبْلٌ مِّن مَّسَد
بند تن کو توڑ زنداں سے نکل | یار کے کوچہ کو اٹھکر جلد چل
اٹھ توجہ کر سوئے ملکِ نعیم | یاد کر اوطان اور عہدِ قدیم
اٹھا کہیں بہر خدا ٹک سوچ تو | یار کے کوچے کو اور اس عہد کو
یار کی تجھ کو محبت ہے اگر | راہ لے کوچے کی اُس کے جلد تر
ظاہر اور باطن علیم اے نیکتن | کہتے ہیں ایماں سے ہے حبِّ وطن
یہ وطن ہند و عراق و شام کے | وہ وطن ہے اور جسکا نام لے
یہ وطن دنیا کے ہیں سب اے اخی | کب کرے تعریف دنیا کی نبیؐ
دوستی دنیا کی شر ہے اور خطا | ہو خطا سے کب تجھے ایماں عطا
ترک دنیا کو کرے ہے یار جو | دو جہاں کا ہوتا ہے سردار وہ
چھوڑ کر دنیا کو جاتا ہے وہ یار | اُس وطن کو نفس پر ہو کر سوار
نیک طالع ہیں وہی اے نیک تن | جنکو رغبت ہے سوئے اصلی وطن
ہیں سعادتمند جو سب چھوڑ کر | رکھتے ہیں وہ راہِ اصلی پر نظر
اس وطن میں ہے تجھے جان اک سفر | جوں مسافر چاہیے کرنا گذر
دیکھ کر اس راہ کی باغ و بہار | کر لیا تونے وطن ہی اختیار
شہر تن میں اسقدر تو آپھنسا | اس وطن کو کر دیا دل سے جدا
اس وطن میں ہے جو یہ خود بیوطن | تو پڑا کب تک رہیگا خستہ تن
موڑ منہ اُدھر تن سے جانکو شاد کر | اپنا تو اصلی وطن آباد کر
چھوڑ کر اصلی وطن اپنا بھلا | کوئی ویرانے میں رہتا ہے پڑا
ہے یہ دنیا خانہ سو ویران یار | اسکو ناداں ہی کرے ہے اختیار
ہے یہ ویرانہ سمجھ اور غور کر | اُلوؤں اور چغدونکے رہنے کا گھر
ہے یہ جنت واسطے کفار کے | ظالم و فساق و بد اطوار کے
اور مومن کو ہے زنداں یہ جہاں | عیش اور آرام زنداں میں کہاں

Marfat.com

فکر کر ایسی کوئی اے بے خبر — تاکہ تو اس قید سے ہووے بدر
چھوڑ کر کے اپنا خانہ زرنگار — اس نجاست پر ہے تو مفتون یار
کب تلک اے شاہباز پر فتوح — تو رہیگا دور از اقلیم روح
کب تلک اے ہدہد شہر سبا — تو رہیگا اس سفر میں بستہ پا
کیوں پڑا خاکی کنوئیں میں سر کے بل — گر تو یوسف ہے کنوئیں میں سے نکل
اس نجاست پر یہ سبزہ دیکھ کر — ہوگیا مفتون تو اے خیرہ سر
واسطے تصویر بیجاں کے میاں — آپ کو رسوا کیا اندر جہاں
لوح دلسے سب خیالا تو انکو دھو — جان سے اک یار پر مفتون ہو
جب نہ تجھ کو ہو پسند ہرجائی یار — کیوں نہ ہو بیزار اس سے کردگار

آشیانہ ہے ترا عرش بریں — تو پڑا ہے قید میں اندر زمیں
کیوں خراب آباد میں ہے تو پڑا — دیکھ چل گلزار کی آب و ہوا
حیف ہے صد حیف اے صاحب ہنر — ایسے ویرانے میں کھولے بال و پر
کر کے کوشش بند پا سے دور کر — اور اڑا تو آپ کو بچر عرش پر
تا عزیز مصر ربانی ہو تو — جسم سے چھوٹے تو روحانی ہو تو
ایک دانے کیلئے اے زشت خو — جال میں تو نے پھنسایا آپ کو
بھر رہے دل میں خیالات جہاں — ذکر و فکر حق بھلا اس میں کہاں
یار ہرجائی نہ بن اے بیوفا — خالصاً اک دلربا سے دل لگا
ایک سو ہو کر یہ سن مجھ سے مثال — تاکہ ہو معلوم تجھکو سب یہ حال

## حکایت بسبیل تمثیل کے لکھی گئی نظم

تھی اک عورت خوبصورت نازنیں — سیمتن نازک بدن اور مہ جبیں
ایک دن با ناز با صد کر و فر — ایک کوچے میں ہوا اسکا گذر
اس پری کا دیکھ کر حسن و جمال — ہوگیا وہ مثل تصویر خیال ۱۶
اسکو یوں مجنوں و شیدا دیکھ کر — عشق کا اسکے ہوا زن پر اثر
کیوں کھڑا ہے کسکا تجھ کو دھیان ہے — کسلئے آئینہ ساں حیران ہے
اس جواں نے یوں کہا جان جہاں — چھوڑ تجھ کو اب بھلا جاؤں کہاں
عشق نے تیرے مجھے بیخود کیا — کام مجھ کو کچھ نہیں اب تجھ سوا
حسن میں بہتر ہے مجھ سے لاکھ بار — جسپہ ہیں شمس و قمر دونوں نثار
سنکے یہ اور چھوڑ کر اسکو وہ خام — ہٹ کے پیچھے کو چلا چند ایک گام
اک طمانچہ اسکے منہ پر مار کر — یہ لگی کہنے اسے اے خیرہ سر
غیر پر کیوں کی نظر میرے سوا — ہے یہ دعوی عشق کا اے بیحیا
کیا یہی ہو ہے وفائے عاشقاں — غیر پر مائل ہو ظاہر یا نہاں
اپنا عاشق ہو کے دیکھے غیر کو — کعبے میں چاہے بنانا دیر کو
غیر کو نظروں سے تو اپنی نکال — چشم دلسے دیکھ پھر حق کا جمال
جو سوا حق کے ہے دے سبکو جلا — ایک دلبر سے تو دل اپنا لگا

زلف و رخسار و لب اسکے رشک حور — جسکی الفت میں دل اک عالم کا چور
اتفاقاً سوختہ دل اک جواں — دیکھ اسکو ہوگیا عاشق بجاں
اڑ گئے سب ہوش اور صبر و قرار — ہوگیا گل محو اندر روئے یار
یوں کہا زن نے اسے اے سادہ رو — حال اپنے کو بیاں کر مجھ سے تو
جا بیاں سے دیکھ اپنا کام کر — کیوں بلا میں پڑتا ہے اے خیرہ سر
عشق تیرا لیگیا اے میر بیجاں — ہوش و عقل و صبر اور تاب و تواں
یہ کہا زن نے اسے اے بیخبر — ہے مری ہمشیرہ مجھ سے خوب تر
دیکھ اسے سنکر ذرا اے سادہ رو — آتی ہے پیچھے مرے وہ ماہ رو
جب لگا جانے تو زن نے دوڑ کر — دھول اک سر پر لگائی جلد تر
میری صورت پر اگر عاشق ہے تو — اپنے اس دعوے میں جو صادق ہے تو
کرتا ہے دعوی تو میرے عشق کا — غیر کو کیوں دلمیں بھر دیتا ہے جا
جو کہ ڈالے غیر پر اپنی نظر — ہے حقیقت میں وہ مشرک سر بسر
رکھتا ہے دلپر تو داغ حب غیر — اور چاہے کوچۂ دلبر کی سیر
دوسرا ہے کون یاں حق کے سوا — کسلئے احول بنا ہے بے حیا
جز وجود مطلق اور ہستی پاک — دھیان میں تیرے جو آوے ہے سب خاک

Marfat.com

تو کہاں اور ہیں کہاں عالم کہاں
ہے یہ اک نور منزہ اے جواں

ہے ہزاروں آئینہ میں جلوہ گر
ایک صورت جان لے اے بیخبر

ہے کہاں سے کثرتِ آئینہ جاں
ہیں سب اسماؤ صفات اے نکتہ داں

اِس سکر نے بند لبوں کو کر لیا
گفتگو کی قید سے دل چھٹ گیا

جامِ وحدت دیکھئے ساقی جلد تر
ماسوا کی قید سے آزاد کر

اوّل و آخر نہان و آشکار
ایک ہے خورشید اور ذرہ ہزار

ہے ہزاروں آئینوں میں اک جمال
اِس تکثر سے ہے حیران عقل حال

اِس سے زیادہ کہہ نہیں سکتا ہوں اب
قند وحدت سے ہوئے ہیں بند لب

ساقیا اِس دشت وحشت سے چھڑا
یار کے کوچے کا دے رستہ بتا

تا کہ میں سب چھوڑ کر کے بند تن
بحر دردِ عشق میں ہوں غوطہ زن

## اس میں بیان ہے بلاؤں اور محنتوں کا حال جو عشق کی راہ میں ہیں اگرچہ بھاری ہیں لیکن سب اور ہلکی ہیں عاشقوں پر بلکہ بڑی راحتیں اور چین ہے اور پر عاشق آزاد کے

ہیں طریقِ عشق میں صد ہا بلا
اے دلِ غمگین غم میں مبتلا

محنت و خواری و ذلت اور حذر
انتظاری بیقراری درد سر

نے عزیز و نے قریب و نے شفیق
نے کوئی غمخوار انکا نے رفیق

لیک عاشق ماہرانِ عشق ہیں
ہیں وہ خوش ہر دم بلا و رنج میں

جان بازی میں ہیں پختہ پر نہ خام
بود سے اپنے ہیں بے خود لا کلام

خار و خس کو غیریت کی آگ دے
بافراغ دل تو تنہا راہ لے

ڈھونڈ مت اندر خودی کے بہتری
بہتری ہے بیخودی میں اے اخی

رنج و غم ہوتا ہے فرحت اور خوشی
جبکہ حاصل ہووے مقصود ولی

بکریوں کے پاؤں کی گرد و غبار
بھیڑیے کی آنکھ میں باغ و بہار

انکو حاصل یاں جمالِ یار ہے
گرچہ تن اُن کا مثالِ خار ہے

عیش و عشرت جبتلک چھوڑے نہ تو
غیر حق سے اور منھ موڑے نہ تو

کب بھلا حاصل تجھے ہو راہ عشق
مبتلا ہے تو تو اندر حبّ و فسق

توشہ ہے اس راہ میں تقویٰ اترا
نان و حلوا طاق میں رکھ اے فتا

نان و حلوا کیا ہے یہ فرزند و زن
تیری گردن میں پڑے جو طوق بن

نان و حلوا کیا ہے یہ باغ و بہار
مسند و تکیہ و خانہ زرنگار

نان و حلوا کیا ہے سُن اے بدقماش
یہ سعی تیری ہے از بہر معاش

بے بقا کیو واسطے اے خود پسند
ہو گا کس کس کا تو یاں احسانمند

تجھ کو یہ صبر و توکل سے چھڑا
دربدر رسوا پھرانا ہے سدا

عشق کے رستے میں لاکھوں ہیں الم
آفت و درد و بلا و رنج و غم

کھانا اور پینا نہ سونا ہے وہاں
ہاں مگر اک نالہ و آہ و فغاں

ہوتے ہیں ہمراہ عاشق کے مگر
آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر

عشق کے وہ آزمودہ کار ہیں
بادشاہ باطن میں ظاہر خوار ہیں

تو بھی اے امداد اپنے سے نکل
ہو کے بیخود کوچۂ دلبر کو چل

سُن نہ ہونے میں ترے کب ہے برا
مت ہو تو اس میں تجھے ہے فائدہ ۱۷

راہ میں فقر و فنا کے سہل ہے
جسم و جاں کو پہنچے غم گرچہ بہ پے

بکریوں کا دیکھ گلہ جس طرح
بھیڑیا ہوتا ہے خوش اور با فرح

ہے اسی صورت سے حال عاشقاں
شو بلاؤ درد و غم میں بے گماں

عشق کی راہ میں ہو کب آسودگی
سر بسر ہے درد و غم آلودگی

ہو نہ جب تک تجھ پہ آسایش حرام
رکھ سکے کب عشق کے رستے میں گام

غیر ناکامی کے اس جا کام تے
عشق کی رہ ہے رہ حمّام تے

نان و حلوا کیا ہے تیرا جاہ و مال
باغ و زراع و حشمت و اقبال حال

نان و حلوا کیا ہے فکر نام و ننگ
جسکی خاطر ہے یہ ساری صلح و جنگ

نان و حلوا کیا ہے یہ طول امل
اور فریب نفس و علم بے عمل

واسطے دنیائے دوں کے ہوشیار
زیر منت ہو گا کس کس کے تو یار

عیش اور آرام تیرا اے جواں
لیگیا یک لخت یہ حلوا و نان

دھو دیا لوح توکل سے سبھی
نام تیرا جان اے مردِ غبی

Marfat.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| گوشۂ صبر و توکل چھوڑ کر | کیوں پھرے سر مارتا ایدھر اُدھر | کان میں تیرے پڑا بھی ہے لبُم | حرفِ الرزقُ علیٰ ربٍ کریم |
| یعنی ہے رزاق وہ پروردگار | رزق سب کو دیتا ہے لیل و نہار | رزق دیتا ہے تجھے شام و سحر | پھرتا ہے پھر کس لئے تو در بدر |
| جا قناعت پیشہ کر اے بیخبر | صبر کے گوشہ میں اب تو بیٹھ کر | گھر کے کتے ہی کو جا مرشد بنا | تاکہ دے تجھ کو دکھا راہِ ہُدا |

## اس میں بیان اُس عابد کا ہے کہ دُنیا کو ترک کر کے پہاڑ کے غار میں بیٹھا تھا اور آزمانہ اللہ تعالیٰ کا اُس کو امتحاناً اور نصیحت لینی اُسکو ایک کتے سے

| | | | |
|---|---|---|---|
| کوہ لبنان میں تھا ایک عابد مقیم | غار میں جس طرح اصحاب الرقیم | چھوڑ کر ظاہر کی ساری جق و بق | غار میں بیٹھا کرے تھا یادِ حق |
| دن کو رہتا تھا ہمیشہ روزہ دار | رات کو کرتا عبادت بیشمار | قدرتِ حق سے اُسے اک وقت پر | نان و حلوا پہنچتا اے نامور |
| آدھا اُس سے رات کو کھاتا تھا وہ | اور سحر وہ نوش کرتا نصف کو | الغرض وہ رات دن مردِ خدا | یاد میں اللہ کی مشغول تھا |
| یوں بسر اوقات کرتا تھا گدا | فکر کھانے پینے کا اُسکو نہ تھا | نان و حلوا دیتا تھا اُس کو خُدا | بے مشقت اور بے محنت سدا |
| آخرش اک روز بہر امتحاں | ہوگیا موقوف وہ حلوا و نان | انتظاری کی نہ آیا پر طعام | وہ ہوا زار و نحیف اے نیک نام |
| جب نہ آیا شام سے لے تا سحر | سیکڑوں آنے لگے دلمیں خطر | بھول سب جاتا رہا صوم و صلوٰۃ | فکر کھانے میں رہا وہ ساری رات |
| ۱۸ اور نہ کی اُس نے عبادت کچھ ادا | اور نہ سویا رات کو وہ مطلقا | الغرض کی رات تو جیوں توں بسر | ہوگیا اتنے میں ہنگام سحر |
| آخرش اٹھکر وہ با صد اضطراب | غار سے باہر نکل آیا شتاب | کوہ پر ہو کر کھڑا وہ بےخطر | اور لگا پھر دیکھنے ایدھر اُدھر |
| جبکہ چاروں طرف کی اُس نے نظر | دُور سے قریہ اُسے آیا نظر | کوہ سے نیچے اُتر کر وہ ابھی | گاؤں کے اندر گیا با صد خوشی |
| سن تو اُس قریہ میں رہتے تھے تمام | گبر اور قوم نصاریٰ لا کلام | عابد اُس کافر کے در پر ہو کھڑا | یہ کہا کچھ دو مجھے بہر خدا |
| گبر نے دو روٹی اس عابد کو دی | لیکے اُس کو وہ چلا با صد خوشی | اور کیا عابد نے پھر قصدِ مکاں | تاکرے افطار روزہ اُس سے واں |
| گاؤں سے باہر نکلکر وہ جواں | غار کی جانب ہوا جس دم رواں | ایک کتا گبر کے دروازے پر | رہتا تھا مدت سے اے نیکو سیر |
| بھوک کے مارے یہ تھا احوالِ سگ | رہ گئے تھے استخواں اور پوست و رگ | گرچہ آگے اُسکے کوئی جو کبھی | کھینچتا اگر گردۂ پرکار بھی |
| تو وہ کتا روٹی اُسکو جان کر | جان دیتا تھا وہ اُس پر بےخطر | جو زباں پر آتا تھا لفظ خبر | وہ سمجھ کر خبز دیتا تھا اُسپہ سر |
| کتا بو پا کر کے عابد کی ذرا | دوڑ کر جھٹ اُسکے وہ پیچھے پڑا | جب لگا عابد کو پہنچانے ضرر | ایک روٹی خوف سے دی جلد تر |
| ایک روٹی بچ رہی تھی اُس سے جو | لیکے دوڑا اُسکو وہ مرد نکو | کتا جب اس سے فراغت پا چکا | دوڑ کر عابد کا جھٹ پیچھا لیا |
| دوسری روٹی جو اُسکے پاس تھی | تنگ ہو کر وہ بھی اُس نے ڈالدی | دیکھ اسکو پھر ہوا عابد رواں | اُسکی ایذا سے کہ تا پاوے اماں |
| دوسری روٹی بھی جب وہ کھا چکا | جھڑجھڑا کر کان پھر پیچھے پڑا | پیچھے اُسکے مثل سایہ وہ چلا | بھونکتا اور کپڑے اُسکے پھاڑتا |
| ہو کے عاجز اُس سے عابد نے کہا | ہیں نہیں دیکھا ہے تجھ سا بیحیا | تیرے مالک نے دو روٹی کے سوا | کچھ نہیں مجھ کو دیا اے بےحیا |
| سو وہ دونوں تجھ کو اب میں دے چکا | پھر کیوں ہے گرد تو مجھ کو بتا | اور کیا چاہے ہے مجھ سے اے پلید | کیا حیا تجھ کو نہیں ہے اے مُرید |

Marfat.com

قدرتِ حق سے وہ کتا ناگہاں — گفتگو کرنے لگا جوں مردماں
یہ لگا کہنے کہ اے مردِ خدا — غور کر مٹک میں نہیں ہوں بے حیا
بچپنے سے اب تلک اے نامور — رہتا ہوں اُس گھر کے دروازے اوپر
گھر کا اُسکے بن رہا ہوں درباں — بکریوں کا اُسکے ہوں میں پاسباں
گاہ تو دیتا ہے مجھکو پارہ ناں — اور گاہے دے ہے مشت استخواں
اور گاہے مجھول جاتا ہے مجھے — کچھ نہیں اُسدن کھلاتا ہے مجھے
گذرے ہیں مجھپر بہت شام و سحر — روٹی ہڈی کچھ نہیں آتی نظر
گاہ ہوتا ہے کہ پہر کبر تو — نے میسر آپ کو نے مجھ کو ہو
ہفتہ ہفتہ گذرے ہیں یہ ناتواں — خشک ٹکڑے کا نہ پایا کچھ نشاں
پرورش پائی جو میں اُسدر اوپر — اور کے در پر نہیں کرتا گذر
گرچہ صد ہا رنج اب سہتا ہوں میں — در پر اُسکے پڑا رہتا ہوں میں
اُسکی نعمت کا کبھی کرتا ہوں شکر — صبر سے رہتا ہے گا ہے مجھکو شکر
کھیلتا ہوں عشق کی بازی سدا — ساتھ اُسکے میں بصد رنج و عنا
الغرض یہ عاصی اُسکے در سوا — اور کے در کو نہیں پہچانتا
اور تجھے جو ایک دن اے نوجواں — نے ملا تقدیر سے حلوا و ناں
پس بنائے صبر ہیں آئی شکست — غیر کے در پر گیا اے خود پرست
اپنے اُس رزاق کا در چھوڑ کر — گبر کے در پر تو آیا دوڑ کر
کچھ نہ کی رزاق پر اپنے نظر — مانگنے آیا تو اک کافر کے گھر
واسطے روٹی کے اپنے دوست کو — چھوڑ کر آیا تو یاں اے نیک خو
اور دشمن اُسکے سے کی دوستی — کچھ حیا تجھ کو نہ آئی اے اخی
اب ذرا منصف ہو اے مردِ خدا — بے حیا تو ہے کہ یا میں ہوں بتا
اُسکے یہ عابد گر امد ہوش ہو — پیٹ کے سر ہو گیا بے ہوش وہ
اے سگِ ملعون نفس امداد کی — یہ نصیحت گبر کے کتے نے کی
صبر کا در بھی اگر تجھ پر کھلے — گبر کے کتے سے کمتر پھر تو ہے
ساقیا میری خبر لے جلد آ — نفس اور شیطاں کے ہاتھوں سے بچا
نفس و شیطاں نے کیا مجھ کو اسیر — ہو کہیں بہرِ خدا تو دستگیر 19

## اس میں مذمت ریاکاروں اور مکاروں کی کہ بڑا لشکر شیطان کا ہے

کیا ہے دنیا جان اے مردِ غبی — واسطے زر کے بنے تو متقی
شانہ و مسواک تسبیح و ردا — جبہ و دستار و قلبِ بے صفا
زہد کا دعویٰ ہو تجھ کو بے شمار — جاہ و عزت کیلئے اے نابکار
لے بنا تقویٰ کی صورت بے نظیر — تا کریں تعظیم سب شاہ و وزیر
ہے گماں تجھ کو کہ ایسے مکر سے — سارے عالم کو مطیع اپنا کرے
ہے توقع تجھ کو اے مردِ غبی — تا کہ اس جھوٹی فقیری سے تری
معتقد ہو کر کے سب اہلِ جہاں — لائیں نذریں پاس تیرے بیگماں
یہ نہیں معلوم تجھ کو اے عزیز — ہیں جہاں میں سیکڑوں اہلِ تمیز
ہیں بہت عالم ہیں عاقل نکتہ داں — جانتے ہیں سب کی خوبی و زباں
یہ جو کرتا ہے فریب و مکر تو — اس سے وہ واقف ہیں بیشک مو بمو
پر یقیں ہے تجھ کو اب بیشک یہی — حال سے میرے نہیں واقف کوئی
اپنی خود بینی سے تو ہے مارتا — لافِ تقویٰ اور عدالت کی سدا
لگ رہی ہر دم ہے تو اس بات کی — جسکے یاں کی عزت اور دولت ملی
کار تیرا سر بسر لیل و نہار — کرتا ہے تحصیلِ جاہ و اعتبار
واسطے زر کے بنے اے نابکار — متقی و عاقل و پرہیزگار
ناں و حلوے کیلئے تو نے لعیں — کھو دیا ہے ہاتھ سے اسلام و دیں
جاہ و عزت کیلئے اے بے خبر — دین و ایماں سے پڑا تو دور تر
دیں دیا تو نے لیا نانِ حرام — مکر و حیلہ بہرِ تسخیر حرام
مال کھاتا تھا ہونکا با مکر و شید — چھوٹے غنبت سے نہ تیری عمر و زید
لے فریب و مکر سے شاہوں کا مال — ہر طرح سے پھر اسے سمجھے حلال
پھر یہ تقویٰ اور عدالت باوجود — ایسے وصفوں کے ہے قائم اے جہود
ہے ہمیشہ برقرار اور پائدار — یہ عدالت اور تقویٰ نابکار

Marfat.com

سنگ و آہن سے بھی یہ مضبوط ہے
جو نہیں نقصاں کسی شے سے اُسے
نے خلل اسکو کسی شے سے عزیز

کچھ نہیں نقصاں فریب و مکر سے
اس عدالت اور تقویٰ کو ترے
چوں وضوے محکم بی بی تمیز

## حکایت تمثیل

حال اُس عورت کا سن تک اے عزیز
جو کہ تو کہتا ہے کچھ عقل و تمیز

نام اُس عورت کا تھا اے ہوشیار
کہتے ہیں بی بی تمیزہ ہوشیار

صبح سے لیکر کے تا وقتِ عشا
باوضو رہتی تھی اے مردِ خدا

ایکدم بھر مرد بن رہتی نہ تھی
گرچہ پھر جو چُھا چما ہووے کوئی

لے نمازِ شام سے تا بامداد
نامرادوں کو سدا دیتی مراد

جو کوئی لاتا مراد اپنی وہاں
جھٹ رقم کرتی وہ اُس پر بیگماں

اُسکی چکی تسبیح کے مانند یار
پھرتی ہی رہتی سدا لیل و نہار

جس کسی کے نیچے سے اٹھتی بناز
ہوتی تھی فی الحال مشغولِ نماز

اُسکے اوپر کہتی تھی وہ بدگہر
باوضو رہتی ہوں میں آٹھوں پہر

ایک دن اک رند نے اُس سے کہا ۲۰
کیا کہوں مجھ کو تعجب ہے بڑا

باوجود ایسی جنابت کے سدا
خوب رہتا ہے وضو تیرا بجا

یہ وضو تیرا اُسن اے نیکو سیر
سنگ و روئیں سے بھی ہے مضبوط تر

ہے مثال ایسی ہی تقویٰ کی ترے
ہر طرح کے کار سے قائم رہے

یوں ہی تقویٰ اور عدالت تیرا یار
سو فریب و مکر سے ہے پائدار

ساقیا آحد سے گذرا انتظار
جام دے وہ جس سے ہو سینہ فگار

شہر ہرا میں تھی سن اک بیوہ زن
کہنہ رند و حیلہ ساز و پُر ز فن

بس عبادت سے اُسے لیل و نہار
تھی سدا رغبت بہت اے نامدار

بعد عشا کے صبح تک وہ بے شعور
رات بھر کرتی زنا فسق و فجور

آتا جو اُس بیحیا کے پاس یار
آگے اُسکے پڑتی تھی دامن پسار

اور نہ خالی ہوتی تھی اُسکی دوات
ایکدم بھر بے قلم سے نیک ذات

رند اور اوباش کے مقصود کو
خوب بر لاتی تھی وہ اے خوبرو

اور اسی حالت میں پھر وہ نابکار
کرتی تھی حق کی عبادت بیشمار

بے وضو بے غسل بے نیت سدا
خوب کرتی تھی رکوع سجدا ادا

ایسی بدذاتی سے پھر وہ بیحیا
آپ کو کہتی تھی میں ہوں پارسا

اس طرح کے کار سے تیرے مجھے
حیرت آتی ہے بہت اے نیک پے

نیت اور آداب یہ محکم وضو
کر بیاں کچھ حال اسکا مجھ سے تو

بلکہ ہے سدِ سکندر سے دو چند
جو کسی شے سے نہیں اسکو گزند

جس طرح بی بی تمیزہ کا وضو
سو جنابت سے نہ ٹوٹے تھا کبھو

ہے خدا کی مار ایسے شخص پر
بے حیا بے شرم جو ہوا اسقدر

کر کے تا ناموس کے دامن کو چاک
آتشِ دل سے میں ڈالوں سر پہ خاک

## اس میں مذمت اُن درس کہنے والوں کی ہے کہ مقصد اُن کا محض ظاہر کرنا فضل اور علم اور بزرگی کا اور دھوکا دینا ہے خلقت کو

کیا ہے دنیا جان تو اے خود پسند
مکر و حیلہ کا ترے یہ وعظ و پند

بہر اظہارِ فضیلت اور عمل
آپ کو ڈالے ہے تو اندر خلل

علم و فضل اپنا جتانے کیلئے
سو خرابی اور بلا میں تو پڑے

تا کہ ہوں تابع ترے کچھ عام ہی
سو فریبوں سے تو لایا دام میں

معتقد تیرے ہووے وے پر ضرور
کون شوئی کا نہیں جنکو شعور

درس تیرا اسلئے ہے صبح شام
تا کہ ہو مشہور علم اور فضل تام

تو یہ کرتا اب جو وعظ و پند ہے
خلق میں مشہور ہونے کیلئے

ہر طرح اپنا جتا فضل و کمال
مرد و زن کیواسطے ڈالے ہے جال

جاہل و نادان و بے عقل و شعور
جال میں تیرے پڑے اے پر غرور

جا ہوں میں بیٹھ کر بن بن سدا
علم و فضل اپنا جتایا خوب سا

Marfat.com

خوب سی تقریر کو دیکر کے زیب ۔ جاہلوں ناواقفوں کو دے فریب
راہ جنت کا بتاوے اور کو ۔ آپ لے دوزخ کی رہ بے گفتگو
شہد و شربت اور کو دے ہے پلا ۔ آپ پیتا ہے پیالہ زہر کا
بھیجتا ہے اور کو گلزار میں ۔ آپ کو ڈالے ہے تنہا غار میں
خوب سی شیخی جتائی کھول کر ۔ مکر اندر مکر لکھا ہے ہنر
کچھ حیا بھی تجھ کو آتی ہے بتا ۔ حق تعالیٰ اور پیمبر سے بھلا
کرتا ہے جو تو ریا کا وعظ و درس ۔ ہے یہی شیطان تیرا اور نفس
ہوتی ہے جس درس میں روی و ریا ۔ درس ہے کب ہے وہ اک قہر و بلا
خنجر لاحول سے اس چور کو ۔ قتل جس نے کر دیا اے نیکخو
درس جو قربت نہ ہو اس سے غرض ۔ ہے نہیں وہ درس لیکن ہے مرض
اسپ دولت کو وہ اپنے باہنر ۔ ہے وہ دوڑاتا فرازِ عرش پر
وقت ہے امداد کی امداد کا ۔ کر کے امداد انکے پیچوں سے چھڑا

دوسرے کو تو نصیحت ہو مدام ۔ اور ہووے خود فضیحت لاکلام
رہ بتاوے اور کو گلزار کی ۔ اور لیوے آپ رستہ نار کی
کرتا ہے اوروں کو سیدھی راہ پر ۔ اور ہووے آپ گمرہ جان کر
ہے یہ سب اسواسطے اے پرخلل ۔ لوگ جانیں تا ترا علم و عمل
پر اصول و فرع تیرے اے اخی ۔ محکم ان دو سے نہیں ہے ایک بھی
جان اس رہ میں ترا کیا غول ہے ۔ یہ ریائی درس نامعقول ہے
یہ ریا کا جو ترا ہے وعظ و پند ۔ زہر ہے باطن میں اور ظاہر میں قند
چور ہے پوشیدہ دل میں یہ ریا ۔ دَولتِ ایمان کو ہے لوٹتا
دَولتِ ایمان لی اس نے بچا ۔ باخوشی جنت میں جا ڈیرا کیا
آپ کو جس نے اگر اس مرض سے ۔ کر دیا آزاد جاں اے نیک پے
ساقیا لے بہر حق میری خبر ۔ نفس و شیطاں نے کیا زیر و زبر
تاکہ یہ جا کر کے بے روی و ریا ۔ اُس کے قدموں پر کرے سر کو فدا

## ۲۱ اس میں مذمت اور برائی اُن لوگوں کی ہے جو ہمیشہ اسبابِ دنیا کا اکھٹا کرتے رہتے ہیں اور غافل ہیں حاصل کرنے اسبابِ عقبیٰ کے سے

کیا ہے دُنیا یعنے اسبابِ جہاں ۔ آفتِ جاں ہے ہر اک پیر و جواں
کر دیا قرباں اُس پر اپنا سر ۔ ہو گیا تو راہِ حق سے دُور تر
اور بھی اکثر ترا اے نیک خو ۔ لے گیا ہے رونقِ اسلام کو
اور اس دنیائے دوں پر خاک ڈال ۔ آپ کو بارِ گراں سے تو نکال
سعی کچھ جاتی نہ عقبیٰ کی ہے کیا ۔ سعیِ دُنیا میں رہا تو مبتلا
پیچھے اسکے دوڑے ہے از جان و دل ۔ اُسکے پیچھے جائے جیسے خر بگل
سعیِ دنیا میں رہا تو عمر بھر ۔ کیا ہوا حاصل تجھے جز درد سر
کارِ عقبیٰ کا جو کرنا بندوبست ۔ کارِ دنیا کے بھی سب ہو تجھے درست
ہوتا ہے جھوٹ باخضوع و باخشوع ۔ اپنے اس اللہ کی جانب رجوع

یہ کرے قُربِ خدا سے تجھ کو دُور ۔ اور کرے راہِ ہُدا سے تجھ کو دُور
کر دیا ہے تلخ تیرا یار کام ۔ اِسطرح کے نان و حلوے نے تمام
جلد اس اسباب کو اے بہرہ ور ۔ بیخِ دیں سے تو اکھاڑ اور دُور کر
سعی تیری ہے یہ اے صاحب ہنر ۔ واسطے دُنیائے دوں کے سر بسر
اس کی رہ میں ہو تنگائی اے شقی ۔ اس کی رہ میں کُند فہمی احمقی
باوجود اس سعی و محنت کے ذرا ۔ جو کہ چاہے تھا نہ وہ حاصل ہوا
سعیِ عقبیٰ کی جو تو کرتا میاں ۔ کارِ دُنیا کا بھی بر آتا میاں
اِسلئے فرماتے ہیں خیر البشر ۔ جو کوئی دنیائے دوں کو ترک کر
کار اُسکے دنیا و دیں کے تمام ۔ ہوتے ہیں آسان سب اے نیکنام

Marfat.com

اسکے اوپر یاد آئی ایک مثال ، کان دھر کے سن اسے اے خوشخصال

## اس میں بیان ہے کہ اختیار کرنا کار آخرت کا اوپر کار دنیا کے بہتر ہے

تھا کوئی اک مرد صالح نوجواں ، کرتا تھا کھیتی کا پیشہ اے میاں
پاس اسکے کہتے ہیں تھا اک شتر ، بھاگنے کی اسکو عادت تھی مگر
اتفاقاً دن جو آیا جمعہ کا ، اونٹ اسکا بھاگ جنگل کو گیا
اور آدھے دن جمعہ کا اسلئے ، تھا کہ پانی زرع کو دے نہر سے
مرد حیراں ہو کے بولا اے خدا ، پانی دینے کا بھی یہ وقت ہے مرا
گر میں دوں کھیتی کو پانی اب یہاں ، اونٹ اپنے کو میں پھر پاؤں کہاں
اور نماز جمعہ بھی دوں ہاتھ سے ، ہوں خرابی میں پڑا اس بات سے
گر نہ دوں کھیتی کو پانی اس زماں ، ہوتی ہے بالکل خراب اے مہرباں
جو میں ڈھونڈوں اونٹ کو جنگل میں جا ، بس نماز اور زرع دونوں کھو چکا
اس تردد سے وہ مرد خوش لقا ، ہر طرح کے رنج میں تھا مبتلا
آخرش بولا تامل کر کے وہ ، چل نماز جمعہ کو جو ہو سو ہو
کیونکہ اس دولت کو ہے بیشک بقا ، اور سوا اسکے ہے سب شے کو فنا
یعنے کار دیں کو ہووے بقا ، اور کار دنیوی کو ہے فنا
جو کہ فانی سے لگاوے دل عزیز ، اس سے زیادہ کون ہے بس بے تمیز
کہتے ہیں حضرت محمد مصطفےٰ ، حج مسکینوں کا ہے دن جمعہ کا
جا غرض تکبیر مسجد اس نے کی ، اجر قربانی کا پایا اونٹ کی
جا کے مسجد میں ہوا مشغول ذکر ، اور بھلائی دل سے سب دنیا کی فکر
باخضوع دل بصد عجز و نیاز ، سامنے حق کے پڑھی اس نے نماز
ہو کے فارغ جبکہ آیا اپنے گھر ، دیکھتا کیا ہے کہ وہ اسکا شتر
ہے کھڑا اپنے مکاں پر اے میاں ، عاجز و مسکیں غریب و ناتواں
اپنی بی بی سے یہ پوچھا اسنے جا ، کسطرح یہ اونٹ آیا ہے بتا ۲۱
یہ کہا عورت نے اسکی اے میاں ، اک درندہ اسکو لایا ہے یہاں
ہو کے گرد اسکے قوی سا بھیڑیا ، مار کر یاں تک اسے پہنچا گیا
شکر حق کرنے لگا وہ نیک خو ، یہ کہ رب لایا ہے میرے اونٹ کو
اب میں جا کر سینچتا ہوں کھیت کو ، اپنے اس معمول پر جتنا کہ ہو
گل نہ آوے ہاتھ میں تیرے اگر ، جز کو تو مت چھوڑ پڑ اے بہرہ ور
آخرش اٹھکر وہ مرد نوجواں ، کھیت کی جانب ہوا اپنے رواں
جا کے دیکھا کھیت کو جو غور کر ، پایا سب سرسبز اور خوش تازہ تر
خود بخود اس نہر سے بس بیگماں ، اسکی ہر کیاری میں ہے پانی رواں
ہو کے حیراں مرد بولا اے خدا ، کھیت یہ سیراب کیونکر ہو گیا
ہے نہ ہمسایہ مرا ایسا بھلا ، کھیت میں پانی مرے دیتا جو آ
پوچھا آخر اس نے ہمسایوں سے جا ، کھیت میں پانی مرے کس نے دیا
بولے سب ہی یہ عجب اک ماجرا ، خود بخود پانی ادھر کو ہو لیا
سینچتے تھے ہم تو اپنے کھیت کو ، پر یہ پانی جاتا تھا تیرے کھیت کو
روکتے تھے ہر طرح سے ہم اگر ، پر یہ تیرے کھیت میں کرتا گذر
ہو گئے ناچار جب اے باادب ، چھوڑ کر آخر گئے ہم بیٹھ سب
حکم حق سے کھیت میں تیرے میاں ، ہر کیاری میں ہوا پانی رواں ۲۱
ہو کے شاداں اور خرم وہ جواں ، شکر حق کرنے لگا بے بیکراں
جو کوئی دنیائے دوں کو ترک کر ، باندھ لے حق کی عبادت میں کمر
آپ خود آ کر یہ دنیائے قلیل ، پاؤں میں اسکے پڑے ہو کر ذلیل
دین کو دل سے کرے جو اختیار ، خود بخود دنیا ہو اس پر نثار
اور جو حق کو چھوڑ دنیا میں پڑے ، دین و دنیا سب خراب اپنی کرے
جس نے کی دنیا مقدم دین پر ، وہ ہوا خوار و تباہ خستہ جگر
ہو گیا اس شخص پر قہر خدا ، جو ہوا دنیائے دوں میں مبتلا
ہو نہ حاصل دین اور دنیائے دوں ، قعر دوزخ میں پڑے جا سرنگوں
ساقیا وہ جام دے اب تو نہ ہو ، عیش دنیا جس سے مجھ پر سرد ہو

Marfat.com

چھوڑ کر دنیائے دوں کو سربسر | حکم پر دلدار کے باندھوں کمر

## سوال کرنا کسی زاہد کا ایک امیر سے کہ کسقدر سعی اس امیر نے کی بیچ حاصل کرنے اسباب دنیا کے اور تنبیہ کرنا اور ڈانٹنا اُس کا اوپر حاصل کرنے سامان آخرت کے

ایک عارف نے کہا صاحب کمال | ایک منعم سے کیا اُس نے سوال
یہ کہ دل تیرا ہے ہر شام و سحر | درپے مال و منال اے نامور
سعی تیری بہر دنیائے دنی | کسقدر ہے کہہ تو اے مردِ غنی
یوں کہا اُس نے کہ بیحد بیشمار | کار میرا ہے یہی لیل و نہار
یہ کہا عارف نے اس کو تو بھلا | رہتا ہے اسکی تگ و دو میں سدا
کیا ہوا حاصل تجھے میرے خلیل | یہ کہا اُس نے کہ کچھ قدرِ قلیل
پر جو ہے مقصود اے روشن ضمیر | پر نہ آیا اُس سے کچھ عشرِ عشیر
یہ کہا عارف نے اِسکے ہے تواب | فکر میں تحصیل کے ہر روز و شب
رنج و غم میں تو عبث اُسکے میاں | عمر کو کرتا ہے اپنی رائگاں
قبلہ اپنا شغل کو اس کے کیا | عمر اپنی اس پہ کی تو نے فدا
جانتا ہے وہ جو کچھ تو اے فتا | اس سے کچھ حاصل نہیں تجھ کو ہوا
مدعا دل کا ترے اِس سے کہیں | کچھ نہیں حاصل ہوا اے نیک دیں
ہے بھلا دنیا بھی یہ عقبیٰ کا گھر | سعی کچھ اسکی نہ کی تو نے مگر
اُس سے کچھ حاصل تجھے کیونکر ہو جاں | میں نہیں کہتا تو کہہ اے نکتہ داں
یعنے اس دنیائے دوں سے اب تجھے | دارِ عقبیٰ ہو وے حاصل کب تجھے
مردہ ہیں جو کہ دنیا چھوڑ کر | باندھتے ہیں راہِ عقبیٰ میں کمر
اور تو بہر گاوِ نفسِ بے حیا | کرتا ہے ہر دم نماز اپنی قضا
یادِ حق کو تو نمازِ فرض جان | اس سے رہتا ہے تو غافل ہر زماں
اِس جہان فانی میں تو فانی ہوا | راہِ عقبیٰ کو دیا دل سے بھلا
واسطے عقبیٰ کے تو اے بہرہ ور | چھوڑتا مردار دنیا کو اگر
خود بخود یہ زالِ دنیا ہو ذلیل | پاؤں میں پڑتی ترے باقال و قیل

## اس میں یہ بیان ہے کہ جو شخص دنیا کو چھوڑتے اور ترک کرتے ہیں دنیا انکے پیچھے پیچھے دوڑتی ہے اور جو لوگ دنیا کے درپے ہوتے ہیں دنیا ان سے بھاگتی ہے۔ حکایت

ایک صاحب دل ولی با عز و جاہ | با خوشی بیٹھا تھا اندر خانقاہ
اور گردِ اُسکے مرید اور طالبیں | جمع بیٹھے تھے بصد صدق و یقیں
ناگہاں دو جانور اک طرف سے | سامنے کو آگئے اڑتے ہوئے
ایک کے تھا ایک پیچھے بھاگتا | اور اُسکی جستجو میں دوسرا
ان میں آگے تھا کبوتر بس رواں | سب سے علیحدہ اور حقیر و ناتواں
اُسکے پیچھے مرغِ زریں بال و پر | اڑتا جاتا تھا نہ اک بھی ایک کے
اور پیچھے مرغِ زریں کے اڑا | جاتا تھا بدبخت کوا جوں ہوا
کرتا تھا ایسی ہر اک کوشش ولے | ہاتھ آتا تھا نہ اک بھی ایک کے
دیکھ یہ بولے مرید اے شاہ دیں | ماجرا ایسا کبھی دیکھا نہیں
کیوں کبوتر کے ہے پیچھے مرغ یوں | اور پیچھے مرغ کے کوا ہے کیوں
ہے کبوتر کا مطیع کیوں مرغ یوں | زاغ باغی مرغ کا تابع ہے کیوں
جنسہائے مختلف ہیں ہے یہ کیا | ایک کا تابع ہوا جو دوسرا
جنس کا طالب ہے اپنے ہر کوئی | جنس ہے جنس کو میل اے اخی
جنس جانب جنس کے رکھتی ہے میل | ساتھ دن کے دن ہے اور ہے شب کے لیل
ہوتا ہے مومن کا مومن آشنا | اور کافر پر ہو کافر مبتلا
صالحوں کیساتھ ہو دیں صالحاں | ساتھ بدکاروں کے ہوں بدکاریاں
زاغ ہمرہ زاغ کے ہو کر اڑیں | بلبلوں کیساتھ بلبل خوش رہیں
انبیا اسواسطے پیدا ہوئے | جنس سے انسان کے اے نیک پے

Marfat.com

آدمی تا ملکے اپنے جنس سے
بے تکلف راہ حق کی سیکھ لے
جنس سے ہو جنس اپنی کامیاب
فیض ہے ہم جنس سے سب کو شتاب
انبیاءؑ ہوتے فرشتوں سے اگر
کب پکڑتے ان سے انسیت بشر
کب بھلا انسان ہو کر بیحجاب
راہ حق لینے فرشتوں سے شتاب
اک خلاف جنس سے ہوں سو حجاب
اور ہوں ہمجنس سے لک فتحیات
فائدہ ہمجنس سے ہو جس قدر
غیر جنسیت سے ہوا تنا ضرر
روح جو آئی ہے ملکِ امر سے
زہد وطاعت سے ہے راغب اسلئے
جسم ملکِ خلق سے پیدا ہوا
خواب وخور میں اس لئے ہے مبتلا
اُس کی پیدائش ان دو[2] سے ہوئی
حق نے جو دو قوتوں کی اسمیں جمع کی
جو کرے یہ میل جانب خاک کی
نفس امارہ[1] بنے ہے اس گھڑی
اور کرے جو روح کیجانب گذر
نفس لوامہ بنے اُس وقت پر
میل ملکِ امر کا جب اسمیں ہو
آوے لوامہ کی جانب دوڑ وہ
جو بہت کوشش سے لاہوتی کو جا
ملہمہ کی طرف پھر رکھتا ہے پا
بعد تہذیب اور کمال اجتہاد
مطمئنہ ہووے وہ اہل وداد
اس سخن کی کب ہے امداد انتہا
ماجرا ان طائروں کا پھر سنا

## جواب دینا اُس صوفی کا مریدوں کو واسطے تسکین اور دل جمعی کے اور بیان کرنا حال طائروں کا کہ ایک کے پیچھے دوسرا اڑتا تھا

مرد صوفی کو ندا آئی نہاں
یہ مریدوں سے تو کر اپنے بیاں
جو اڑے جاتے ہیں یہ تینوں[2] جانور
ہے مثال انکی سمجھ اور غور کر
بھاگتے ہیں ایک جو دنیا سے دور
دوسرے طالب ہیں اسکے بالضرور
یہ مثال اُن کی ہیں تینوں جانور
ایک سے اک بھاگتا ہے دور تر
۲۴ طالب وتارک ہیں جو دنیا کے اب
ایک کو ہے دوسرا کرتا طلب
بھاگتا ہے یہ کبوتر پے بہ پے
مرغ زریں کے فریب ومکر سے
اور درپے مرغ زریں اسکے ہے
تا کہ اس پر آپ کو قربان کرے
لیک ہرگز یہ کبوتر نا زمیں
ہاتھ آتا مرغ زریں کے نہیں
اور پیچھے مرغ زریں کے اڑا
حرص سے جاتا ہے کوا بیحیا
پر نہ ہاتھ آتا ہے اک کے دوسرا
گرچہ کوشش کرتے ہیں بے انتہا
جان عارف ہے کبوتر کی مثال
جاتا ہے حق کیطرف بے قیل وقال
اور زریں مرغ تو دنیا کو جان
دوڑے ہے عارف کے پیچھے بیگمان
زاغ یعنی اہل دنیا حرص سے
چوں زغن مردار دنیا میں پڑے
کر تو دنیا دار کو کوا شمار
ہوتا ہے مردار دنیا پر نثار
اہل دنیا واسطے دنیا کے یار
دوڑتا ہے ہر طرف ہو بے قرار
لیک وہ مکارہ اُن سے بھاگ کے
مرد حقانی کے جا پیچھے پڑے
بھاگتا ہے مرد حقانی مگر
مکر سے اس بیحیا کے خوف کر
دوڑتی ہے اسکے پیچھے یہ سدا
بھاگتا ہے اس سے وہ مرد خدا
ہے یہی دنیا کا یار و ماجرا
بھاگے ہی جو اس سے یہ اُسی کے پاس جا
اور جو اسکو طلب کرتے ہیں یہاں
بھاگتی ہے اُن سے یہ کوسوں یہاں

## تمثیل

اور سن اس پر تو مجھ سے اک مثال
نیک لوگوں کا بیاں کرتا ہوں حال
ایک دن ہارون رشید بادشاہ
تخت پر بیٹھا تھا باصد عزوجاہ
اور گر دا سکے بکثرت لا کلام
تھے کھڑے آداب سے لونڈی غلام
جہر باں اُنپر جو کچھ سلطان ہوا
حکم یہ مختار کاروں کو دیا

۱ نفس چار ہیں- امارہ- لوامہ- ملہمہ- مطمئنہ- ۱۲ ح

Marfat.com

جو کہ نوشہ خانہ میں موجود ہے — سامنے لا کر دھریں ہر ایک شے
سنتے ہی مختار کاروں نے جبھی — پیش شہ ہر ایک نعمت لا دھری

حکم پھر لونڈی غلاموں کو دیا — شہ نے کہیں یہ نعمتیں تمکو عطا
جسکو اس نعمت سے جو مطلوب ہو — لے اٹھا اس میں سے وہ بے گفتگو

سنتے ہی اس بات کے لونڈی غلام — گر پڑے ایک ایک ہر نعمت پہ تمام
کچھ کسی نے اور کسی نے کچھ لیا — ہاتھ اک لونڈی نے شہ پر رکھدیا

ہو خفا باندی سے یوں شہ نے کہا — رکھدیا کیوں ہاتھ مجھ پر اب بتا
عرض کی لونڈی نے جب اے نیکخو — صاحب ان نعمات کا موجود ہو

اسکی کمبختی ہے کیا پھر جو نہ پا — چھوڑ صاحب کو پڑے نعمت پہ جا
بادشاہ سنتے ہی جھٹ اس بات کے — اسپہ عاشق ہو گیا دل جان سے

اور کہا شہ نے اسے اے با ادب — کر دیا آزاد تجھ کو میں نے اب
اور یہ سب نعمائے اور باندی غلام — کر دیئے تجھ کو عطا اے نیک نام

اس طرح سے جو کوئی حق کے لئے — دل سے سب نعمائے دنیا چھوڑ دے
چھوڑ کر نعمائے دنیا سر بسر — دل لگا دے اپنے حق سے بیشتر

حق تعالیٰ ہو کے خوش اس شخص سے — آخرت کی نعمتیں سب اسکو دے
تو بھی اے امداد مہر ذوالجلال — دو جہاں کی نعمتوں پر خاک ڈال

ماسوا پر ہو نہ ہرگز مبتلا — خالصاً للہ حق سے دل لگا

## اس میں مذمت اور برائی ان لوگوں کی ہے کہ فخر کرتے ہیں ساتھ مصاحبت بادشاہوں کے اور دعویٰ رکھتے ہیں شامل ہونے کا بیچ اہل سلوک کے اور جمع ہونا دو ضدوں کا محال ہے

کیا ہے دنیا جان تو اے بہرہ ور — قرب سلطاں ہے تو کر اس سے حذر
ہوش سر سے بھی ہے اور دل سے سرور — قرب سلطاں اس سے رہ تو دور دور

ہے سعادتمند وہی اے فتا — آپ کو جس نے لیا اس سے بچا
قربِ سلطاں سے بچ کر بچ سکے — کیونکہ یہ تیرا وبالِ جان ہے

اور ہے ایماں کا بھی اسمیں ضرر — ہو سکے جتنا تو کر اس سے حذر
اس کے اوپر کہتا ہوں اک داستاں — کان دل سے تم سنو اے مہرباں ۲۵

نیک لوگوں کا طریقہ ہے یہی — جو بیاں کرتا ہوں تجھ سے اے غبی

## داستان

ایک تھا درویش بس روشن ضمیر — راہ حق میں چست و کامل بے نظیر
چھوڑ کر دنیا کے سارے کاروبار — کر لیا تھا اس نے گوشہ اختیار

خلق سے ہو کر جدا جنگل میں جا — کرتا تھا تنہائی میں یادِ خدا
بیٹھ کر اک غار میں تنہا سدا — ذکر حق میں ہر گھڑی مشغول تھا

باہر آتا تھا نہ وہ اس غار کے — پر کبھی حاجتِ ضروری کیلئے
بعد ہفتے کے جو ہوتی اشتہا — کھاتا تھا برگ شجر وہ پارسا

ایک مدت ہو گئی اس کو بسر — ذکر حق کرتے ہوئے اس طرح پر
تھی اس عارف پر عنایات خدا — واصل مولیٰ وہ رہتا تھا سدا

چھوڑ دے اس عالم کو جو حق کیلئے — بے شبہ وہ اپنے دلبر سے ملے
جہد و کوشش شرط ہے پر اے پسر — راہ میں دلدار کے شام و سحر

ہے بہت باریک راہِ دلربا — چل سکے بے راہبر کے کب بھلا
ہیں گی اس رہ میں بہت سی گھاٹیاں — طے ہو کب بے راہبر کے اے فلاں

کہتے ہیں حضرت محمد اس لئے — راہبر لے ساتھ پھر تو راہ لے
راہبر لے تا تو سیدھی راہ جا — گھاٹیوں میں ورنہ ہوگا مبتلا

اولیا ہیں راہبر اس راہ کے — ان کے دامن کو پکڑ اور راہ لے
عمر بھر گرچہ کرے روزہ نماز — بے مدد مرشد کے کب ہو سرفراز

Marfat.com

سر باطن کب ترے دل پر کھلے / تو عبادت گرچہ کیسی ہی کرے
گرچہ کی تو نے عبادت سالہا / لیک بے مرشد تو ویسا ہی رہا
جو کہ تھی حرص و ہوا دل میں بھری / اس عبادت سے نہ وہ کچھ کم ہوئی
جو نہ جاتا حرص و ہوا دل سے ترے / اس عبادت کو ترے پھر کیا کرے
کہتا ہے حق دیکھ دیدہ کر کے باز / منع کرتی ہے گناہوں سے نماز
عادتی ہے یہ تری روزہ نماز / سر باطن اس سے کب تجھ پر ہو ناز
پیروی کر جان سے مرشد کی تو / تا کہ کر دے تجھ کو سیدھی راہ کو
ورنہ اس رہ میں تو بے مرشد سدا / ٹھوکریں کھاتا رہیگا جا بجا
سوچ تو دل میں برائے نیک پے / بے کماں کے تیر کیونکر چل سکے
تیر دیکھا ہے کوئی بھی اب بتا / بے کماں کے جا نشانے پر لگا
کس نے پایا ہے صراط المستقیم / بے مدد مرشد کے بتلا اے کریم
انتہا رکھتا نہیں ہے یہ سخن / حال اس درویش کا اب مجھ سے سن

## آنا دنیا کا ایک عورت نازنین کی صورت بن کے آگے مرد عارف کے

درمیاں اس غار کے وہ پارسا / ذکر و فکر حق میں رہتا تھا سدا
ناگہاں اک روز اے فرخندہ فال / ایک عورت صاحب حسن و جمال
باہزاراں خوبی و زیبندگی / آ گئی خدمت میں اس درویش کی
دست بستہ با ادب ہو کر کھڑی / عرض خدمت میں یہ کی درویش کی
جو کرو اس دم قبول حضرت مجھے / کیا کریموں کے کرم سے دور ہے
تیری خدمت میں رہونگی میں مدام / جو کہ فرماؤ بجا لاؤں تمام
دیکھ کر درویش نے اسکے تئیں / کر لیا معلوم باطن سے وہیں
ہے یہ دنیا بد گہر اور نابکار / سامنے آئی مرے کر کے سنگار
یہ کہا درویش نے اے بیحیا / دور ہو مجھ پاس تو ہرگز نہ آ
بھاگ کر تجھ سے یہاں آیا ہوں میں / چھپکے آ بیٹھا ہوں تنہا غار میں
کیوں یوں آئی ہے اسجا اے پلید / مکر سے ڈرتا ہے تیرے ہر سعید
یہ کہا اس نے کہ اے درویش جان / حکم سے حق کے میں آئی ہوں یہاں
حق میں میرے تجھ کو لے مرد یقیں / فائدہ کچھ منع کرنے میں نہیں
آئی ہوں میں حکم حاکم سے یہاں / کیوں خفا ہوتا ہے مجھ پر اے میاں
کہکے یہ نظروں سے وہ غائب ہوئی / اور عارف کو ہوئی وحشت بڑی
یہ کہا عارف نے وہ جو آئے گی / جوتیاں مجھ سے بہت سی کھائیگی
گر نہ جائے گی وہ میرے پاس سے / گور کا مصرف کرونگا میں اسے
گر نہ جا مجھ پاس سے دنیائے دوں / خرچ اسکو راہ عقبیٰ میں کروں
مال دنیا ہے یہ زہر سہم ناک / گر اسے پاوئے تو اس پر ڈال خاک
یعنے اسکو صرف کر نیک امر میں / تا کہ کام آوئے وہ تیری قبر میں
واسطے حق کے جو دے تو اک یہاں / اسکے بدلے پاوئے تو حصے وہاں
کر سخاوت کا تو پیشہ اختیار / تا کہ راضی تجھ سے ہو پروردگار
چاہتا ہے وہ جو کچھ پروردگار / کرتا ہے اسباب اسکے آشکار
دس برس تک وہ فقیر اس غار میں / تھا رہا مشغول حق کے کار میں
کوئی آتا تھا نہ اس پاس اے پسر / کیونکہ بستی سے تھا جنگل دور تر
گائیں بکری اونٹ خچر اور گدھے / واں تلک آتے نہ چرنے کیلئے
اتفاقاً اک برس تقدیر سے / قحط عالم میں پڑا حد سے پرے
خشک سب کھیت اور جنگل ہو گئے / آدمی حیوان گل مرنے لگے
گلہ ہائے اشتر و گاو و خر / پھرتے پھرتے چرواہے ادھر اور ادھر
کچھ بھی جس جا پاتے تھے سبزے کی بو / دوڑتے چوپائے جھٹ اس طرف کو
یوں ہی پھرتے پھرتے اکدن ناگہاں / آ گئے پاس اس غار کے سب راعیاں
چند اک چوپائے گرد اس غار کے / دیکھ سبزہ کھاتے کھانے آ گئے
پھر تو چرواہے وہاں آنے لگے / لے کے چوپائے چرانے کے لئے
ناگہاں اکدن وہ عارف غار سے / آیا باہر ایک حاجت کے لئے
کی تھی جو حق کی عبادت بیشمار / نور حق تھا اس کے منہ سے آشکار
دور سے چرواہے صورت دیکھ کے / گرد اس درویش کے آ کر ہوئے

Marfat.com

اعتقادِ دل سے جا ہر ایک نے — رکھدیا پاؤں پہ سرِ درویش کے
جو کہ تھا درویش مشغولِ خدا — اُن کی جانب کو نہ کچھ راغب ہوا
جسکو حاصل ہووے وصلِ دلربا — پھر ہے اسکو اور سے مطلب ہی کیا
آخرش سب نے بصد عجز و نیاز — یہ کہا درویش سے اے پاک باز
اُنکو خواہش ہو اب جس چیز کی — حکم کیجے ہم بجا لادیں ابھی
دیکھا جو درویش نے انکے تئیں — پاس سے میرے یہ ٹلنے کے نہیں
کرکے اُن کی عجز و زاری پر نظر — یہ کہا کچھ دودھ لاؤ ہو اگر
ایک مدت سے یہ نفسِ بدسرا — مانگتا ہے دودھ تجھ سے برملا
شیر کے دو ایک دیکر گھونٹ یار — تا ہیں مارِ نفس کا دوں زہر مار
عرض کی یوں قحط سے باراں کے اب — گائیں بکری ہوگئیں بے دودھ سب
جب نہ انکو چارہ کھانے کو ملا — شیر انکے خشک پستاں سے ہوا
اور کہا رو رو کے سب نے یا محسن — تم نے جو چاہا نہ آیا ہم سے بن
دیکھ کر درویش اُن کا اضطرار — یہ کہا اُن کو کہ اے مردانِ کار
ایک گائے کر کے اب سب سے بدر — اس کو دوھو تم خدا کے نام پر
کرکے بسم اللہ اُسے اے نیکراہ — سعی کر تو ہو گی امدادِ آلہ
کارِ عقبیٰ میں ہے کوشش شرط یار — جہد و کوشش کر جو تو ہے ہوشیار
گوشِ جاں سے سُن ذرا اے مہرباں — کہتے ہیں کیا سرورِ پیغمبراں
سعی و کوشش ہے اُن ہی کی بامراد — کرتے ہیں جو نفس پر اپنے جہاد
بے سفر چلنے کے کب ہو راہ طے — جہد کر چل منزلِ مقصود پے
راہ کو کر قطع چل پاؤں اٹھا — بیٹھے کا راہ میں کیا ہے فائدا
ہو مسافر کو کہاں آرام و خواب — ہر گھڑی رہنا ہے اُسکو اضطراب
راہِ حق دیکھی ہے کیا آسان یار — جو پڑا ہے تو یہاں پاؤں پسار
راہ لے چل عشق کے دامن کو پھاڑ — تا نہ اُلجھے اُن سے اندر غار و جھاڑ
ہے یہ منزل پر خطر جا خار و زار — جو نہ جا کپڑوں سے ہو بالکل فگار
یعنے یہ کپڑے اُلجھ کر جھاڑ میں — خوب سا تن کو ترے زخمی کریں
طاق میں رکھ تن سے تو کپڑے اُتار — با دلِ فارغ تو پھر لے راہِ یار
دُور ہے منزل بہت رہ میں پہاڑ — اور بہت سے جابجا کانٹوں کے جھاڑ
چاہتا ہے جو تو جا اس راہ کو — ہاتھ میں لے اپنے تیشۂ آہ کو
قطع کر یہ خار رہ سے تا کہ تو — جلد پہنچے منزلِ مقصود کو
ورنہ لے تیشہ نراتن ہو فگار — روک دیں رہ سے تجھے یہ سنگ و خار
یعنے لا سے نیز سے تیشہ بنا — سنگِ غیریت کو پھر رہ سے ہٹا
منزلِ مقصود اِلّا اللہ کر — سیر واں جا با دلِ آگاہ کر
یعنے یہ حرص و ہوائے دنیوی — غیرِ حق کے ہے ترے دلمیں بھری
پھر حق تو دل سے ان کو دُور کر — نورِ عرفاں سے اسے معمور کر
یہ سخن ہے بے بیاں اے دوستو — حال اس درویش کا مجھ سے سنو

## قصہ دوہنا ایک چرواہے کا آزمائش اور بد اعتقادی سے

ایک چرواہا غرض ان سے اُٹھا — پاس گاؤ نارسیدہ کے گیا
اُسکے دوہنے کا ارادہ کر لیا — تا کہ ہووے امتحاں درویش کا
اس جواں نے پاس اُس گائے کے جا — ہاتھ جھٹ اُسکے تھنوں پر رکھدیا
ہاتھ رکھتے ہی تھنوں پر بے گماں — دودھ کی دھاریں ہوئیں اُس سے رواں
ہو کے حاضر سامنے درویش کے — دودھ لے با اعتقاد حاضر ہوئے
دودھ لے عارف نے اُسسے پی لیا — بعدہ اُس غار میں جا کر چھپا
ریوڑوں کو لیکے سارے راعیاں — شہر کی جانب ہوئے یار و رواں
شہر میں وہ سب کے سب داخل ہوئے — اس کرامت سے وے حیران ہوئے
دن کئی گذرے غرض اسطرح پر — آنکے بخشے چرواہے وے اُس غار پر
رفتہ رفتہ پھر شہر میں جابجا — اس کرامت کا بہت چرچا ہوا
تھا خلائق کی زباں پر یہ کلام — شاہ تک بھی ہو گیا یہ قصہ عام
سنتے ہی اس بات کے شہ نے کہا — سب امیروں اور وزیروں سے بلا

Marfat.com

چلکے اُس عارف کی زیارت کیجیے
کرکے یہ اور اٹھ کے باصد التجا
صحبتِ میر و وزیر و بادشاہ
ان کی صحبت سے ہر اک حیراں ہوا
پاس سلطانوں امیروں کے نہ جا
اِس لئے فرماتے ہیں خیر الزماں
جو کہ عالم جا امیروں سے ملے
الغرض شہ عجز وزاری سے سدا
ہوتے ہوتے جا ہا یہ سلطان نے
باعثِ برکاتِ رحمانی ہے یہ
شہر میں ہوا اِسطرح کا مَردِ جو
باادب کی عرض یہ درویش سے
بولا وہ سُن اے وزیر اب مجھ کو کیا ۲۱
ہے موافقِ طبع ویرانہ مجھے
مرضیِ حق کا ہوں طالب مَیں سدا
کہتے ہیں حضرت محمدؐ مصطفٰے
فائدہ وحدت میں ہو وے جسقدر
پھر وزیرِ حیلہ جو نے عرض کی
یوں اگر گوشہ پکڑتے اولیا
لیک جو بیمار ہو اے باشعور
اور صحت جس نے پائی مرض سے
ایک مجھ میں حرص کچھ باقی ہے اب
تارکِ دنیا ہو تم تو بالیقیں
تیرے نفسِ پاک سے اے مہرباں
سامنے تیرے ہوا و حرص سب
نفع جس سے ہو خلائق کو تمام

کیونکہ وہ دورے میں اپنے فرد ہے
خدمتِ درویش میں حاضر ہوا
ہے بڑا فتنہ سمجھ اے نیک راہ
عاجز ان کے مکر سے شیطاں ہوا
آپ کو ان سے بہر صورت بچا
دینِ حق کے ہیں ایسی یہ عالماں
دین کے بیشک ہوئے وہ چوٹٹے
پاس اُس درویش کے رہنے لگا
خوب ہو جو شہر میں عارف چلے
سایہ انوارِ ربّانی ہے یہ
زیبِ شاہی رونقِ اسلام ہو
شہر میں چلئے تو اب کیا خوب ہے
خلق کے ملنے سے بتلا فائدا
اور ہر اک طالبِ آرام سے
خوب تنہائی میں ہو فرضی ادا
جو رہا تنہا وہ آفت سے بچا
اس سے ستّر درجہ ہو کثرت میں ضرر
گر پکڑتے اِسطرح گوشہ نبیؐ
وہ حق پاتی یہ کب خلقِ خدا
چاہیے پرہیز اُس کو بالضرور
کیا دوا پرہیز کی حاجت اُسے
چاہیے پرہیز مجھ کو اس سبب
آپ سے ہم پاس تم آئے نہیں
ہو گئی روشن ہماری جانِ جاں
محو دل سے ہو گئے یک لخت اب
فائدہ اُس سے اٹھاویں خاص و عام

اُسکا ثانی کوئی عالم میں نہیں
شہ کے آنے سے ہوا درویش کو
ہے سلاطینوں کی صحبت مثلِ آگ
ہے تکبر انکے دلمیں یوں بھرا
صحبت انکی کبر و غفلت لاتی ہے
پر نہ ہو جو ہمنشین و ہم طعام
بس ڈرو ان سے بچو اے مومنین
پھر تو دونوں عارف و شہ بے خطر
سوچ کر دل میں کہا دستور کو
اِس کے قدموں کے طفیل الحجرہ ور
الغرض آیا وزیرِ حیلہ جو
مردِ آزادہ تھا وہ مَردِ خدا
مجھ کو آبادی سے ویرانہ بھلا
طالبِ آرام نفس اپنے کا اب
ہے بھلا حق میں مرے گوشہ سدا
اختلاطِ خلق سے ہے جو بچا
جس نے کثرت سے بچایا آپکو
کب پہنچتا خلق کو دینِ خدا
یوں کہا درویش نے اے باخدا
جو نہ بیماری میں پرہیز اب کرے
انبیا اور اولیا ہے راسخیں
سُنکے بولا وہ وزیر اے نیک خو
خود بخود آتے ہیں ہم باالتجا
تیری صحبت سے ہوئے ہم پر تمام
ہیں یہ فرماتے امام المرسلیں
تم بھی اس پر اب عمل کچھ کیجیے

عالم و کامل وَلی سلطان دیں
شغل میں حق کے حرج بے گفتگو
تیر کے مانند اِن سے دُور بھاگ
بکریوں میں جس طرح ہو بھیڑیا
اور قناعت کا اثر لیجاتی ہے
ساتھ سلطانوں امیروں کے مدام
تا تمہارا بچ سکے اسلام و دیں
ہو گئے آپس میں جوں شیر و شکر
جو چلے محلوں میں عارف خوب ہو
رحمتِ حق ہو وے نازل شہر پر
پاس اُس عارف کے باصد گفتگو
بھاگتا تھا خلق سے کوسوں سدا
اختلاطِ خلق سے ہے سو بلا
میں نہیں ہوں اے وزیر باادب
گاؤں خر میں رہنے کا کیا فائدا
جان اپنی کو سلامت لیگیا
ملکِ وحدت کا ہوا سلطان وہ
رہتا گمراہی میں ہر اک مبتلا
جو کہا تونے یہ حق ہے اور بجا
بے شبہ وہ ہاتھ دھوئے جان سے
رنج و بیماری سے ہیں پاک اے متیں
کسرِ نفسی سے یہ اب کہتا ہے تو
آپ کی خدمت میں اے پیر ہُدا
عیشِ دنیا سرد بالکل لاکلام
ہے وہ سب لوگوں میں بہتر بالیقیں
فیض اپنا جلد کے سب کو دیجیے

Marfat.com

فیض سے ہوں تیرے وہ ذاکر تمام
بولا عارف جائے تشنہ چاہ پر
ایک مدت الغرض اس طرح پر
بولا ہنر تیری فرحت کے لئے
ہو لیا درویش ہمراہِ وزیر
وہ فقیر اپنی خلاصی کے لئے
باہنر درویش واں مستانہ وار
بھاگ کر نکلا جھٹ اُس ڈران سے
شاہ نے جانا کہ عارف لطف سے
مارنے میں اِسکے یہ تھا فائدا
چاہئے تھا یہ تو کہ ہو بد اعتقاد
عرض کی اے پیشوائے عارفاں
خضرؑ نے کشتی جو توڑی جور سے
جانا عارف نے کہ ہے حکم خدا
مرضیِ حق پر ہی رہنا چاہیئے
مالِ دنیا گرچہ ہے زہر اور بلا
شہ نے عارف کیلئے باعزّ و جاہ
وہ فقیر پاک جان دراست باز
پوستیں اور دلق کو پہنے ہوئے
باخوشی رہتا تھا اُس گدڑی میں وہ
گرچہ دنیا ہے یہ ملعون ازل
نیک کاموں میں تو اسکو صرف کر
واسطے دانا کے دنیا خوب ہے
گر نہ ہو منتر تجھے معلوم یار
مال دنیا کے نہ ہرگز گرد جا
دس برس اُسکو گئے یوں ہی گذر

جو پڑے رہتے ہیں غفلت میں مدام
چاہ پیاسے پاس کب جائے بسیر
عرض کرتے ہو گئی اُس کو بسر
میں چلوں گا شہر میں سلطان کے
سوئے دولت خانہ شاہِ کبیر
مارنے پتھر لگا سلطان کے
مارتا تھا بے خطر پتھر ہزار
جس میں بیٹھا تھا وہ سلطان شاں سے
مارتا تھا مجھ کو پتھر اس لئے
تاکہ اِس صدمہ سے دے مجھ کو بچا
اور ہو تا شہ کو زائد اعتقاد
لطف کا تیرے کروں میں کیا بیاں
تاکہ وہ ظالم کے ہاتھوں سے بچے
کیا ہے چارہ جب ہوا امرِ قضا
زہر بھی اک عرصہ چکھنا چاہیئے
زہر بھی چکھئے ذرا بہرِ خدا
کر دیئے تیار محل اور خانقاہ
ہو گیا ظاہر میں اندر عزّ و ناز
نفس پر کرتا جہاد ہر دم ولے
فقیر پر کرتا تھا محکم آپ کو
پر ہے مومن کیلئے بیت العمل
ورنہ تو کتّا سا ہے مردار پر
اور نادانوں کو بد اسلوب ہے
سانپ کے مت گرد پھر تو زینہار
جو تو جاوے خرچ کر راہِ خدا
پر رہا ویسا ہی اپنے حال پر

کرتے ہیں کفرانِ نعمت جو کوئی
جو کہ چاہے مجھ سے وہ آوے یہاں
آخرش جانا جو عارف نے کہیں
بعد اِس کے جو صلاحِ وقت ہے
شاہ نے دیکھا جو اُس کو دور سے
تاکہ دیوانہ سمجھ کر اُس گھڑی
بے حجابا اس قدر مارا کہ شاہ
اُس مکاں سے شاہ جب باہر ہوا
اِس مکاں میں تا نہ یہ دبکر مرے
چاہے تھا عارف چھٹانا آپ کو
صدق دلسے باہزاراں التجا
کیا کروں احساں کا تیرے شکر میں
اِس طرح مجھ کو بھی تو نے خضر دار
دلمیں اپنے پھر وہ یوں کہنے لگا
یعنے خواہش پر خدا کی برملا
الغرض کہنے سے عارف شاہ کے
اور نعمت بھی ہر اک موجود کی
عیشِ دنیا میں تھا ظاہر میں پھنسا
ایک حجرے میں وہ تنہا بیٹھ کر
کچھ نہ اُس دولت سے حاصل تھا اُسے
مال دنیا گرچہ ہے زہر اور بلا
مالِ دنیا کو بقا گرچہ نہیں
جانتا ہے جو کہ منتر سانپ کے
تا نہ دھو دے ہاتھ اپنی جان سے
الغرض درویش کچھ رستے ہوئے
زہد و قناعت میں آیا کچھ بھی فرق

تیری صحبت سے ہوں شاکر و لے ابھی
میں بھلا کس واسطے جاؤں وہاں
یہ وزیر اب یاں سے ٹلنے کا نہیں
وہ کروں گا تیری خاطر جان کے
اٹھ کے آیا واسطے تعظیم کے
چھوڑ دے سلطان مجھ کو اے ولی
بھاگ کر واں سے گیا با درد و آہ
حکم حق سے وہ مکاں جھٹ گر پڑا
کیونکہ تھا معلوم اُسکو کشف سے
حکم حق تھا مبتلا یہ اور ہو
آ کے شہ عارف کے قدموں پر پڑا
جور میں تیرے ہزاروں لطف ہیں
کر دیا سو ورطۂ قاتل سے پار ۲۹
مرضیِ حق تو اب یاں آ پھنسا
چاہیئے راضی رہے صبح و مسا
شہر میں آیا نکل کر غار سے
واسطے درویش کے باصد خوشی
لیک باطن میں تھا وہ سب سے جدا
کرتا تھا یادِ خدا شام و سحر
پر فقیروں کو دیا کرتا تھا لے
نیک ہے گر خرچ اُسکو نیک جا
خوب ہے گر خرچ اندر کارِ دیں
سانپ ہووے دوست اُسکا دیکھلے
یاد رکھ یہ بات میری مان لے
ہو گئے دس سال پاس اُس شاہ کے
گرچہ ظاہر میں رہا دنیا میں غرق

Marfat.com

تھی یہ رسم شاہ جو ہوتا سوار
مہر تعظیم ملک یا بہر شکار

الغرض اک دن اُسی معمول پر
اُسکی زیارت سے ہوا وہ بہرہ ور

ناگہاں وہ زن جو پہلے آئی تھی
سامنے سے دوسری بار آگئی

عرض کی اُسنے کہ اے سلطان جان
تجھسے میں ہوتی ہوں رخصت اس زماں

تو دغا دیوے ہے ہر اک کو پر جو درد
ہو ترا تابع تو اُس سے دُور ہو

پاس میرے دونوں یہ موجود ہیں
میں نہیں آیا ہوں تیرے داؤ میں

ہو گئی غائب نظر سے سُن یہ ذکر
اُسکے فتنے کا ہُوا عارف کو فکر

معتقد مجھ سے ہے ہر چھوٹا بڑا
آپ سے مجھ کو کرے کیونکر جُدا

شاہ رکھتا ہے بہت تعظیم سے
دیکھئے رسوا کرے کیونکر مجھے

جو قضا آوے تو ہو برعکس کار
ہو دیں سب تدبیریں باطل اور زار

ایکدن تقدیر سے ناگاہ یار
شاہ جنگل کو گیا بہر شکار

رنج بیحد پایا اور تکلیف سخت
دل ہوا گرمی سے شہ کا لخت لخت

گر کے قدموں پر وہ اُس درویش کے
پاؤں پر بوسہ دیا سو صدق سے

شدتِ گرمی تھی رستے کی تکان
کچھ ہوا آسودہ شہ اُس وجہ سے وہاں

شاہ تنہا اور وہ عارف تھا واں
خنجر سلطاں نکل کر از میاں

چاہے تھا اُس کے شکم پر سے اُٹھا
الطرف رکھدوں سے غافل بادشاہ

دوڑ کر جھٹ محل میں داخل ہوا
پر غضب سے آگ کا شعلہ بنا

اور کرے آ قتل اس کو بر بلا
تاکہ دیکھے فعل کی اپنے سزا

کیا نکوئی کا ہے بدلہ یہ کہو
کھینچے خنجر جو ہمارے قتل کو

کر کے اپنے لطف و احساں پر نظر
جان بخشی اسکی کر کے نامور

چھین کر اُس سے یہ سب مال و منال
کر کے ننگا شہر سے باہر نکال

مت ہو نازاں لطف پر انکے کبھی
دم میں ہوں شیطان اور دم میں ولی

ایک وہم بے حقیقت سے وہ شاہ
ہو گیا بدظن اُسی عارف سے آہ

دل لگا اُس شاہ سے اے بیوفا
جو ہزاروں جرم بخشے اور خطا

چھوڑ دے جو ایسے شاہنشاہ کو
اُس سے زائد بیوقوف اور کون ہو

مال دنیا کا بھی ہے بس بیوفا
دل لگانا اُس سے ہے بیشک خطا

وقت بیٹھنے کے وہ سلطان اپنے اخی
آکے زیارت کرتا اُس درویش کی

اور اُسی حالت میں وہ پیر ہدیٰ
یاد میں اللہ کی مشغول تھا

پوچھا عارف نے کہ تو کس واسطے
آئی ہے مجھ پاس اب بتلا مجھے

یوں کہا چل دُور ہو اے بے حیا
مکر سے تیرے خدا رکھے بچا

دُور ہو مجھ سے کہیں اب اے غبی
پوستیں اور دلق مجھ پاس ہے وہی

دور ہو یاں سے تو جلدی بیحیا
کب تلک دے گی مجھے بتلا دغا

دیکھئے کسطرح ہووے گا جُدا
مال و دولت دنیوی مجھ سے بھلا

دیکھئے تقدیر سے ہو کیا سبب
تیل کھل سے ہو جدا کسطرح اب

پڑھ کے پھر لاحول ہو شاغل رب
ہوگا جو حکم خدا سر پر ہے اب

جو کیا چاہے ہے کوئی کار رب
غیب سے کرتا ہے اُسکا کچھ سبب

جستجو کی اور محنت بے شمار
پر ملا اُسکو نہ واں اُسدن شکار

واں سے ہٹ کے شہ اُسی معمول پر
خدمتِ عارف میں آیا دوڑ کر

آیا تھا گرمی میں گھبرایا ہوا
اس جگہ آرام کچھ اس نے لیا

اک طرف تکیہ لگا دیوار کا
جوں مسافر تھک کے غافل سو رہا

ننگا ہو شہ کے شکم پر گر پڑا
دیکھ کر یہ عارفِ دینِ خدا

چونک اُٹھا یکبارگی شہ خواب سے
ڈر گیا شمشیر ننگی دیکھ کے

بولا غصے سے کہ جھٹ آوے وزیر
تا کرے درویش کو اسدم اسیر

کیا کیا تھا میں کہو اُس کا بُرا
پاؤں پر رکھا تھا سر اُسکے سدا

جو وزیر اس امر سے آگہ ہوا
پڑھ کے استغفار یوں شہ سے کہا

شاہ بولا تجھ کو بخشی اُس کی جاں
پر تجھے لازم ہے اسکو اس زماں

ہو ہے یہ صدق و وفائے اہل دل
وہم سے بس صدق میں آیا خلل

اعتقادِ اہلِ دَولت پر کبھی
دل نہ دیجو کوئی اے میرے اخی

دشمن جاں اسقدر اسکا ہوا
جس طرح بکری کا ہووے بھیڑیا

دیکھ کر کے سب وہ جرم و گناہ
دے ہے روزی لطف سے شام و پگاہ

سو خطائیں کر کے تو آوے جو پھر
خاص ہو درگاہ میں اُسکی تو پھر

جاں سلامت اپنی عارف لیگیا
کیونکہ دنیا پر نہ اُس نے دل دیا

Marfat.com

جو دغا کھاتا وہ اسکے مکر سے | قتل ہوتا ہاتھ سے سلطان کے
زیر تیغ بے دریغ شاہِ دوں | ہوتا عارف بے شبہ زار و زبوں
کی تھی اُس نے احتیاط حد بدر | مالِ دنیا پر نہ کی تھی کچھ نظر
جان و تن اپنا سلامت لیگیا | مکر سے دُنیائے دوں کے وہ بچا
حیف ہے صد حیف اے صاحب سلوک | تو تو یوں نازاں بتعظیم ملوک
خاص لذت اُسکے جو وقت خطاب | ہے نہ آوے وہ زصد خم شراب
شیخ اپنا شہ تجھے ہر دم کہے | یہ نہ اُسنکر کے تو مدہوش ہے
مست و مدہوش اس خطاب شہ سے ہے | ہر دم آگے شہ کے تو سجدہ کرے
پوجتا ہے گویا تو اُس شاہ کو | کچھ نہیں کرتا ہے یاد اللہ کو
اللہ اللہ ہے یہ کیا اسلام و دیں | شرک ہے یہ تو برب العالمین
جرعہ اک بحرِ قدم سے نوش کر | آیت کا تفتؤا پر گوش کر
ساقیا اب آنکھیں مت دیر کر | دل مرا تجھ بن ہوا زیر و زبر
عیش کے سامان سب موجود ہیں | تجھ بنا پر ساقیا نابود ہیں
آنکھیں دے بہر حق اک بھر کے جام | عیش و عشرت جس سے ہو دیر تمام

## اِس میں مذمت ان کی ہے جو مضمون دُنیا میں غرق ہیں واسطے حظِ بے بنیاد کے

کیا ہے دنیا منصب دنیائے دُوں | گر دمت جا اُسکے تو اے پُر فنوں
اس سے آلودہ کئے تو نے اگر | ہاتھ اور منہ اپنے اے نیکو سیر
روئے آسائش کو دیکھے گا تو جاں | اک سرِ مو ہے کہیں اندر جہاں
منصب دنیا نہیں تو جانتا | ہے وہ کیا سُن لے تو اب مجھسے ذرا
راہ حق سے دُور جو تجھ کو کرے | اور ڈالے کوئی فرقت میں تجھے
ہے یہی دنیا سمجھ اے نیک تن | نے قماش و نقرہ و فرزند و زن
مایہ بدنامی اس کا نام ہے | سر بسر ناکامی اسکا کام ہے
یہ نہاں ہر لحظہ خاص و عام ہے | زہر کا پیالہ پلاتی ہے تجھے
واسطے اُس زہر کے تو دن اور رات | ہو گا تو کب تک خراب اے نیک ذات
منصب دنیا ہے وہ جس نے دیا | خرمن دین کو ترے بالکل جلا
منصب دنیا ہے وہ اے پُر فنوں | اِس طرح جس نے کیا تجھ کو زبوں
خوش ہے وہ مقبول جس نے یاں کبھو | ہاتھ سے چھوڑا نہ اپنے دین کو
اور اس حلوا و نان سے اے فنا | منہ کو اپنے کچھ نہیں شیریں کیا
خوش ہے وہ دانا کہ جو یاں چھوڑ کر | منصب دنیائے دوں کو سر بسر
مار کر اس پردہ اپنے پشتِ پا | خلد میں جوں شاہِ مرداں لیگیا
مثنوی میں مولویِ معنوی | نکتہ اک فرماتے ہیں سُن اے اخی
ترکِ دنیا گیر تا سلطاں شوی | ورنہ ہم چوں چرخ سرگرداں شوی
چھوڑ دنیا کو کہ تا سلطاں ہو تو | ورنہ مثل چرخ سرگرداں ہو تو
زہر دارد در درون دنیا چو مار | اگرچہ دارد از برون نقش و نگار
زہر ایں مار منقش قاتل ست | می گریزد زو ہر آنکو عاقل ست
زہر قاتل ہے یہ مارِ نقش دار | بھاگتے ہیں اس سے جو ہیں ہوشیار
زیں سبب فرمود شاہِ اولیا | آں گزینِ انبیاء و اولیا
اِس سبب کہتے ہیں شاہِ اولیا | ہیں وہ مقبول ولی و انبیا
حبِ دنیا راس کل خطیئۃ | ترک دنیا راس کل عبادۃ
حبِ دنیا سر خطاؤں کا ہے سر | ترک دنیا سر ہے ہر طاعت کا پر
چھوڑ دنیا کو جو تو ہشیار ہے | عاقلوں پر جان یہ مردار ہے
پہلے تو تحصیل میں اسکے تو یار | کھینچے محنت اور ذلت بیشمار
بعد اُسکے چھوڑ کر پھر راہ لے | حسرت اور افسوس کو ہمراہ لے
اس میں اول تو ہزاروں محنتیں | اور آخر میں یوں حاصل حسرتیں
اہل دنیا الغرض یاں اور وہاں | محنت اور حسرت میں ہیں گے بیگماں
یا الٰہی مجھ کو بھی بہر خدا | الفتِ دنیائے دوں سے رکھ بچا
حبِ منصب حبِ جاہ و حبِ مال | واسطے اپنے مرے دل سے نکال
حبِ مولیٰ حبِ حق حبِ خدا | مجھ کو اب بہر محمد کر عطا
غیر کی الفت سے کر کے مجھ کو دور | ہر دم و ہر لحظہ تو رکھ اپنے حضور

Marfat.com

## اس میں بیان ہے کہ آدمی کو چاہیئے کہ خلق کے بھلے بُرے کہنے پر خیال نہ کرے اور موافق حکم خدا اور رسولؐ کے کئے جاوے ۔

گر تو چھوٹا خلق میں خلقت سے اب ۔ بدزبانِ خلق سے چھٹتا ہے کب ۔ کون ہے بدزباں سے ہو بچا ۔ حق پرست ہو یا کہ ہووے خودنما

گو کہ ہوں تجھ میں کراماتیں ہزار ۔ اور ہو گھوڑے پہ گر تو بھی سوار ۔ گر زمیں سے آسماں تک تو اڑے ۔ پر نہ طعنِ خلق سے ہرگز بچے

گر سکے کوشش سے نالہ بند تو ۔ پر نہ بند ہووے زبانِ عیب جو ۔ جمع ہوں اہلِ نفاق آپس میں جب ۔ اہل تقویٰ کی بدی کرتے ہیں سب

تو خدا کی بندگی سے منہ نہ موڑ ۔ کہنے دے جو کچھ کہے خلقت کو چھوڑ ۔ چاہیئے راضی ہو بندے سے خدا ۔ غیر کی راضی و ناراضی سے کیا

حق سے بداندیش کب آگاہ ہے ۔ خلق کے غوغا سے وہ بیراہ ہے ۔ چھٹ سکے ہے ان سے کب نوعِ ولی ۔ گو کرے سو حیلے اور از حد سعی

چھوڑتی ہے خلق کب پیچھا ترا ۔ گرچہ تدبیریں کرے تو لاکھ ہا ۔ جو کوئی گوشہ کرے ہے اختیار ۔ اختلاط خلق سے رکھتا ہے عار

یوں کہیں اسکو کہ ہے یہ مکر و ریو ۔ آدمی سے بھاگتا ہے مثلِ دیو ۔ اور جو ہووے خندہ رو و خوش ادا ۔ اسکو کب جانے یہ نیک اور پارسا

اور جو کوئی ہو غنی اور کامراں ۔ اسکو بولے ہیں یہ فرعونِ زماں ۔ اور جو کوئی مردِ درویشِ نکو ۔ فقر و فاقے سے کوئی سختی میں ہو

یوں کہیں اس کو جو یہ ناچار ہے ۔ اسکی بدبختی کا یہ ادبار ہے ۔ اور جو کوئی کامراں تقدیر سے ۔ رتبہ شاہی سے اپنے گر پڑے

خوش کہیں کب تک ہو یہ گردن کشی ۔ ہو خوشی کے بعد آخر ناخوشی ۔ اور جو کوئی مفلس و مسکیں فقیر ۔ تنگدستی سے وہ ہو جاوے امیر

۳۲ کھولیں حق میں اسکے کہنے سے زباں ۔ ہے یہ دوں پرور فرومایہ زماں ۔ ہاتھ میں دیکھیں جو تیرے کوئی کار ۔ سمجھیں تجھکو بس حریص اور دنیادار

اور جو بیکاری کرے تو اختیار ۔ سب گدا ابلیشہ کہیں اور پختہ خوار ۔ اور جو تو باتوں میں ہو بولیں تجھے ۔ حق چق و بق بق سدا کرتا ہے یہ

اور جو خاموشی کرے تو اختیار ۔ نقشِ دیواری کہیں تجھ کو پکار ۔ اور کہیں نامرد جو ہو بُرد بار ۔ ڈرتا ہے ہر شخص سے تو زینہار

اور دلیری مردمی گر تو کرے ۔ تجھ کو دیوانہ سمجھ بھاگیں پرے ۔ اور کم کھاویں کریں طعنہ اسے ۔ مال اسکا ہے یہ اوروں کیلئے

اور جو ہو خوش خوراک و خوش لباس ۔ تن شکم پرور کہیں اسکو یہ ناس ۔ بے تکلف ہو جو کوئی مال دار ۔ یہ کہ زینت با تمیزوں پر ہے مار

اسکو یوں طعنہ کریں یہ بے حیا ۔ ہے یہ بدقسمت نہ پہنے اور نہ کھا ۔ اور جو گھر اچھا بناوے نقشدار ۔ خوش لباس اور خوش وضع ہو باوقار

اس کو دیں طعنہ کہ اپنے کو جواں ۔ رکھتا ہے آراستہ مثلِ زناں ۔ جو مسافر ہو نہ کوئی عمر بھر ۔ مرد اسکو کب کہیں اہل سفر

یعنی ہے زن کی بغل میں یہ پڑا ۔ کس طرح عقل و ہنر آوے سجا ۔ اور کریں اہلِ سفر کو یوں خطاب ۔ بخت برگشتہ پھرے ہے یہ خراب

یعنی یہ صاحب نصیب ہوتا اگر ۔ پھرتا کیوں شہر و بشہر و در بدر ۔ مرد بے زن کو کہیں یوں خردہ بیں ۔ اسکے پھرنے سے ہے رنجیدہ زمیں

اور کرے گر زن کوئی کہتے ہیں یوں ۔ پڑ گیا دلدل میں سر سے خر کے جوں ۔ گر کسی سے بُردباری تو کرے ۔ یہ کہیں غیرت نہیں ہے کچھ اسے

اور سخی کو یوں کہیں کر اب تو بس ۔ ہاتھ تیرے ہونگے کل کو پیش و پس ۔ جو ہوا قانع بنانِ خشک و دلق ۔ رات دن کرتی ہے طعنہ اسکو خلق

باپ کے جوں یہ بھی آخر سفلہ مرد ۔ جائیگا دنیا سے با افسوس و درد ۔ کون ہے جو زِ زباں سے جو بچا ۔ با خوشی کنجِ سلامت میں رہا

جب نہ چھوٹے ہاتھ سے حضرت نبیؐ ۔ دشمنوں کے کیا حقیقت اور کی ۔ ہے خدا بے مثل بے انباز و جفت ۔ کیا کہا ترسا نے اسکو ناگفت

Marfat.com

جورو اور بیٹا مقرر کر دیا　/　مریم و عیسیٰ کو اس کا برملا
پاک ہے وہ ذات از زوجہ و ولد　/　لم یلد و لم یولد لکن اللہ الصمد
کب چھٹے کوئی کسی کے ہاتھ سے　/　مبتلا کو صبر ہر دم چاہیے
کب کوئی یاں جور مردم سے بچا　/　نیک ہو یا بد برا ہو یا بھلا
کہنے سننے خلق پر مت کر دھیان　/　صبر کر کے مجھ سے سن یہ داستان
گر سنے تو دل سے یہ میرے بیاں　/　خلق کے ہاتھوں سے جب پاوے اماں

## حکایت بوڑھے مرد بیوقوف کی

ایک بوڑھا مرد تھا بس بے شعور　/　عقل کے غم سے تھا وہ جینے سے دور
ناگہاں عزمِ سفر اس نے کیا　/　ساتھ بیٹے کو بھی اپنے لے چلا
ایک گھوڑی پاس تھی اس پیر کے　/　ہو سوار اس پر کیا رستے کو طے
تھا پسر اسکا پیادہ در رکاب　/　ہر دو باہم در کلام و در خطاب
مل گیا جو اک گروہِ رہ رواں　/　یہ کہا سب نے کہ اے بوڑھے میاں
خود سوار ہو کر کے طے کرتا ہے تو　/　رحم بیٹے پر نہیں کرتا ہے تو
باری باری چاہیے ہونا سوار　/　تا نہ ہو تو اور بیٹا تھک کے زار
پیر نے جب یہ سنا اسکا کلام　/　ہاتھ میں بیٹے کے دی کر تب لگام
کر دیا گھوڑے پہ بیٹے کو سوار　/　خود پیادہ ہو لیا زار و نزار
سامنے اک اور خلقت آ گئی　/　دیکھ اس کو مارنے طعنے لگی
یہ عجب بوڑھا ہے بے عقل و شعور　/　ہے یہ خبطی یا کہ مجنوں بالضرور
طفل کو بے عذر راکب کر دیا　/　خود ضعیفی میں پیادہ ہو لیا
راہ طے آساں کرے طفل اور جواں　/　پیر ہو اک کوس میں بس ناتواں
یہ نصیحت جو سنی اس پیر نے　/　طعنہ پہلوں کا بھی یاد آیا اسے
کر کے دونوں قول کے برعکس کار　/　ایک گھوڑے پر ہوئے دونوں سوار
سوچ یوں گھوڑے کو اب تکلیف دیں　/　تا کہ پھر طعنہ سے اوروں کے بچیں
اتنے میں اور اک جماعت آ گئی　/　جھٹ ملامت پیر کو کرنے لگی
اے ستمگر رحم کر بر بے زباں　/　بوڑھا ہو کے تو ذرا ہو مہرباں ۳۲۳
چاہیے اک اسپ پہ ہووے اب سوار　/　رکھا اس عاجز پہ تو نے دو کا بار
یہ ستم اس بے زباں پر کب روا　/　گر ہے حیواں پر ہے مخلوقِ خدا
شکر کر حق کا سواری تجھ کو دی　/　مہربانی کر تو اس پر اے اخی
جو سنا بوڑھے نے یہ انسے بغور　/　دل میں کی نادانی سے تدبیر اور
یعنی دونوں پھر تو گھوڑے سے اتر　/　پا پیادہ ہو لیے بہرِ سفر
گرتے پڑتے جاتے دونوں پائے ریش　/　جا رہا تھا گھوڑا خالی پیش پیش
اور اک فرقہ ملا آ کر براہ　/　دیکھا اس بوڑھے کو باحالِ تباہ
گرتا پڑتا جاتا ہے آپ اور پسر　/　اسپ بھی ہمراہ ہے کوتل مگر
ہے سواری ساتھ موجود انکے پر　/　ہیں پیادہ دونوں اور خستہ جگر
پہلے تو اسکے بڑھاپے پر ہنسے　/　بعدہٗ پھر اس کو یوں کہنے لگے
کیوں نہیں ہوتا سواری پر سوار　/　تا نہ ہوں محنت سے پائے فگار
حیف ہے ہوتے سواری چھوڑ کر　/　رنج رکھا اپنے اور بیٹے کے سر
تجھ سا ناداں کوئی عالم میں نہیں　/　نے سنا ہے اور نہ دیکھا ہے کہیں
الٹے ہوں سب کام جب آوے قضا　/　عقل و ہوش و فکر سب ہو دیں فنا
عقلِ کامل پر ہو حاصل خیرگی　/　فہمِ روشن پر ہو مائل تیرگی
پیر مرد القصہ حیراں ہی رہا　/　اور سب راہی ہوئے مثلِ ہوا
جا کے منزل پر کیا سب نے مقام　/　وہ رہا رہ میں پڑا با عقلِ خام
گر نہ سنتا یہ کبھی قولِ فضول　/　راہ چلتا بے ملامت وہ ملول
جو کیا ہر قول پر اس نے عمل　/　راہ چلنے میں پڑا اسکے خلل
رکھتا ہے ہر کام میں جو اشتغال　/　کام میں اسکے ہوں پھر سو قیل و قال
لغو سے بچتی ہے کب خلقِ خدا　/　آپ کو امداد تو ان سے بچا
خلق کے اچھے برے کہنے سے تو　/　رنج و غم میں ڈال مت بس آپکو
کہتے سننے پر نہ کر ان کے خیال　/　کام کر راضی ہو جس سے ذو الجلال
نیک اور بد پر نہ کر ان کے نظر　/　کام کا جو کام ہے وہ کام کر

Marfat.com

ساقیا آ کھو غمِ دُنیا دُ دیں — اس سے اُس سے تا ئیں ہوں فارغ کہیں
ہو نہ دُنیا میں خیالِ اکتساب — اور نہ عقبیٰ میں غمِ اجر و ثواب
شغل ہو ہر دم خیالِ یار سے — بے خبر ہوں اپنے کار و بار سے
ہوں میں یوں اندر خیالِ عشقِ یار — غیر استغراق کے ہو کچھ نہ کار

## اس میں بیان ہے خاموشی کا جو بہتر ہے سب خوبیوں اور عادتوں سے انسان کی

کیا ہے دنیا جان اے صاحب کمال — یہ جو ہے بیجا تیری قیل و قال
کھول کان اور بند کر لب از مقال — ہفتہ ہفتہ ماہ و ماہ و سال سال
کر تو خاموشی کی عادت اختیار — جس سے ہو جاوے ترا دل ہوشیار
ہو وے بعضی گفتگو اے نیک پے — ہو کے وہ زنار گردن میں پڑے
خوش نصیب ہوتے ہیں مردانِ خدا — بند رکھتے ہیں زبان اپنی سدا
کر کے خاموشی بہت سی اختیار — کرتے ہیں دل سے وہ یادِ کردگار
خامشی بس ہے مقالِ اہلِ حال — گر بلاویں تو وہ ہو جاتے ہیں لال
بیٹھ جا خاموش ہو کر اے جواں — تا خموشی ہو تری نطق و بیاں
یوں رہیگا کب تلک اے بیفروغ — تو گرفتارِ دروغ اندر دروغ
ہوش میں آ اب بھی تو بہرِ خدا — آپ کو گفتار باطل سے بچا
بیٹھ کر خاموش مجھ پاس اے جواں — گوشِ دل سے سُن ذرا یہ داستاں
تا کہ ہو معلوم تجھ کو زینہار — فائدہ اور نفع خاموشی کا یار

## حکایت تمثیل

۳۴ تھا کہیں اک بادشاہ عالی جناب — ایک بیٹا اُسکا تھا نائب مناب
شاہ چاہے تھا کہ ہو یہ ذوفنون — تا ولی عہد اسکو میں اپنا کروں
اک معلم باہنر تعلیم کو — کر دیا شہ نے مقرر نیک خو
تا کہ اُس سے سیکھ لے بیٹا ضرور — ہر طرح کے علم و فن اے باشعور
چند عرصے میں غرض اُسکا پسر — عالم و فاضل ہوا با کرّ و فر
حل معلومات و مجہولات کے — بحث منقولات و معقولات کے
عقل کامل جو کرے کسبِ کمال — ذوفنونِ دہر ہو وے لامحال
چند برسوں میں غرض اے نیکنام — ہو گئی تحصیل اُس کی اختتام
دیکھ کر فضل و کمال اسکا تمام — کرتا تھا سو آفریں ہر خاص و عام
لیک وہ شہزادہ والا حسب — رکھتا تھا ہر گفتگو سے بند لب
وصف خاموشی کا تھا اُسنے پڑھا — اسلیئے خاموش رہتا تھا سدا
علم سے دل پُر تھا لب خاموش تھا — مثل دریا زیر لب در جوش تھا
بادشاہ نے جو کمال اُس کا سُنا — پاس اپنے جھٹ لیا اُس کو بلا
سامنے اپنے بٹھا کر باخوشی — گفتگو کرنے لگا ہر طرح کی
وہ پسر خاموش تھا اندر جواب — سنتا تھا سب کچھ صواب و ناصواب
بادشہ اس بات سے حیران ہوا — اور معلم کو بلا کر یوں کہا
کر بیاں باعث ہے کیا اے باہنر — رہتا ہے خاموش کیوں میرا پسر
عرض کی اُس نے کہ جسدن سے شہا — وصف خاموشی کا اس نے پڑھ لیا
ہو گیا خاموش جب سے یہ پسر — کچھ نہیں اچھی بُری کہتا خبر
شاہ نے اُس پر معین کر دیئے — چند مردم تا سخن اُس کا سُنے
کہدیا سب سے یہ جب بولے کلام — پاس میرے لاؤ اس کو والسلام
الغرض اکدن گیا شاہِ جہاں — دشت میں بہرِ شکارِ وحشیاں
تھا پسر ہمراہ گھوڑے پر سوار — در شہ جنگاہ میں مشغولِ شکار
صید گہ میں ایک تیتر تھا نہاں — چھوڑ کر اُس گوشہ ہو آگے رواں
ناگہاں بولا وہ تیتر ایک بار — شاہ نے جھٹ کر لیا اُسکا شکار
شاہزادہ دیکھکر یہ ماجرا — ہنس پڑا اور یوں ندیموں سے کہا
جو یہ اِس دم جانور رہتا خموش — بند رکھتا لب نہ کرتا کچھ خروش
صید کب ہوتا نہ یہ گر بولتا — کھولا جو لب ایکدم میں سر دیا

Marfat.com

گر نہ اسدم بولتا یہ جانور
شاہ نے خوش ہو یہ اکرامِ تمام
ہو پشیماں اُس سخن سے وہ پسر
غصے سے بولا وہ شاہِ بے خبر
ایک دفعہ وہ جانور بولا تھا واں
اک سخن کہنے سے دیکھو یہ غضب
تو بھی اے امداد اب باہوش رہ
کیونکہ اس عالم میں ہے سود زباں
سُاقیا آ۔ ہے کہاں تیرا خیال

قطع کیوں ہوتا اب اسکا یہ سر
سامنے اُسکو بُلا یا لا کلام
رہ گیا خاموش لب کو بند کر
مار و اسکو تازیانے بے شمر
قطع سر اُسکا ہوا اور ہیں یہاں
تازیانے تن پہ سَو کھائے ہیں اب
سنو حکایت گر سُنے خاموش رہ
ہوں زباں سے آفتیں اکثر یہاں
بے قراری ہے یہاں مجھ کو کمال
خم سے بھی تسکین ہونی ہے محال

جا کے جاسوسوں نے دی شہ کو خبر
یوں کہا شہ نے پسر سے میرے جاں
شاہ نے گرچہ بہت تاکید کی
اس پسر نے پھر ندیموں سے کہا
اک سخن کہنے سے یہ پائی سزا
چپ چپق و لق لق میں جو رہتے ہیں یاں
خامشی کا ہے قلعہ مضبوط تر
تا دمِ آخر ز اوّل دم مزن
آ کہیں دے خم کے خُم منہ سے لگا
آج قفلِ میکدے کو توڑ ڈال

ہو مبارک آپ کا بولا پسر
جو کہا تھا تو نے کر مجھ سے بیاں
شاہزادہ پر نہ کچھ بولا اخی
کیا یہ تم باتیں بناتے ہو سدا
اے سخن گو ڈر تو از روزِ جزا
دیکھئے کیا حال ہو اُن کا وہاں
صاحب اس قلعہ کا رہتا ہے نڈر
از دمِ خود کارِ خود برہم مزن
جرعہ جرعہ دے کے ترساتا ہے کیا

## اس میں مذمت اور بُرائی اُن لوگوں کی ہے کہ مشابہت رکھتے ہیں ظاہر میں ساتھ فقراء کے اور باطن میں وہ اشقیاء سے ہیں ۳۵

کیا ہے دنیا یہ ترا اعمال ہے
اس ردا و جبہ پر تیرے اخی
از بروں طعنہ زنی بر بایزیدؒ
اور ترا اندر و نہ اے پسر
اور باطن سے ترے اے جاں پلید

جبۂ پشمیں ردائے شال ہے
مجھ کو یاد آئیں ۲ دو بیتِ مثنوی
واز برونت ننگ میدارد یزید
ہے بھرا قہرِ خدا سے سربسر
سَو حیا اور ننگ رکھتا ہے یزید

یہ مقامِ فقر خورشید اقتباس
ظاہرت چوں گورِ کافر پُر حلل
ہے ترا ظاہر خباثت سے بھرا
رکھتا ہے ظاہر میں تو طعنہ سدا
سُن ریا کو آپ سے کر کے بعید

ہووے کب حاصل کسی کو در لباس
واندروں قہرِ خدائے عزّ و جل
جسطرح ہو گورِ کافر پُر بلا
بایزیدؒ پاک پر اے بے حیا
پاک لوگوں کا طریقہ اے پلید

## حکایت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی

ایک کوچۂ تنگ میں سے بایزیدؒ
ایک بیک کتے نے کھولے اپنے لب
خشک ہوں گر میں تو ہے کپڑا بھی پاک
سات دریاؤں سے بھی دھولے اگر
آ کریں آپس میں ہم تم دوستی

جاتے تھے اتنے میں اک کتا پلید
عرض کی اُس نے کہ اے مقبولِ رب
اور جو تر ہوں تو ہو دھو لیجے پاک
پاک کب ہو اُس سے تو اے بہرہ ور
خوب گذرے گی بہم میری تری

ناگہاں اُنکے برابر آ گیا
اپنے دامن کو بچایا کس لئے
اور جو دیکھے اپنے اندر غور کر
یہ لگے کتے سے کہنے بایزیدؒ
عرض کی کتے نے اے سلطانِ دیں

اپنے دامن کو لیا اُس سے بچا
مجھ سے اب اسکا سبب سن لیجئے
وہ جنابت تجھ میں ہے اے باخبر
تیرا ظاہر میرا باطن ہے پلید
دوستی کے میں ترے قابل نہیں

Marfat.com

میں ہوں مردود اور تو مقبول ہے
تیری میری اب بھلا کیونکر بنے

دیکھتا ہے مجھ کو جو کوئی بشر
دور سے مارے ہے پتھر بے خطر

اور تجھے جو دیکھتے ہیں خاص و عام
کرتے ہیں تعظیم سجدہ اور سلام

اور یہ ظاہر ہے کہ میں رکھتا نہیں
کچھ ذخیرہ وقت اگلے کا کہیں

اور تجھ پاس ایک مٹکا ہے بھرا
آردِ گندم کا اے مردِ خدا

مجھ میں تجھ میں دوستی کس طرح ہو
میں پلید اور تو ہے پاک اے نیکخو

رو پڑے سنکر کے یہ وہ پاک دیں
وائے ہیں گئے کے بھی قابل نہیں

آہ کیونکر ہونگا پھر میں بے خلل
قابلِ درگاہ حضرت لم یزل

پاک لوگوں کا تو ایسا حال ہے
اور یوں تیرا خبیث اب فال ہے

میرا ثانی کوئی عالم میں نہیں
عالم و زاہد ولی اور پاک دیں

اور حقیقت میں ہے یہ حال آپ کا
جس سے شیطاں بھی اماں چاہے سدا

دست بر تسبیح در دل گاؤ خر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

ہاتھ میں تسبیح دل میں گاؤ خر
ایسی کب تسبیح رکھتی ہے اثر

ہاتھ سے تسبیح کو تو دور کر
ذکرِ دلبر سے تو دل معمور کر

پھونک دے اس جبّہ ناپاک کو
اور عصاؤ شانہ و مسواک کو

ظاہر اور باطن ترا گر ایک ہو
پاوے بیشک جب تو حق کی راہ کو

مختلف ہو ظاہر اور باطن اگر
تیرا ہو جاوے جہنم میں مقر

تو بھی اے امداد اب حق کیلئے
بیخودی میں اب خودی کو چھوڑ دے

بے خودی میں جبتلک بیخود ہے تو
ہو تو بیخود پھر تو خود ہے ہو بہو

خود ہے تو کس کی کرے ہے جستجو
تو حجاب اپنا ہوا ہے آپ کو

آپ کو اپنے میں اوّل دیکھ لے
غیر کو کر ترک مل اُس یار سے

معرفت پیدا است از عرفانِ خویش
گر شناسی خویش را گشتی ز خویش

ساقیا وہ بیخودی کا جام لے
جس سے میں آپے میں آؤں آپ سے

آپ کھو کر محو ہوں در حسن یار
محو اندر محو ہوں میں زینہار

نام علیں رسمِ آثار اپنا سب
ہو فنا اندر فنا یک لخت اب ۳۰

## اس میں بیان ہے کہ خدائے تعالیٰ کو صرف خدائی کے واسطے پوجے نہ طمع جنت کیلئے اور نہ خوف دوزخ سے

کیا ہے دنیا جان اے نیکو سرشت
یہ عبادت ہے تری بہر بہشت

ہے یہی نزدیک اہل دل مقر
دین گھٹا ناجان تو اے بہرہ ور

یعنے مزدوری عبادت پر یہاں
مانگتا ہے حق تعالیٰ سے وہاں

جا حدیثِ ما عبدتک اے پسر
تو کلامِ مرتضیٰ سے یاد کر

یعنے فرماتے ہیں یوں حضرت علیؑ
عاشقِ حق نائبِ حضرت نبیؐ

اے خدائے خالقِ ہر دو جہاں
ہے تو ہی مطلوب تجھ کو ہر زماں

پوچھتا ہوں اب نہ تجھ کو اس لئے
طمع جنت اور نہ خوفِ نار سے

پوچھتا ہوں تجھ کو تیرے واسطے
ہر طرح تیری رضا مطلوب ہے

عجب نہ پایا میں کہیں تیرے سوا
پوجنے کے لائق اے میرے خدا

پس میں پوجا تجھ کو یکتا جان کر
غیر کی الفت کوئی دل سے بدر

لیتی ہے طاعت پہ اجرت یہ گروہ
رکھتی ہے اجرت کی طاعت پر شکوہ

آرزو اجرت کے عملوں پر اگر
رکھتا ہے تو ہے یہ گمراہی تبر

واسطے حق کے ہے کب اے پُر خلل
طمع اجرت کے لئے ہے یہ عمل

یاد آئی اک مثال اس پر مجھے
ہوش کر کے سن تو اسکو غور سے

## حکایت محمود بادشاہ غزنوی اور ایاز غلام کی

کہتے ہیں اک شخص نے محمود کو
یہ دیا طعنہ کہ اے مردِ نکو

ہے ایاز ایسا نہ کچھ صاحب جمال
جسپہ تو عاشق ہے یوں اے باکمال

Marfat.com

سنتے ہی اس بات کے محمود شاہ
اُس سے یوں کہنے لگا اے نیک راہ
اسکی خوئے نیک پر ہوں میں فدا
اور نہ عاشق اسکے رنگ و روپ کا
نقل ہے ایکدن کہ وہ جاتا تھا شاہ
ایک کوچہ تنگ کو عز و جاہ
ساتھ اُسکے تھے جواہر سے بھرے
چند صندوق اونٹونکے اوپر دھرے
اتفاقاً کھا کے ٹھوکر اک شتر
اُس گلی میں گر پڑا اے بہرہ ور
گرتے ہی اُس اونٹ کے اکبارگی
ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے صندوق کے
ہو گئے اک لخت واں اُس سے بدر
لعل و یاقوت و زمرد سیم و زر
دیکھ کر اس حال کو محمود شاہ
لوٹنے کا حکم دے کر چل دیا
سنتے ہی یہ حکم جو ہمراہ تھے
یک بیک سب لوٹنے پر پڑ گئے
چھوڑ شہ کو سب کے سب پیادہ سوار
لوٹنے پر پڑ گئے بے اختیار
اور رہا ہمرہ نہ کوئی شاہ کے
رہ گیا پر اک ایاز اے نیک پے
دیکھ کر سلطان بولا اے ایاز
تو نے بھی لوٹا ہے کیا مجھ سے تو راز
عرض کی اُس نے کہ اے سلطانِ دیں
جسکی سب نعمت اُسے لاتا ہوں میں
دور ہو کر اب تری خدمت سے میں
کچھ نہیں حاصل کیا نعمت سے میں
قربتِ سلطان حاصل ہو جسے
چھوڑ اسکو پھر وہ کیوں نعمت کو لے
ہے طریقت کیخلاف اب یہ کہ یار
غیر حق کو حق سے مانگے زینہار
اُس سے زیادہ کون ہے بس بے ادب
جو سوا حق کے کرے حق کی طلب
نفس پرور ہے جو رکھے کچھ نظر
دوست سے جو دوست کے احسان پر
تو جو کرتا ہے عبادت بے شمار
واسطے حق کے ہے کیا اے نابکار
نفس کی خواہش سے کرتا ہے ضرور
یعنے بہر جنت و حور و قصور
خواہشاتِ نفس ہیں یہ سب کے سب
زہد کے پردے میں کرتا ہے طلب
کہتا ہے پوجوں ہوں میں اللہ کو
خواہشاتِ نفس کو پوجے ہے تو
اجر عابد چاہے طاعت پر اگر
ہے وہ طاعت گر سمجھ اے بیخبر
اجر پر کب تک تو ہے امیدوار
بہتر اس سے اجر کیا چاہیگا یار
اُس نے فضل و لطف سے تجھ کو فنا
اپنی خدمت کے لئے پیدا کیا
باوجود آلودگی کے قدر ترا
اپنی قدرت سے مزیّن کر دیا ۳۷
اور اِس قدر پر ترے اے باوفا
خلعتِ عرفاں کیا آراستہ
ساقیا آدے وہ جامِ بیقرار
جس سے ہوں میں محو اندر روئے یار
ہوں میں یوں دنیائے دوں سے بیخبر
نے امیدِ خلد نے خوفِ سقر
خلد اپنی مظہرِ لطف و جمال
دوزخ ہم کو ہے ظہوراتِ جلال

## اس میں بیان ہے چھوڑنے کا ماسوا کے اور شائق ہونا طرف شراب طہور کے۔ مُراد اس سے محبت الٰہی ہے

عمر ضائع اور قضا میری ہوئی
اے ندیم اب بہر حق اٹھ تو سہی
تاکہ پہچانوں میں اپنے وقت کو
رائگاں گذرا ہے جو اے نیکخو
کر عطا بہر خدا اک بھر کے جام
اُس شراب پاک سے اے نیکنام
ہے خوشی کے در کی بیشک کلید
اس سے مت رکھ بہر حق مجھ کو بعید
اور رہا ساقیا ارواح کو
قید سے رنج و الم کے جلد تو
اور چھڑا جلدی خدا کیواسطے
تن بدن کو رنج و غم کی قید سے
اس خراب آباد ویراں میں مرا
خانقاہ و مدرسے سے دل اٹھا
نے تو مجھ کو نفع خلوت سے ملا
اور نہ کچھ اب سیر سے حاصل ہوا
دیر و کعبہ میں پھرا سر مارتا
نے ملا مقصود دل کا کچھ پتا
اب بہت بیچین ہوں اے ساقیا
ہو مری مشکل کا تو مشکل کشا
بس شرابِ بیخودی مجھ کو پلا
قید سے تا یاں کی دل چھوٹے مرا
وہ جو عالم ہے اس عالم کے سوا
ہے وہی درکار مجھ کو ساقیا
ایک عالم چاہوں اِس عالم سے اور
ہو نرالا اِس سے اُس عالم کا طور
تاکہ ہوں مقصود دل سے بہرہ ور
خاک ڈالوں مستیٔ موہوم پر

Marfat.com

آہ و نالہ شور و غل ایسا کروں　　خلق میں اک حشر سا برپا کروں
آتش موسیٰ سے اک شعلہ ہے یار　　اس شرابِ پاک کا نور آشکار
پس پلا لا کر کے وہ مجھ کو شراب　　جس سے واپس ہو مرا عہدِ شباب
اٹھ کہیں بہرِ خدا ہو جلوہ گر　　صبح ہونے آئی اب مت دیر کر
مطربا کچھ کہہ یہ میری التجا　　رائگاں گذری ہے در رنج و عنا
کر بیاں کچھ یار کی باتوں سے آ　　دل مرا اس بن ہے غم میں مبتلا
با دف و نے سے تو اٹھ کر مطربا　　مجھ کو اشعارِ عرب سے کچھ سنا
آہ کب تک میں کروں آہ و فغاں　　ایک بھی سنتا نہیں وہ جانِ جاں
پھر سنا مجھ کو وہ نظمِ مستطاب　　جو کہی تھی میں نے در عہدِ شباب
مطربا اب بہرِ حق اٹھ تو سہی　　کچھ بھی طاقت اب نہیں مجھ میں رہی
اور کہہ کوئی تو بیتِ مثنوی　　از حکیم مولوی معنوی
بشنو از نے بشنو از صاحب نفس　　کز جمادے نالہ نشنیدست کس
ہو مخاطب اٹھ کہیں اے بے خبر　　سب زباں سے تو مجھے آگاہ کر
دل مرا غافل ہے اپنے حال سے　　ہے سدا مشغول قیل و قال سے
اور کہتا ہے کہ ہو اس سے سوا　　یعنے پاؤں بیڑی ہے حرص و ہوا
ہے مئے غفلت سے مدہوش استغفر　　آپ کی بھی کچھ نہیں رکھتا خبر
قہقہہ مارے ہیں کافر برملا　　دین اور اسلام پر اسکے سدا
غیرِ دلبر کو تو دل سے دور کر　　جلوۂ دلبر سے دل معمور کر
یعنی یہ حرص و ہوا و حبِ غیر　　سب یہ بتخانے ترے ہیں اور دیر
دل میں جب تک تیرے حبِ غیر ہے　　مل نہیں سکتا تو اپنے یار سے
غیر سے تو خالی گھر کو جلد کر　　نورِ دلبر تا ہو اس میں جلوہ گر
الغرض امداد تو اپنی کتاب　　ختم کر واللہ اعلم بالصواب

وہ شراب اب ساقیا مجھ کو تو دے　　استخوانِ کہنہ کو جو زندہ کر لے
طور ہے اس نور کا سینہ مرا　　ختم ہے اسکا قلب اپنا اے فتا
ہو وہ ایسی جو پیئے اسکو ذرا　　دو جہاں کی قید سے ہو وہ رہا
ماہ بھی اور سب ستارے چھپ گئے　　اور صدا میں مرغ بھی دینے لگے
عیش ہے بے عیش میرا مطربا　　بے غنا کے کچھ غنا مجھ کو سنا
دور کر مجھ سے اب ایامِ فراق　　ہو گئی طاقت مری دوری سے طاق
تا کہ ہوں ہم پر یہ سب اے نیکنام　　عیش و عشرت حظ و کیفیت تمام
آہ واویلا دریغا حسرتا　　حسرتا صد حسرتا صد حسرتا
عمر سب گذری مری در قیل و قال　　اپنی غفلت سے ہوا میں پائمال
پھر کوئی شعرِ عجم مجھ کو سنا　　تا کہ دل قیدِ الم سے ہو رہا
بشنو از نے چوں حکایت میکند　　وز جدائی ہا شکایت میکند
نے سے مت سن تو سن تو صاحب نفس سے　　کیونکہ جامد سے کوئی نالہ سنے
وہ کوئی نغمہ سنا اے نیک خو　　خوابِ غفلت سے تا کہ دل بیدار ہو
بندِ آہن میں پڑا ہے نفس اور پر　　جہل سے بھی اپنے قائل ہے مگر
سر بسر گمراہ ہوا اے نیک خو　　اپنی گمراہی سے بھولا راہ کو
ایک مدت گذری ہے اسکے تئیں　　ہے بہ بتخانہ میں یوں گوشہ نشیں
اب بھی اے امداد تو بہرِ خدا　　خوابِ غفلت سے ذرا تو چونک جا
ماسوا دلبر کے دل میں ہے جو شے　　جان لے تیرا وہی معبود ہے
ہو سکے جتنا انہیں دل سے نکال　　اپنے دلبر سے تو پھر ہو ہم مقام
غیر سے ہے بیر اسکو اے جواں　　غیر ہو جس گھر میں وہ اسکا کہاں
ہو سکے تو خاموشی قیل و قال سے　　ہو خبردار اب تو اپنے حال سے
سال ہجری بھی ہوئی جب ختم یار　　ایکہزار و دو صد و شصت و چہار ۱۲۶۴

جب ہوئی یہ مثنوی یارو تمام　　رکھدیا اسکا غذائے روح نام

## خاتمۃ الکتاب

بعد اسکے سن لو اب اے دوستاں　　کر دیا ہے یہ جو کچھ میں نے بیاں
شاعری سے مجھ کو کچھ بہرہ نہیں　　علم نظم و نثر بھی رکھتا نہیں

Marfat.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| چاہئے مقصودِ دل اُس یار سے | ہے نہ مطلب خوبیٔ اشعار سے | شاعری سے کچھ نہیں ہے مجھ کو کام | چاہتا ہوں یہ کہ ہووے فیضِ عام |
| حسنکے یہ زیادہ ہو عشقِ عاشقاں | اور ہووے دُور فسقِ فاسقاں | شاعروں سے کچھ نہیں ہے التجا | عرض ہے اہلِ صفا سے یہ ذرا |
| جو کہ دیکھیں اس میں کچھ سہو و خطا | دین بنا اپنے کرم سے بَر ملا | کرکے اپنے لطف و احسان پر نظر | اِسمیں دیں اصلاح بخوف و خطر |

## تمّت

## نکتہ قابل یاد ہر ذرہ اسمِ ذات اللہ کا مظہر ہے اور ہر چیز سے نام مبارک اللہ ظاہر ہے

## رباعی

ہر چیز کہ خواہی عددش گیر دوبار  یک ساز زیادہ و سہ چنداں بشمار
پس از طرحِ ششم جو باقی ماند  در بست و دوم ضرب کردہ اللہ برآر

تفصیل اس اجمال اور تحلیل اس اشکال کی یہ ہے کہ خالق اکبر کے اسم کی ظاہریت اور مخلوق اصغر کے اسم کی مظہریت اس صنعت سے بالبداہت یوں ظاہر ہے کہ جس وقت منظور ہو کسی شئے سے نام مبارک اُس صانع حقیقی کا تو اس چیز کے عدد بحسابِ ابجد نکالیے اور اُن اعداد کو دو چند کیجئے اور اُس میں ایک ملا کر تین میں ضرب دیجئے اُس کے بعد چھ۶ سے تقسیم کیجئے جو باقی رہے اُس کو بائیس۲۲ میں ضرب دیجئے۔

اعداد ذات باری ہویدا ہوں گے۔ مثلاً اگر ہم چاہیں کہ دلی سے اعداد ذات بحت پیدا ہوں تو بحساب ابجد عدد دلی کے چھیالیس۴۶ ہوئے اُس کو دو۲ میں ضرب دو بانو۹۲ے ہوئے اس میں ایک ملا کر تین میں ضرب دو (۲۷۹) ہوئے (۲۷۹) کو چھ۶ سے تقسیم کیا تین باقی رہے اُس کو بائیس۲۲ میں ضرب دو اعداد ذات مقدس (۶۶) پیدا ہوئے اور یہی مطلوب ہے وعلیٰ ہذا القیاس من سائر الاسماء الغیر المتناھیۃ المستخرجۃ محمد جعفر علی نگینوی سلمہ اللہ

## تاریخ وفات شاہ عبدالغنی صاحب دہلوی مرحوم

عالم و عارف شہ عبدالغنی  کرد چوں جملہ مراتب عمر طے
ایں ندا آمد ز ہر سو غم فزا  داد جاں عبدالغنی با جلوہ حے ۱۲۹۶ھ

## تاریخ وفات مولانا محمد یعقوب صاحب دہلوی مرحوم

بست و ہشتم ذیقعدہ جمعہ کو  چلدئے جنان کو یعقوب
رو کے کہا سب نے کہ جہاں سے  ماہِ ہدیٰ ہوا آہ غروب ۱۲۸۲ھ

Marfat.com

# رسالۂ دردِ غمناک

از شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سنو یارو عجب قصہ ہمارا — بیاں کرتا ہوں میں جو غم کا مارا
سناتا ہوں تمہیں اُس کو سراسر — گذرتا ہے جو کچھ اب میری جان پر
گذرتا ہے جو مجھ پر ان دنوں حال — نہ تھا کچھ اس سے پہلے غم کا جنجال
پڑا سوتا تھا میں خواب عدم میں — نہ تھا کچھ مبتلا ہستی کے غم میں
سو آکر عشق نے مجکو جگایا — جگا کر سو مصیبت میں پھنسایا
کچھ ایسا اسنے پھر نقشہ دکھایا — کہ جس نے مجکو سودائی بنایا
عجب اک عشق نے رنگت دکھائی — کہ جس میں عقل تک میں نے گنوائی
مرا اِک دلبر سے دل گیا مل — ہوا تیغ نگہ سے اس کے بسمل
اٹھا کر زلف رخ اپنا دکھایا — بلائیں عشق کی مجھ کو پھنسایا
یکایک لیگیا وہ جانِ جاناں — قرار و صبر ہوش و جملہ ساماں
چمک اک حسن کی دکھلا کے مجھکو — کیا بیخود بھلایا مجھ سے مجھ کو
ہوئی زلف اُسکی آ میری گلوگیر — کیا مجھ کو وہیں بس طوق و زنجیر
کچھ ایسا دام گیسو میں پھنسایا — گویا قید دو عالم سے چھڑایا
شراب شوق کا اِک گھونٹ دیکر — کیا رسوا مجھے عالم میں در در
جنوں نے آ لباس تن کو کر چاک — پنہائی مجھ کو عریانی کی پوشاک
خزانہ مفلسی کا مجھ کو دے کر — رکھا اک تاج رسوائی کا سر پر
غم و درد و الم کی فوج کر ساتھ — دیا اک آہ کا جھنڈا مرے ہاتھ
خراب آبادِ کے قلعہ میں لاکر — بٹھایا بیخودی کے تخت اوپر
وزیر اک کرکے نادانی کا ہمراہ — بنایا عشق کی اقلیم کا شاہ

Marfat.com

ہزاروں غم کی لا آتش لگائی ‌ ‌ ‌ مری سب عیش کی پونجی گنوائی
گیا اس دن سے سونا اور کھانا ‌ ‌ ‌ ہوا ہیں غم کے تیروں کا نشانا
اجی جس کے ہو دل میں درد فرقت ‌ ‌ ‌ اسے کیا ہووے خواب و خور کی فرصت
وہ کیا جانے ہے اس درد و الم کو ‌ ‌ ‌ نہ دیکھا جس نے ہو فرقت کے غم کو
اٹھا چھاتی میں درد عشق جس کی ‌ ‌ ‌ اسے پھر نیند کس کی بھوک کس کی
پڑا جو غم کا لشکر دل پہ آ ٹوٹ ‌ ‌ ‌ متاع صبر و تسکیں لیگیا لوٹ
تڑپ کر غم میں شب کو صبح کرنا ‌ ‌ ‌ صبح سے شام تک رو رو کے مرنا
وہ جن آنکھوں میں خار ہجر ہووے ‌ ‌ ‌ بھلا وہ عمر بھر کیوں کر نہ رووے
گیا سب بھول کھانا اور پینا ‌ ‌ ‌ پڑا مشکل مجھے اب اپنا جینا
لگی کہنے مجھے خلقت دیوانہ ‌ ‌ ‌ کسی نے درد کو میرے نہ جانا
سمجھ کر مجھ کو سودائی جہاں نے ‌ ‌ ‌ کیا ٹھٹھا ہر اک پیر و جواں نے
غرض دیوانہ مجکو جان کر کے ‌ ‌ ‌ ہووے گرد آ مرے لڑکے شہر کے ۲
مرا اک کھیل خلقت نے بنایا ‌ ‌ ‌ تماشے کو بھی وہ لیکن نہ آیا
کہوں میں آہ کس سے اس الم کو ‌ ‌ ‌ سمجھتا ہے ہر اک سودائی مجھ کو
کہاں جاؤں کہوں کس سے حقیقت ‌ ‌ ‌ کوئی ہمدم نہیں جز درد فرقت
وہ کیا جانے ہے اس درد و الم کو ‌ ‌ ‌ نہ دیکھا جس نے ہو فرقت کے غم کو
وہ جانے اس تڑپنے کے مزے کو ‌ ‌ ‌ گذر جس دلمیں حضرت عشق کا ہو
جو اپنے دل کے دلبر سے جدا ہو ‌ ‌ ‌ وہی اس درد غم سے آشنا ہو
وہ جانے اس تڑپنے کی حقیقت ‌ ‌ ‌ کہ ہو جو مبتلائے درد فرقت
کروں میں آہ غم کا کس سے اظہار ‌ ‌ ‌ غم فرقت سوا کوئی نہیں یار ۱
یونہی کہتے میں اپنی اپنی سارے ‌ ‌ ‌ نہیں واقف کوئی غم سے ہمارے
اگر ظاہر کروں حال درونی ‌ ‌ ‌ بناؤں ایک عالم کو جنونی
جو میں ظاہر کروں سوز جگر کو ‌ ‌ ‌ کروں شرمندہ دوزخ کو شرر کو
دکھاؤں بے کلی اپنی کو میں گر ‌ ‌ ‌ تو اک ہلچل پڑے عالم کے اندر
جو آئے درد دل اپنا زباں پر ‌ ‌ ‌ پڑے آفت کا ٹکڑا ایک جہاں پر

Marfat.com

حقیقت دل کی گر اپنے دکھاؤں
نہ کہہ سکتا ہوں کہ اب کیا کروں میں
ہوئی ایسے ستمگر سے محبت
تڑپتا ہوں میں جس کے غم سے دن رات
ارے یارو کہو ہو جس کو الفت
محبت نام جس کا یاں رکھا ہے
کہے ہے عشق جس کو ساری خلقت
ارے یارو کسی کو دل نہ دیجو
کیا جب عشق نے بیتاب مجھ کو
کہ صبر آئے دلِ غمگیں کو کیوں کر
نہ دیکھے جب تلک دیدار دلبر
سو تیرے عشق میں اے دلکے دلبر
کہ اک تو سر پہ افلاک الم ہے ۳
ہے چاروں طرف فوج درد گھیرے
یہ آکر ناتوانی نے کیا زور
جنوں نے مجھ پہ کی آکر چڑھائی
کیا وحشت نے آکر جب مجھے تنگ
جو آکر مجھ کو رسوائی نے گھیرا
پڑی یہ مجھ پہ فوج بے قراری
ڈبوتے ہیں اُدھر اشکو نکے نالے
ہوا ہے ہاتھ سے عاجز گریباں
لگاتا ہے سدا سوزِ جگر آگ
بچوں کیوں کر کہو اب اس بلا سے
کروں میں صبر اب کس کس بلا پر
کہ تیرے عشق نے مجھ کو ستایا

ہلسوں میں اور عالم کو رلاؤں
نہ ہو سکتا ہے جو چپ ہی رہوں میں
نہیں ہے اس میں اصلا بوئے الفت
خبر اس کو نہیں ہیہات ہیہات
مصیبت ہے مصیبت ہے مصیبت
بلا اوپر بلا اوپر بلا ہے
قیامت ہے قیامت ہے قیا،،
ہو دوا امید جینے کی نہ کیجو
کہاں میں نے یہ اس پیارے سے رو رو
ہو تسکیں عاشق مسکیں کو کیوں کر
قرار اور صبر ہووے اسکو کیوں کر
ہوا ہے حال میرا حد سے ابتر
تلے پاؤں کے پھر دریائے غم ہے
سدا آہوں کے مارے تیر میرے
کیا تاب و تواں کا مار کر بھور
میری سب ہوش کی پونجی لٹا دی
گئے اس کے سبب ناموس اور ننگ
لیا عزت کا سب اسباب میرا
متاعِ صبر لی ہے لوٹ ساری
لگے ہیں اس طرف آہوں کے بھالے
ہے گریاں سیل اشک غم سے داماں
میرے پیارے بتا جاؤں کدھر بھاگ
میں ہوں اک اور ہزاروں خونکے پیاسے
ہے بہتر جاؤں اس غم سے کہیں مر
مرے دل کو پھر اک دشمن بنایا

Marfat.com

ابھی جس کا ہو دشمن دل سا پیارا ۔ بچے کیوں کر کہو پھر وہ بچارا
خدا کیواسطے جلدی خبر لے ۔ کہیں یہ آپ خوں اپنا نہ کر لے
جو اپنی جان کی جاں سے جدا ہو ۔ نہ کیوں اس زندگانی سے خفا ہو
اگر آنے میں ہو گی دیر تجھ کو ۔ نہیں پانیکے زندہ پھر تو مجھ کو
کہ بس جب پاس اپنے دلربا ہو ۔ فنا ہونے سے پہلے وہ فنا ہو
طبیب درد دل ہے گا مرا تو ۔ کروں کس سے علاج اپنا بتا تو
جو کوئی عشق کا بیمار ہووے ۔ علاج اس کا نہ جز دلدار ہووے
میں دامِ زلف میں تیرے پھنسا ہوں ۔ خلاصی تو بتا میں کس سے چاہوں
محبت میں بلا کی جو پھنسا ہو ۔ وہ جز دیدار دلبر کب رہا ہو
خدا کے واسطے جلدی سے آؤ ۔ تڑپ اور بیقراری کو مٹاؤ
لگائی تھی جو تو ہم سے پیارے ۔ پھر آتے کیوں نہیں ہو گھر ہمارے
جو تھی منظور کرنی بے وفائی ۔ تو کی تھی مجھ سے پھر کیوں آشنائی
کوئی ایسا بھی کرتا ہے پیارے ۔ تڑپتا چھوڑ عاشق کو سدھارے ۴
اگر یہ بیوفائی جانتا میں ۔ تو پھر کیوں خاک در در چھانتا میں
بہت سر ہم نے رگڑا خاکِ پا سے ۔ نہ گذرا تو مگر اپنی ادا سے
ہر اک صورت سے میں نے غم اٹھایا ۔ ولے تجھ کو نہ مجھ پر رحم آیا
ہوئی ہے کیا خطا اب مجھ سے جانی ۔ جو پہلی سی نہیں ہے مہربانی
اگر تقصیر مجھ سے کچھ ہوئی ہو ۔ خدا کے واسطے تم بخشدو بجُو
نظر مت رکھ مری تقصیر پر تو ۔ کرم پر اپنے پیارے کر نظر تو
میں جانوں ہوں نہیں ہے چاہ تجھ کو ۔ کہ میری کچھ نہیں پرواہ تجھ کو
دوا اب کیا کروں اے میرے دلدار ۔ ہوا ہوں عشق کے ہاتھوں سے ناچار
نہیں لگتی ہے بھوک اور پیاس مجھ کو ۔ کیا جینے سے اب بے آس مجھ کو
خدا کے واسطے اب مت ستم کر ۔ خدا کے واسطے اب تو کرم کر
اگر رونا مرا خوش آوتا ہے ۔ یہ درد و رنج تجھ کو بھاؤتا ہے
تو درد و غم سے نت روتا رہوں گا ۔ تری الفت میں جی کھوتا رہوں گا

Marfat.com

جو ہوگا شعلہ رخ کا ترے دھیان
تو ہونگا خاک جل بھنکر ہیں اس آن

جو یاد آئیگی وہ زلفِ پریشاں
تو پیچ و تاب کھائے گی مری جان

تصور تیری پیشانی کا گر ہو
تو ہو دیوار غم اور میرا سر ہو

جو آئے تیرے گوش و چشم کا دھیان
کروں میں گوہر اشک اُسپہ قربان

خیال اس تیغ ابرو کا اگر ہو
وہیں قربان اسپہ میرا سر ہو

تصور تیری مژگاں کا گر آئے
ہزاروں برچھیاں دل میں لگائے

در دندان کو تیرے یاد کرکے
بہاؤں اشک سے ٹکڑے جگر کے

جو خالِ رخ کا ہو تیرے تصور
سیہ داغوں سے ہو سینہ مرا پُر

جب آوے یاد تیرا قد و قامت
کروں برپا وہیں شورِ قیامت

ترے ناز و ادا کی یاد کر چال
کروں میں خاک میں آپ ہی کو پامال

وہ تیرا یاد کر آرام و بستر
گذاروں عمر ساری میں تڑپ کر

میں یاد اس شمع رو کو جب کرونگا
تو پروانہ کی صورت جل مرونگا

جو ہو گلزار تن زخم جگر سے
کروں سیراب اس کو چشم تر سے

تری تیغ نگہ کا قتل ہوں گر
نہ لاؤں اس کو میں ہرگز زباں پر

غرض جور و جفا سارے سہوں گا
نہ گھبراؤں گا نے غمگیں ہوں گا

ترے غم سے نہیں خالی رہوں گا
جو نالہ تھم رہا رویا کروں گا

نہ بیٹھوں چین سے تجھ بن کبھو میں
سدا کرتا رہوں بس ہائے ہو میں

اگر پوچھے کوئی یہ مجھ سے آکر
کہ کیا گذری ہے اے دیوانے تجھپر

نہ ہرگز حال دل اپنا کہوں گا
ہنسوں گا اور رو کر چپ رہونگا

نہ چھوڑونگا کبھی الفت تمہاری
اسی میں جان جاویگی ہماری

ذرا اس ناز اور غمزے کو دیکھو
مری جانب ذرا منہ اپنا موڑو

رہو پردہ میں یوں باتیں بناتے
نہیں صورت و لے اپنی دکھاتے

ذرا بہرے خدا پردہ اٹھاوے
وہ مکھڑا چاند سا مجھ کو دکھاوے

بہت نزدیک ہوں دلسے تو اے یار
و لے تجھ تک پہنچنا ہی ہے دشوار

ہے بوئے گل کی جوں مجھ تجھ میں قربت
نہیں معلوم پھر کیوں ہے یہ فرقت

Marfat.com

میں ہوں سایہ نمط ہمراہ تیرے ۔۔۔ نہیں ہے وصل پر قسمت میں میرے
رہے دل میں مرے پیارے سدا تو ۔۔۔ ذرا تو سامنے آنکھوں کے آ تو
مجھے چھاتی سے ٹک اپنی لگاؤ ۔۔۔ یہ شعلہ عشق کا میرے بجھاؤ
ہو تو نزدیک میرے مجھ سے اے یار ۔۔۔ غضب ہے تس پہ بھی ملنا ہو دشوار
ہے مجھ میں اور تجھ میں ربط ایسا ۔۔۔ رواں ہو وے بدن سے خون جیسا
اجی کس کی ہے پھر یوں انتظاری ۔۔۔ یہ کیسی ہے تڑپ اور بیقراری
قریب اتنا ہو اور پھر دور ایسا ۔۔۔ نہیں کھلتا ہے یہ پردہ ہے کیسا
یہ پردہ دور تک اللہ کو تو ۔۔۔ مجھے اس بھید سے آگاہ کر تو
کہیں بے پردہ ہو کر کے پیارے ۔۔۔ ذرہ تو رو برو ہو جا ہمارے
ٹک اپنے حسن کا جلوہ دکھا دے ۔۔۔ کہ اب بیخود مجھے مجھ سے بنا دے
رہو گے کب تلک پردے میں پیارے ۔۔۔ کبھی تو سامنے ہو گے ہمارے
یہ ناز و شوخیاں پیارے تمہاری ۔۔۔ کرو گے جو اٹھاویں گے وہ ساری
ولے اتنا تو گاہے گاہے جانی ۔۔۔ کرو ہم پر کرم سے مہربانی ۶
یہ جانو تم تڑپتا ہے بچارا ۔۔۔ نہیں تم بن اسے اک دم گذارا
ذرا اپنی مجھے صورت دکھاؤ ۔۔۔ پھر اس کے بعد چھاتی سے لگاؤ
کہ جس سے دور ہو یہ رنج و کلفت ۔۔۔ تڑپ جی کی گھٹے ہو جی کو راحت
میں جان و دل سے ہوں مشتاق تیرا ۔۔۔ کروں کیا بس نہیں چلتا ہے میرا
ترے ملنے کی ہوں بس آرزو میں ۔۔۔ سراسر محو ہوں بس اس جستجو میں
تڑپتا ہے ترے غم سے مرا دل ۔۔۔ رہے افسوس پھر غیروں میں تو مل
رہو غیروں میں تم خوشیاں مناتے ۔۔۔ ہم اس حسرت میں خون دل ہیں کھاتے
سبھوں پر ہے کرم پیارے تمہارا ۔۔۔ نہیں ہے فکر کچھ لیکن ہمارا
کرو غیروں پہ لطف و مہر باقی ۔۔۔ ہمارے نام سے نفرت ہے جانی
نہیں تدبیر کچھ ملنے کی تیرے ۔۔۔ خدا جانے ہے کیا قسمت میں میرے
نہ جانے ٹھوکریں کھاؤں گا کب تک ۔۔۔ یہ ایذا ہجر کی پاؤں گا کب تک
ملے گا یا نہ تو مجھ سے ملے گا ۔۔۔ خدا جانے مقدر کیا کرے گا

Marfat.com

نہ اب تقصیر اس میں کچھ تری ہے ۔ نصیبوں میں لکھا میرے یہی ہے
ہے تیرے وصل کی منزل بہت دور ۔ اثر ہے لنگ اور ہمت ہے رنجور
کشش میں کچھ اثر میری جو ہوتا ۔ گذر بلاشک ادھر بھی تیرا ہوتا
جو کرتا شوق میری رہنمائی ۔ تو ہوتی کیوں مری تجھ سے جدائی
کہوں میں آہ کیا تیری حقیقت ۔ مصیبت ہے مصیبت ہے مصیبت
نہ میرے درد وغم کا کوئی غمخوار ۔ ہر اک ہے اپنی اپنی بوجھ کا یار
کہو کس سے کہوں میں اپنا احوال ۔ کہ ہے غیروں سے کہنا جی کا جنجال
سنے جو درد کا طومار میرا ۔ نہیں تجھ بن کوئی غمخوار میرا
سو تو نے غم مرا رکھا گوارا ۔ کہ یوں مجھ کو تپِ فرقت نے مارا
یہی بہتر ہے اب رویا کروں میں ۔ سرِ اشک غم سے منہ دھویا کروں میں
سنے تو یا نہ سن غم میرا مجھ سے ۔ کئے جاؤں گا پر میں عرض تجھ سے
ترا دیدار پاؤں یا نہ پاؤں ۔ ولے سب جستجو میں دن گنواؤں
مشرف وصل سے ہوں یا نہ ہوں میں ۔ کروں ذرات تیری جستجو میں
نشانِ عیش اور عشرت مٹاؤں ۔ تمامی محنتیں غم کی اٹھاؤں
کہاں تک درد وغم ظاہر کروں میں ۔ نہیں کچھ انتہا بس چپ رہوں میں
یہی بہتر ہے اب خاموش رہنا ۔ جو کچھ گذرے ہے دل پر اس کو سہنا
جو کچھ گذریگا سو گذریگا جاں پر ۔ نہ لاؤں پر کبھی ہرگز زباں پر
کبھی آویگا آخر رحم تجھ کو ۔ چھڑا دیگا تو درد وغم سے مجھکو
دکھادیگا مجھے دیدار اپنا ۔ مٹا دیگا مرے دل کا یہ کھٹکا
اگرچہ ہوں برا پر ہوں تمہارا ۔ نہیں بن تم مرا اکدم گذارا
تمام امداد کر یہ درد نامہ ۔ کہیں ایسا نہ ہو پھٹ جائے خامہ
یہ درد اپنا بس اب اظہار مت کر ۔ خدا کیواسطے رکھ جی کے اندر
کہ تیرے درد اور اس غم کو سنکر ۔ بھنا جاتا ہے دل عالم کا یکسر
بس اب ٹک شکر کر مت ہو دیوانہ ۔ کہ بہتر درد دل کا ہے چھپانا
نہ ہو ایسا تری گستاخیوں پر ۔ خفا ہو جاوے تیرا تجھ سے دلبر

Marfat.com

وہ تیرے حال دل سے ہے خبردار — نہ کر اب شور و شر زنہار زنہار
نہ کر غل صبر کر یہ مان میری — کہ تا امید بر لاوے وہ تیری
بس اب خاموش ہو گفتار کم کر — ملال آوے نہ شاید اسکے دل پر
اسی پر سونپ دے اب کام سارے — وہ چاہے سو کرے تو دم نہ مارے
رضا گم اپنی کر اس کی رضا میں — نہ پڑ ہرگز خودی کی تو بلا میں
وہ مالک ہے کرے جو کچھ کہ چاہے — خلاف اس کے نہ دم تو مارگا ہے
بس اب خاموش ہو گفتار کر کم — تو کہہ اللہ ہی اللہ دل سے ہر دم

بس اب اللہ بس اللہ بس ہے
سوا حق کے جو ہے باقی ہوس ہے

تمت

Marfat.com

# گلزار معرفت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## التماس جامع اوراق

بعد حمد و صلوٰۃ یہ نیاز احمد معترف بہ تقصیرات احقر متوسلین و کمترین منتسبین حضرت امام العارفین مقدم الراسخین سراج الاولیاء تاج الکبرار زبدۃ الواصلین قدوۃ الکاملین شیخ المشائخ سید السادات جنید الزماں بایزید الدوراں سیدی سندی و معتمدی و مستندی ذخیرۃ یومی و غدی مکان الروح من جسدی حضرت مرشدنا و مولانا الحافظ الحاج الشاہ **محمد امداد اللہ المہاجر تھانوی** مولداً المکی موطناً الفاروقی نسباً الحنفی مذہباً الصوفی مشرباً ادامہ اللہ تعالیٰ کاسمہ الشریف امداداً من اللہ علی العباد و افاضۃً علی طالبی الرشاد خدمت میں اخوان طریقت و خلّان الحقیقت کے عرض رسا ہے کہ حضرت پیر مرشد محتشم الیہم دام ظلہم کا کلام منظوم ہدایت مفہوم اس کثرت سے ہے کہ اسکا احصاؤ ضبط دشوار ہے مگر احقر کو کچھ متفرق و منتشر اوراق ہاتھ لگ گئے بغرض انتفاع و استمتاع و احتظاظ و التذاذ دوسرے پیر بھائیوں وغیرہ کے جی میں آیا کہ ان اوراق کو جمع کر کے اُن کی خدمت میں پیشکش کروں اور نام اس مجموعہ کا گلزار معرفت رکھا بڑی غرض اس سے حضرت قبلہ پیر مرشد کی رضامندی ہے

گر قبول افتد زہے عز و شرف ؛ یرحم اللہ عبداً قال آمینا

## مناجات

الٰہی یہ عالم ہے گلزار تیرا
عجب رنگ ہر رنگ میں ہے
یہ نقشہ دو عالم کا جو جلوہ گر ہے
بہر رنگ ہر شئے میں جا بجا دیکھو
تو ظاہر ہے اور لاکھ پردے میں ہے تو
تو اول تو آخر تو ظاہر تو باطن
الٰہی میں ہوں بس خطا وار تیرا
الٰہی ترا چھوڑ سرکار تیری
دوا یا رضا کیا کروں میں الٰہی

عجب نقش قدرت نمودار تیرا
یہ ہے رنگ صنعت کا اظہار تیرا
ہے پردے میں روشن سب انوار تیرا
چمکتا ہے جلوہ قمر وار تیرا
تو باطن ہے اور ہست اظہار تیرا
تو ہی ہے تو ہی یا کہ آثار تیرا
مجھے بخش ہے نام غفار تیرا
کہاں جاوے اب بندہ ناچار تیرا
کہ دارو بھی تیری اور آزار تیرا

جہاں لطف گل ہے وہیں خار غم ہے
خوشی غم میں رکھی ہے اور غم خوشی میں
یہ کوتاہی اپنی نظر کی ہے یارب
نہیں وہ جگہ اور نہیں وہ مکاں ہے
تو اول نہیں ابتدا تیرا یارب
نظر کو اٹھا کر جدھر دیکھتا ہوں
عفو کس سے چاہے گنہگار تیرا
نگاہ کرم تک بھی کافی ہے تیری
عرض بلاؤں کی دوا کس سے چاہوں

ہے گل خار میں گل میں ہے خار تیرا
عجب تیری قدرت عجب کار تیرا
ترے نور کو سمجھیں اغیار تیرا
کہ جس جا نہیں ذکر و اذکار تیرا
تو آخر نہیں انتہا کار تیرا
تجھے دیکھتا ہوں نہ اغیار تیرا
کہو کس سے چھوٹے گرفتار تیرا
میں ہوں بندہ گرچہ بہت خوار تیرا
تو شافی ہے میرا میں بیمار تیرا

Marfat.com

میں ہوں چیز تیری جو چاہے سو کر تو
تو مختار میرا میں ناچار تیرا

سوا تیرے کوئی نہیں میرا یارب
تو مولیٰ ہے میں عبد بیکار تیرا

کیا اپنے در سے اگر دور اس کو
کدھر جاوے عاجز یہ ناچار تیرا

گناہوں نے ہر طرف سے مجھ کو گھیرا
سنا جب سے ہے نام غفار تیرا

دلیر ہم گناہوں پہ کیونکر نہ ہوویں
کہ ہے نام غفار و ستّار تیرا

چلا نفس و شیطاں کے احکام پر میں
نہ مانا کوئی حکم زنہار تیرا

نہ رسوا ہوں جیسا یہاں حشر کو بھی
نہ ہوں جبکہ ہو عام دربار تیرا

خبر لیجو میری اس دم الٰہی
کھلے جبکہ بخشش کا بازار تیرا

کہاں میرے عصیاں کہاں تیری رحمت
کہاں خس کہاں بحرِ زخار تیرا

گنہ میرے حد سے زیادہ ہیں یارب
مجھے چاہیے رحم بسیار تیرا

تمنا ہے اس بات کی مجھ کو ہر دم
کہ دل سے زباں پر ہو اذکار تیرا

الٰہی رہے وقت مرنے کے جاری
بتصدیق دل لب پہ اقرار تیرا

تو میرا میں تیرا میں تیرا تو میرا
ترا فضل میرا مرا کار تیرا

میں ہوں عبد تیرا تو معبود میرا
تو مسجود میں ساجدِ زار تیرا

یہ جور و جفا ہم سے ہے پر ہے یارب
نہیں ظلم اور جور اطوار تیرا

نہیں کافروں کو جو توفیقِ ایماں
کہ ہے نام قہار و جبار تیرا

فنا ہو گیا جو تری دوستی میں
تو ہے یار اسکا وہ ہے یار تیرا

کھلی اسکی آنکھیں کریں بند جس نے
عیاں ہو نہاں اس پہ اسرار تیرا

الٰہی مجھے ہوش دے اب تو ایسا
رہوں میں سدا مست میخوار تیرا

میں ہر درد اور مرض سے چھوٹ جاؤں
جو لگ جا محبت کا آزار تیرا

الٰہی عطا ذرہ دردِ دل ہو
کہ مرتا ہے بے درد بیمار تیرا

جو جاگا سو سویا جو سویا سو جاگا
سلا مجھ کو تا ہوں میں بیمار تیرا

ترا خوان انعام ہے عام سب پر
ہے شاہ و گدا ہر نمک خوار تیرا

کوئی تجھ سے کچھ کوئی کچھ چاہتا ہے
میں تجھ سے ہوں یارب طلبگار تیرا

نہیں دونوں عالم سے کچھ مجھکو مطلب
تو مطلوب میں ہوں طلبگار تیرا

دلمیں ٹک جلوہ فرما الٰہی
کہ تجھ بن ہے ویران اب دار تیرا

الٰہی میں سب چھوڑ گھر بار اپنا
لیا ہے پکڑ اب تو دربار تیرا

کہاں جاوے عبد کا نہو کوئی تجھ بن
کسے ڈھونڈھے جو ہو طلبگار تیرا

نہ پوچھے سوا نیک کاروں کے گر تو
کھل جاوے بندہ گنہگار تیرا

رہے گا نہ کچھ نقدِ عصیاں سے میرا
لگے گا جو رحمت کا بازار تیرا

سدا خواب غفلت میں سوتا رہا ہی
نہ اکدم ہوا آہ بیدار تیرا

برے کام میں عمر افسوس کھوئی
کیا میں نہ اچھا کوئی کار تیرا

مری مشکلیں ہوویں آسان اکدم
جو ہو جا کرم مجھ پہ اکبار تیرا

ہوں ظلمات عصیاں نے شبتار روشن
جو ہو مہر رحمت نمودار تیرا

لگے کرنے کافر بھی امید بخشش
لگے ہونے جب رحم اظہار تیرا

نہ ڈر دو دشمنوں سے رہا مجھکو جب سے
کہا تو نے میں ہوں مددگار تیرا

ترا نام شیریں حلاوت ہے دلکی
ہر اک بات سے خوش ہے تکرار تیرا

نہ کوئی مرا ہے نہ ہوں میں کسی کا
تو میرا میں عاجز دل افگار تیرا

نہیں ہیں تو ہی ہے تو ہی ہے نہیں ہیں
تو ہے نور میرا میں آثار تیرا

الٰہی بچا قہر سے اپنے مجھ کو
کہ ہے عفو بخشش کرم کار تیرا

بدوں کو کرے نیک نیکوں کو بد تو
کہ ہے بے نیازی کا بازار تیرا

حکومت ہوئی اسکو حاصل جہاں کی
ہوا جو کوئی حکم بردار تیرا

دو عالم خریدار ہو اسکا بیشک
جو ہو نقدِ جاں سے خریدار تیرا

رہے ہوش اسکو کسی کا نہ اپنا
الٰہی ہوا جو کہ ہشیار تیرا

تو کر بے خبر سارے خبروں سے مجھکو
الٰہی رہوں اک خبردار تیرا

الٰہی وہ جلوہ محبت عطا کر
جو کر دے مجھے عاشق زار تیرا

بنا اپنا قیدی کر آزاد مجھ کو
ہے آزاد سب سے گرفتار تیرا

بھکاری ترا جاوے محروم کیونکر
کہ نت خوان بخشش ہے تیار تیرا

بھکاری کروڑوں ترے ہوں نہ کیونکر
نہیں کرنا معمول انکار تیرا

نہیں اس سے زیادہ مجھے کوئی خواہش
ہر اک شے سے ہے وصل درکار تیرا

ہے جنت کی نعمت تو سب میرے سر پر
میسر ہو اے کاش دیدار تیرا

نہیں وصل افسوس قسمت میں میری
میں سایہ نمط گرچہ ہوں جار تیرا

Marfat.com

تو ہے جان و دل سے بھی نزدیک میرے
ولے آہ ملنا ہے دشوار تیرا

ہوں باوصف اس قرب کے دور ایسا
ستاتا ہے پھر ہجر خونخوار تیرا

یہ قرب و معیت ہے پھر بُعد ایسا
نہیں کھلتا یارب یہ اسرار تیرا

حجاب خودی میرا یارب اٹھا دے
کہ تا دیکھوں بے پردہ دیدار تیرا

ذرا آپ اپنے میں امداد آ تو
کہ ہے کون تو کیا ہے گفتار تیرا

تو صیقل آئینہ دل تام حق سے
کہ تا جلوہ گر اس میں ہو یار تیرا

زباں سے طرف دل کے مشغول ہو تو
وہیں جلوہ فرما ہے دلدار تیرا

اٹھا غم رکھ امید امداد حق سے
تجھے غم ہے کیا رب ہے غمخوار تیرا

نہ ڈر فوج عصیاں سے گرچہ بہت ہے
کہ ہے رحم حق کا مددگار تیرا

اسی کی تو خدمت میں رہ دل سے ہر دم
تو جا کر ہے اسکا وہ سردار تیرا

تو پڑھ اس مناجات کو پنج وقتی
کہ تا جاوے ہر غم یہ آزار تیرا

الٰہی قبول ہو مناجات میری
کہ رد کرنا ہرگز نہیں کار تیرا

نبی کریم آل و اصحاب سب پر
درود اور سلام ہووے ہر بار تیرا

مرے پیر استاد ماں باپ پر بھی
الٰہی رہے رحم بسیار تیرا

## غزل نعتیہ

کرکے نثار آپ پہ گھربار یا رسولؐ
اب آپڑا ہوں آپ کے دربار یا رسولؐ

عالم نہ متقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا
ہوں امتی تمہارا گنہگار یا رسولؐ

اچھا ہوں یا برا ہوں غرض جو کچھ ہوں سو ہوں
پر ہوں تمہارا تم مرے مختار یا رسولؐ

کسطرح آہ میں کروں خدمت میں خالعرض
ہوں خجلتِ گناہ سے سرشار یا رسولؐ

ذات آپکی تو رحمت و الطف ہے سر بسر
میں گرچہ ہوں تمام خطاوار یا رسولؐ

کرتے نہ میرے فعل بُروں پر نگاہ تم
کیجو نظر کرم کی بس اکبار یا رسولؐ

جسدن تم عاصیوں کے شفیع ہو کے پیش حق
اسدن نہ بھولنا مجھے زنہار یا رسولؐ

لیجو خدا کے واسطے اسدن مری خبر
عصیاں کا میرے جب کھلے اخبار یا رسولؐ ۳

تم نے بھی گر نہ لی خبر اس حال زار کی
اب جا کہاں بتا دیں یہ ناچار یا رسولؐ

دونوں جہاں میں مجھکو وسیلہ ہے آپکا
کیا غم ہے گرچہ ہوں میں بہت خوار یا رسولؐ

کیا ڈر ہے اسکو لشکر عصیان و جرم سے
تم سا شفیع ہو جسکا مددگار یا رسولؐ

گھیرا ہے ہر طرف سے مجھے درد و غم نے آہ
اب زندگی بھی ہو گئی دشوار یا رسولؐ

ہو آستانہ آپ کا امداد کی جبیں
اور اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یا رسولؐ

## غزل نعتیہ

ذرا چہرہ سے پردہ کو اٹھا دو یا رسول اللہ
مجھے دیدار کا اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ

کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ

اٹھا کر زلفِ اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے
مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یا رسول اللہ

شفیعِ عاصیاں ہو تم وسیلہ بیکساں ہو تم
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ

پیاسا ہے تمہارے شربتِ دیدار کا عالم
کرم کا اپنے اک پیالہ پلاؤ یا رسول اللہ

خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اس کے
ہے ایسا مرتبہ کس کا سناؤ یا رسول اللہ

چھپے ہیں تجلّات سے جا کر پردۂ مغرب میں ماہ و خور
کر اپنے حسن کا جلوہ دکھاؤ یا رسول اللہ

لگیگا جوش کھانے خود بخود دریائے بخشایش
کر جب حرف شفاعت لب پہ لاؤ یا رسول اللہ

یقیں ہو جائیگا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
جو میداں میں شفاعت کے تم آؤ یا رسول اللہ

مجھے بھی یاد رکھیو ہوں تمہارا امتی عاصی
گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ

ہوا ہوں نفس اور شیطاں کے ہاتھوں سے بہت رسوا
مرے اب حال پر تم رحم کھاؤ یا رسول اللہ

اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں
تم اب چاہو ہنساؤ یا رلاؤ یا رسول اللہ

کرم فرماؤ پیر اور کرو حق سے شفاعت تم
ہمارے جرم و عصیاں پر نہ جاؤ یا رسول اللہ

جہاں تمام کا حق کر دیا ہے آپکے ہاتھوں
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

مشرف کرکے مجھکو کلمۂ طیبہ سے اپنے تم
پھر اب نظروں سے اپنی مت گراؤ یا رسول اللہ

پھنسا ہوں اسطرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ

Marfat.com

اگرچہ ہوں نہ لائق دالکے پر امید ہے تم سے
کہ پھر مجھ کو مدینے میں بلاؤ یا رسول اللہ

حبیب کبریا ہو تم امام انبیا ہو تم
ہمیں بہر خدا حق سے بلاؤ یا رسول اللہ

شراب بیخودی کا جام اک مجھ کو پلا کر اب
دوئی کے حرف کو دل سے مٹاؤ یا رسول اللہ

بہت بھٹکا پھرا ہیں وادی فرقت میں جوں وحشی
کرم فرماؤ ابتو مت پھراؤ یا رسول اللہ

مشرف کرکے دیدار مبارک سے مجھے اکدم
مرے غم دین و دنیا کے بھلاؤ یا رسول اللہ

خدا کیواسطے رحمت کے پانی سے مرے اگر
تپ ہجراں کی آتش کو بجھاؤ یا رسول اللہ

پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداد عاجز کو
بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

## غزل نعتیہ

مکے میں ہوں پر ہے ہوس کوئے مدینہ
دے ہے رخ کعبہ خبر روئے مدینہ

لانے لگی اب باد صبا بوئے مدینہ
دل اڑنے لگا ہو کے ہوا سوئے مدینہ

پہنچا دے مجھے منزل مقصود کو جلدی
یارب ہے لگی دل کو تگ و پوئے مدینہ

ابتو یہ تمنا ہے کہ یہاں کعبے کیجوں گرد
قربانی ہوں سر ہر کوئے مدینہ

گرچہ ہیں بہت شہر جہاں میں خوش و دلچسپ
لیکن ہے عجب دلبر و دلجوئے مدینہ

حاصل ہے بہشت اسکو یہاں اور وہاں بھی
جو دل سے ہو ساکن پہلوئے مدینہ

دل غرق حلاوت ہے دہن ہے شکرستاں
توطی زباں ہے جو ثنا گوئے مدینہ

اظہار فیوضات ہیں عالم میں جہاں تک
ہے اصل مگر سب کی وہی جوئے مدینہ

وہ چھوٹ گیا بند دو عالم سے سراسر
جو پھنس گیا اندر خم گیسوئے مدینہ

محفوظ ہے آفات دو عالم سے وہ مومن
کی جسنے سکونت تہ بازوئے مدینہ

۴ خوشی آدے کیا اس کو خوشبوئے دو عالم
ہے جسکے بسی مغز میں خوشبوئے مدینہ

کس ذوق سے لیٹے ہے کلام اپنا زبانسے
جب ہووے زباں اپنی طرح گوئے مدینہ

ایذا کے عوض دیتے دعا سنگدلوں کو
دل نرم تھے کیا سرور خوشخوئے مدینہ

کب پوچھتا عاشق کوئی خوبان جہاں کو

امداد سے نت گوہر صلوٰت وسلامی
یارب ہو نثار تنہ نیکوئے مدینہ

## غزل نعتیہ

کہے ہے شوق نبیؐ یہ آکر چلو مدینے چلو مدینے
میں ہوں گا دل سے تمہارا رہبر چلو مدینے چلو مدینے

صبا بھی لانے لگی ہے ابتو نسیم طیبہ نسیم طیبہ
کہے ہے شوق اب ہوا میں اڑ کر چلو مدینے چلو مدینے

خدا کے گھر میں تو رہ چکے بس عمر بھی آخر ہوئی ہے آخر
مرینگے اب تو نبیؐ کے در پر چلو مدینے چلو مدینے

شہر شہر کیوں پھرے ہے مارا جو دونوں عالم کی چاہے دولت
تو سر قدم ہو کے درد یہ کر چلو مدینے چلو مدینے

یہ جذب عشق محمدیؐ ہیں دلوں کو امت کے کھینچتے ہیں
کہے ہے ہر دل جو ہوکے مضطر چلو مدینے چلو مدینے

جو کفر و ظلم و فساد عصیاں ہر اک شہر میں ہوئے نمایاں
تو دین اسلام اٹھے یہ کہکر چلو مدینے چلو مدینے

رجب کے ہوتے ہیں جب مہینے بھرے ہیں شوق نبیؐ سے سینے
صدا یہ مکے میں کو بکو ہے چلو مدینے چلو مدینے

ہلاکت امداد ابتو آئی جو فوج عصیاں نے کی چڑھائی
نجات چاہو تو اے برادر چلو مدینے چلو مدینے

Marfat.com

## غزل

نہ دیکھا داغِ دل گلزار کو دیکھا تو کیا دیکھا
نہ دیکھا خار میں گل خار کو دیکھا تو کیا دیکھا

اگرچہ کوئے جاناں میں بھی آپھر پھر کے سر مارا
نہ دیکھا یار کو گھر بار کو دیکھا تو کیا دیکھا

تماشائے دو عالم ہے مرے دلدار کا کوچہ
جہاں کے گلشن و بازار کو دیکھا تو کیا دیکھا

رُخِ رخشانِ جاناں کی تجلّی چاہیئے دیکھے
مہ و خورشید کے انوار کو دیکھا تو کیا دیکھا

کفِ پا کی صفائی کو مرے دلدار کی دیکھو
اگر آئینہ جوہر دار کو دیکھا تو کیا دیکھا

نہ دیکھا بّرشِ تیغِ نگاہِ یار کو تم نے
اگر شمشیر کی اک دھار کو دیکھا تو کیا دیکھا

ہماری چشم سے لعل و گہر کی دیکھئے بارش
سما پر ابر گوہر بار کو دیکھا تو کیا دیکھا

لب و دندان دلبر کی ٹک آب و تاب کو دیکھو
اگر لعل و دُرِ شہوار کو دیکھا تو کیا دیکھا

یہاں نوکِ مژہ پر لختِ دل کی دیکھ جانبازی
وہاں منصورِ صاحبدار کو دیکھا تو کیا دیکھا

طبیبوں نے علاجِ مرض اپنا خوب کر دیکھا
نہ دیکھا حالِ دل بیمار کو دیکھا تو کیا دیکھا

نہ دیکھا ایک بھی تم نے اگر دردِ جدائی کو
فلک سے گرچہ لاکھ آزار کو دیکھا تو کیا دیکھا

یہاں جو دیکھنے کا ہے اسی دم دیکھ لے غافل
نہ دیکھا اوّل آخر کار کو دیکھا تو کیا دیکھا

دلِ مضطر میں ظاہر یار کو تھا چاہیئے دیکھا
نہ دیکھا سایہ میں انوار کو دیکھا تو کیا دیکھا

نظر جب کھل گئی اپنی جسے دیکھا اُسے دیکھا
نہ دیکھا آپ میں دلدار کو دیکھا تو کیا دیکھا

اِدھر دیکھا اُدھر دیکھا جدھر دیکھا اُسے دیکھا
نہ دیکھا یار میں اغیار کو دیکھا تو کیا دیکھا

اسے دیکھا اُسے دیکھا نہ یہ دیکھا نہ وہ دیکھا
نہ دیکھا ایک کو دو چار کو دیکھا تو کیا دیکھا

ہمارے شعر امدادِ الٰہی سے ہیں ٹک دیکھو
اگرچہ دفترِ اشعار کو دیکھا تو کیا دیکھا

## غزل

ہے نعم فیضِ توکل سے ہے بس خوان اپنا
پکتا ہے سنگِ قناعت پہ سدا نان اپنا

تلخیٔ صبر میں حاصل ہے حلاوت دل کو
شکرِ شکر سے شیریں ہے لبِ جان اپنا

طوقِ تفویض و رضا کا ہے گلے میں اپنے
تیغِ تسلیم پہ سر کرنے میں قربان اپنا

بھوک اپنی ہے خورش پیاس ہے اپنا شربت
پوششِ اپنی ہے لباسِ تنِ عریان اپنا

پائمالی ہے ہمیں تاج و سریر شاہی | فوج غم سرو سامانی ہے سامان اپنا
لالہ و گلشن و گل کی نہیں پروا ہم کو | کثرت داغ سے سینہ ہے گلستان اپنا
خوابگاہ اپنی ہے اک خاک کی مٹھی آخر | کیوں عبث کھینچیں پھر ہم چرخ پہ ایوان اپنا
دوستی کی رہی اب کس سے توقع یارو | جب ہوا دشمن جاں دل سا مہربان اپنا
درد و غم کا مرے دردی ہے نہ کوئی غمخوار | غم ہی غمخوار ہے اور درد ہے درمان اپنا
آسکے غیر مرے خانۂ دل میں کیسے | کہ خیال رخ دلدار ہے دربان اپنا
وسعت دل کی کیا کرتے ہیں سیر اے امداد | کہ یہی باغ ہے اپنا یہی میدان اپنا
کون سنتا ہے کہو اپنی پریشانی کو | ہو پریشاں جو سنے حال پریشاں اپنا

## غزل نعتیہ

ہو جائے مرا شوق ہی رہبر کسی صورت | جوں نقش قدم جا پڑوں در پر کسی صورت
ہے بلبل دل شائق گلروئے پیمبر | بے دیکھے نہ ٹھہریگا یہ مضطر کسی صورت
کھایا کروں بس ٹھوکریں زوار کی تیرے | اے کاش ہوں در کا ترے پتھر کسی صورت
دیں ساقی کوثر جو مجھے بادۂ الفت | چھوٹے نہ لبوں سے مرے ساغر کسی صورت
ہو مغز پریشاں وہیں مشک ختن کا | کھل جاوے جو وہ زلف معنبر کسی صورت
ہے سر میں ہوائے کشش شوق مدینہ | جوں باد صبا پہنچوں گا اڑ کر کسی صورت
جوں نقش قدم سر نہ اٹھاؤں ترے در سے | گر جا پڑوں مر مر کے وہاں پر کسی صورت
اے ماہ روش کیجیے گذر ٹک تو ادھر بھی | ہو جائے مرا گھر بھی منور کسی صورت
ہو جائے سرسبز مرا نخل تمنا | آجائے نظر گنبد اخضر کسی صورت

## غزل نعتیہ

ذکر کر ذکر خدا اور ہے تذکیر عبث | جز کلام حق کے ہے ہر بات میں تقریر عبث
حمد حق میں ہو و یا نعت پیمبر میں رقم | پہلے ان دونوں سے ہے ہر بات میں تحریر عبث
لکھ سکے کون یہاں حمد خدا نعت رسول | جز خدا اور کی اس فن میں ہے تسطیر عبث
لائی ہے باد صبا بوئے قدم احمد | کب خوشی سے ہے ہنسی غنچہ کی تصویر عبث
آئی ہے شاد کی دنیا میں نوید مقدم | قصر شادی کی نہ ہر گھر میں ہے تعمیر عبث
سیکھتے حق سے رہے سارے علوم حکمت | یاں کے آنے میں نہ تھی شاہ کی تاخیر عبث
پیر کے دن جو ہوئے پیر دو عالم پیدا | پیر ایام ہے دن پیر کا نے پیر عبث
نور احمد سے منور ہے دو عالم دیکھو | دیکھتے ہو مہ و خورشید کی تنویر عبث
آپ کے عتبۂ عالی کا بیاں ہو کس سے | عرش کی اس کے مقابل میں ہے توقیر عبث
روئے اسلام سے ان کے نہ رہا کفر کا نام | یار و اب زلف بتاں کی بھی ہے تکفیر عبث

Marfat.com

اٹھ گیا ہے کسی گلرنگ کا پردہ منہ سے
ہے نہ رنگِ رخِ گلشن میں یہ تغییرِ عبث

آپ کے بخشش و انعام کی کچھ حد ہی نہیں
ہے قلیل آپ کا بس اور کی تکثیرِ عبث

چاہیے عشقِ محمدؐ میں مسخر ہونا
کیا کریں ملکِ سلیماں کی تسخیرِ عبث

دل میں کافی ہے خیالِ رخِ انوار ترا
شمع و مصباح کی اس گھر میں ہے تنویرِ عبث

جسم اپنا نہ ہوا ہائے مدینے کا غبار
اس مسِ عیب کے حق میں ہوئی اکسیرِ عبث

دیکھیے کب ہو میسر مجھے وصلِ محبوب
ہو گئی اب تو مری آہ کی تاثیرِ عبث

شکل کو بھی تو نہ چاہا کہ ہو شبیہِ محبوب
منع کی حق نے کہ ہے کھینچی تصویرِ عبث

## غزل

ہو کے بس شیفتۂ نقشۂ تصویرِ عبث
جان بے جان کو دے کر نہ ہو دلگیرِ عبث

خواہشِ نام و نشاں یاں کا ہے اے میرِ عبث
مثلِ امواج کے پانی پہ ہے تحریرِ عبث

ہو گئے سیکڑوں گھر مثلِ بگولہ برباد
بس بلند اتنی یہاں کرتے ہو تعمیرِ عبث

مثلِ انجم گئے ہیں گردش میں یہاں اہلِ فروغ
ہے فلک سے طلبِ عزت و توقیرِ عبث

چین و آرام ہے کس کو ہوا اس کے نیچے
چرخ سے ہے ہوسِ راحت و تدبیرِ عبث ۷

دیکھ غنچے کو کہ آخر ہے گلِ پژمردہ
اے جواں ہنستا ہے کیا دیکھ سوئے پیرِ عبث

بلبلا سا نہ ابھر بحرِ جہاں میں اتنا
دم میں ہوگا یہ ترا نقشۂ تعمیرِ عبث

مارنا آپ کو تا کیمیا خود بن جانا
مار اگر پارے کو اے صاحبِ اکسیرِ عبث

لطف جینے کا اگر پاس ہو جاں بخش اپنا
ورنہ جوں خضر ہے بس عمر کی تکثیرِ عبث

کیمیا اپنی ہے خاکِ قدمِ یار اے دل
کس لیے کرتا ہے پھر خواہشِ اکسیرِ عبث

ڈھونڈھتا پھرتا ہے دو شمع لیے کچھ تو ضرور
یہ فلک کی نہیں دن رات کی تدویرِ عبث

اے عروضی مری موزوں طبع کے آگے
تیری فعلن فعلاتن کی ہے تقریرِ عبث

مسکن اس بحرِ فنا میں نہ بنا تو امداد
صورتِ بلبلا پانی میں ہے تعمیرِ عبث

## غزل

ہو گئے ہیں شیفتۂ زلفِ گرہ گیر عبث
لی بلا سر پہ ہوا پائے بہ زنجیر عبث

ہنستے ہو کیا مری گر ہو گئی تدبیر عبث
جملہ تدبیر کو کر دیتی ہے تقدیر عبث

گردشِ بخت سے اپنے ہیں ستائے ہم آپ
پھر تو پھیر پھر نہ ستا اے فلکِ پیر عبث

Marfat.com

آپ کی چین بہ جبیں ہم کو سلاسل بس ہے
پا بہ زنجیر تو پھر کرتے ہو نخچیر عبث

سر بکف میں ہوں یہاں آپ ہیں شمشیر بکف
اب شہادت میں مری کرتے ہو تاخیر عبث

تیغ ابرو کا اشارہ ہے تمہارا کافی
تیز کرتے ہو مرے قتل کو شمشیر عبث

ضعف تن سے ہوں ہوا سا نہ پھنسونگا ہرگز
زلف پر باد سے دکھلاتے ہو زنجیر عبث

خواب غفلت سے جگاتے ہیں یہ جوں حشر کا شور
تیرے مستوں کی نہیں نالۂ شبگیر عبث

قوس ابرو سے ذرا تیر نگہ کو چھوڑو
لوں گا سینہ پہ بچائے گا ترا تیر عبث

عشق کہتا ہے کہ کر نہر لہو کی جاری
تو رواں کرتا ہے فرہاد جوئے شیر عبث

چشم بد بیں دل بد خواہ میں مار اے امداد
چرخ پر مارتا ہے آہ کا کیوں تیر عبث

## غزل

گرچہ سر مارا بہت سب گئی تدبیر عبث
سچ ہے پیشانی کی ہوتی نہیں تحریر عبث

قسمت اُلٹی نے مری لا اسے در سے الٹا
ہو گئی جذب محبت کی وہ تاثیر عبث

دل میں آئے غم دلبر تو رکھوں آنکھوں میں
ایسے مہمان کی کیوں کر کروں تحقیر عبث ۸

اُن کی زلفوں کے تصور میں ہے یہ آہ وفغاں
کب ہے نالہ مرا پا بستۂ زنجیر عبث

ضرب اک مارنا خسرو کے دل سنگیں پر
کوہکن تیشہ سے کی کوہ کی تکسیر عبث

مجھ سا دیوانہ بھی زنداں میں ٹھہرتا ہے کہیں
یارو پانوں میں مرے پڑتی ہے زنجیر عبث

## غزل

نام اُس کا دفتر عشق میں ہرگز رقم نہیں
اوّل قدم پہ جس کا یہاں سر قلم نہیں

بے مرگ زندگیِ وصال صنم نہیں
موجود کب وہ ہو ہے جو اوّل عدم نہیں

ہے کون ساقیا ترا جس پر کرم نہیں
مخمور تیرے دور سے پر ایک ہم نہیں

کرتا ہے تو کبوتر دل کو جو میرے ذبح
کیا تجھ کو پاس حرمت صید حرم نہیں

ہم پر جفا و جور جو کچھ ہے نصیب سے
ورنہ طریق یار کا جور و ستم نہیں

پھولا نہ تخم عشق مرا ورنہ چشم و دل
گرمیِ مہر و ابر بہاری سے کم نہیں

غمگین ہمارے غم میں ہے عالم مگر ہمیں
غم ہے تو بس یہ غم ہے کہ کچھ بھی تو غم نہیں

روتی ہے خلق میری خرابی کو دیکھ کر
روتا ہوں میں کہ ہائے مری چشم نم نہیں

اے شمع جان صحبت پروانہ مغتنم
ورنہ یہ پھر معاملہ تا صبح دم نہیں

Marfat.com

منعم نہ کر غرور کہ بازار عشق میں
جز نقد جان پرسش دام و درم نہیں
امداد رکھ کے سر نہ اٹھا در سے یار کے
اس سے زیادہ کوئی جگہ محترم نہیں

## غزل

عرش بریں پہ آپ ہیں زیر زمیں ہوں میں
ملنا کہاں سے ہو کہ کہیں تم کہیں ہوں میں
گر تخت حسن وناز پہ ہیں آپ جلوہ گر
اقلیم عشق میں شہ مسند نشیں ہوں میں
مثل نظر ہے آپ کا آنکھوں میں میرے گھر
باوصف ایسے قرب کے بس دور ہی ہوں میں
ہے بو و گل کی طرح سے مجھ تجھ میں ربط آہ
پھر ڈھونڈھتا غضب ہے کہیں کا کہیں ہوں میں
اے وائے بے نصیبی کہ ملنا نہیں نصیب
سایہ کی طرح گرچہ جہاں تم وہیں ہوں میں
رہ تیری تکتے تکتے دم آنکھوں میں آ رہا
آجا نظر کہیں کہ دم واپسیں ہوں میں
دام بلا میں کس کے تو امداد جا پھنسا
مدت سے جو پتہ ترا پاتا نہیں ہوں میں

## غزل

دے کے دل دلدار کو جب ہوگئے آزاد ہم
آفریں وہ ہم کو دیں اُن کو مبارک باد ہم
خانہ ہستی کہ ہے بس تنگ جڑ سے کھود کر ۹
ڈالتے ہیں اب تو قصر عشق کی بنیاد ہم
خاک ہو کر آپڑے ہیں اب تو کوئے یار میں
پر یہی ڈر ہے نہ پڑ جائیں بدست باد ہم
ہیں وہ ہم صید ہوس پھر جا کے پھنستے دام میں
چھوٹ جاتے گر قفس سے تیرے اے صیاد ہم
چرخ میں ہیں جیسے کھائی عشق کی ہم نے ہوا
ہو رہے ہیں اب تو گویا آسیائے باد ہم
مرغ دل اپنا جو اُس کے دام زلفوں میں پھنسا
پھنس گئے پر سب بلاؤں سے ہوئے آزاد ہم
ہم تڑپنے سے چھٹیں گے تو ہماری فکر سے
ذبح کر احساں ترا مانینگے اے صیاد ہم
بس ہے اپنا ایک بھی نالہ اگر پہنچا وہاں
گرچہ کرتے ہیں بہت سے نالہ و فریاد ہم
ہیں کفن بر دوش سر برکف تامل کیا ہے پھر
قتل کر ہم کو ترے قرباں ہوں اے جلاد ہم
بال بال اپنا ہے نشتر ہر بن مو سے لہو
ہے رواں خود کیا کریں پھر تجھکو اے فصاد ہم
قصر جنت کا رہے تم کو مبارک واعظو
ہو چکے ہیں اب تو کوئے یار میں آباد ہم
زہد و تقویٰ اور عبادت کا سہارا ہے تمہیں
اور میاں رکھتے ہیں جز فضل حق کچھ زاد ہم
آہ اپنے آپ کو کرتے ہیں بس خوار و تباہ
اپنے دشمن آپ ہیں پھر کس سے چاہیں داد ہم
ہم نہ شاعر ہیں نہ ملا ہیں نہ عالم ہیں ولے
رکھتے ہیں ہر باب میں اللہ سے امداد ہم

Marfat.com

اے خدا بخش اس زمیں میں لکھ غزل اک اور تو ۔۔۔ تا کہ جانیں شعر گوئی میں تجھے اُستاد ہم

## غزل

اپنے ہاتھوں سے ہوئے جاتے ہیں بس برباد ہم ۔۔۔ یا الٰہی کس سے تجھ بن جا کریں فریاد ہم
آپ پر کرتے ہیں ظلم اور اپنے ہی منقاد ہم ۔۔۔ آپ ہی مظلوم ہیں اور آپ ہی بیداد ہم
باغِ عالم میں ہیں با آہ فغاں آزاد ہم ۔۔۔ آپ ہم قمری ہیں اور ہیں آپ ہی شمشاد ہم
داغِ دل گلشن ہے اپنا مرغِ دل ہے نالہ گر ۔۔۔ آپ ہی ہم گل ہیں اور ہیں بلبلِ ناشاد ہم
عشق کے صحرا میں اپنا آپ کرتے ہیں شکار ۔۔۔ آپ ہی ہم صید ہیں اور آپ ہی صیاد ہم
ہو گئے جب محو دلبر عشق پھر کس کا رہا ۔۔۔ آپ ہی شیریں ہوئے اور آپ ہی فرہاد ہم
قتل اپنے آپ کو کرتے ہیں بے تیغ و تبر ۔۔۔ آپ ہی مقتول ہیں اور آپ ہی جلّاد ہم
دے ہیں اپنے آپ کو فقر و فنا کا ہم سبق ۔۔۔ آپ ہی شاگرد ہیں اور آپ ہی استاد ہم
آپ ہی اچھے ہیں اور ہیں آپ ہی سب سے بُرے ۔۔۔ الغرض جو کچھ ہیں پر ہیں جامع اضداد ہم
بے نشاں بے نام ہیں ذیشاں ہیں اور ہیں ناموس ۔۔۔ جو کہو سب کچھ ہیں پھر ناچیز بے بنیاد ہم
علم اپنا جہل ہے اور جہل اپنا علم ہے ۔۔۔ ہیں اسی دانش سے یار و صاحبِ ارشاد ہم
اپنے دشمن آپ ہیں اور آپ ہی ہیں اپنے دوست ۔۔۔ آپ کو کرتے ہیں ویراں تا کہ ہوں آباد ہم
کیوں نہ ہو گل خار میں ظلمات میں آبِ حیات ۔۔۔ ہو گئے آباد تر جتنے ہوئے برباد ہم
ہے بہار ہم کو خزاں میں اور خزاں اندر بہار ۔۔۔ غم ہے شادی میں ہمیں اور غم میں ہی بس شاد ہم
شادی و غم اپنا محو لطف و قہرِ یار ہے ۔۔۔ ہے مساوی ہم کو گر ہوں شاد یا ناشاد ہم
ہے برابر ہم کو قہرِ ہجر و لطفِ وصلِ یار ۔۔۔ عاشقِ ذاتی ہیں اُن کے ہر طرح منقاد ہم
ہم سے ہے ہم پر آپ ہے ظلم و ستم ورنہ بحق ۔۔۔ یار کو کب جانتے ہیں ظالم و بیداد ہم
ہیں نہ یہ شعر و غزل ہے اپنی مجذوبانہ بڑ ۔۔۔ بڑ نہیں عشاق کو کرتے ہیں کچھ ارشاد ہم
ڈر ہے کیا فوجِ گنہ سے ہے خدا بخش اپنا نام ۔۔۔ اور تیسیر رکھتے ہیں اللہ کی امداد ہم

## غزل

غمِ جاناں نہ لیں کیوں جان میں ہم شادماں ہو کر ۔۔۔ کہ یہ وہ درد ہے دل میں رہے درماں جاں ہو کر
رہو ہو پردہ دل میں مرے پیارے نہاں ہو کر ۔۔۔ ذرا تو جلوہ گر ہو جاؤ آنکھوں میں عیاں ہو کر
نہ رکھیں کیوں نہ ہم پوشیدہ سرِّ الفتِ جاناں ۔۔۔ کہ عظمت اسمِ اعظم کو ملی آخر نہاں ہو کر

Marfat.com

نہ کیوں ہو تخم بلکر خاک میں سرسبز و بار آور
ہوئے ہم نامور ذیشان بے نام و نشاں ہو کر

نکالیں بحر الفت سے در مطلوب وہ جن کے
نکل کر بہہ گیا آنکھوں سے دل اشک رواں ہو کر

اٹھایا بار غم تو نے دلا صد آفریں تجھ کو
لیا کوہ گراں سر پر ضعیف و ناتواں ہو کر

ہمارے غم کے گھر میں خواب راحت آسکے کیونکر
کہ صورت اُن کی آنکھوں میں پھرے ہے پاسباں ہو کر

ادب بند زباں ہے کیا کہوں کچھ کہہ نہیں سکتا
کہ دل کے دل میں رہجاتے ہیں سب شور و فغاں ہو کر

ہمیں پرواہ کب ہے لالہ و گلزار و گلشن کی
دکھا نا داغ دل ہے سیر ہم کو بوستاں ہو کر

کہاں جا دے کہ کر کے ترک جو گھر بار کو اپنے
در جاناں پہ آبیٹھا ہو نقش آستاں ہو کر

کہاں جائے کسے ڈھونڈے نہ ہو جسکا کوئی تجھ بن
پڑا ہو جب کہ آدر پر ترے بے خانماں ہو کر

ترے قربان پیارے مت اٹھا امداد کو در سے
مریض عشق تیرا آپڑا ہے ناتواں ہو کر

ملے ہے گوہر مطلوب بحر عشق سے اُن کو
کہ جن کے بہہ گیا آنکھوں سے دل اشک رواں ہو کر

## غزل

صوفی نہ شیخ عالم مسند نشین ہوں میں
بندہ ضعیف و عاصی بس کمتریں ہوں میں

عاقل ہوں یا دیوانہ ہوں مجنوں ہوں یا بہوش 11
جو کچھ کہ ہوں پہ عاشق ماہ جبیں ہوں میں

گمنام بے نشاں ہوں ذیشاں ہوں نامور
سب کچھ ہوں اور جو پوچھو تو کچھ بھی نہیں ہوں میں

ظاہر ہوں اور چھپا بھی ہوں آنکھوں میں جیسے نور
عالم میں سیر کرتا ہوں خلوت گزیں ہوں میں

سر میں ہوائے ماہ ہے اے ناصح اس لئے
در در پھرا ہوں اور کبھی خانہ نشیں ہوں میں

مت کر زکوۃ حسن سے محروم بہر حق
مسکین غریب و عاجز و اندوہگیں ہوں میں

گرچہ ذلیل و خوار ہوں امداد شاہ سے
انگشتری خلق میں مثل نگیں ہوں میں

## غزل

تپ غم سے جو دیدہ تر میں ہوتا خشک پانی ہے
نوید آبی سے باغ دل میں اک سوز نہانی ہے

ہوا بازار شوق اب گرم ہے وہ شمع رو کس جا
کہ جان اپنی ہمیں اُس آتش رو پر جلانی ہے

نہ چاہوں کس لئے قاتل سے میں اپنی شہادت کو
کہ واں آب دم شمشیر یاں تشنہ دہانی ہے

نہ اپنی آہ سوزاں ہے دھواں سا رائیگاں جاتا
کہ پہنچانے کو کعبہ وصل تک مرکب دخانی ہے

ہیں طور عشق پر تیرے سے ہوں گرچہ دفتر ارنی
نہیں لاتا زباں پر کیونکہ خوف لن ترانی ہے

ادب بند زباں ہے عرض مطلب میں مری ورنہ
گرہ میں اپنے خامہ کی شکایت کی کہانی ہے

Marfat.com

ہمارے کارواں میں کب ہے جرسِ قیل وقالِ اہل — کہ راہ کشف میں گمرہ دلیلِ طے لسانی ہے
ہے آوازِ جرس گویا جگانا رہزنوں کا بس — زباں کا کھولنا غارت گرِ سرِّ نہانی ہے
صدف کی جوں رہے گا منھ کھلا اُسکا قیامت تک — جہاں خامہ سے دائم مثلِ دریا دُر فشانی ہے
جو ہیں ہم صاف مشرف سمجھے ہے ہر قوم اپنا سا — کہ اپنے رنگ پر ہر طرف لیتا صاف پانی ہے
غزل اور اِس زمیں میں پڑھکے امدادِ الٰہی سے — حلاوت بخش عالم کو تری شیریں زبانی ہے

## غزل

تپِ ہجراں میں جی جلتا ہے جا آنکھوں سے پانی ہے — اجی دیکھو تو اِس بارش میں کیا آتش فشانی ہے
حریفِ نفس کب ہو عقل جو بحرِ معانی ہے — کہ روغن پر کبھی غالب نہیں ہو سکتا پانی ہے
ہے اپنا نطق ہر نکتے میں سونگِ شکر رکھنا — حلاوت بخش تلخوں کو مری شیریں زبانی ہے
ہے بے دردوں سے اپنے درد کی کرنی دوا ایسی — کہ نوکِ خار پا کو نیش کژدم سے اٹھانی ہے
نہیں ہے کسرِ شاں ہونا مفید بندِ عزلت میں — مثالِ اسمِ اعظم بلکہ خود عظمت بڑھانی ہے
گل آسا صبحِ پیری میں وہ بے حسرت کے خمیازے — جو کھوتا خوابِ غفلت میں شبِ قدرِ جوانی ہے
جو زر آتش میں گم ہو جا تو خاکستر سے ملتا ہے — جوانی کا عمل پیری میں پیری میں جوانی ہے
لئے جاتا ہے کوثر ساتھ صحرائے قیامت میں — کہ جو اشکِ ندامت سے لئے آنکھوں میں پانی ہے
ہمارے جرم سے چیں بر جبیں کیوں عفو ہو اُس کا — کہ آئینہ کو بدصورت سے کب ہوتی گرانی ہے
سکے ہے دیکھنا با دیدہ کثرت نورِ وحدت کو — کہ حرف و جسم ہر اک شاہدِ روح و معانی ہے
نہ کیوں ہو زنگ آئینہ کا رہبر سوئے روشن گہ — مجھے زشتی سے حاصل کعبہ مقصودِ جانی ہے
عبث کھاتا ہے فکرِ زر میں غم سخت انسان کیوں — کہ تابِ خور سے پتھر میں غذا لئے لعل کافی ہے
بڑا ہیں قہر سے گروہ نہیں شکوہ ہمیں اُن سے — بلاویں مہر سے اپنی تو اُن کی مہربانی ہے
بلاویں مہربانی سے بڑا ہیں کچھ نہیں شکوہ — ہمیں اُن کی بہر صورت بجا مرضی کو لانی ہے
مثالِ جان و تن ہے تجھ میں اسمیں قرب پھر دوری — نہیں کھلتا ہے اے امداد کیا سرِّ نہانی ہے
نہ دو ناشاد کو آرام دن کو اور نہ شب کو تم — اجی اے دل تمہیں کیا عادت ایذا رسانی ہے

## غزل

Marfat.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| رخ سے کاکل اٹھا دیا کس نے | رات میں دن دکھا دیا کس نے | لاکھ کو ایک ایک کو لاکھوں | کر کے ظاہر چھپا دیا کس نے |
| عرش اور فرشی سبکو پا نہ سکیں | میرے دلمیں سما دیا کس نے | ڈھونڈھنے نکلے آپ کو کھویا | مجھ کو اُس میں گما دیا کس نے |
| ابر گریاں ہیں برق حُسن دکھا | روتے روتے ہنسا دیا کس نے | منھ تو عاشق سے پھیرا تو نے اُسے | ہنستے ہنستے رولا دیا کس نے |
| ہے نہ عالم ہی وہ نو عالم ہیں | شور اُس کا مچا دیا کس نے | نغمۂ سرمدی سُنا کے ہمیں | مست و بیخود بنا دیا کس نے |
| شعلۂ رخ دکھا کے اپنا ہمیں | سر سے پا تک جلا دیا کس نے | عشق معشوق عاشق اک کہکر | سرّ وحدت سجھا دیا کس نے |
| ہیں نو نام و نشاں مٹا بیٹھا | شہرہ میرا اڑا دیا کس نے | اوّل آخر عیاں نہاں ہو کر | حرفِ شرکت مٹا دیا کس نے |
| شخص واحد ہے سیکڑوں ہیں نام | ایک کو سو بنا دیا کس نے | ہنستے ہنستے جو دم میں رونے لگی | شمع تجھ کو جلا دیا کس نے |
| | حسن لیلےٰ دکھا کے اے امداد | تجھکو مجنوں بنا دیا کس نے | |

# غزلیات فارسی

| | | | |
|---|---|---|---|
| اگرچہ بیخود و مستم دلے ہشیار میگردم | بباطن شاہ کونینم بظاہر خوار میگردم | مرا از طینت جاناں چو نور خور لغرض آں | بصورت زو جدا من گرچہ سایہ وار میگردم |
| چو در بدم روئے خوبش را بہر جائے بہر رنگے | ازیں در بجر و بر و در کوچہ و بازار میگردم | عجب بیخود و بد مستم کہ طرفہ ماجرا ایں است | کہ دلدار لے بنر وارم پے دلدار میگردم |
| ز چشمت مے بمیخوراں سید از لب دہتل تند | چو من با ایں ضیا آنم ز حرماں خوار میگردم | چو شد منظور قتل من تغافل چیست اے قاتل | کہ سر بر کف کفن بر دوش گزر دار میگردم |
| شرابِ شوق عالم را تو می طلبی و می بخشی | مگر محروم گر دخانہ خمار میگردم | مرا نافع نخواہد شد نصیحت ناصحا ہرگز | کہ سودا ایش لبسر دارم نہ من بیکار میگردم |
| ۱۳ | بیا نور محمد کن دل امداد را روشن | کہ عکس نور بے کیفم پے انوار میگردم | |

# جواب خط شاہ سیّد علی احمد صاحب تخلص صلّ علے احمد انبہٹوی

چو آمد ساقیِ مشکل کشا دشوار کارِ من
صبا آورد چوں بوئے گلِ وصلِ نگارِ من
بحمد اللہ چہ راحت یافت جانِ بیقرارِ من
خبر آمد خط آمد قاصد آمد ہم پیام آمد
پا بیں شکرانہ بردیدہ نہادم پائے قاصد را
چو من منظور جذبِ اشتیاقم در جنابِ تو
پس از مدت بر آمد آرزوئے جان و دل یعنی
بُدے ذوقِ حیاتِ من بسا تلخ از غمِ ہجراں
بدیدہ گریہ لب نالاں بجانم سوز تن لرزاں
بعین گریہ من خنداں و ہم در خندہ من گریاں
گہے گریان و گہہ خنداں گہے حیران گہے نالاں

بیک جرعہ زمے بکشود عقدِ دلفگارِ من
برآمد بر ہوائے شوق ایں مشتِ غبارِ من
کہ آمد ناگہاں نامہ ز کوئے شہریارِ من
دلم حیراں کہ باشد بر کدامی جاں نثارِ من
کہ از نامہ منوّر کرد چشمِ انتظارِ من
بجرمِ دوستاں گوئید و بس عزّ و وقارِ من
سحر گردید از ہر خطت شبہائے تارِ من
خوشا ایں طالعِ شیریں کہ گشتے غمگسارِ من
ہمیں تسکینِ دل بودے ہمیں صبر و قرارِ من
بہار اندر خزاں بود و خزاں اندر بہارِ من
بجز ایں شغل یک لحظہ نبودے روزگارِ من

Marfat.com

| | |
|---|---|
| نمیگردد بیانِ شوقِ وصل و شکوۂ ہجراں | غرض عجز کرد و فکر تو بود بے ہیچ کارِ من |
| کہ آمد نامۂ خوش ناگہاں صلّ علیٰ احمد | یکایک رفت غمہائے دلِ اندوہ گارِ من |
| ادائے شکرِ آں ساقی نہ گردد از زبان و دل | کہ از یک جرعہ زاں مے برد کل رنج و خمارِ من |
| بیاد خود نگہدارش ز مشغولی غیرِ حق | باحسانیکہ یادم کرد آئے پروردگارِ من |
| ز لطف چشم آں دارم کہ دائم ہمچنیں جاری | بماند در دولت یادِ دلِ امیدوارِ من |
| کنم تحریر اے امداد تا کے شوقِ وصلِ او | رسد اے کاش جائے نامہ آں نامی نگارِ من |

## غزل شوقیہ ارکان حج

| | | | |
|---|---|---|---|
| رفتم چو بمکہ ہوس کوئے تو گردم | دیدم رخِ کعبہ و کہ روئے تو کردم | محراب حرم گرچہ بہ پیش نظرم شد | من سجدہ و لے در حرم ابروئے تو کردم |
| چوں حلقہ در کعبہ بصد عجز گرفتم | در گردنِ خود سلسلۂ گیسوئے تو کردم | سر مید ہد عالم پئے بوسہ حجر اسود | من میل بخال سیہ ہندوئے تو کردم |
| در سعی و طواف و حطیم و بمقامے | ہر سمت تماشائے رخِ نیکوئے تو کردم | لبیک و دعا خواں ہمہ مخلوق بعرفات | چوں قبلہ نما من دل خود سوئے تو کردم |
| در عرصہ عرفات بپا حشر نمودم | چوں یاد من آں قلت دلجوئے تو کردم | قربانی حیواں بمنیٰ میکند عالم | قربان سر خود من بعنبر موئے تو کردم |

## عرضی عبداللہ مسکین در مدح شریف عبداللہ بن عون بصنعت توشیح

| | | | |
|---|---|---|---|
| شاد باش اے شاہ اقلیم عرب | رحمتِ حق بر تو بادا روز و شب | یا الٰہی دار سایش را ور از | فیض بخش بر سر اہل حجاز |
| عون حق بادا بود آئے ابن عون | باد خوش از تو غذائے ہر دو کون | دو سنت خوش دشمنت بر باد باد | اہلِ حرمین از تو بس دل شاد باد |
| لنگرِ انعامت اے شاہ کرم | ہست جاری و انمابر ہر امم | ایں دعا گو ہم زخوانِ عام تو | بود نعمت خوار از انعام تو |
| نیست تو تش شد کنوں محتاج سخت | عین رحمت بر کشا اے نیک بخت | در د ما کن جاری دہ لقمہ مرا | نعمتِ دارین بخشد حق ترا |
| | تام ممدوحت چو خواہی اے امیر | حرفِ اوّل از سر ہر مصرع گیر | |

## شجرۂ قادریہ قمیصیہ منظومہ

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

| | | | |
|---|---|---|---|
| تمامی حمد آئے محبوبِ مطلق | بذاتِ تو سزاوار ست و لائق | پس از حمد و ثنا صلوات بیحد | بدرگاہِ تو بندہ عرض وارد |
| خداوندا بحق ذات پاکت | پذیرا کن مناجاتم برحمت | خداوندا بحق شاہ لولاک | مرا کن از غم دنیا و دیں پاک |
| بآنکہ اسمہ احمد محمدؐ | امام انبیا سلطان سرمد | عطا فرما طریقت با شریعت | دلم روشن کن از نورِ حقیقت |
| بحقِ مرتضیٰ شاہِ ولایت | خداوندا نما راہِ ہدایت | بحقّ شیخ حسن بصری الٰہی | ز سرِّ خویش کن آگہ کماہی |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| بحق شیخ حبیب عجمی شہ دیں | دعا را بفضل خویش گزیں |
| بحق خواجہ معروف کرخی | مرا محفوظ دار از شر چرخی |
| بحق شاہ جنید آں شیخ بغداد | ز قید دو جہاں مارا کن آزاد |
| بحق عبد واحد بو الفضل شاہ | خداوندا کن از اسرار آگاہ |
| بحق بو الحسن ہنکاری باحق | بہ تیغ عشق خود کن سینہ ام شق |
| خداوندا بحق شاہ جیلاں | محی الدین غوث قطب دوراں |
| بتاج الدین شاہ عبد رزاق | بدہ چالاکیم در راہ عشاق |
| بحق شیخ یحیٰی زاہد حق | مشرف ساز از دیدار مطلق |
| باں عبد الوہاب بحر ثانی | مرا کن غرق در موج معانی |
| بحق احمد قدسی عاقل | نشان ماسوا مگذار در دل |
| بحق شاہ عبد الحق عالی | دلم را کن ز حب غیر خالی |
| بحق حضرت قمیص الاعظم | بکر بہ چشم راہ عشق باہم |
| بحق شاہ محمد غوث ثانی | مدہ درد و غم و سوز نہانی |
| بحق شاہ سید عبد رزاق | بوصل خویش مارا دار مشتاق |
| بشیخ عبد الرحیم آں شاہ شہدا | شہیدم کن بہ تیغ عشق شاہا |
| خداوندا بحق جملہ پیراں | مرا ہم در طریق شاں بمیراں |
| بغوث و فرد و ابرار و باوتاد | بعشاق و بعباد و بزہاد |
| بخود مشغول دار اندر حیاتم | اگر میرم بدہ یارب نجاتم |
| خداوندا بایں پیران عظام | بوقت مرگ کن بالخیر انجام |

| | |
|---|---|
| بحق حضرت داؤد طائی | مرا از قید ہستی دہ رہائی |
| خداوند بحق سری سقطی | شتابم دہ براہ نیک بختی |
| بحق خواجہ بوبکر شبلی | بکن بر عاشقان خود تجلی |
| بحق بو الفرح آں شاہ طرطوس | مکن باز از رحمت خویش مایوس |
| بحق بوسعید آں شاہ بو الخیر | بکن محو از دل من الفت غیر |
| بکن خالی مرا از ہر خیالے | ولیکن آنکہ زو پیدا است حالے |
| بحق شاہ زین الدین والا | مزین کن مرا از دین و تقوی |
| خداوندا بحق شاہ موسیٰ | بمانم بر درت دائم جبیں سا |
| بہ عبد القادر راسی الٰہا | بملک معرفت کن شاد مارا |
| بحق شاہ مولانائے مغرب | بگرداں مدفنم در خاک یثرب |
| خداوندا بحق شاہ الیاس | پناہ خواہم بتو از شر خناس |
| بحق بو محمد شاہ محمد | عطا فرما مرا عرفان بے حد |
| بحق شاہ عبد الحق کامل | جمال خویش چشمم ساز شامل |
| خداوندا بحق رحم علی شاہ | باسرار لدنی ساز آگاہ |
| بحق حضرت نور محمد | منور کن دلم از نور بیحد |
| بحق آل و ازواج و صحاب | بجملہ اولیا ابدال و اقطاب |
| ز دست نفس کافر کیش خونخوار | الٰہ العالمین مارا نگہدار |
| بعصیاں بیشوم بر باد اللہ | بیا و جلد کن امداد اللہ |
| ہر آں شخصے کہ ایں شجرہ بخواند | مرا ہم از دعائے یاد آرد |

## رباعی

| | |
|---|---|
| ہے برا اچھا جو سمجھے آپ کو | اور بالا سب پہ کھینچے آپ کو |
| مردم دیدہ سے سیکھ امداد تو | سب کو دیکھے اور نہ دیکھے آپ کو |

## عیدی

| | |
|---|---|
| عید گاہ ما غریباں کوئے تو | انبساط عید دیدن روئے تو |
| صد ہلال عید قربانت کنم | اے ہلال عید ما ابروئے تو |

تمت

Marfat.com

# رسالہ دربیان وحدۃ الوجود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از فقیر حقیر امداد اللہ فاروقی چشتی صابری عفا اللہ تعالیٰ عنہ

بعد حمد و صلوٰۃ وافیات و بتقدیم سلام و تحیات مودت سمات بخدمت مکرم و معظم درویشان و قدوۂ ایشاں حقایق آگاہی معارف دستگاہی جناب مولوی محمد عبد العزیز صاحب چشتی صابری زاد اللہ تعالیٰ مجدہٗ مبرہن و مکشوف باد معاوضۂ سامی بمضمون عجیب باشارات غریب موصول شدہ ممنون یاد آوری بہا فرمود بلحاظ ہم مشربی و ہم طریقی دربارۂ مسئلہ وحدۃ الوجود مایتعلق بہا استدراکی شدہ است و بطلب جوابش مبالغہ رفتہ مخدوما فقیر ایں لیاقت کجا دارد خود را در زمرۂ عارفین حقایق شناس کجا می شمارد کہ متصدی چنیں امر خطیرہ گردد۔ اما ازانجا کہ جناب بکمال جوشش و کوشش جواب طلب فرمودہ اند و بیا مہا گفتہ فرستادہ لاعلاج امتثالاً للامر قلم برداشت و ہرچہ حق ست در فہم رسید از رطب و یابس نگاشت واللہ الموفق والمعین رجا می دارم کہ اگر سہوی و خطای و یابند بپوشند بلکہ باصلاح آں کوشند کہ منت خواہد بود۔ چرا کہ فقیر ہیچمداں را جز منصب ترجمانی ہیچ نیست۔

## آغاز

فقرۂ ماخوذ مکتوب بطریق انتخاب مضامین آں سوال اول مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم معتقدان وحدۃ الوجود و وحدۃ الوجود را الملحد و زندیق میگفتند مرید و شاگرد شاں مولوی احمد حسن صاحب نیز ہمچناں میگویند و اقوال ضیاء القلوب را ماول میدانند تاویل واں آن جز خود دیگر بے را نمی شمارند و مولوی رشید احمد مولوی محمد یعقوب صاحب نیز ہمیں مسلک بودہ اند باوجود آنکہ اجازت از تو گرفتہ اند و مشرب اہل چشت میدارند خلاف مشائخ چشت سخناں می گویند

## جواب

نکتہ شناسا مسئلہ وحدۃ الوجود حق و صحیح ست درایں مسئلہ شکے و شبہے نیست معتقد فقیر و ہمہ مشائخ

نفر دمعتقد کسانیکه با فقیر بیعت کرده و تعلق میدارند ہمیں ست مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم و مولوی رشید احمد صاحب و مولوی محمد یعقوب صاحب و مولوی احمد حسن صاحب و غیرہم از عزیزان این فقیر اند که تعلق با فقیر میدارند

ہیچگاه خلاف اعتقادات فقیر و خلاف مشرب مشائخ طریق خود مسلکی نخواند پذیرفت مگر باعتماد کیفیتے است قلبی که تبدہ راز

کمال علم و یقین صدق برامری در دل مستحکم گردد این را در عرف شرع شریف تصدیق قلبی کافی ست این مسئله وحدة الوجود

چناں نیست بلکه درینجا نه تصدیق قلبی و تیقّن و کفِّ لسان واجب ست چراکه اسلام شرعی تعلق باخدا و باخلق میدارد

اسلام حقیقی محض تعلق باخدا دارد آنجا تصدیق باقرار ضرور ست اینجا فقط تصدیق باید۔ سوائے آں در استفسار

این مسئله فائده ہمیں که اسباب ثبوت این مسئله بسیار نازک و نہایت دقیق فہم عوام بلکه فہم علمارِ ظاہر که از اصطلاح عرفا

عاری اند قوت درک آں نمی دارد چه علمار بلکه صوفیائیکه ہنوز سلوک خود تمام ناکرده باشند و از مقام نفس گذشته بمرتبه قلب

نارسیده از این مسئله ضرری یابند و از مکر نفس و تزلزل و لغزش پا در چاه اباحت و قعرِ ضلالت سرنگوں می افتند بلکه کرده ہا

افتاده اند کما شهد ناهم نعوذ بالله من ذلك جناب ہم نیکو میدانند که این مسئله خاصیت عجیب می دارد ع

بعض را ہادی و بعض را مضل ہر چند نعمت خوشگوار است اصحاب را از اں لذت حلاوت حاصل مرضیٰ را تلخ و ناگوار و در حق

شاں او زہر قاتل برای ہمیں فرموده من صراح اَسْرَارُ الرُّبُوبِيَّةِ فَقَدْ كَفَرَ استتار آں لازم افشای آں ناجواز اول ۲

کسیکه در این مسئله خوض فرموده شیخ محی الدین ابنِ عربی ست قدس سرهٗ اجتهاد او در این مسئله و اثبات آں ببراہین واضحه بر

گردن جمیع موحدان تا قیام قیامت منت نهاد لطف اینجا است که شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی قدس الله

سرهٗ ہمعصر و ہم بلد او بود مردمان حال شیخ اکبر از وے پرسیدند گفت فهو زندیق" مردمان از صحبت او احتراز می کردند چوں وفات

یافت از شیخ الشیوخ حال آخرت او پرسیدند فرموده صاحب قطب الوقت من كان ولیّ الله ہمه مردمان تعجب

کردند پرسیدند که چرا او را زندیق گفتے ما را از استفاده محروم داشتی گفت او ولی و واصل بحق بود اما جذبه قوی

داشت ہر چند مقرب بارگاه بود لاکن قابل اتباع نبود و در زمان اخیر مجذوب شده بود زبان او در افشای

اسرار بے اختیار شده اگر شما در صحبت او میرسیدید گمراه می شدید چراکه از غلبۂ حال سخناں که می گفت در فهم

شما نمی آمد و عوام را زیاں دارد اگر دانید بر شما منّت نهادم پس اینجا غور باید فرموده که مردماں را چه می رسد

که با کس او ناکس بازار مسئله وحدة الوجود گرم داریم و عوام را که چندی از ایمان تقلیدی میدارند از آن ہم بی نصیب

سازیم در اینجا گفتگوے حاصل است وقت خود اعتقاد عوام ضائع کردن ست معارف آگاه ہا برائے ہمیں احتیاط

احباب فقیر مثل فقیر زباں از این قبیل و قال لبته میدارند و احتراز میکنند سائلاں را اشارت بتاویلات می نمایند

تا انکار آں مسئله نگردد بسیار مردم بدنهادیند این مسئله سر بشیخی برداشته مجلسها می آرایند خود گمراه شده گروه مسلماناں را

گمراه می سازند چنانچه مشاہده می افتد پس از این قبیل و قال چه فائده اگر بیاید مردماں را بطلب حق و ترک تعلق دنیا و

Marfat.com

وکثرت ذکر وفکر تحریص باید فرمود دراں باید کوشید چوں ازیں سلوک تزکیہ نفس وتصفیہ قلب حاصل گردید خود ضرورت آں قسم مراقبہ کہ در ضیاء القلوب مرقوم شدہ پیش می آید خدا خود رہبری میکند وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا غرض از ہدایت کردن سبیل تجلی ذاتی ست بر قلب سالک تا حقیقت مسئلہ وحدۃ الوجود منکشف گردد۔ ایں راز گفتنی ست گفتنی نیست از گفتن تا دانستن تا دیدن وشدن فرق بسیار ست خدائے تعالےٰ ماوا حباب مارا شما واحباب شمارا دریں راہ از زلت پا نگہدارد۔ پیر وشیخ اکبر حضرت جامی قدس اللہ سرہٗ السامی میگوید

**قطعہ** از ساحت دل غبار کثرت رُفتن ٭ خوشتر کہ بہرزہ دُرِ وحدت سُفتن ٭ مغرور سخن مشو کہ توحید خدائے واحد دیدن بود نہ واحد گفتن۔ اگر از راہ انصاف نگذاریم وبتعمق نظر در حقیقت ایں مسئلہ نگریم جز حیرت در حیرت برون فنا در فنا ہیچ بدست نمی آید چہ خاک گوئیم کہ چنیں ست وچناں ست ع آں سوختہ را جاں شد وآواز نیامد ناطقہ در تشریح ایں اسرار وجدانی لال ست مثل نابینائی مادر زاد کہ در خواب رنگہا وچیزہا ئے عجیب می بیند بامردماں چہ تواں گفت کہ چنیں بود یا چناں بود چراکہ در محسوسات چیزے ندیدہ است کہ بداں مشابہ کند وفہماند اگر احیا نا گوید وفہماند واقعی نگفتہ باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

## فقرہ ۲ دو بطریق انتخاب از مضامین مکتوب ۳

سوال ۲۔ حالانکہ در ضیاء القلوب بورزش لاموجود الا اللہ ومراقبہ ہمہ اوست بتصریح تاکید است وہم در مراقبہ ہمہ اوست ملاحظہ معنی لازم گفتہ پس ایں مراقبہ بلا لحاظ عینیت واتحاد صورت نبندد ونیز جائے دیگر ضیاء القلوب درج ست تا وقتیکہ فرق در ظاہر ومظہر پیش نظر سالک ست بوئے شرک باقی است ازیں مضمون معلوم شد کہ در عابد ومعبود فرق کردن شرک است۔ جواب ۲۔ شک نیست کہ فقیر ایں ہمہ در ضیاء القلوب نوشتہ است اگر گویند کہ ہرچہ گفتہ نمی شود چگونہ نوشتہ شد گوئیم اکابر دین مکشوفات خود را بہ تمثیلات محسوسات تعبیری کنند تا طالب صادق رافہمانند نہ آنکہ کما ہو گفتہ باشند مثلاً اگر نابینا در خواب ماری بیند ودر بیان آں عاجز آید گوید کہ مثل ساعد من بود ودراں حال بدست ادا گر رسن دہند وگویند کہ آیا چنیں بود گوید ہاں چنیں بود اینست تفہیم بہ تمثیلات ازیں قبیل است تحریرات پیشینان برائے آگاہی پس آیندگان تا افاضہ برقرار ماند ووقت حاجت رفع شکوک گردد واسرار یکہ سینہ بسینہ می آمد حوالہ القلم کردن مناسب دانستند در راہ حقیقت کشادہ دانستند وگفتند ماآں کسانیم کہ ما اہل را در کتاب مانظر کردن حرام است حقیقت حال اینست فقیر ہم بتقلید ایشاں قول ایشاں را ترجمانی کردہ است با وجود آنجناب استفسار می فرمانید وانکشاف چگونگی آں می خواہند لاعلاجاً امتثالاً للامر بلیغی الیضاح آں ضروری افتاد تا خاطر نشین آں حقائق شناس گردد واطمینان دست دراتر دد نمائید اختصارش اینکہ۔ از بیان ماسبق مبرہن گردید کہ در اصل مسئلہ مذکور حق وبالیقین ست صدق

Marfat.com

آں انگاہ معلوم گردد کہ طالب از محنت ودز شہادہ ممارست استغراق و ترک خطرات ماسوا از خودی خود دور شود چوں از خیال خود گذشت ہیچ شئے در نظر او وخیال او نماند ہمہ ہستی حق معائنہ کند وقتیکہ از نظر سالک تعینات و ہستی ما سوا مرتفع گردید جز خدا ہیچ نہ بیند و بیخبر گردد بلکہ شعور ایں معنی ہم مرتفع شود ہرچہ بیند خدا بیند ہمہ ہو گفتن چہ معنی انا گوید

ایں مرتبہ را فنا در فنا گویند ایں گفتہا راز نی نباید فہمید بلکہ نائی میگوید مولانا قدس سرہٗ است ؎

نی کہ ہر دم نغمہ آرائی می کند ٭ فی الحقیقت از دم نائی کند ٭ بے فنائی خویش د بے جذب قوی ٭ کی حریم وصل را محرم شوی

ایضًا عارفی گفتہ تو مباش اصلا کمال اینست و بس ٭ تو دراں گم شو وصال اینست و بس۔ از ایں وقت خود خبر دار

سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل و از خواص

امت وی گفت بایزید بسطامیؒ سبحانی ما اعظم شانی منصور حلاج انا الحق ایں ہمہ از ایں ہمہ باب است

باوجود ایں ہمہ غریب اعتباری کہ اصطلاحی ست از میان عبد و رب مرتفع نہ شد ہرچند در حالت فنای شعور در نظر سالک

نماندہ باشد زیراکہ چوں از بے شعوری باز بشعور در آمد دانست کہ من از خود بیخبر شدہ بودم مثل آں آہن پارہ کہ

در آتش سرخ شدہ نعرہ زد کہ من آتشم انکار ایں قول وے کردہ نمی شود اما واقعی آتش نشدہ است ایں حالتی ست

ہم پارہ آہن عارض شدہ وگرنہ آہن آہن ست آتش آتش ایں نسبت سمکا ر حقیقت وحدۃ الوجود در نیجا کیفیت

عینیت وغیریت اندکہ دانستن از واجبات ست تا آنکہ از ایں آگاہی نہ باشد کیفیت وحدۃ الوجود مفہوم نگردد ور ۴

ورزش مراقبہ ہمہ اوست و ملاحظہ عینیت صورت نمی بندد کسانیکہ بجز خوض در مسئلہ وحدۃ الوجود در زندقہ

افتادہ اند از نادانستن مسئلہ عینیت وغیریت بودہ است ہر کہ اوّل پیش دو امر بہ تحقیق دانست دانستن ہمہ

مسائل براو آسان گردد اگرچہ تحقیق ایں مسئلہ عینیت وغیریت متعلق ست بدانستن تنزلات ستہ اما فقیر باطنات

آں ہمہ پرداختن نمی تواند مختصر می نگارد آں انیکہ در عبد و رب عینیت وغیریت ہر دو ثابت و متحقق ست آں بوجہی

وایں بوجہی اگر در بادی النظر اجتماع ضدین در شخص واحد محال بنماید الضدان لا یجتمعان صحیح ست اما ایں

دو ضد لغوی ست ضد اصطلاحی جمع میشود برای ہمیں ست کہ محققین را جامع الاضداد می گویند کہ اصطلاح صوفیان

دیگر چیزی باشد مثل آنکہ نور و ظلمت ضد لغوی ست ایں ضد در یکجا در یک وقت جمع نمیشود زیراکہ معنی ایں دو لفظ

بر وضع خود قائم ست اگر بر وضع خود قائم نباشد اجتماع آں جائز ست مثل آں سایہ را اگر ظلمت گویند مجازًا

از روئے استعارہ بتواند شد و ایں سایہ را کہ ظلمت نام نہادہ شد با نور در یک جا در یک وقت جمع میشود

زیراکہ سایہ ظلمت اصطلاحی بود پس از ایں تمہید معلوم شد کہ در عبد و رب عینیت حقیقی لغوی نیست وہم

غیریت حقیقی لغوی نیست اجتماع ایں ہر دو ضد در شئی واحد محال ست کہ پس ضد کہ در علم معقولات ممنوع واقع شدہ

آں بمعنی لغوی ست نہ اصطلاحی ایں قوم محققین از ایں جہت جامع الاضداد اند کہ دو ضد را جمع نمی کنند آں دو ضد ۴

Marfat.com

بمعنی لغوی نیست زیراکہ اجتماع ضدین لغوی نزد ایشاں ہم محال ولایجوز ست بمثال دیگر تفہیم اینکہ اگر شخصے گرداگرد خود آئینہ ہا گذارد در ہر آئینہ بذات خود وصفات خود کائنہ تا نمودار شود نموداری صفات آنست کہ ہر حرکت وسکون وہر ہیات شادمانی وغمگینی وخندہ وگریہ شخص در عکس ہویدا میشود از یجہت شخص عین عکس ست عینیت حقیقی اصطلاحی است اگر لغوی بودی ہر کیفیتے کہ بر عکس گذرد بر شخص گذشتن واجب گشتی چراکہ عکس در ہزار ہا آئینہ ست ایں کثرت در وحدت شخص فرقی نمی آرد اگر بر آئینہ وبر عکس سنگ زنند یا نجاستی اندازند شخص ازاں متضرر ونجس نمیشود بحال خود ست وازیں نقصانات منزہ ومبرا است ازیں در غیریت حقیقی اصطلاحی بہ ثبوت میرسد پس در شخص وعکس عینیت وغیریت ہر دو مستحق شد بدانکہ در عبد ورب عینیت حقیقی لغوی ہر کہ اعتقاد دارد وغیریت بجمیع وجوہ انکار کند ملحد وزندیق ست ازیں عقیدہ در عابد ومعبود وساجد ومسجود ہیچگونہ فرقے نمی ماند ایں غیر واقع ست نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ اگر محض غیریت حقیقی لغوی در خالق ومخلوق اعتبار کنند وہیچ نسبت وتعلق عینیت در عبد ورب جز نسبت خالقی ومخلوقی ثابت نہ نمایند مثل نسبت کلال باظروف اگر کلال ہمیں ظروف ساختہ او بجائے خود ماند ایں بسبب غیریت لغوی ست در ظروف وکلال ایں قسم غیریت در عبد ورب باقی نیست بدیں غیریت کہ قائل اند علماء ظاہر ومتکلمین اند غافل از اصطلاح موحدین شدہ می ترسند کہ عبد ورب یک میشود نمیدانند کہ موجب اصطلاح محققین وعکس وشخص باوجود ثبوت ہر دو جہت گاہے ایں آں نشد وآں
۵ ایں نگردید عکس عکس ست شخص شخص عکس مخلوق وحادث وناقص ست وشخص قدیم وباقی وکامل پس اینست حقیقت ایں مقدمہ بیت جامیؒ ؎ ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد ؛ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی وبمصداق مرج البحرین یلتقیان بینہما برزخ لا یبغیان ہمیں بحرین حدوث وقدم ست نیز اینجا یک تمثیل لطیف یاد آمد اعنی بندہ قبل وجود خود باطن خدا بود وخدا ظاہر بندہ کُنتُ کنزاً مخفیا بریں معنی گواہ ست حقایق کونیہ کہ نتائج علم الٰہی اند در ذات مطلق مندرج ومخفی بودند وذات بر خود ظاہر بود چوں ذات خود است کہ ظہور خود بر نہج دیگر شود اعیان وبلباس قابلیات شان بجلوۂ تجلی خود ظاہر فرمود خود از شدت ظہور خود از چشم بصیر ایشاں مخفی گردید مثل تخم کہ شجر با تمام شاخ وبرگ وگل وثمر دراں پوشیدہ بود گویا تخم بالفعل بود وشجر بالقوہ چوں تخم باطن خود را ظاہر نمود وجود خود پنہاں گردید ہر کہ بیند شجر می بیند تخم بنظر نمی آید اگر بغور بینی تخم بلباس شجر ظہور فرمودہ تخم بالقوہ شد شجر بالفعل شد ہر چند از وجہی تخم وشجر یک ست جدائی نیست عینیت یافتہ می شود اما دلائل غیریت وجدائی نیز در وپیدا وواقعی است حفظ مراتب ضروریت زیراکہ صورت وشکل وتاثیر وخواص تخم دیگر واجزائے شجر دیگر ست وجوہات غیریت ہم کثیر ست مرد صاحب فطانت انکار آں نخواہد کرد از روئے عینیت تخم وشجر اگرچہ واحد ست ایں وحدت اعتباری واصطلاحی ست در ینجا اول ست نہ اتحاد معنی بالفعل وبالقوہ شراکت دارد پس ہر چہ بالفعل بود بالقوہ شدہ وانچہ بالقوہ بود بالفعل گردید فَہِمَ مَنْ فَہِمَ جَلَّ حِکْمَتُہٗ وَعَظُمَتْ شَانُہٗ بیت ؎ تراز دوست بگویم حکایتے بے پوست ؛ ہمہ از دست اگر نیک بنگری ہمہ اوست

Marfat.com

فائدہ۔ چوں نسبت دو جہت در عبد و رب ثابت و متحقق گردید لازم آمد کہ برای اوج از مرتبہ پست ترین نزول و حصول و قرب و وصال و رسیدن بدرجۂ عبدیت حقیقی کارہا ضرور افتاد دراں مجاہدہ و مراقبہ است وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ عبادت کردن یعنی عبد شدن ست در حقیقت عبد اللہ حقیقی خاتم المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ست عبد شدن دشوار است تا از وہم الوہیت خود تماماً و کمالاً مگذرد بدیں مرتبہ نرسد بنا براں مجاہدہ در ریاضیات و ترک تعلق دنیا و حظ نفس و ترک توہم ماسوا واجب گردید تاذکر و فکر بدرستی و راستی بظہور رسد چوں اول بمصقلہ ذکر نفس مطیع و قلب صافی شود ذوق و شوق رو بترقی آرد دل از خطرات بالیسند وقت مراقبہ لاموجود الا اللہ در آمد چوں دریں مراقبہ از ہمہ اوست اغماض نظر کردہ ہمہ اوست را پیش نظر دارد دریں ، استغراق فیض باطنی و جذبۂ غیبی مدد میفرماید از ہرچہ جز اوست بے خبر گردد شعور ایں بی خبری ہم نمی ماند نبیند ہرچہ بیند داند ہرچہ داند گوید ہرچہ گوید معذور ست۔ اینست وحدۃ الوجود و وحدۃ الوجود مثل آہن پارہ کہ در آتش رنگ آتش گرفتہ نعرۂ انا النار زد و آنکہ بانقلاب حقیقت آتش شدہ ایں از حال تعلق دارد نہ از قال مقام غور ست یعنی در حالتیکہ آہن پارہ خود را حوالہ آتش کردہ از خیال آہن پارگی خود گذشتہ منتظر آنست کہ آتش بر خود مستولی گردد و رنگ خود بخشد دریں تصور اگر خیال دیگر گذرد درحق وے شرک ست کہ مانع مقصود و قاطع الطریق اوست اینست معنی آنکہ در ضیاء القلوب بملاحظہ سامی در آمدہ کہ در مراقبہ و ہمہ اوست تا وقتیکہ فرق در ظاہر و مظہر پیش نظر سالک ست بوئ شرک باقی ست وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا گرامی قدرا از فقیر بے مہابا طول لسانی کرد چہ کند کہ بدون آں سخن تمام نمی شود ہرچند ازیں تحریر خود نادم می شوم اما شادم کہ بہر تقدیر جواب رقائم متعددۂ جناب ادا گردید اگر پسند خاطر و منظور والا گردد بندۂ ضعیف را بدعائی خیر خاتمہ یاد دارند ورنہ باز فقیر را نیاز ارند و اسلام وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ؎

دریں مشہد بگویائی مزن دم      سخن راختم کن واللہ اعلم

محررہ ۲۱۔ ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ در مقام خیر البلاد مکہ معظمہ زاد اللہ شرفہا و تعظیمہا

تمّت

## مختصر احوال وصال عاشق ذوالجلال والجمال حضرت حاجی امداد اللہ رحمہ اللہ

حضرت حاجی صاحب کی کچھ عمر زائد نہ تھی کل چوراسی ۸۴ سال تین ۳ مہینے بئیس ۲۲ روز کا سن شریف تھا مگر کچھ خلقتہً ضعیف خفیف اللحم تھے اس پر مجاہدات و ریاضات و تقلیل طعام و منام پھر ہجوم خواص و عوام اور سب سے بڑھ کر عشق حسن ازلی جو استخواں تک کو گھلا دیتا ہے ان اسباب سے آخر میں اس قدر

Marfat.com

ضعیف ہوگئے تھے کہ کروٹ بدلنا دشوار تھا کھانا پینا بار تھا مگر دل عشق منزل ہر وقت نشۂ لقا میں سرشار تھا اسی میں اسہال شروع ہوگیا مگر نظافت و لطافت و استقلال و استقامت و شفقت بحال و تربیت طالبانِ خدا میں ذرہ برابر فرق نہ آیا تھا آخر کار ضعف زیادہ ہوگیا حتیٰ کہ بارہ یا تیرہ جمادی الاخریٰ ۱۳۱۷ھ روز چہار شنبہ وقت اذانِ صبح اپنے محبوب حقیقی سے واصل ہوئے اور جنت المعلیٰ مقبرہ اہلِ مکہ میں ہم پہلو مولانا رحمت اللہ صاحبؒ مہاجر کے رکھے گئے۔ اِنا للہ وانا الیہ راجعون۔ واقعہ یہ ہے کہ ایسا شخص کامل مکمل کسی نے کم دیکھا ہوگا۔ اللھم ارفع درجتہ فی اعلیٰ علیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین اللھم لاتحرمنا اجرہٗ ولاتفتنا بعدہٗ آمین یارب العالمین۔ حقیر نے ایک مختصر مادہ تاریخیہ کہا ہے حیؓ وَخلی المخلد کہ قول اولیا اللہ لا یموتون سے مستنبط ہے۔ حضرت صاحب کے ایک خلیفہ عالم رویا میں مشرف بہ زیارت ہوئے اس طرح کہ کوئی مقام نہایت بلند مثل ٹیلہ کے ہے اُسپہ ایک سفید خیمہ کھڑا ہے جسمیں حضرت رضی اللہ عنہ رونق افروز ہیں اور خطاب کر کے فرماتے ہیں ؎

آئینہ ہستی چہ باشد نیستی ⁂ نیستی بگزیں گر ابلہ نیستی

سبحان اللہ اس خواب میں حضرت رضی اللہ عنہ کے علو مقام و قرب تام پر کئی وجہ سے دلالت
8 ہے اوّل مقام کا بلند ہونا کہ مطابق آیہ ورفعناہ مکانا علیاً وحدیث کثبان مسک کے رفعت مرتبہ کی طرف اشارہ ہے دوم خیمہ میں ہونا جو حسب آیۃ مقصورات فی الخیام نعیم جنت سے ہے۔ سوم خیمہ کا سفید ہونا کہ احب الالوان البیاض اونحوہ وارد ہے و نیز لباس سفید موافق حدیث صحیح ورقہ کے علامت جنتی ہونے کی ہے چہارم تعلیم و تلقین فرمانا کہ اشارہ ہے طرف مقبولیت شان ارشاد حضرت رضی اللہ عنہ کے پنجم معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کو بدولت اس ہستی و نیستی کے جو خاص مشرب و مذاق حضرت کا تھا جیسا کہ اہل مشاہدہ پر مخفی نہیں بڑی دولتیں ملی ہیں اسی لئے اس طرف مخاطب کو متوجہ فرمایا۔ ششم مثنوی شریف کے مضامین میں (کہ حسب قول اہلِ حقیقت کے معنی کلام حق ہے) آپ کی روحِ مطہر کا مستغرق و مشغول ہونا دلیل مناسبت روحانی مولوی معنویؒ ہے اور حسب آیۃ مع الذین انعم اللہ علیہم الخ دلیل قرب الٰہی ہے۔ ہفتم حضرت رضی اللہ عنہ کی شفقت و توجہ اپنے خدام کی طرف کہ موقوف ہے حصولِ اطمینان و سکون پر جس سے ظہور مضمون لاتخافوا ولاتحزنوا کا بخوبی ہوتا ہے اور اس سے افاضۂ برزخیہ کی تائید بھی ہوتی ہے جس کا محققین اثبات کرتے ہیں۔ ایسا ہی خواب رویائے صالحہ کہلاتا ہے جس کے باب میں ارشاد نبوی ہے یراہا المسلم او تری لہٗ والحمد للہ تعالیٰ علیٰ ذالک۔

ختم شد

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو عبادت کیلئے پیدا فرمایا اور اسی میں ان کی عزت وشرف ہے۔ عبادت مخلوق پر اللہ تعالیٰ کا ایک حق ہے اور عبادت کا فائدہ مخلوق ہی کو پہنچتا ہے، عبادت اسی وقت درست ہو سکتی ہے جب وہ رب کی وضع کردہ شریعت کے موافق ہو اور خالص اسی ذاتِ اقدس کیلئے ہو، ہر قسم کے شرک کے شائبہ سے بالکل پاک ہو، عبادت کے لئے ایک اہم عنصر صفائی وطہارت قلب ہے جب تک انسان علائق دنیا سے تعلق توڑ کر رب کی طرف مکمل توجہ نہیں کریگا عبادت کی تکمیل نہ ہوگی۔ تکمیلِ عبادت کے اسی زینے کا نام **تصوف** ہے۔ غرض تصوف اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ احکامِ شریعت پر بندے کے عمل کرنے کا ماحاصل ہے بشرطیکہ اس کا عمل علتوں اور نفس کی لذتوں سے پاک ہو۔

سید الطائفہ **حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ** کی ذات ایک ایسا چشمۂ فیض تھی جس سے نہ صرف برصغیر بلکہ دور دراز علاقوں کے مسلمان مستفید ہوتے تھے جنہوں نے اتباع سنت پر مبنی دین کی خالص اور بے غل وغش فہم کو عملی صورت میں مجسم کر کے دکھایا اور شریعت وطریقت کا حسین امتزاج اپنے قول وفعل اور تعلیم وتربیت کے ذریعے عام کیا۔

زیرِ نظر کتاب **''کلیاتِ امدادیہ''** حضرت اقدسؒ کی تصوف وسلوک، تزکیۂ نفس اور اصلاحِ اخلاق میں بے نظیر اور اس فن کی بنیادی اور مشہور دس کتابوں ضیاء القلوب، فیصلہ ہفت مسئلہ، نالۂ امداد غریب، ارشادِ مرشد، جہاد اکبر، مثنوی تحفۃ العشاق، غذائے روح، دردِ غمناک، گلزارِ معرفت، وحدۃ الوجود کا مجموعہ ہے۔

E-mail: ishaat@pk.netsolir.com
ishaat@cyber.net.pk

کلیات امدادیہ
DIU03813
Marfat.com